اور ادراک کی نہین اسلئے جو دیندار حق پسند ہین اونکو لا یزال یہ پیش نظر رہتا ہی کہ اگر کتابین علوم دین کی جو سودمند
صغیر و کبیر ہین زبان عربی سی منقول اور مترجم اردو مین ہون تو نفع عام اور فائدہ تام طالبان دین کو حاصل ہو
اس خیال سی جب کہین کسی عالم فاضل کو پاتی ہین تو ملتجی اس امر کی ہوتی ہین اور اپنی تئین داخل حکم الدال علی
الخیر کفاعلہ کرتی ہین سوا ان دنون مین بعض احباب حق گزین نی خصوصًا صاحب خلق عظیم تابع سنن رسول کریم
دلسوز دین شعاران غمگسار خانہ بردوشان یعنی خیر خواہ عباد اللہ شیخ نفیس اللہ صاحب آلہ بادی نی اس ہیچمدان
ہیچمیرز سی کہ علم و فضل سی عاری اور ہنر و کمال سی عاطل ہے آغاز آگاہی سی اس وقت تک کہ سال انیسوان عمر سی ہی کبہی
مجالس علما مین زبان کو آشنائی سخن نہین کیا اور پیوستہ محافل فضلا مین چون طائر تصویر خاموش بلکہ از
خود فراموش رہا اس کتاب کی ترجمہ کی درخوست کی اور مبالغہ و اصرار اس بابت اس نظر سی کہ یہ مفید ہر خورد و بزرگ ہے
تا امکان کیا اگرچہ مجکو سلیقہ ترجمہ نہ تہا اور مین تصدی سی اس امر عظیم کی مثل بید بر خود لرزان تہا اور وجہ وجیہ
پہلو تہی کرنیکی اس کار سی یہ تہی کہ وقت فرمایش شیخصاحب کی فقیر عزم وطن مصمم رکھتا تہا سمجہا کہ اگر متعہد اس امر کا
ہوا تو آخر کار شرمندگی نصیب ہوگی اسلئی کہ مدت کوچ کی قریب ہی اور یہہ کتاب نہایت دراز و طویل ہی اسکا
ترجمہ اس عرصہ قلیل مین کسیطرح ممکن نہین اور پہر علاوہ ترجمہ کی فائدے مناسب مقام کی بہی زیادہ کرنا ضرور ہوگا
نظر برین وجوہ انکار کیا اور پہلو تہی کو سبب راحت کا سمجہا مگر جب یہہ انکار سودمند نہوا تب ناچار ہمت پست کو
حث و ترغیب دیکر اور خدا کی توفیق پر توکل کرکی سرگرم تحریر ہوا اور طرز ترجمہ کا یون مقرر کیا کہ اول کتاب مین
تو ہر اصل مین کہین کہین جگہ فائدی مناسب محل کی زیادہ کئی اور بعد اسکی اور اصلون مین بسبب اسکی کہ اونمین خود ہر امر
بتفصیل تمام مذکور ہی فائدی کم لکہی اور حتی المقدور ترجمہ لفظی کو ہاتہہ سی نہین دیا اور بعضی جگہہ بجہت پیچیدگی عبارت
کی البتہ ادای مضمون اور نفس مطلب پر اقتصار کیا پہر جب یہ ترجمہ بفضلہ تعالی تمام ہوا اور سب مدت اسکی تحریر کی
ایک مہینہ گذری خدا کا شکر ادا کیا اور نام اسکا **عین الیقین فی ترجمہ اربعین** رکہا اللہ پاک اپنی فضل و کرم سی اسکو
قبول کری اور سب مسلمانون کو نفع عام بخشی اور آئندہ یون مضمر ضمیر منکسر ہی کہ اگر توفیق الہی مساعدت کری تو ترجمہ
کتاب احیاء علوم الدین اور جواہر القرآن کا بہی بوجہ احسن و طرز پسندیدہ کیا جاوی جسمین ہر کسیکو نفع کامل حاصل ہو
اور انشاء اللہ تعالی بسبب اسکی کہ علم سلوک مین کوئی کتاب سوا اسکی ترجمہ نہین ہوئی کیا عجب ہی کہ اگر برادران دینی
اسکو پسند کرین و باللہ التوفیق والسلام علی من اتبع الہدی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین حمدًا یوازی نعمہ ویکافی مزیدہ والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین
والعاقبۃ بالفوز والتمکین لمن بنی الابتداء بالاقتداء علی سید المتقین سب تعریف اللہ کو جو صاحب ساری جہان کا
ایسی تعریف جو برابر ہو اوسکی نعمتون کی اور بدلا دی اوسکی زیادتی کا اور رحمت کاملہ اوسکی رسول پر جسکا اسم سامی
اور نام نامی محمد ہے اور اونکی سب اولاد اور یارون پر اور بہلائی آخرت کی سات مراد پانی اور جگہہ لینی کی اوسکی
لئی جو بناوی ابتدا اپنی پیروی اوس کسی کی جو سردار ہی سب ڈرنے والونکا **ف** بہتری عاقبت کی اوسیکی لئی
ہے جسنی ابتدا سی پیروی کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتبنا من کتاب الجواہر فی القرآن القسم

الثالث للمصنف للامام حجة الاسلام لقاه الله رضوانه واسكنه جنانه بعد اذن لمن اراد ان يكتب
هذا القسم مفردا اذ هو دليل افرده بالاسم وسماه كتاب الاربعين فی اصول الدين فانها منقسمة الى علوم ترجع
حاصلها الى عشرة اصول والى اعمال وهی تنقسم الى اعمال الظاهر واعمال الباطن وان الاعمال الظاهرة ترجع
جملتها الى عشرة اصول ايضا وان العمل الباطن ينقسم الى ما يجب تزكية القلب منه من الصفات المذمومة
وترجع مذمومات الاخلاق ايضا الى عشرة اصول والى ما يجب تحلية القلب به من الصفات والاخلاق وان
محمودات الاخلاق ايضا ترجع الى عشرة اصول فليشتمل قسم اللواحق على اربعة اقسام المعارف والاعمال
الظاهرة والاخلاق المذمومة والاخلاق المحمودة وكل قسم ينشعب الى عشرة اصول فهی اربعون اصلا

ہماری کتاب کتاب جواہر القرآن سی ہی قسم تیسری تصنیف کی مولی امام حجۃ الاسلام کی دی اونکو اللہ اپنی رضا
اور رکہی اونکو اپنی بہشت مین بعد اسکی کہ اجازت دی اونہون نی جو ارادہ کری لکہنی اس قسم کا جدا اسلیے کہ اونہون
نی جدا کیا اوسکو نام رکہہ کر اور نام رکہا اوسکا کتاب الاربعین فی اصول الدین یہہ اسلیے کہ تقسیم کی گئی ہے
وہ طرف اون علمون کی کہ پہرتا ہی حاصل اوسکا طرف دس اصلون کی اور طرف اون عملون کی جو منقسم ہین طرف
اعمال ظاہر اور اعمال باطن کی اور بیشک اعمال ظاہر پہرتا ہی کل اوسکا طرف دس اصلون کی اور بیشک اعمال باطن تقسیم
ہوتی ہین طرف اوس چیز کی کہ واجب ہی پاک کرنا دل کا اوس سی اور وہ صفات مذمومہ ہی اور پہرتی ہین اخلاق مذمومہ
بہی طرف دس اصلونکی اور طرف اوس چیز کی کہ واجب ہی آراستہ کرنا دل کا اوس سی اور وہ ہی صفات و اخلاق ہی
اور یہی اخلاق محمودہ پہرتی ہین طرف دس اصلونکی سو مشتمل ہی یہہ قسم لواحق چار قسمون پر معارف پر اور اعمال ظاہر پر اور
اخلاق مذمومہ پر اور اخلاق محمودہ پر اور ہر قسم منشعب ہوتی ہی دس اصلونکی طرف پس یہہ چالیس اصلین ہین **ف**
اسی باعث سی اسکا نام اربعین ہوا مشتمل ہے چالیس اصلون پر اب آگی اسکی تفصیل مذکور ہوتی ہی کہ جس سی حال ہر اصل کا کہ کس
مین کیا بیان ہی معلوم ہوگا **اما قسم المعارف** فعشرة اصول الاول فی ذات الله تبارك وتعالى الثانی
فی تقديس الذات الثالث فی القدرة الرابع العلم الخامس فی الارادة السادس فی السمع والبصر السابع فی الكلام
الثامن فی الافعال التاسع فی اليوم الآخر العاشر فی النبوة الخاتمة فی التنبيه على الكتب التی منها تطلب حقائق
هذه الامور لیکن قسم معارف کی سو دس اصلین ہین **اصل پہلی** بیان مین ذات باری تعالى کی **ف** یعنی علم اسکا
کہ توحید کیا گیا ہی اور کوئی تیرا آفریدگار نہی ہی جو خالق ہی ساری جہان اور جہان والون کا اور وہ ایک ہی اوسکا کوئی
شریک اور انباز نہین اور ہی اول ازلی کہ ہمیشہ سی ہی اور وہ اپنی ذاتی موجود ہی اسلیے کہ اوسکو کسیکی حاجت نہین اور وہ سب کی بی نیاز ہے بلکہ قیام
ہر چیز کا ساتہہ اوسی کی ہی اور وہ سب چیزین اپنی ہستی اور آفرینش مین اوسکی محتاج ہین **اصل دوسری** بیان مین ذات کی پاکی کی **ف** مثل اسکی کہ وہ اپنی
نہ جوہر ہی نہ عرض اور وہ کسی کالبد مین حلول نہین کرتا اور بات کسی چیز کی مانند نہین ہی اور نہ کوئی چیز مانند اوسکی اور وہ چہہ نہین رکہتا اور جگہ کوئی اور جو کسی جا کہ ہی اور
جو کچہ عالم مین ہی وہ نیچی عرش کی ہی اور عرش نیچی اوسکی قدرت کی مسخر ہی اور وہ برتر عرش کی ہی نہ اوس طرح جیسی جسم اوپر جسم کی ہوتا ہی اسلیے کہ وہ جسم نہین اور
عرش محتاج اوسکا نہین بلکہ عرش اور اوسکی حاملین سب اوسکی لطف اور کرم کی محمول ہین **اصل تیسری** بیان مین قدرت کی **ف** ما جود اسکی کہ وہ حی
کوئی چیز نہین ہی وہ سب چیز پر قادر ہی کسیطرح کی ضعف اور عجز اور نقصان کو اوسمین دخل نہین بلکہ جو چاہا وہ کیا اور جو چاہی گا وہ کری گا کسیکو مجال چون و چرا نہین

اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اور عرش اور کرسی اور جو کچھہ ہی اوسکی قبضہ قدرت مین مسخر اور مقہور ہی اور اوسکی پیدا
کرنے مین کوئی یار اور شریک نہین **اصل چوتھی** بیان مین علم کی **ف** وہ جانتا ہی جو لائق جاننی کی ہی اور اوسکا
علم ساتون سب چیزون کی محیط ہی اور عرش سی فرش تک کوئی چیز بی اوسکی علم کی نہین ہوئی بلکہ شمار ریگ بیابان کا اور برگ
درختون کا اور اندیشہ دل کی اور ذرہ ہوائی اوسکی علم وسیع مین اوسطرح پر مکشوف ہین جسطرح شمار آسمانون کا **اصل**
پانچوین بیان مین ارادہ کے **ف** جو کچھ جہان مین سی اوسکی چاہی اور ارادہ سی ہی کسی کو اوسکی ملک مین اتنا اختیار
نہین کہ ایک ذرہ کو بی اوسکی ارادی کی بلا سکی یا ٹہرا سکی جو کچھہ کہ ہوا اور ہی اور ہوگا سب اوسکی خواہش اور مشیت سی
ہی **اصل چھٹی** بیان مین سنی دیکھنی کے **ف** جسطرح سی جانتا ہی اوسکو جو لائق جاننی کی ہی اسیطرح سنتا دیکھتا ہے
اوسکو جو لائق سنی اور دیکھنی کی ہی دور اور نزدیک و رتاریکی اور روشنی اوسکی سنی دیکھنی کی سامنی برابر ہی اگر ایک
مور ضعیف مثلاً تحت الثریٰ حرکت کری اوسی دیکھہ لیتا ہی اور بی دیدن اور شنیدن سات چشم و گوش کی نہین کہ وہ
اس سی پاک ہی **اصل ساتوین** بیان مین کلام کی **ف** کلام اور فرمان اوسکا خلق پر واجب ہی اور جس کے
خبر دی ہی وعدہ اور وعید سی وہ سب حق ہی اور جسطرح سی سامع اور بصیر ہی اسیطرح سی متکلم بہی ہی موسیٰ علیہ السلام
سی باتین کین بلا واسطہ مگر یہہ کلام اوسکا کام وزبان اور لب و دہان سی نہین اور جتنی کتابین آسمانی ہین خصوصاً
توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان یہ سب اوسکا کلام ہی اور جو اوسکی صفت ہی وہ مثل اوسکی ذات کی قدیم ہے
اصل آٹھوین بیان مین افعال کی **ف** عالم اور جو کچھہ اوسمین ہی اوسیکا پیدا کیا ہوا ہی اور جو اوسنی پیدا کیا وہ
اسطور پر واقع ہی کہ اوس سی بہتر اور خوبتر ممکن نہین اگر عقل تمام عاقلون کی اندیشہ کری کہ کوئی صورت اس سی
بہتر واسطی اس مملکت کی نکالی یا انتظام اور تدبیر اس سی خوبتر کری تو نہین کر سکتی فتبارک اللہ احسن الخالقین **اصل**
نوین بیان مین پچھلی دن کی **ف** جہان کی دو قسمین بنائین ایک عالم اجسام اور دوسرا عالم ارواح اور پہلی
عالم کو منزلگاہ آدمیون کا ٹہرایا اسلئی کہ اسمین توشہ حاصل کرین آخرت کی لئی اور ہر ایک کے لئی ایک مدت ٹہرائی اور اوس
مدت کی آخر کو اوسکی اجل یعنی موت سی کہ اوسمین زیادتی اور نقصان کو دخل نہین پہر موت آئی ہی تو جان نکال
لی جاتی ہی اور قیامت مین کہ دن حساب و کتاب کا ہی جان کو پہر تن مین ڈالینگی اور سب کے اوٹہائینگی اور ہر کسی
کو اوسکی اعمال کے موافق نیک اور سزا دینگی **اصل دسوین** بیان مین نبوت کے **ف** جب اللہ پاک نی یہہ ٹہرایا کہ اعمال
بعضی آدمیون کی سبب اونکی شقاوت کی ہون اور بعض کے سبب اونکی سعادت کی اور آدمی اوسکو آپ سی نہ جان سکی اپنی
فضل اور رحمت کی حکم کی آپ پیغمبر کو بہیجا اور فرمایا جنکو ہم سعادتمند لکہہ چکی اونکو اس راز سی آگاہ کر اور سعادت
اور شقاوت کی راہ اونکو بتلادی یہ اسلئی کہ پہر خدا پر کسی کو حجت نرہی **خاتمہ** آگاہ کرنین اون کتابون پر جنسی
طلب کری تو تحقیقین ان امور کی **ف** اسمین کتابون کی نام اور تی مذکور ہین جنکو زیادہ شوق ہو اور خواہش
تفصیل ہو وہ اوسمین دیکھی **القسم الثانی** فی الاعمال الظاہرۃ وہی عشرۃ اصول الاول فی الصلوٰۃ الثانی
فی الزکوٰۃ الثالث فی الصوم الرابع فی الحج الخامس فی قراءۃ القرآن السادس فی الاذکار السابع فی طلب
الحلال الثامن فی حسن الخلق مع الناس التاسع فی الامر بالمعروف العاشر فی اتباع السنۃ وخاتمۃ

اصل پہلے بیچ احسان مین اور یہہ دس اصلین عمال ظاہرہ کی قسم دوسری بیچ الاوراد فی ترتیب ینعطف علی الجمیع
بیان مین نماز کی ف یہہ بنیاد دین کی او ر ستون ہی جو شخص ان پانچ نمازون کو انکی شرطون سی انکی وقت پر
بجالاتی اوسکا گویا عہد ہی سات خدا کی کہ اوسکی امان اور حمایت مین ہی اور منکر اسکی فرضیت کا کافر ہی معاذ اللہ
اصل دوسری بیانمین زکوۃ کی ف یہہ دوسرا رکن ہی اسلام کا اور اسکی شرطین اور احکام بہت ہین کچہہ تہوڑی سی
کتاب مین مذکور ہین وہان معلوم ہونگی اصل تیسری بیانمین روزے کی ف یہ بہی ایک رکن اسلام کا ہی اور فرض ہی جسپر نماز فرض ہے
اور اسکی احکام آیندہ معلوم ہونگی اصل چوتہی بیانمین حج کی ف یہ اوسپر فرض ہے جسکو مقدور زاد اور راحلہ کا ہو اور یہ ایک
رکن ہی اون پانچ رکنون مین سی جسپر بنیاد ہی اسلام کی فرمایا آنحضرت نی بنا اسلام کی پانچ چیزپر ہی کہنا کلمہ لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کا اور نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج اصل پانچوین بیانمین قرات قرآن کی ف ادب اوسکی پڑہنی کے
مسایل کی او امین کہ آیا ذکر بہتر ہی یا قرآن اصل چہتی بیانمین ذکر کی ف امین ذکر کی کچہہ مجمل سی تفصیل بہی لکہدی ہے
کہ اوسکی طالب فایدہ مند ہوں اصل ساتوین بیانمین طلب حلال کے ف اور ہر مسلمان پر واجب ہی اسلئی
کہ جب مال پاک نہوا اور پرورش تن کی حرام سی ہوئی تو کتنا ہی شغل اور ذکر اور عبادت کری کچہہ سود مند نہین
مگر افسوس کہ اکثر آدمی اس سی غافل مین اصل آٹہوین بیانمین حسن خلق کی سات آدمیون کے ف آدمی ہی ہی جو آپ کو
سب سی کمتر سمجہی اور ہر کسے سی سات اچہی خلق کی پیش آوی خصوصًا علما اور فقرا اور مشایخ اور اہل دین سی کہ انکی خاطر داری
اور تعظیم ضروریات سی اگر یہہ اوسکی طالب نہون اصل نوین بیانمین امر بالمعروف کے ف حکم کرنا نیک کام کا ہر کسی پر
واجب ہی اور اوسکی تارک پر حدیث شریف مین وعید وارد ہوئی ہی اور اسکی شرطین اور احکام اس اصل مین بہی کچہ
بیان کردی ہین اصل دسوین بیانمین پیروی سنت کے ف خواہ وہ عبادت ہو یا عادت بہرحال اتباع رسول اللہ مقبول
منتج برکات اور باعث رحمت کردگار ہی اللہ سبکو اسکی توفیق عنایت فرماوی افسوس ہی اونکی حال پر کہ جو
بجای پیروی منکر سنت ہین اور دین مین بدعتین ایجاد کرتی ہین یا جب کوئی سنت حدیث سی ثابت ہوئی مگر اوسکو
قول سی کسی اپنی کی موافقت نہین تو اوسکی کچہہ نہین تاویلین دور دراز کا ربیت کرتی ہین بہلا یہہ کیونکر ہو کہ کلام غیر معصوم کو
باوجود صحت اسناد کی مقابلہ مین ایک شخص کے جو گناہ سی معصوم اور خطا سی محفوظ نہو ترک کرین ان سب اسکا سوای حمق
جلی اور شرک خفی کچہہ اور نہین خاتمہ بیچ انکی سب امور گذشتہ کیطرف ترتیب مین وظیفون کی ف یعنی کسوقت کیا
وظیفہ پڑہی اور اوسکی کیا آداب ہین اور کون وقت اوسکی لئی بہتر ہی القسم الثالث فی اصول الاخلاق
المذمومۃ التی یجب تزکیۃ النفس عنہا وہی عشرۃ اصول الاول فی شرہ الطعام الثانی فی شرہ الکلام الثالث
فی الغضب الرابع فی الحسد الخامس فی البخل وحب الجاہ السادس فی الرعونۃ وحب المال السابع فی حب الدنیا
الثامن فی الکبر التاسع فی العجب العاشر فی الریاء وخاتمۃ تنعطف علی الجملۃ فی جامع الاخلاق ومواقع
الغرور منہا قسم تیسری بیانمین اون اصلون خلاق مذمومہ کے کہ جنسی پاک کرنا جی کا ان سی اور یہہ دس اصلین ہین
اصل پہلی بیانمین زیادتی کہانی کی ف یہ اصل ہی سب عیبون کی اسی جہت کر اسکو سب سے پہلی کہا جو عیب اور
خلق مذموم پیدا ہوتا ہی وہ اسی کی بدولت ہوتا ہی اور قاعدہ ہی کہ جب آدمی شکم سیر ہوا شہوات کا اوسپر غلبہ ہوتا ہی

پہر خواہ نخواہ اوس سے گناہ صغیرہ ہون یا کبیرہ صادر ہوتی ہین اور وہ گنہگار ہوتا ہی **اصل دوسری** بیان مین زیادتی
کلام کی **ف** آدمی زیادتی کلام سی بی وقار ہوجاتا ہی اور جہوٹ بہولنی لگتا ہی اسلئی حدیث مین آیا ہی کہ بلا ضرور
ہی بولنی پر **اصل تیسری** بیان مین غضب کے **ف** آدمی مین ایک قوت غضبیہ ہی کہ جب کوئی امر خلاف طبع پاتا ہی
تو غصہ مین آتا ہی اور خیال نیک و بد کا نہین رکھتا اور یہہ اوسکی حق مین مضر ہی بلکہ اوسکو ناپسند پر صبر اور تحمل چاہئی کہ یہ اوسکی
لئی بہتر ہی غصہ سی ایک شخص طالب ہوا نصیحت کا آنحضرت صلعم سی فرمایا غصہ مت کیا کر پہر یہی عرض کیا اوسنی کئی بار فرمایا ہر بار
مت غصہ کیا کر **اصل چوتہی** بیان مین حسد کے **ف** حسد بہی ایک بڑی بلا ہی جب کسیکو عیش و آرام و عزت و بزرگی مین
آپ سی زیادہ دیکہتا ہی تو جلتا ہی اور چاہتا ہی کہ اگر اختیار پاتا تو اسکو اسکی حق مین نہونی دیتا معاذ اللہ یہ خدا سی
لڑائی ہوئی کہ یہہ ہمکو کیون ندیا اسکو کیون دیا مسلمان کو اس سی بچنا چاہی **اصل پانچوین** بیان مین بخل اور
مال کے محبت کی **ف** حدیث مین محبت مال کو برا کہا ہی اور اوسپر تشدید فرمائی اور کہا اول سنوار اس امت کا یقین ہی اور
زہد یعنی یقین اسپر کہ اللہ رزاق اور متکفل رزق کا ہی سو جسنی اس بات کا یقین کیا وہ بخل نکریگا اور جو زہد یعنی بی رغبتی
کریگا دنیا مین وہ آرزو نکریگا اور اول بگاڑ اسکا بخل ہی اور آرزو **اصل چہٹی** بیان مین خودبینی اور جاہ کی محبت کے
ف اپنی آپ کو سب سی بہتر سمجہنا اور لوگون پر زیادت عزت چاہنا یہہ بہی برا ہی کہ اللہ کو یہ کام خوش نہین آتا
اصل ساتوین بیان مین دنیا کی محبت کی **ف** یہہ سر ہی سب خطاؤن کی اور اسکی محبت سی آدمی اللہ سی دور ہوتا ہی
فرمایا مت دوست رکہو دنیا کو ہوجاؤگی زیان والون سی اور فرمایا آنحضرت صلعم نی یہہ دنیا کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اور یہ
آخرت کوچ کرنیوالی آنی والی ہی اور ہر ایک کے لئی ان دونوین سی تابعدار ہین پس اگر ہوسکی تم سی کہ تہو تم دنیا
کی تابعدارون مین سی پس ہو سو تحقیق تم آج گہر مین عمل کی ہو اور نہین حساب اور تم کل آخرت کی گہر مین ہو اور
نہین عمل کیا خوب کہا ہی دین بدنیا فروشان خرند یوسف را فروشند تا چہ خرند **قطعہ** دنیا بنگاہ چشم بینا نفسی ٭
رفعت بخدا قسم کہ نہم فقسی ٭ ہیہات کہ ہرکسی برای نفسی ٭ ہم در قفسی و ہم بدام ہوسی **اصل آٹہوین** بیان مین غرور کی
ف حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخ والون کی وہ ہر جہگڑالو اترانا غرور کرتا
ہی غرور تو خدا کو زیبا ہی جو چاہی سو کری آدمی عاجز ہی اسکو کب غرور پہاتا ہی **اصل نوین** بیان مین خودبینی کے
ف کیا خوب کہا ہی ؎ مرا پیر دانای مرشد شہاب ٭ دو اندرز فرمود برروی آب ٭ یکی آنکہ زنہار خودبین مباش ٭
دوم آنکہ برغیر بدبین مباش **اصل دسوین** بیان میں ریا کی **ف** ریا کہتی ہین دکہانیکو کام کرنا حدیث مین آیا ہی
جو کوئی دکہاوی دکہاویگا اوسکو اللہ یعنی اوسکو قیامت مین رسوا کریگا کہا ہی کہ ریا شعار اوسکا ہی جو مبدء و معاد کی
خبر نہین رکہتا اگر آمد اور بازگشت اپنی سی خبردار ہوتا تو رد و قبول خلق سی اوسکو کچہہ کام نہوتا اور تحسین اور ملامت سی
لوگونکی اوسکو خوشی اور رنج نہوتا فضیحۃ الدنیا اہون من فضیحۃ الآخرۃ ؎ اگرچہ در نہان صد یار باشد ٭ چہ شد خسرو
بیک کس یار باشد ٭ ریاکار اگرچہ عزت سی رہی آخر فضیحت ہوگا اور اوسکی طاعت مبدل معصیت ہوگی **خاتمہ** بہتر یا ہی
امور مذکورہ پر بیا مین ہی مجمع اخلاق کی اور جگہ واقع ہونی غرور کی اوس سی **ف** یعنی وہ کون جگہہ ہی جہان
اخلاق سی غرور ہوتا ہی **القسم الرابع** فی اصول الاخلاق المحمودۃ وہی عشرۃ اصول الاول

فی التوبۃ الثانی فی الخوف والرجاء الثالث فی الزھد الرابع فی الصبر الخامس فی الشکر السادس فی
النیۃ والاخلاص والصدق السابع فی التوکل الثامن فی المحبۃ التاسع فی الرضا بالقضاء العاشر فی ذکر الموت
وحقیقتہ واصناف العقوبات الروحانیہ وخاتمۃ تنعطف علی الجمیع فی التفکر والمحاسبۃ فھذہ اصول
الکتاب وتتمتھا قسم دوسری بیان مین اصول اخلاق محمودہ کی اور یہ دس اصلین مین **اصل پہلی** بیان مین توبہ کی **ف**
توبہ کرنا ہر مسلمان کو چاہئی اور معنی توبہ کی یہ ہین کہ گناہ کو ترک کری اور اوس سی پشیمان ہو اور قصد کری کہ پہر کبہی اوسکا نہ
کرونگا اور اس ارادہ پر قائم رہی تو یہ توبہ قبول ہوتی توبہ کی حق مین فرمایا ہی التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ جسنی
توبہ کی گناہ سی ہوا مانند بی گناہ کی اور دل آدمی کا اگرچہ ترک گناہ پر اور اختیار طاعت پر نہین آتا پر اوسکو بزور لاوی
اور اگر خدا توفیق دی تو ہر روز توبہ اور استغفار کیا کری آنحضرت باوجود اسکی کہ معصوم تہی اور خدا نی کہا تہا تیری سب
گناہ جو اگلی پچہلی ہوی بخشدی تس پر بہی ہر روز سو بار استغفار کرتی اس لئی کہا ہی کہ نفس آدمی کا مانند طفل کی ہی کہ ہرگز نیا
ادب کا نہین سنتا جبتک وہ گوشمالی نکری ایسی ہی جی جبتک اوسپر زور نکیا جای راہ راست پر نہین آتا ع دل
توبہ می کند عصیان چکنم + پندم نشنید طفل نادان چہ کنم + رفت گویم اگر تو انصاف کنی + تقصیر منست نام شیطان چہ کنم +
اصل دوسری بیان مین خوف اور رجا کی **ف** اللہ سی ڈرنا ضرور چاہی اور اوسکی بخشش کی امیدواری رکہنا اصلی کہ خوف
الہی موجب آسایش باطن ہی اور باعث بخشش فرمایا واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی اور جو کوئی
ڈراوی رب اپنی کہڑی ہونی سی اور روکا جی کو چاو سی سو بہشت ہی اوسکا ٹہکانا اور امید وار سبب رستگاری اور دوائی بیماری
ہی ولا تقنطوا من رحمۃ اللہ مت نا امید ہو اللہ کی مہر سی ع گر مردم ارد مسلم جای + گر برگل ولالہ می پیماید بزرسان
وامیدوار مباش + بیوستن زین دو کار مباش + زادرہ معرفت ہمین ست + حاصل بہشت و دوزخ این ست **اصل تیسری**
بیان مین زہد کی **ف** زہد کہتی ہین بی رغبتی کرنیکو دنیا مین جبتک آدمی کو قدر دنیا کی معلوم نہین ہوتی عنان گست
کر اوسکی سی بچ ہل سی نہین پہیرتا اور جب پہچان لیتا ہی تو پہر انقطاع کلی کرتا ہی اور یہی معنی وتبتل الیہ تبتیلا کی ہین
اصل چوتہی بیان مین صبر **ف** جب کوئی بلا نازل ہو تو صبر کری اور فریاد و فغان زبان پر نلاوی کہ اسمین شکایت
الہی نکلتی ہی انبیا پر کیا کیا امتحان گذرین جز صبر کچہہ نکیا فرمایا اللہ صاحب نی اللہ ساتہ ہی صبر والون کی صبر اگرچہ
ظاہر مین ناگوار ہی پر باطن مین کچہہ اور ہی لطف رکہتا ہی اسلئی کہا ہی ع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد + ایسی ویسی
تکلیف کا تو کیا ذکر ہی بالفرض ایک کوہ بلا آپڑی تو بہی کچہہ شکایت زبان پر نلاوی ع اگر زکوہ فرو غلطد آسیا سنگی + نہ عارفست
کہ از راہ سنگ برخیزد **اصل پانچوین** بیان مین شکر کی **ف** شکر ایک بڑی نعمت ہی جسکو اوسکی توفیق میسر ہوئی اوسپر
خدا کی رحمت ہی اللہ صاحب نی حضرت نوح کی حق مین فرمایا انہ کان عبدا شکورا وہ تہا بندہ حق ماننی والا اور کیونکر نہ شکر کری
کہ جو بندہ کی کام ہی ہم دست اوسیکا دیا ہی اور پہر کیا عنایت ہی کہ آدمی پیدا کیا جانور جماد نہ بنایا اوسکا شکر کس زبان سی
ادا ہو کہ یہ سلسلہ غیر متناہی ہی پر بقدر اپنی قدرت کی جسکو شکر اوسکی انعام اور احسان کا بجالانا چاہئی کہ اس سی
نعمت زیادہ ہوتی ہی **اصل چہٹی** بیان مین نیت اور اخلاص اور سچ کی **ف** نیت اصل ہی ہر عمل مین اور کسی عمل
کا بی نیت اعتبار نہین اور ہر کسی کو لی وہی ہی جو نیت کی خیر اور شر سی اور وہ عمل جسمین اخلاص نہین وہ بی

اوسکو قبول کی نہین ہوتا عمل تو وہی کام کا ہی جو خالصتہ للہ ہو کیونکہ دکھلانی سنانی سی کچہہ کام نہین صرف ایک سچی کی رضامندی کی لیی بجالانی فرمایا اللہ صاحب نی حق مین حضرت یوسف علیہ السلام کی انہ من عبادنا المخلصین وہ ہی ہماری چنی بندونمین اور ایسی ہی سچ کا بڑا مرتبہ ہی حدیث مین وارد ہی کہ سچ نجات دیتا ہی اور جہوٹ ہلاک کرتا ہی اور سچ کی تین نشان ہین جو کوئی سوکری اور جو دکھلانی وہ رکھتا ہو اور جہان سی آواز دی وہان ہو **س** ازان در بوستانم بلبلی نیست * کہ خیر از شاخ گل اینجا گلی نیست **اصل ساتوین** بیانمین توکل کے **ف** معنی توکل کے ظاہر کرنا اپنی عجز کا اور اعتماد رکہنا اللہ پر فرمایا اللہ صاحب نی جو بھروسا رکہی اللہ پر سو اللہ بسکو بس ہی اور حدیث مین بہت کچہہ متوکلین کی حق مین فرمایا ہی اور کچہہ توصل با سباب منافی توکل نہین توکل تو یہہ ہی کہ جو کام کری اوسمین اعتماد اللہ پر رکہی اور سمجہی کہ مینی تو اس کام کو کیا ہی پر ہونا اسکا اللہ کی حکم سی ہی آنحضرت نی فرمایا ہی کہ داخل ہونگی بہشت مین امت میری سی ستر ہزار بغیر حساب کی وہ وہ ہین کہ نہ منتر پڑہواتی ہین اور نہ فال بد لیتی ہین اور اپنی رب پر بہروسا رکہتی ہین **اصل آٹھوین** بیانمین محبت کے **ف** محبت تین قسم پر ہی ایک محبت دنیا کی جسکا مآل حسرت ہی **س** اسکندر و کیقباد و جمشید * رفتند بصد ہزار امید * بار غم آخرت بسر برد * آنکس کہ نفکر کار و خر مرد * اور یہہ طریقہ دنیا والون کا ہی دوسری محبت دین کی کہ اوسکی منفعت بہشت ہی **س** رفعت بخیال آنکہ عدلش خواہی * دردا کہ نماز بدلش خواہی * آن بہ کہ گنہ کنی و در روز حساب * شرمندہ روی پیش او فضلش خواہی * اور یہہ کام عبادت والون کا ہی تیسری محبت خدا کی کہ سرمایہ شادمانی اور ثمر بیغمی ہی اور یہہ کام آزادون کا ہی نہ ڈر ہی دوزخ اور نہ وہ غم کہاوینگی سو اگر بیغمی بہتی چاہی تو ایسا محبوب تلاش کر کہ ہلاک اوسکا ممکن نہو **س** خوشتر بجہان ز بیغمی نیست * دردا کہ بہیچ آدمی نیست **اصل نوین** بیانمین رضا بالقضا کے **ف** اسکی یہہ معنی کہ جو رنج یا راحت رحمت یا زحمت خوشی یا ناخوشی پیش آوی اوسمین ساتہ حکم الٰہی کے راضی رہی شاکی اور گلہ مند نہو کہ وہ مختار ہی جو اوسنی کیا اوسمین بہتری ہی **س** مارا چہ مجال بندہ او * باگریہ و نیز خندہ او * **اصل دسوین** ذکر مین موت اور اوسکی حقیقت کی اور بیانمین طرح طرح کی عذابون روحانی کی **ف** یعنی موت کسی کہتی ہین اور موت نام عدم محض کا ہی یا نہین اور اوسکی اصل کیا ہی اور روح کو کیونکر عذاب ہوتا ہی **خاتمہ** راجع ہوتا ہی سب پر بیانمین دیباچہ اور حساب لینی کی سو یہہ ہین صلین کتاب کی اور اوسکا ترجمہ **ف** اس کتاب مین چار قسمین ہین اور ہر قسم مین دس صلین اور ایک خاتمہ سو اس خاتمہ پر جو مشتمل ہے موت کی ذکر اور حقیقت پر کتاب اربعین فی اصول الدین تمام ہوئی **الاصل الاول فی الذات**

اصل پہلی بیانمین ذات کی فنقول الحمد للہ الذی تعرف الی عبادہ فی کتابہ المنزل علی لسان نبیہ المرسل بانہ فی ذاتہ واحد لا شریک لہ فرد لا مثل لہ صمد لا ضد لہ متوحد لا ند لہ مین کہتا ہون سب تعریف اللہ کو ہی جسنی جتلایا ہی اپنی بندونکو اپنی کتاب مین جو اتاری ہی اوپر زبان پیغمبر بہیجی ہوئی اپنی کی یہہ بات کہ وہ اللہ اپنی ذات مین ایک ہی نہین کوئی اوسکا شریک اکیلا ہی نہین اوس جیسا کوئی بی پروا ہی نہین محتاج کسیکا نہین کوئی اوسکا مخالف یکتا ہی نہین کوئی اوسکی برابر وانہ قدیم لا اول لہ ازلی لا بدایۃ لہ مستمر الوجود لا اخر لہ ابدی لا نہایۃ لہ قیوم لا انقطاع لہ دائم لا انصرام لہ لم یزل ولا یزال موصوف بنعوت الجلال لا یعرض علیہ بالانقضاء تصرم الآماد وانقضاء الآجال بل ہو الاول والآخر والباطن والظاہر اور وہ پہلی ہی سب سی نہین اوسکا شروع

ہمیشہ سی ہی نہیں ابتدا اوسکی ہمیشہ ہی ذات اوسکی نہیں اوسکی انتہا ہمیشہ ہی ہی نہیں تمامی اوسکی قائم رہنی والا ہی اور خبرگیری کرنی والا ہی خلقت کا نہیں ہوچکنا اوسکی لئی ہمیشہ رہنی والا ہی نہیں اوسکی لئی ہوچکنا ہمیشہ اور ہمیشہ کو صفت کیا گیا ہی ساتھ صفتون بزرگی اور بڑائی کی کہ کبھی تمام ہی نہیں ہونگی بسبب ہوچکنی زمانون اور پوری ہوجا مدتون کی بلکہ وہی ہی سب سے پہلی اور سب سی پچھلی ہی اور وہ پوشیدہ ہی وہم و خیال سی اور ظاہر ہی نشانات اوسکی کمال الاصل الثانی فی التقدیس اصل دوسری بیچ بیان پاکی کی وانہ لیس بجسم مصوّر ولا جوھر محدود مقدّر وانہ لا یماثل الاجسام لا فی التقدیر ولا فی قبول الانقسام وانہ لیس بجوھر ولا تحلہ الجواھر ولا عرض ولا تحلہ الاعراض بل لا یماثل موجودا ولا یماثلہ موجود اور وہ نہیں ہی جسم صورت والا اور نہ جوہر اندازہ کیا گیا یا بنا اور وہ نہیں مشابہت رکہتا جسمون سے نہ ناپ مین اور نہ قبول کرنی مین تقسیم کی اور وہ نہیں جوہر اور نہین حلول کرتی اوسمین جواہر اور نہین ہی عرض اور نہین حلول کرتی اوسکی اندر اعراض بلکہ نہین مشابہت رکہتا کسی موجود سی اور نہین مشابہت رکہتا کوئی موجود اوسکی ساتھ

ف جوہر اوسی کہتی ہین جو اپنی استقرار وجود مین دوسری کا محتاج نہو اور عرض بعضی اوسی کہتی ہین جو اپنی استقرار وجود مین دوسری کا محتاج ہو پس جسم جوہر ہی اور سیاہی عرض ہی اور حلول کی معنی کسی چیز کی اندر گہس جانا اور وہ دو قسم پر ہی ایک سرایتی کہ انقسام محل کا مستلزم انقسام حال ہو جیسی سپیدی کپڑی مین کہ اگر کپڑی کو پہاڑ ڈالین تو سپیدی بہی بہٹ جاتی دوسری طریانی کہ اسطرح نہو جیسی پانی کوزہ مین کہ اگر کوزہ کو توڑ ڈالین تو پانی نہین ٹوٹتا اور ان دونو صورتون سی پاک ہی اور اوسکو موجود سی کچھہ مشابہت نہین پس اوسکا علم مثل علم موجود کی نہین اور نہ سننا اور دیکہنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اوسکا مثل انکی سننی اور دیکہنی اور ارادہ اور کلام اور قدرت کی ہی اسلئی کہ علم چیزون کا محتاج ہی طرف صورت اور حاضر ہونی معلوم کی کہ بدون حضور شی معلوم کی دریافت کرنا اوسکا دشوار ہی بخلاف اللہ کی علم کی کہ ذات پاک اوسکی تنہا واسطی معلوم کرنی ہر شی کے کافی ہی اور وہ آن واحد مین جاری جہان کی ہر وجہ تفصیل رکہتا ہی ولیس کمثلہ شیء ولا ھو مثل شیء وانہ لا یحدہ المقدار ولا تحویہ الاقطار ولا تحیط بہ الجھات ولا تکتنفہ السموات وانہ مستوی علی العرش علی الوجہ الذی قالہ وبالمعنی الذی ارادہ استواء منزھا عن المماسۃ والاستقرار والتمکن والحلول والانتقال اور نہین اوس جیسی کوئی چیز اور نہ وہ کسی چیز جیسا اور نہین آتا اوسکی اندر اندازہ اور نہین سما سکتی اوسکو طرفین اور نہین گہیر سکتی اوسکو جہتین اور نہین روک سکتی اوسکو آسمان اور وہ قائم ہی اوپر تخت کے اوسطرح پر جیسی کہا اوسنی اور اوس معنی پر جو ارادہ کئی اوسنی ایسا قائم ہونا جو پاک ہی لگاؤ اور ٹہراؤ اور قرار اور حلول اور نقل کرنی سی لا یحملہ العرش بل العرش وحملتہ محمولون بلطف قدرتہ ومقھورون فی قبضتہ وھو فوق العرش وفوق کل شیء الی تخوم الثری فوقیۃ لا تزیدہ قربا الی العرش والسماء بل ھو رفیع الدرجات عن العرش کما انہ رفیع الدرجات عن الثری نہین اوٹھا سکتا اوسکو تخت بلکہ تخت اور اوسکی اوٹھانی والی زیر بار اوسکی توفیق قدرت کی ہین اور وہ عاجز ہین اوسکی قبضہ مین اور وہ اوپر تخت کی ہی اور اوپر ہر چیز کی خاک کی انتہا تک ایسا اوپر ہوتا جو نہین زیادہ کرتا نزدیکی طرف تخت اور آسمان کی

ملا اوسکا درجہ بلند ہی بخت سی جیسی بلندی درجہ اوسکا خالق سی ف یعنی عرش اور فرش دونوں سی برتر ہی فرشتے موافق
شرع کی جسم لطیف نورانی رکھتی ہین اور اونکو طاقت ہی کہ جس شکل مین چاہین آجاوین اور حقیقت اونکی بڑی روح
ہی اور بدن اونکا حکم لباس کا رکھتا ہی اور عالم سفلی اور علوی مین کوئی جگہ ایسی نہین کہ جہان فرشتہ نہو حدیث شریف
مین آیا ہی کہ سب مخلوق دس جز ہین نو جز اوسمین سی فرشتی ہین اور ایک جز مین تمام مخلوقات اور اونکی لئی بازو ہین
دو دو اور تین تین اور چار چار فرمایا اللہ صاحب نے اولی اجنحۃ مثنی وثلث وربٰع اور شاید مراد عدد سی شمار ہی حصر
اصلی کہ حدیث مین وارد ہی کہ آنحضرت نی شب معراج مین حضرت جبرئیل کی ساتھہ بازو دیکھی اور اوٹھانیوالی عرش
کی آٹھہ فرشتی ہین اور جسم اونکی اتنی بڑی ہین کہ مسافت درمیان اونکی نرمہ گوش اور سر دوش کی چالیس برس کی
ہی اور ایک روایت مین سات سو برس کی راہ ہی اور سب فرشتے برحق ہین اور پاک ہین گناہون سی اور پاک ہین مردی
اور زنی سی اور محتاج نہین ہین طرف کہانی پینی کی اور مشغول ہین اوسمین جسکا اونکو حکم ہوا نہین نافرمانی کرتی اللہ
کی اور وہی کرتی ہین جو حکم ہو وهو مع ذلك قريب من كل موجود وهو اقرب الى العبد من حبل الوريد وهو
على كل شئ شهيد اور وہ ساتھ اوس برتری شان کی جو مذکور ہوئی نزدیک سی ہر موجود سی اور وہ بہت
پاس ہی بندونکی دہڑکتی رگ سی اور وہ ہر چیز کو سامنی دیکھتا ہی ف گردن کی رگ مراد ہی جسمین جان پہرتی ہی
دلسی دماغ تک اوسکی کٹنی سی موت ہے اللہ اسمین سی نزدیک ہی اور رگ آخرتا ہری جان سی پس نزدیکی اور معیت اللہ کی
ساتھ موجودات کی ثابت ہی لیکن نزدیکی ہماری فہم اور جہت سی برتر ہی اور یہ قرب نہ مکانی ہی نہ زمانی اور نہ مثل حال
ظرف کی ہی ساتھ مظروف کے فرمایا اللہ صاحب نی وهو معكم اينما كنتم وہ تمہاری ساتھہ ہی جہان کہین تم ہو اور فرمایا
ونحن اقرب اليه منكم ولكن لا تبصرون اور ہم اوسکی پاس ہین تمسی زیادہ پر تم نہین دیکھتی اور فرمایا ان ربي قريب مجيب
تحقیق میرا رب نزدیک ہی قبول کرنیوالا اور فرمایا واذا سألك عبادي عني فاني قريب اور جب تجہسی پوچہین بندہ
میری مجکو تو مین نزدیک ہون اذ لا يماثل قربه قرب الاجسام كما لا يماثل ذاته ذات الاجسام وانه لا يحل في
شئ ولا يحل فيه شئ تعالى عن ان يحويه مكان كما تقدس عن ان يحده زمان بل كان قبل ان خلق الزمان
والمكان وهو الان على ما عليه كان اسلئی کہ نہین مشابہت رکہتی اوسکی نزدیکی جسمونکی نزدیکی سی جیسی نہین مشابہت
رکہتی اوسکی ذات جسمونکی ذات سی اور وہ نہین گہستا کسی چیز مین اور نہین گہستی اوسمین کوئی چیز برتر ہی اسبات سی
کہ سمالی اوسکو کوئی جگہ جیسی پاک ہی اسبات سی کہ روک لی اوسکو زمانہ بلکہ وہ تہا پہلی پیدا کرنی مکان اور زمان کی
اور وہ اب اوسی حال پر ہی جسپر پہلی تہا وانه باين بصفاته من خلقه ليس في ذاته سواه ولا في سواه
ذاته وانه مقدس عن التغير والانتقال لا تحله الحوادث ولا تعتريه العوارض بل لا يزال في نعوت
جلاله منزها عن الزوال وفي صفات كماله مستغنيا عن زيادة الاستكمال وانه في ذاته معلوم
الوجود بالعقول مرئي الذات بالابصار نعمة منه ولطفا بالابرار في دار القرار واتماما للنعيم بالنظر الى وجهه
الكريم اور وہ جدا ہی اپنی صفتون کی ساتھ مخلوق سی نہین اوسکی ذات مین کوئی سوا اوسکی اور نہ اوسکی غیر مین ذات
اوسکی اور وہ پاک ہی تغیر اور انتقال سی نہین آتی اوسکی اندر حادثی اور نہین پیش آتی اوسکو عوارض بلکہ وہ ہمیشہ

اپنی صفتوں بزرگی اور بڑائی مین پاک ہی نیستی سی اور اپنی وصفون کمال مین بی پرواہ ہی زیادتی کمال سی اور وہ ہی
ذات مین معلوم الوجود ہی ساتھ عقلون کی اور دیکھی جاویگی ذات اوسکی آنکھون سی سبب اوس نعمت اور توفیق کے جو
نیکون کو اوسکی طرف سی ملی ہی بہشت مین اور وہ اوسکی پورا کرنی نعمت کی اوسکی مونہہ بزرگ کی دیکھنی کی ف بہترین
نعمت جو بہشت مین بندونکو ملیگی دیدار خدا کا ہی کہ مسلمان حقتعالی کو بہشت مین بی پردہ دیکھینگی اور بی جہت اور مثال
اور بی کیف اوسکو نظر کرینگی صحیح مسلم مین بروایت صہیب آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی جسوقت بہشتی جنت مین داخل ہونگی
اللہ تعالی فرماویگا کیا تم چاہتی ہو کہ کوئی چیز زیادہ کر دون تمہاری لئی پس وہ عرض کرینگی کیا روشن نہین کیا تو نی ہمارا
مونہہ کو اور کیا داخل نہین کیا تو نی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تو نی ہمکو آگ سی اس سی زیادہ کیا نعمت
ہوگی پس اوٹھا دیگا حق تعالی پردہ کو سو نظر کرینگی بہشتی اوسکی طرف پس کوئی چیز بہتر اسکی دیدار سی اونکو نہین دی
جاویگی **اصل الثالث فی القدرۃ** اصل تیسری بیانمین قدرت کی وانہ حی قادر جبار قاہر لایعتریہ
قصور ولا عجز ولا تاخذہ سنۃ ولا نوم ولا یعارضہ فناء ولا موت وانہ ذو الملک والملکوت
والعزۃ والجبروت لہ السلطان والقہر والخلق والامر والسموات مطویات بیمینہ والخلائق
مقہورون فی قبضتہ وانہ المتفرد بالخلق والاختراع المتوحد بالایجاد والابداع خلق الخلق واعمالہم
وقدر ارزاقہم واجالہم لایشذ عن قبضتہ مقدور ولا یعزب عن قدرتہ تصاریف الامور لا یحصی
مقدوراتہ ولا تتناہی معلوماتہ اور وہ زندہ ہی ہمیشہ سی ہمیشہ کو اور وہ قدرت والا ہی ہر چیز پر اور توڑنیوالا
خلق کی کامونکا اور غالب ہی ہر چیز پر نہین پیش آتی اوسکو عاجزی اور قصور اور نہین پکڑتی اوسکو اونگھ اور نیند
اور نہین آتی اوسکو نیستی اور موت اور وہ ہی صاحب تاج اور حکومت اور عزت اور اختیار کا اوسکا ہی غلبہ اور پیدا
اور مخلوق اور حکم اور آسمان اوسکی مٹھی مین ہین اور مخلوق عاجز ہی اوسکی قبضہ مین اور وہ تنہا ہی پیدا کرنی اور نئی چیز
کی بنانی مین اور یکتا ہی ایجاد کرنی اور بنانی مین چیزون بی نمونہ کی پیدا کیا اوسنی خلقت کو اور اونکی کامون کو
اور تقسیم کئی اونکی روزی اور موت نہین باہر اوسکی قبضہ سی کوئی چیز اور نہین باہر اوسکی قدرت سی پہیر پہار کامون
کا بی حساب ہین قدرتین اوسکی اور بیشمار ہین معلومات اوسکی ف یہہ جو کہا کہ پیدا کیا اوسنی خلقت کو اور اونکی کامونکو
اسمین رد ہی مذہب قدریہ کا اور وہ معتزلہ ہین کہتی ہین کہ بندہ اپنی کامون مین قدرت مستقل رکھتا ہی اور اوسکی
کام اوسکی پیدا کئی ہوئی ہین واجب تعالی کو اوسمین کچھہ دخل نہین پس قدر کا انکار کرتی ہین اور یہہ مذہب انکا مخالف
ہی آیت شریف سی فرمایا اللہ صاحب نی واللہ خلقکم وما تعملون یعنی اللہ صاحب نی بنایا تمکو اور جو تم بناتی ہو اور حدیث شریف
مین وارد ہی القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم یعنی قدریہ مجوس ہین اس امت کی
اگر بیمار ہون تو اونکی عیادت نکرو اور اگر مر جاوین تو اونکی جنازہ پر حاضر مت ہو اور نماز نہ پڑہو ف مجوس ایک قوم
ہی کافرونمین سی کہ قائل ہین دو خالق ہونیکی ایک خالق نیکی جسکو یزدان کہتی ہین دوسرا خالق بدی جسکو اہرمن کہتی
ہین اور یہہ مخالف ہی آیت شریف کی فرمایا اللہ صاحب نی لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا اگر ہوتی ان دونون یعنی
آسمان زمین اور عالم سوا اللہ کی دو تو خراب ہوتی بلکہ قدریہ بدتر ہین مجوس سی اسلئی کہ قائل ہین خالق بیشمار کے

جب بندی کی اسکی بیشمار تھری اور یہہ بندی کو خالق افعال کا کہتی ہین تو خالق بیشمار ہوئی نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن
سیئات اعمالنا **الاصل الرابع فی العلم** اصل چوتہی بیانمین علم کی وانہ عالم بجمیع المعلومات محیط بما یجری
عن تخوم الارضین الی اعلی السموات ولا یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء بل یعلم دبیب النملۃ السوداء
علی الصخرۃ الصماء فی اللیلۃ الظلماء ویدرک حرکۃ الذر فی جو الھواء ویعلم السر واخفی اور وہ جانتا ہی سب چیزون کو اور گہیری
ہوئی ہی اس چیز کو جو جاری ہوتی ہی زمین کے جڑ سی آسمان کی چوٹی تک اور نہین باہر اوسکی علم سی ذرہ بہر زمین مین نہ آسمان مین
بلکہ وہ جانتا ہی جنبش ہر سیاہ کو اوپر سنگ سخت کی شب تاریک مین اور جانتا ہی جنبش ذرہ کو درمیان ہوا کے اور اوسکو جو بہت
چہپی اور اوس سی چہپی کی **ف** چہپا وہ جو آشنہ کو لیکے اور اوس سے چہپا جو دلمین ہو ویطلع علی ھواجس الضمائر وحرکات
الخواطر وخفیات السرائر بعلم قدیم ازلی لم یزل موصوفا بہ فی ازل الآزال لا بعلم متجدد حاصل فی ذاتہ بالحلول والانتقال
اور آگاہ ہی اوپر خطرون دلکی اور حرکتون جی کی اور چہپی بہیدونکے ساتھہ اوس علم کی جو ہمیشہ سی ہمیشہ کو ہی ہمیشہ وصف کیا ہے
ساتھہ اوس علم کی پہلی پہل سی ایسا علم جو نیا پیدا ہوا اور حاصل ہوا اوسکی ذات مین بسبب حلول اور انتقال کے **ف** علم حقتعالے
کا ایک صفت قدیم ہی اور ایک انکشاف بسیط ہی کہ معلومات ازل اور ابد مع احوال موافق اور مخالف اور متناسب اور متضاد اور
کلی اور جزئی اوقات خاص مین ہر ہر کو آن واحد مین جانتا ہی مثلا اوسکو معلوم ہی کہ زید فلانی وقتمین زندہ اور فلانی وقت مین
مردہ ہی اور علی ہذا القیاس **الاصل الخامس فی الارادۃ** پانچوین اصل بیانمین ارادہ کی **ف** ارادہ نام ہی اوس صفت
کا جو باعث ہوا اوپر تخصیص واقع ہونی ایک کی بعض وقتومین اون دو امرون مین سی جو اختیار مین ہون جیسی وجود اور عدم یا وجود
برابر ہونی نسبت قدرت کی سب وقتومین اور ارادہ کو کچہہ خوشنودی لازم نہین خواہ نیک ہو خواہ بد ارادہ دونو سی
متعلق ہوتا ہی وانہ مرید للکائنات مدبر للحادثات فلا یجری فی الملک والملکوت قلیل او کثیر صغیر او کبیر خیر
او شر نفع او ضر ایمان او کفر عرفان او نکر فوز او خسران زیادۃ او نقصان طاعۃ او عصیان الا بقضائہ وقدرہ
ومشیتہ فما شاء کان وما لم یشاء لم یکن اور اوسی کا کہنا چلتا ہی جہان مین اور اوسی کا حکم حاصل ہی حادثون مین پس
نہین واقع ہوتا اوسکی راج اور حکومت مین کوئی تہوڑا یا بہت چہوٹا یا بڑا نیک یا بد فائدہ یا نقصان ایمان یا کفر پہچان
یا انجان سود یا زیان زیادتی یا کمی فرمان برداری یا بی حکمی مگر اوسکی حکم اور اندازہ اور خواہش سی سو جو چاہا وہ ہوا
اور جو نچاہا نہوا لا یخرج عن مشیتہ لفتۃ ناظر ولا فلتۃ خاطر بل ھو المبدئ والمعید الفعال لما یرید لا راد
لحکمہ ولا معقب لقضائہ ولا مہرب لعبد عن معصیتہ الا بتوفیقہ ورحمتہ ولا قوۃ لہ علی طاعتہ الا بمعونتہ وارادتہ
لو اجتمع الانس والجن والملائکۃ والشیاطین علی ان یحرکوا فی العالم ذرۃ او ان یسکنوھا دون ارادتہ عجزوا عنہ وان
ارادتہ قائمۃ بذاتہ فی جملۃ صفاتہ لم یزل کذلک موصوفا بہ مریدا فی ازلہ بوجود الاشیاء فی اوقاتہ التی قدرھا
فوجدت فی اوقاتھا کما ارادہ فی ازلہ من غیر تقدم ولا تاخر بل وقعت علی وفق علمہ وارادتہ من غیر تبدل ولا تغیر دبر الامور
لا بترتیب افکار ولا تربص زمان فلذلک لم یشغلہ شان عن شان نہین باہر اوسکی حکم سی دیکہنا آنکہہ کا اور نہ خطرہ جی کا بلکہ وہی ہی
پیدا کرنیوالا چیزونکا پہلی بار اور دوسرے بار بعد موت کی کر ڈالی جو چاہی نہین کوئی پہیرنی والا اوسکی حکم کا اور نہ ٹالنی والا اوسکی
فرمان کا اور نہین جگہہ بہاگنی کی بندیکو گناہ سی مگر اوسکی توفیق اور رحمت سی اور نہ زور اوپر حکم بجا لانیکی مگر اوسی کی مدد

اور ارادہ سی اگر جمع ہوں سب آدمی اور جن اور فرشتی اور شیطان اسبات پر کہ ہلا وین جہان مین ایک ذرہ کو یا ٹہہرا دین
اوسکو بغیر ارادی اوسکی خواہش کے عاجز آوین اسبات سی اور اوسکا ارادہ قایم ہی اوسکی ذات کی ساتہہ اپنی سب صفتون
مین ہمیشہ سی ایسی ہی صفت کیا گیا ہی ساتہہ ارادہ کی ارادہ کرنیوالا چیزونکی پیدا کرنیکا اونکی وقتونمین جو مقرر کرلی پس موجود
ہوئین وہ چیزین اپنی وقتونمین جنکا ارادہ کیا تہا اوسنی پہلی بغیر آگی پیچہی ہونیکی بلکہ صادر ہوئین وہ چیزین موافق علم
اوسکی کی اور ارادہ اوسکی کی بغیر فرق اور تغیر کی ٹہیک کیا اور سنوارا اونکا ہونکو نہ سوچ بچار کی اور زمانکی فرصت سی
پس سلی نہین باز رکہتا اوسکو ایک حال دوسری حال سی **ف** سب چیزین حقتعالی کی پیدا کرنی سی موجود ہوئین جس وقت
اوسنی جس چیز کی پیدا کرنیکا ارادہ کیا تہا وہ اوسیوقت پیدا ہوئی نہ پہلی نہ پیچہی اور اس پیدا ہونین کچہہ فکر اور تردد کے
حاجت نہین لگی محض ارادہ کی ساتہہ عدم سے موجود ہوئین اور یہ سب چیزین اپنی پیدا ہونی اور باقی رہنی مین اوسکی محتاج ہین
اسلیکہ بعضے چیزین اپنی وجود مین محتاج دوسری کے ہوتی اور باقی رہنی مین اونکو دوسری کی حاجت نہین جیسی مکان کہ محتاج ہے طرف معمار کی اپنی وجود مین اور جب بن چکا
پہر اوسکو حاجت نہین اسواسطے کہ اگر معمار مرجاتا اور مکان باقی رہتا ہی ویسا حال نہین بلکہ سب موجودات وجود اور بقا دونومین محتاج حقتعالی کی ہین

الاصل السادس فی السمع والبصر

اصل چہٹی بیان مین سننی اور دیکہنی کے وانہ تعالی سمیع بصیر یسمع ویری
لا یعزب عن سمعہ مسموع وان خفی ولا یغیب عن رویتہ مری وان دق لا یحجب سمعہ بعد ولا یدفع رویتہ
ظلام وہ سننی والا ہی اور دیکہنی والا ہی سنتا ہے اور دیکہتا ہی نہین باہر اوسکی سننی سی کوئی سنا گیا اگرچہ چہپا ہوا اور نہین چہپا
اوسکی دیکہنی سی کوئی دیکہا گیا اگرچہ باریک ہو نہین منع کرتی اوسکی سننی کو دوری اور نہین دور کرتی اوسکی دیکہنی کو تاریکی
ف حقتعالی ہر چیز کو خواہ ظاہر ہو خواہ پوشیدہ دور ہو یا نزدیک اجالے مین ہو یا تاریکی مین سبکو یکسان سنتا دیکہتا ہی ہے
کچہہ امور مانع شنیدن و دیدن نہین یری من غیر حدقۃ واجفان ویسمع من غیر اصمخۃ واذان کما یعلم من غیر قلب
ویبطش بغیر جارحۃ ویخلق بغیر آلۃ اذ لا یشبہ صفاتہ صفات الخلق کما لا یشبہ ذاتہ ذات الخلق دیکہتا ہی بغیر آنکہہ
اور پلکون کے اور سنتا ہے بغیر کانونکی جیسی جانتا ہی بغیر دلکی پکڑ لیتا ہی بغیر ہات پاؤن کی اور بناتا ہی بغیر ہتیار کی اسلیے
کہ نہین صفتین اوسکی مثل صفات خلق کی اور نہ ذات اوسکی خلق کی ذات جیسی **ف** سوای شراکت اسمی اور اشتراک لفظی
کی اوصاف حقتعالی کو اوصاف خلق سی کچہہ مجانست نہین جیسی اوسکی ذات بیمانند ہی ایسی ہی اوسکی وصف بیمثل ہین اور
لوث کم وکیف سی پاک ہین پس مراد شنیدن و دیدن سی جو صفات باریتعالی مین مذکور ہی ادراک مسموعات و مبصرات
ہی نہ حاسہ سمع و بصر کہ وہ اس سی برتر ہی

الاصل السابع فی الکلام

اصل ساتوین بیان مین کلام کی وانہ متکلم
آمر ناہی واعد متوعد بکلام ازلی قدیم قایم بذاتہ لا یشبہ کلام الخلق فلیس بصوت یحدث من انسلال
ہواء واصطکاک اجرام ولا بحروف تنقطع باطباق شفۃ وتحریک لسان فان القرآن والتوراۃ والانجیل
والزبور کتبہ المنزلۃ علی رسلہ وان القرآن مقرو بالالسنۃ مکتوب فی المصاحف محفوظ فی القلوب وانہ مع ذلک قدیم
قایم بذات اللہ تعالی لا یقبل الانفصال والافتراق بالانتقال الی القلوب والاوراق اور وہ بولتا ہی اور حکم کرتا ہی نیکیکا
اور منع کرتا ہی بدی سی اور وعدہ دیتا ہی مسلمانونکو اور ڈراتا ہی کافرونکو یہہ بولنا اوسکا ہمیشہ اور پہلی سی ہی قایم ہی
اوسکی ذات پاک کی ساتہ نہین مشابہ مخلوق کی بول سی پس نہین وہ ایسی آواز جو پیدا ہوتی ہی ہوا کی چلنی اور سنسناہٹ سے

اور پہر نے سے حسی ہونگی اور نہ ایسی حرف ہین کہ ہوجکین ملجاتی ہی لب کی ورہلنی سی زبان کی پس تحقیق قرآن اور تورات اور انجیل
اور زبور کتابین ہین خدا کی کہ نازل ہوئین اوسکی سولون پر اور قرآن پڑہا جاتا ہی زبانون پر اور لکہا ہوا ہی ورقون مین اور یاد ہے
دلونمین اور وہ باوصف اسکی قدیم ہی اور قایم ہی اوسکی ذات کی ساتہہ نہین قبول کرتا جدائی اور الگ ہونیکو بسبب منتقل ہونیکی لون
مین اور ورقون مین **ف** یہہ جو کہا خدا واعد ہی اور متواعد ہی اسکی یہہ معنی کہ حقتعالی فرمان بر داری اور ایمان سی
خوشنود ہوتا ہی اور اوسپر وعدہ ثواب کا کیا چنانچہ فرمایا ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لہم جنات تجری من تحتہا الانہار
ذلک الفوز الکبیر جو لوگ یقین لائی اور کین بہلائیان اونکو باغ ہین جنکی نیچی بہتی نہرین یہہ ہی بڑی مراد ملنی اور کفر اور گناہ سے
ناراض ہوتا ہی جیسا کہ فرمایا ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر اگر کفر کروگی تم تو اللہ بے پرواہی تمسی اور نہین پسند کرتا اپنی بندونسی کفر کو
اور اوسپر عذاب مقرر کیا چنانچہ ارشاد کیا والذین کفروا بآیاتنا ہم اصحاب المشئمۃ علیہم نار موصدہ اور جو منکر ہوے ہمارے آیتون سی وہ ہین کم بختی والی ونہی
کو آگ مین موندا ہی آدمی بڑا احمق ہی کہ باوصف ایسی وعدہ کی جو اللہ نی کیا اور ایسی ڈراو کی جس سی ڈرایا پہر نا فرمانی
کرتا ہی حقتعالی کی اور حکم بجالاتا ہی نفس اور شیطان کا **ت** خواجہ ما کاروبار خویشتن فرمودہ ٭ ما بفرمان رضای دشمنش جان
دادہ ایم ٭ بنگر بدای دوستان رسوای فہمیدہ ٭ باکہ نزدیکی شدیم وازکہ دور افتادہ ایم ٭ معلوم کرنا چاہیی کہ حقتعالی کا کلام
حق ہی اور سب کتابین نازل کی ہوئین اوسکی تفصیل ہی **ف** لفظ منزلہ جو بصیغہ مفعول متن مین واقع ہی یا مشتق انزال سی ہی
یا تنزیل سی اور معنی ان دونو لفظون کی اوتارنا کسی چیز کا اوپر سی نیچی کو پس اگر یہہ نزول دفعۃً ہو تو اوسکو انزال کہتی ہین اور
اگر تدریجاً ہو تو اوسکو تنزیل کہتی ہین چنانچہ اس اصطلاح پر حقتعالی کا قول سورہ آل عمران مین ہم لالت کرتا ہی فرمایا اللہ صاحب
نی نزل علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ وانزل التورٰۃ والانجیل اوتاری تجہپر کتاب تحقیق ثابت کرتی اگلی کتاب کو اور
اوتاری تہی تورات اور انجیل اسواسطی کہ قرآن شریف آنحضرت پر تیئیس برس تہوڑا تہوڑا نازل ہوا ہی اور تورات موسی پر
اور انجیل عیسی پر دفعۃً نازل ہوئی جیسا تفسیر مدارک وغیرہ مین لکہا ہی اور اسجگہہ لفظ منزلہ مشتق انزال سی ہی اسکی یہہ
توجیہ ہی کہ قرآن شریف شب قدر مین ماہ رمضان مین لوح محفوظ سی آسمان دنیا پر دفعۃً بیت العزۃ مین جو ایک مکان ہی آسمان
دنیا پر مقابل خانہ کعبہ کی نازل ہوا جیسا اتقان وغیرہ مین لکہا ہی فرمایا اللہ صاحب نی انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ہمنی اوتارا
اوسکو شب قدر مین اور فرمایا شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن مہینہ رمضان کا جسمین اوتارا گیا قرآن حاصل یہہ جیسی
اور کتابین انبیا پر مرۃً واحدۃً نازل ہوئین ہین اسیطرح قرآن شریف بہی دفعۃً آسمان دنیا پر نازل ہوا اپس نازل ہونا دفعۃً
سب کتب پر صادق آیا اور جسطرح قرآن شریف مین انفصال اور افتراق نہین ہو سکتا اسیطرح تحریف اور تبدیل لفظ و معنی
سی بہی محفوظ ہی فرمایا اللہ صاحب نی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہمنی اوتارا قرآن اور ہم اوسکی نگہبان ہین قرآن کے
معنی لغت مین قراءت کی ہین اور عرف مین اوسکا نام ہی جسکو لوگ پڑہا کرتی ہین اور وہ دلونمین یاد ہی اور ورقون مین
لکہا ہوا ہی خواہ پورا ہو خواہ ایک جز یعنی قرآن ایک سورۃ کو بہی کہتی ہین اور پوری کتاب کو بہی بولتی ہین جیسا کتب اصول
مین مصرح ہی اور عدد کتابون کی جو انبیا پر نازل ہوئین اور شمار انبیا کا کسقدر ہوی اللہ ہی کو خوب معلوم ہی مومن کو
لحاظ ان امور کا کچہہ ضرور نہین مشہور یون ہی کہ کتابین آسمانی ایک سو چار ہین جیسا کہ تکمیل الایمان مین لکہا ہی اور شمار انبیا
کا بعضی حدیثونمین ایک لاکہہ چوبیس ہزار آیا ہی اور بعض مین دو لاکہہ چوبیس ہزار مگر کوئی حدیث انمین سی مشہور

اور سوا تر نہین ہیہ سب سی بہتر ہی کہ سلوا اسد کی علم پر چھوڑ دی اسلئی کہ اسد صاحب نی فرمایا ہی منہم من قصصنا علیک ومنہم
من لم نقصص علیک کوئی اونمین سی کہ سنایا تجکو اونکا احوال اور کوئی ہین کہ نہین سنایا **ف** قرآن ہماری حضرت پر نازل ہوا
ہی اور توریت حضرت موسی پر اور انجیل حضرت عیسی پر اور زبور حضرت داؤد پر اور یہہ سب حق ہین اور انکی سوا اور بہی جیسی صحیفہ
حضرت ابراہیم پر وہ بہی حق ہین روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ وہ دس صحیفہ تہی وان موسی سمع کلام اللہ تعالی بغیر صوت
ولاحرف کما یری الابرار ذات اللہ من غیر شکل ولا لون اور تحقیق موسی نی سنا بولنا اللہ کا بغیر آواز اور حرف کے جسطرح
پر دیکہینگی نیک لوگ اللہ کو بغیر صورت اور رنگ کی **ف** فرمایا اللہ صاحب نے وکلم اللہ موسی تکلیما اور باتین کین اللہ نی
موسی سی بول کر فاذا کانت لہ ہذہ الصفات کان حیا عالما قادرا مریدا سمیعا بصیرا متکلما بالحیوۃ والعلم
والقدرۃ والارادۃ والسمع والبصر والکلام لا بمجرد الذات پس جب ثابت ہوئین اوسکی لئی یہ صفتین پس ہی وہ زندہ
ہمیشہ سی ہمیشہ کو جاننی والا ہی پہلی چیزونکا قدرت والا ہر چیز پر ارادہ کرنیوالا سننی والا دیکہنی والا ہر چیز کا بولنی والا ساتھ
علم اور قدرت اور ارادی اور سننی اور دیکہنی اور بولنی کی نہ تنہا ذات کی ساتھ **ف** یہہ اسلئی کہا کہ کوئی یہہ خیال نکری کہ فقط
وہ اپنی ذات سی موجود ہی اور یہہ اوصاف اوسمین نہین بلکہ وہ مع ان اوصاف کے ہمیشہ تہا اور ہمیشہ رہیگا **الاصل
الثامن فی الافعال** اصل آٹہوین بیان مین افعال کے وانہ لا موجود سواہ الا وہو حادث بفعلہ وفائض
من عدلہ علی احسن الوجوہ واکملہا واتمہا واعدلہا وانہ حکیم فی افعالہ عادل فی اقضیتہ ولا یقاس عدلہ بعدل
العباد اذ العبد یتصور منہ الظلم بتصرفہ فی ملک غیرہ ولا یتصور الظلم من اللہ تعالی فانہ لا یصادف لغیرہ ملکا
حتی یکون تصرفہ فیہ ظلما اصل یہہ ہی کہ نہین کوئی موجود سوا اوسکی مگر وہ پیدا ہوا ہی اوسکی کرنی سی اور موجود ہوا ہی اوسکی
انصاف سی بہت اچہی طرح اور پوری پوری وجہ اور انصاف پر اور وہ حکمت والا ہی اپنی کامون مین انصاف کرتا ہی
اپنی حکمون مین اور نہین انصاف اوسکا مثل انصاف بندونکی اسلئی کہ بندی سی ظلم ہو سکتا ہی اسطرح پر کہ ہات چلاوی
دوسری کے ملک مین اور نہین ہو سکتا ظلم اللہ سی اسلئی کہ وہ نہین پاتا واسطی غیر اپنی کی کچہہ ملک تاکہ ہو تصرف کرنا اوسکا اوسمین
ظلم **ف** بلکہ جو کچہہ جسکسی کی پاس ہی وہ سب اوسیکا ہی اگر سب چہین لیوی تو بہی کچہہ ظلم نہین اسلئی کہ یہہ
تصرف اپنی ہی ملک مین ہوا غیر کا اوسمین کیا دخل ہی فکل ما سواہ من جن وانس وشیطان وملک وسماء وارض و
حیوان ونبات وجوہر وعرض ومدرک ومحسوس حادث اخترعہ بقدرتہ بعد العدم اختراعا وانشاہ بعد ان
لم یکن شیئا اذ کان فی الازل موجودا وحدہ ولم یکن معہ غیرہ فاحدث الخلق بعد العدم اظہارا لقدرتہ وتحقیقا
لما سبق من ارادتہ ولما حق فی الازل من کلمتہ لا لافتقارہ الیہ وحاجتہ وانہ متفضل بالخلق والاختراع
والتکلیف لا عن وجوب متطول بالانعام والاصطلاح لا عن لزوم فلہ الفضل والاحسان والنعمۃ والامتنان
پس جو کچہہ اوسکی سوا ہی جنون سی اور آدمیون سی اور شیطانون سی اور فرشتون سی اور آسمان سے اور زمین سی اور
جانور اور روئیدگی اور جوہر اور عرض اور معلوم اور محسوس سی سو حادث ہی ایجاد کیا اوسکو اپنی قدرت سی بعد عدم
کی اور پیدا کیا اوسکو پیچہی اسکی کہ نہ تہا کچہہ چیز اسلئی کہ وہ اللہ ازل مین موجود تہا تنہا نہ تہا اوسکی سات کوئی پہر
پیدا کیا خلق کو بعد عدم کی اپنی قدرت ظاہر کرنی کی لئی اور اپنی ارادی کی ثابت کرنی کی لئی جو پہلی ٹہرایا تہا

اور اوس واسطی جو مقرر ہو چکا تھا ازل مین اوسکی آپ سی نہ حاجت کی سبب سی اور اوسکی مہربانی سی پیدا کر نیمین
اور ایجاد کرنیمین اور تکلیف دینی مین اور کچھہ واجب نہین اور بخشش کرتا ہی انعام دینی مین اور سنوار نیمین کام کی اور کچھہ
بیہہ لازم نہین ہی اوسیکو ہی بزرگی اور احسان اور نعمت اور بخشش **ف** حاصل یہہ ہے کہ یہہ سب امور جو حقتعالی سی وقوع مین
آتی یہہ محض اوسکا لطف کرم ہی ان امور کا ظہور مین لانا اوسپر واجب اور لازم نہین اذ کان قادرا علی ان یصب علی عبادہ
انواع العذاب الالیم ویبتلیہم بضروب الالام والاوجاع ولو فعل ذلک لکان منہ عدلا ولم یکن قبیحا ولا ظلما وانہ
یثیب عبادہ علی الطاعات بحکم الکرم والوعد لا بحکم الاستحقاق واللزوم اذ لا یجب علیہ فعل ولا یتصور منہ
ظلم ولا یجب علیہ لاحد حق وان حقہ من الطاعات وجب علی العباد بایجابہ علی لسان انبیائہ لا بمجرد العقل ولکنہ
بعث الرسل واظہر صدقہم بالمعجزات الظاہرۃ فبلغوا امرہ ونہیہ ووعدہ ووعیدہ فوجب علی الخلق تصدیقہم
فیما جاؤا بہ اسلئی کہ وہ توانا ہی اسبات پر کہ ڈالی اپنی بندون پر طرح طرح کی عذاب اور گرفتار کری اونکو طرح طرح کی
رنج اور دردمین اور اگر کری یہہ کام تو ہی اوسکا انصاف اور نہین برا اور ظلم اور وہ ثواب دیگا اپنی بندونکو فرمان برداری
کرنی پر بمقتضای بخشش اور وعدہ کی نہ بحکم استحقاق ولزوم کی اسلئی کہ نہین واجب اوسپر کوئی چیز اور نہین ہو سکتا اوس سی ظلم اور
نہین ثابت اوسپر کسیکا حق اور اوسکا حق بندگی ثابت ہی سب بندون پر جو ثابت کیا ہی پیغمبرون کی زبانی نہ فقط عقل کے راہ سی
لیکن اوسنی بہیجا رسولون کو اور ظاہر کیا اونکی سچکو کہلی کہلی معجزون سی پس پونہچا دیا اونہون نی اوسکی حکم کو اور اوسکی نہی کو اور
اوسکی وعدہ کو اور اوسکی وعید کو پس واجب ہوی خلق پر تصدیق رسولون کی اوس چیز مین جو لائی **ف** استعمال لفظ وعدہ کا مقام
خوشخبری اور بشارت مین ہوتا ہی اور وعید کا مقام ترس اور خوف مین **ف** ایمان نزدیک اکثر کی نام تصدیق قلبی کا ہی یعنی
جی سی سچا اور حق جاننا اور اقرار زبانی اوسکی شرط ہی اور بعضی علما مجموع تصدیق اور اقرار زبانی کو ایمان کہتی ہین اور چونکہ
مشروط بدون شرط اور کل بدون جزکی نہین ہوتا پس چاہیے کہ بدون اقرار زبانی کی مسلمان نہو سنہ اگر کوئی مسلمان خوف جان سی
کلمہ کفر زبان پر لاوی اور دلسی تصدیق نکری تو وہ اسلام سی خارج نہین ہوتا فرمایا امام صاحب نی الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
مکروہ نہین جسپر زبردستی کی اور اوسکا دل برقرار ہی ایمان پر یعنی اگر ظالم نہ زبردستی لفظ کفر کو مونہہ سی نکلوا دی اور دل مین ایمان
برقرار ہی تو اوسکو گناہ نہین لیکن اگر مرنا قبول کری اور لفظ کفر مونہہ سی نکالی تو شہید اکبر ہی **الاصل التاسع فی الیوم الاخر**
اصل نوین بیان مین دن آخرت کی وانہ یفرق بالموت بین الارواح والاجساد ثم یعیدہا الیہا عند الحشر والنشر
فیبعث من فی القبور ویحصل ما فی الصدور ویری کل مکلف ما عملہ من خیر او شر محضرا ویصادف دقیق ذلک وجلیلہ
مستطرا فی کتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاہا ویعرف کل واحد مقدار عملہ خیرہ وشرہ بمعیار صادق یعبر
عنہ بالمیزان وان کان لا یسا وی میزان الاعمال میزان الاجسام الثقال کما لا یساوی الاصطرلاب الذی ہو
میزان المواقیت والمسطرۃ التی ہی المیزان المقادیر والعروض الذی ہو میزان الشعر سائر الموازین
اور وہ جدائی کرتا ہی سات موت کی روحون اور جسمون مین پہر پہیر لاویگا اون روحونکو اون جسمون مین نزدیک حشر
ونشر کے پس کریدیگا اونکو جو قبرون مین ہین اور تحقیق کریگا جو سینون مین ہی پس دیکہیگا ہر مکلف جو کیا ہی اوسنی نیکی یا بدی
موجود اور پاویگا تہوڑا اور بہت اوسکا لکہا ہوا ایسی کتاب مین جو شامل ہی ہر چہوٹی بڑی گناہ پر اور معلوم کریگا

ہر کوئی اندازہ اپنی نیکی کا نیک ہویا بد ایک سچی اندازہ سی جسکو ترازو کہتی ہین اور اگرچہ برابر نہین ہے ترازو عملون کی بات
ترازو جسمون گرانی جیسی نہین برابر ہوتا اصطرلاب جو ترازو ہی وقتون کی اور مسطر جو ترازو ہی اندازون کی اور عروض جو
ترازو ہی شعرون کی تمام ترازون سی **ف** حشر بالفتح یعنی بہیر اور نشر بفتحتین یعنی پراگندہ ہونا یوم الحشر والنشور قیامت
کو کہتی ہین اسلئی کہ اوسدن سب لوگ اپنی اپنی قبرون سی نکلکر میدان آخرت مین جمع ہونگی فرمایا اللہ صاحب نے تومئذ یصدر الناس
اشتاتا اوسدن ہوینگی لوگ بہانت بہانت **ف** مراد کتاب سی نامۂ اعمال ہی کہ اوسمین تمام عمر کا حساب لکہا ہی
جو کچہہ آدمی کرتا ہی نیکی اور بدی ہی سو ہر کوئی اوسدن اپنی اعمال کا اندازہ معلوم کریگا جسکی وہ داہنی ہات مین ملا اوسکا
بہلا ہوگیا اور جسکو پیٹہ سی ملا اوسنی زیان پایا فرمایا اللہ صاحب نے فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حسابا یسیرا
وینقلب الی اہلہ مسرورا واما من اوتی کتابہ وراء ظہرہ فسوف یدعو ثبورا ویصلی سعیرا سو جسکو ملا اوسکا لکہا اوسکی ہات مین
تو اوس سی حساب لینا ہی آسان اور پہر کر آدمی اپنی لوگون پاس خوش اور جسکو ملا اوسکا لکہا پیٹہ کے پیچہی سے سو وہ پکاریگا
موت موت اور بیٹہیگا آگ مین یعنی عذاب کی دردسی موت مانگیگا **ف** اُصطرلاب بضم اول و صاد مہملہ ساکن و سوم مضموم
نام ایک اوزار کا ہی کہ اوسکو پیتل سی بناتی ہین بصورت قرص کے اور اوسکی اندر چند ورق پیتل کی ہوتی ہین اوس سی
بلندی آفتاب کے اور ستارون کی اور ہر چیز کی معلوم کرتی ہین اس لفظ کو بسین مہملہ بہی لکہتی ہین اور اصل مین یہہ لفظ
یونانی ہی اصطر ترازو کو کہتی ہین اور لاب یعنی آفتاب یعنی ترازو آفتاب کی کہ جس سی حال آفتاب کا معلوم ہوتا ہی
حاصل یہہ کہ اوس ترازو کو جسمین اعمال تلین گی کسی ترازو سی کچہہ مناسبت نہین ثم یحاسبہم علی اعمالہم واقوالہم
وسرائرہم وضمائرہم ونیاتہم وعقائدہم فما ابدوہ ولخفوہ وانہم یتفاوتون فیہ الی مناقش فی الحساب والی
مسامح فیہ والی من یدخل الجنۃ بغیر حساب فانہم یساقون الی الصراط وہو جسر ممدود بین منازل الاشقیاء
والسعداء احد من السیف وادق من الشعر یخف علیہ جرا من سوی فی الدنیا علی الصراط المستقیم الذی یوازیہ
فی الخفاء والدقۃ ویتعسر علی من عدل عن سواء السبیل المستقیم الا من غفرلہ بکرمہ الکریم پہر وہ حساب لیگا اونکی کرنی
کا اور اونکی کہی کا اور اونکی چہپی بہید و نکا اور اونکی دلونکی حال کا اور اونکی نیتو نکا اور اونکی عقیدونکا جو اونہون نے
ظاہر کیا اور پوشیدہ کیا اور وہ متفاوت ہونگی اس حساب مین نسبت سختی حساب اور نرمی حساب کی اور اون
لوگونکی نسبت جو داخل ہونگی بہشت مین بدون حساب کے بیچ تحقیق وہ ہانکی جاوینگی صراط کیطرف اور وہ ایک پل ہے
لنبا سا درمیان منازل بدبختون اور نیک بختون کی تیز تر ہی تلوار کی دہار سی اور باریکتر ہی بال سی آسان ہی گذر
اوسکا اوسپر جو قائم رہا تہا دنیا مین اوس سیدہی راہ پر جو برابر ہی اوسکی پوشیدگی اور باریکی مین اور دشوار ہی
اوسپر جو بہٹک گیا سیدہی راہ برابر سی مگر وہ آدمی جسکو بخشدی اپنی کرم سی **ف** لوگ حساب مین مختلف الاحوال
ہونگی کسی سی سختی اور درشتی کیجاویگی اور کسی سی نرمی اور آشتی اور کسیکو بی حساب بہشت مین داخل کرینگی بس حساب
و کتاب قیامت کی دنگا اور تُلنا اعمال کا اور گذرنا پل صراط سی اور اسیطرح گواہی دینا اعضا کا جب صاحب افعال
اپنی گناہو نسی انکار کریگا حق ہی لکہا ہی کوئی پل صراط سی مثل بجلی کی گذریگا اور کوئی مانند گہوڑی کی اور بعضی آہستہ
اور بعضی دوزخ مین گرجاوینگی والقصہ عند ذلک یسالون فیسال من شاء من الانبیاء علیہم السلام عن تبلیغ الرسالۃ ومن شاء

من الکفار عن تکذیب المرسلین ومن شاء من المبتدعۃ عن السنۃ ومن شاء من المسلمین عن اعمالھم
اور وہ او سوقت انکی جاویگی سو پوچھیگا جس سی چاہیگا انبیا مین سی پونہچانا رسالت کا اور جس سی چاہیگا کافرون مین سی
جہٹلانا رسولونکا اور جس سی چاہیگا بدعتیون مین سنت کو اور جس سی چاہیگا مسلمانون مین سی اونکی عملون کو ف
انبیا سی یہہ سوال ہوگا کہ امتی ہماری رسالت کو کیونکر پونہچایا اور کافرون سی یہہ پوچہا جائیگا امتی ہماری پیغمبرونکو
کیون جہٹلایا اور بدعتیون سی جنہون نی دین بدعت نکالی اور سنت ترک کی سوال ہوگا کہ عمل بدعت اور ترک سنت
کی کیا وجہ تہی ف بدعت وہ ہی کہ جو دین مین بعد زمانہ آنحضرت اور خلفاء راشدین کی پیدا ہوی اور دین مین
اوسکی کچہہ اصل نہین کہتی ہین کہ بدعت دو قسم پر ہے ایک حسنہ یعنی وہ کام نیک جو بعد زمانہ آنحضرت اور خلفاء راشدین
کی پیدا ہوا اور اوس سی رفع سنت نہو دوسری سیئہ یعنی وہ کام بد کہ جس سے رفع سنت ہو یہہ فقیر کسی بدعت
مین بدعات سی حسن اور نورانیت نہین دیکہتا اور سوا تاریکی اور کدورت کی احساس نہین کرتا اگر بالفرض آجکی دن
کسی بدعت کو بسبب ضعف بصارت اور قلت تدبر کی تر و تازہ دیکہین فردای حشر مین کہ تیز نظر ہونگی معلوم کرینگی کہ سوای
زیان و پشیمانی کی اسکا کچہہ ثمرہ نہ تہا بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت * کہ باکہ باختہ عشق در شب دیجور ف فرمایا
آنحضرت نی من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد جسنی نکالی ہماری ہی دین مین کوئی نئی بات جو اوسمین نتہی وہ مردود
ہی اور فرمایا ہی ہر محدث بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہی پس جب حال یہہ ہو تب حسن کو بدعت مین کیا دخل ہے
احادیث سی جو معلوم ہوتا ہی یہہ ہی کہ ہر بدعت رافع سنت ہی کچہہ تخصیص بعض کی نہین فرمایا آنحضرت نی ما احدث قوم
بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر من احداث بدعۃ نہین نکالی کسی قوم نی کوئی بدعت مگر اوٹہہ گئی مثل اوسکی
ایک سنت پس تمسک کرنا سنت پر بہتر ہی نکالنی بدعت سے اور حدیث شریف مین وارد ہی من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم
الاسلام جو عزت کری بدعت والی کی اوسنی مدد کی اسلام کی ڈہانی پر اسلئی کہ اوسکی توقیر کرنی مین مداہنت دین مین
اور رضا اوسکی فعل پر نکلتی ہی عوذا باللہ منہ فلیسال الصادقین عن صدقھم والمنافقین عن نفاقھم ثم
یساق السعداء الی الرحمن وفدا والمجرمون الی جھنم وردا ثم یامر باخراج الموحدین من النار بعد
الانتقام حتی لا یبقی فی النار من فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان ویخرج بعضھم قبل تمام العقوبۃ والانتقام
بشفاعۃ الانبیاء والعلماء والشھداء ومن لہ رتبۃ الشفاعۃ پہر پوچہیگا حقتعالی سچون سی اونکی سچ کو اور منافقون سے
اونکی نفاق کو پہر ہانکی جاوینگی نیکبخت رحمن کے پاس مہمان بلاکے اور گنہگار دوزخ کیطرف پیاسی پہر حکم ہوگا کہ نکال جاوین تو حیدوالے دوزخ سی پیچہی سزا پاچکنی کی یہانتک کہ نہ
رہیگا دوزخ مین جسکے دل مین ذرہ بہر ایمان ہے اور نکلنگی بعضی آدمی پہلی پوری عذاب اور بدلی کی نبیون اور عالمون اور شہیدون کی شفاعت سے
اور جسکو رتبہ ہی شفاعت کرنیکا ف یہہ شفاعت حق ہی اور اللہ کی اذن سی ہوگی بی اذن اوسکی کوئی کسیکی
شفاعت نہین کرسکتا فرمایا اللہ جلشانہ نی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ کون ایسا ہی کہ سفارش کری اوسکی
پاس مگر اوسکی اذن سی یعنی جب اذن ملیگا تب شفاعت کرینگی اور بعضی جاہل جو انکار شفاعت کا کرتی ہین وہ ضلالت
اور کفر مین گرفتار ہین اللہ اونکو توفیق نصیب کرے ثم یستقر اھل السعادۃ فی الجنۃ متنعمین ابد الآباد متمتعین بالنظر
الی وجہ اللہ تعالی ویستقر اھل الشقاوۃ فی النار مرددین تحت انواع العذاب مبعدین عن النظر

بالنجات الی وجه الله تعالیٰ ذی الجلال والاکرام پہر رو پیر نگی نیکو کا بہشت مین جنت سی ہمیشہ ہمیشہ کو مراد پاوینگی ویدار
اللہ بر ترکی اور رو سیہ نگی بدبخت دوزخ کی اندر لوٹ پہیرین تجی طرح طرح کی عذاب کی دور ہونگی پردیکی سبب دیکہنی
اللہ صاحب کے جو بزرگی رکہتا ہی تعظیم والا **الاصل العاشر فی الثالث** دسوان اصل سو بیان مین نبوت کی وانه خلق
الملئکة وبعث الرسل والانبیاء وایدهم بالمعجزات وان الملئکة کلهم عباد الله لا یستکبرون عن عبادته
ولا یستحسرون بل یسبحون اللیل والنهار ولا یفترون وان الانبیاء رسله الی خلقه وینتهی الیهم وحیه بواسطة
الملئکة فینطقون عن وحی یوحی لا عن الهوی اوسنی پیدا کئی فرشتی اور بہیجی پیغمبر اور نبی اور مدد کی اونکی معجزون
سی اور تحقیق فرشتی بندی ہین اللہ کی نہین بڑائی کرتی اوسکی بندگی سی اور نہین کرتی کاہلی بلکہ پاکی بولتی ہین
اپنی رب کی رات دن اور نہین تہکتی اور تحقیق نبی بہیجی ہوئی ہین اوسکی خلق کیطرف آتی ہی اون پر اوسکی وحی
فرشتون کی واسطہ سی پس بولتی ہین اوسکی حکم سی جو اونکو بہیجتا ہی نہ اپنی چاو سی **ف** اگر پیغمبر مبعوث نہوتی تو
کوئی ہدایت نہ پاتا اور علوم دین کسیکو معلوم نہوتی اس حکمت کیواسطی حقتعالیٰ نی رسولون کو خلق مین بہیجا اور اونہون
نی احکام ملت دین کو خوب بتلایا لیکن نبی ہوئی ہین وہ سب حق مین اور وہ جو کچہ کہتی ہین سو خدا کا کہا ہوا نقل
کرتی ہین کچہ اپنی طرفسی نہین کہتی سب سے پہلی نبی حضرت آدم ہین اونپر سلام اور سب سے افضل اور آخر ہماری حضرت
محمد رسول اللہ ہین درود اللہ کا اونپر اور سلام کیا خوب کہا ہی کسینی **ب** ہر چند کہ آخر بظہور آمدہٗ * پیش از ہمہ شاہان
غیور آمدہٗ * ای ختم رسل قرب تو معلوم شد * دیر آمدہٗ ز راہ دور آمدہٗ **فائدہ جلیلہ** مذہب جمہور اہل سنت کا
یہہ ہی کہ انبیا ر زمانہ نبوت مین معصوم ہین گناہون کبیرہ سی عمداً اور سہواً او خطاءً اور گناہون صغیرہ سی عمداً
اور صادر ہونا کبائر کا قبل نبوت کے نزدیک اکثر کی اور صغائر کا بعد از نبوت بہی سہواً جائز ہی مگر ایسا صغیرہ جسکو دلالت
ہو خست اور دون ہمتی پر جیسی چورانا ایک لقمہ کا یا کم کرنا ایک دو دانہ کا وقت تولنی غلہ کی اوس سی پاک ہین اور
عصمت مطلقہ تمام صغائر و کبائر سی عمداً اور سہواً اور خطاءً مذہب شیعہ کا ہی جیسا کہ شرح مواقف جرجانی مین
اور شرح عقائد تفتازانی مین لکہا ہی اور قصیدہ امالی کی شرح مین لکہا ہی کہ صادر ہونا صغیرہ اور کبیرہ کا عمداً قبل
وحی کی اور بعد اوسکی انبیا سی ممنوع ہی ولیکن صادر ہونا صغیرہ کا بہول چوک سی اور نادراً قبل از نبوت بہی جائز
نہ بعد اوسکی وانه بعث النبی الامی القرشی محمدا صلی الله علیه وسلم برسالته الی کافة العرب والعجم والجن والانس
فنسخ بشریعته الشرائع وجعله سید البشر ومنع کمال الایمان بشهادة التوحید وهو قول لا اله الا الله
ما لم یقترن بها شهادة رسول الله وهو قول محمد رسول الله والزم الخلق تصدیقه فی جمیع ما اخبر عنه من
الدنیا والآخرة اور اوسنی بہیجا پیغمبر کو جو نا خواندہ قریشی النسب ہے نام پاک اوسکا محمد ہی درود اللہ کا اوسپر اور سلام
رسول بنا کر سب عرب و عجم اور جن اور انس کیطرف اور منسوخ کیا اوسکی شریعت سی سب شریعتون کو اور بنایا اوسکو
سردار سب رسولون کا اور کہا نہین پورا ہوتا ایمان اقرار کرنی سی توحید کی جو عبارت ہی لا الٰہ الا اللہ سی جب تک نملی
اوس توحید کی سات گواہی رسول اللہ کی اور وہ کہنا محمد رسول اللہ کا ہی اور لازم کیا خلق پر سچا جاننا اور کہنا رسول اللہ کا
اوس بات مین جسکی خبر دی دنیا اور آخرت سی **ف** حاصل یہہ ہی کہ حقتعالیٰ نی آنحضرت کو رسول بنایا اور اپنی توحید

.۱۷

موقوف براقرار رسالت کہا پس اگر کوئی توحید کا اقرار اور رسالت کا انکار کری تو اوسکا ایمان کامل نہین اور اوسکو مومن نہین کہہ سکتے کہ فقط اقرار توحید جب تک مقرون باقرار رسالت نہو مومن ہونیمین کافی نہین ہوتا والا اکثر فرقہ باطلہ مومن ٹہر جاوین اسلئے کہ منکر توحید کے بہت کم ہین **ف** جس جس چیز کی آنحضرت صلعم نی خبر دی ہی خواہ وہ امر دنیا سی متعلق ہو یا آخرت سی اوسپر ایمان لانا واجب ہے جیسی سوال منکر ونکیر کا قبرمین اور عذاب قبر کا کافرون کو اور بعضی گنہگارونکو اور اوٹہنا بعد موت کی اور پہونکا جانا صور کا مارنی اور جلانی کی لئی اور پہٹ جانا آسمانونکا اور گر پڑنا ستارونکا اور اوڑنا پہاڑون کا اور خراب ہونا زمین کا نفخہ اول سی اور نکلنا مردونکا قبرونسی اور پہر پیدا ہونا جہان کا بعد نیست ہو جانیکی نفخہ ثانی سی اور مثل اسکی جو کچہہ فرمایا ہی وہ سب حق ہی والزمہم اتباعہ والاقتداء به وقال ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا اور واجب کیا خلق پر اونکی فرمان برداریکو اور اونکی پیروی کو اور فرمایا اللہ صاحب نے اور جو دی تمکو رسول سو لی لو اور جس سے منع کری سو چہوڑ دو **ف** یعنی جسکا رسول نے حکم کیا اوسکو کرو اور جس سے منع کیا اوس سی باز رہو اس آیت سی معلوم ہوا کہ جو قول یا فعل مخالف حکم آنحضرت کی ہو اوسکو رد کرنا چاہئی اور جو اوسکی موافق ہو اوسکو قبول کرنا چاہئی فلم یغادر شیئا یقربہم الی اللہ تعالی الا امرہم به ودلہم سبیلہ ولا شیئا یقربہم الی النار ویبعدہم عن اللہ الا نہاہم عنہ وعرفہم طریقہ وان ذلک امور لا یرشد الیہا مجرد العقل ولکنہا بل ہی اسرار یکاشف بہا من حظیرۃ القدس قلوب الانبیاء سو نہین چہوڑی کوئی ایسی چیز جو نزدیک کردی اونکو اللہ سی مگر حکم کیا اوسکا اور بتلائی راہ اوسکی اور نہ کوئی ایسی چیز جو نزدیک کر دی اونکو آگ سی اور دور کر دی اونکو اللہ سی مگر منع کیا اونکو اوس سی اور بتلادیا اونکو طریقہ اوسکا اور یہہ ایسی چیزین ہین کہ نہین راہ پاتی اوسکی طرف تنہا عقل اور ذہن کی تیزی بلکہ یہہ بہید ہین کہ کہولتی ہین اونکو بذریعہ جبرئیل کی دل نبیونکی **ف** حظیرۃ القدس بفتح حای مہملہ وکسر دوم نام ہی بہشت کا اور جبرئیل کو بہی کہتی ہین الحمد للہ علی ما ارشد وہدی واظہر من اسمائه الحسنی وصفاته العلیا والصلوۃ علی محمد المصطفی خاتم الانبیاء وعلی آلہ واصحابه وسلم کثیرا سب تعریف ایسی اللہ کو جسنی راہ بتلائی اور ہدایت کی اور ظاہر کیا اپنی اچہی ناموں کو اور اچہی صفتونکو اور درود محمد مصطفی پر جو آخر سب نبیونکی ہین اور اونکی اولاد پر اور اونکی یارون پر بہت سا سلام

خاتمۃ فی التنبیه علی الکتب التی منہا تطلب حقیقۃ ہذہ العقیدۃ خاتمہ بیانمین آگاہ کرنیکی اون کتابون پر جنسی طلب کری تو حقیقت اس عقیدہ کی اعلم ان ما ذکرناہ ہو الحاصل من علوم القرآن اعنی جمل ما یتعلق منہا باللہ والیوم الآخر وہی ترجمۃ العقیدۃ التی لا بد وان ینطوی علیہا قلب کل مسلم بمعنی انه یعتقدہ ویصدق به تصدیقا جازما وورا ہذہ العقیدۃ رتبتان احدہما معرفۃ ادلۃ ہذہ العقیدۃ الظاہرۃ من غیر غوص علی اسرارہا والثانیۃ معرفۃ اسرارہا ولباب معانیہا وحقیقۃ ظواہرہا والرتبتان جمیعا لیستا بواجبتین علی جمیع العوام اعنی ان نجاتہم فی الآخرۃ غیر موقوفۃ علیہما ولا فوزہم موقوف علیہما وانما الموقوف کمال السعادۃ واعنی بالنجاۃ الخلاص من العذاب واعنی بالفوز الحصول علی اصل النعیم واعنی بالسعادۃ نیل غایات النعیم فالسلطان اذا استولی علی بلاد ففتحہا عنوۃ فالذی لم یقتله ولم یعذب به فہو ناج وان اخرجہ عن البلاد والذی لم یعذبه

ومع ذلک مکنه من المقام فی بلده مع اهله واسباب معیشته فهو مع النجاة فایز والذی خلع علیه واشرکه فی
ملکه واستخلفه فی مملکته وامارته فهو مع النجاة والفوز سعید ثم درجات زیادات السعادات لا تنحصر واعلم
ان الخلق فی الاخرة ینقسمون الی هذه الاصناف بل الی اصناف اکثر من هذه شرحنا ما امکن شرحها فی کتاب التوبة
فاطلبه منه والرتبة الاولی من الرتبتین وهی معرفة ادلة ظاهر هذه العقیدة فقد اودعناها الرسالة القدسیة
فی قدر عشرین ورقة وهی احد فصول کتاب قواعد العقاید من کتب الاحیاء واما ادلتها مع زیادة تحقیق وزیادة
تانق فی ایراد الاسولة والاشکالات فقد اودعناها کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد فی قدر مایة ورقة وهو
کتاب مفرد براسه یحوی لباب علم المتکلمین ولکنه ابلغ فی التحقیق واقرب الی قرع ابواب المعرفة من الکلام
الرسمی الذی یصادف فی کتب المتکلمین وکل ذلک یرجع الی الاعتقاد لا الی المعرفة فان المتکلم لا یفارق
العامی فی کونه عارفا وکون العامی معتقدا بل هو ایضا معتقد عرف مع اعتقاده ادلة الاعتقاد لیوکد
الاعتقاد ولیثبته ویحرسه عن تشویش المبتدعة لا ینحل عقدة الاعتقاد الی انشراح المعرفة فان اردت ان
تستنشق شیا من روایح المعرفة صادفت منه مقدارا مبثوثا فی کتاب الصبر والشکر وکتاب المحبة وباب
التوحید من اول کتاب التوکل وجملة ذلک من کتاب الاحیاء وتصادف منه قدرا صالحا یعرفک
کیفیة قرع باب المعرفة فی کتاب مقصد الاقصی فی معانی اسماء الله الحسنی لا سیما فی الاسماء المشتقة
من الافعال وان اردت صریح المعرفة بحقایق هذه الحقیقة من غیر مجمجة ولا مراقبة فلا تصادفه
الا فی بعض کتبنا المضنون بها علی غیر اهله وایاک ان تغتر وتحدث نفسک باهلیته فتشرئب لطلبه
فتستهدف لما فیه من تصریح الرد الا ان تجمع ثلث خصال احدها الاستقلال فی العلوم الظاهرة ونیل
رتبة الامامة فیها والثانیة انقلاع القلب عن الدنیا بالکلیة بعد محو الاخلاق الذمیمة کلها کما سیاتی
فی اصول الاخلاق الذمیمة حتی لا یبقی فیک تعطش الا الی الحق واهتمام الا به وشغل الا فیه وتعریج الا علیه والثالث
ان یکون قد اتیح لک السعادة فی اصل الفطرة بقریحة وفطنة بلیغة لا تکل عن درک غوامض العلوم
ومشکلاتها علی سبیل البدیهة والمبادرة فان البلید اذا اتعب خاطره واکد نفسه ربما ادرک بعض
الغوامض ایضا ولکن یدرک منها شیا یسیرا فی مدة طویلة فلن یصلح للاقتباس لمعرفة الحقیقة الا قلب
صافی کانه مرآة مجلوة وانما یصیر کذلک بقوة الفطرة وصحتها اخر بازالة الشک والتنظیف عن وجهه
الرین والطبع الذی به یمنع الله القلوب عن معرفته وان الله یحول بین المرء وقلبه بان تو جو ذکر کیا یعنی
وہ حاصل ہوا ہی قرآن کی علمون سی یعنی مجمل اوسکا جو متعلق ہے اللہ سی اور روز آخرت سی اور یہہ ترجمہ ہی اوس
عقیدیکا کہ دو رتبہ ہین جو آجاوی اوپر دل مسلمان کا اس راہ سی کہ اعتقاد کری اوسکو اور تصدیق کری اوسکی
کی تصدیق اور سوا اس عقیدیکی دو رتبہ اور ہین ایک یہہ کہ پہچانی اس عقیدیکو بغیر غور کرنی کی اوسکی بہیدونین
دوسری یہہ کہ پہچانی اوسکی اسرار کو اور خلاصہ اوسکی معنی کا اور حقیقت اوسکی ظاہر کی اقوال دونون رتبونکا
پہچاننا کچھ واجب نہین عوام لوگون پر مراد یہہ ہی کہ کچھ نجات اونکی آخرت مین اسپر موقوف نہین اور نہ فوز مراد

اسپر موقوف ہی اور موقوف ہی تو کامل ہونا سعادت کا ہی اور مراد ہماری نجات سی رہائی پانا عذاب سی ہی اور
مراد ہماری فوز سی ملنا جنت کا ہی اور مراد ہماری سعادت سی پانا جنت کی نعمتونکا ہی پس بادشاہ جسوقت غلبہ
کرتا ہی کسی شہر پر فتح کر لیتا ہی اوسکو جبراً قہراً پس وہ شخص جسکو نہ قتل کیا بادشاہ نی اور نہ عذاب دیا اوسی نجات پائی
اگرچہ نکالدی اوسکو اوسکی شہر سی اور وہ شخص جسکو نہ عذاب دیا بلکہ جگہہ دی اوسکو شہر مین مع اوسکی اہل اور اسباب
معیشت کی سو وہ فائز ہی نجات ہی اور وہ شخص جسکو خلعت دیا اور شریک کیا اوسکو اپنی ملک مین اور نائب بنایا اوسکو
اپنی بادشاہت بلکہ امارت مین سو وہ نجات اور فوز مراد سی نہایت قسمت ہی پہر درجی زیادتی سعادت کے حصر نہین
ہو سکتی جان ہیات کو کہ لوگ دن آخرت کی منقسم ہونگی ان قسمون کیطرف بلکہ زیادہ ان قسمون سی ہمتی اوسکا بیان
کیا ہی جتنا ہو سکا کتاب التوبہ مین تو طلب کر اوس سی اور پہلا رتبہ دو رتبون مین سی جو پہچاننا دلیلون ظاہر اس
عقیدہ کا ہی ہمنی لکہا ہی اوسکو رسالہ قدسیہ مین جو بیس ورقون مین ہی اور یہہ رسالہ ایک فصل ہے فصول کتاب
قواعد العقائد سی جو ٹکڑا ہی کتاب احیاء العلوم کا اور لیکن دلیلین اوسکی ساتہہ زیادتی تحقیق اور زیادتی وضوح کی بیچ
وارد کرنی سوالون اور اشکالات کی سو لکہا ہی ہمنی اوسکو کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد مین جو سو ورق پر ہی اور وہ
ایک کتاب جداگانہ ہی شامل ہے خلاصہ پر علم متکلمین کے لکن وہ زیادہ ہی تحقیق مین اور بہت نزدیک ہی طرف ٹہوکنے
دروازون معرفت کی کلام رسمی سی جو پایا جاتا ہی کتابونمین متکلمین کے اور یہہ سب راجع ہوتا ہے اعتقاد کیطرف نہ معرفت کیطرف اسلیئی کہ
متکلم نہین فرق کرتا عامی کی معتقد اور عارف ہونمین بلکہ وہ خود معتقد ہی پہچانا اوسنی اپنی اعتقاد سی دلیلون اعتقاد کو
تاکہ مضبوط کری اعتقاد کو اور ہمیشہ رہی وہ اعتقاد اور بچاوی اوس اعتقاد کو بدعتیونکی شبہات سی نہ اسلیئی کہ کہولی گرہ
اعتقاد کی واسطی کہلنی معرفت کی سو اگر چاہی تو کہ سونگہی کچہہ خوشبو معرفت کے پائیگا تو اوسکو بقدر قلیل کتاب الصبر والشکر
اور کتاب المحبۃ مین اور باب التوحید مین شروع سی کتاب التوکل کے اور یہہ سب ٹکڑی ہین کتاب الاحیاء کی اور پائیگا تو او
سی ایک قدر صالح جو بتلاوی تجہکو طریقہ کہلجانی معرفت کی دروازی کا کتاب المقصد الاقصی فی شرح معانی اسماء الحسنی
مین خصوصاً اون اسمونمین جو مشتق ہوئی ہین فعلون سی اور اگر چاہی تو صاف صاف پہچان حقیقتون اس عقیدہ کی بغیر سوچ
بچار کی سو پاویگا تو اوسکو بعضی کتابون ہماری مین جو چہپی ہوئی ہین اونسی جو اوسکی اہل نہین اور نگاہ رکہہ تو اپنی آپکو
اسباسی کہ غرور کری تو اور رکہی تو اپنی جی پت کہ مین ہون اہل اوسکا سو کوشش کر بیتو اوسکی طلب مین پس نشانہ ہی تو ساتہی
واسطی ترجیح کی مگر یہہ کہ پیدا کری تو تین خصلتین ایک یہہ کہ مستقل ہو تو ظاہر کی علمون مین اور پہنچی تو مرتبہ امامت کو
اونمین دوسرے یہہ کہ اوتہالی تو دل کو دنیا سی بالکل پیچہی کہودینی سب عادات بدکے دل سی جیسا کہ قریب آویگا بیان اسکا
اخلاق ذمیمہ کے بیانمین یہانتک کہ نہ باقی رہی تجہہ مین خواہش مگر ایک کے اور کوشش مگر اوسکی لیئی اور یاد مگر اوسکی ترقی
مگر اوسمین تیسری یہہ کہ دی گئی ہو تجہکو سعادت اصل پیدایش مین ساتہہ اچہی طبیعت اور اچہی عقل کے کہ نہ عاجز آوی تو
دریافت کرنی سی باریکیون اور مشکلات علوم کی اور پر تقدیر بداہت اور شتابی کی پس تحقیق علم یہی جسو قسمت مین ڈالتا
ہی جی اپنی کو اور کوشش کرتا ہی دل لگا کر اکثر پا لیتا ہی بعضی باریکیونکو مگر اتنی بات ہی کہ پاتا ہی تہوڑی چیز کو بڑی
مدت مین پس نہین لائق حاصل کرنی معرفت حقیقی کے مگر وہی دل جو صاف ہو گویا کہ وہ ایک آئینہ ہی جلا کیا ہوا اور نہین ہوتا

اول صفات کمر سات قوت پیدایشی اور تندرستی تعالی اور دور کرنی تعالی اللہ دولت کو اوسکی بہی توفیق اللہ دولت دیگا
نا پاکی ہی اور جس طبیعت مین یہہ موتی ہی باز رکہتا ہی اللہ لوگ اوسکی معرفت سی اور تحقیق اسمین بڑا ہی آدمی در اوسکی
ولیس القسم الثانی فی الاعمال الظاہرۃ وہی عشرۃ اصول قسم دوسری بیان مین اعمال ظاہرہ کے اور اسمین دس اصلین ہین

الاصل الاول فی الصلوٰۃ

اصل پہلی نماز کی بیان مین **ف** معنی صلوٰۃ کی لغت مین دعا اور رحمت
اور استغفار کے مین اسی جہت کر نماز کو صلوٰۃ کہتی ہین کہ شامل ہے تمام معنی مین عوارف مین لکہا ہی کہ صلوٰۃ مشتق ہی صلی سے
معنی اوسکی سینک کرنا لکڑی کا آگ سی پس نماز کو صلوٰۃ اسلیے کہتے ہین کہ آدمی مین بسبب شامت نفس امارہ کی کجی ہوتی ہے
اور صلی مین گویا ہیبت اور عظمت رب العزت سی گرمی پہنچتی ہی اور وہ گرمی اوسکی کجی کو دفع کر دیتی ہی کذا نقلہ پیر
من ابا رہ قال اللہ تعالیٰ واقم الصلوٰۃ لذکری وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ عماد الدین فرمایا اللہ صاحب
نی اور نماز کہڑی رکہہ میری یاد کو اور کہا آنحضرت نی درود اللہ کا اونپر اور سلام نماز ستون ہی دین کا **ف** ترمذی نی
عبد اللہ بن شقیق سی روایت کی ہی کہ تہی صحابہ رسول اللہ کی نہین جانتی تہی ترک کرنا کسی چیز کا کفر مگر نماز یعنی تارک الصلوٰۃ
کافر جانتی تہی اور احمد اور ترمذی اور نسائی نی بریدہ سی روایت کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی ہمارا اور ایمان در میان
ہمارے اور لوگون کی نماز ہی جو اوسکو ترک کری وہ کافر ہو عوذ باللہ منہ امام احمد بن حنبل کی نزدیک جو نماز کو عمدا
ترک کری وہ کافر ہی اور امام شافعی مطلبی کی نزدیک قتل کیا جاوی نہ تکفیر اور امام اعظم کی نزدیک اگر منکر فرضیت کا
نہین ہے جبر وا ہی کیا جاے و نہ قتل و تکفیر یہانتک کہ توبہ کری واعلم انک فی صلوٰتک مناج ربک فانظر کیف
تصلی و حافظ فیہا علی ثلثۃ امور لتکون من جملۃ المحافظین علی الصلوٰۃ والمقیمین لہا فان اللہ تعالیٰ
یامر بالاقامۃ فیقول اقم الصلوٰۃ لذکری واقیموا الصلوٰۃ ولیس یقول صلوا ویثنی علی المحافظین علی الصلوٰۃ
فیقول الذین یؤمنون بالاخرۃ یؤمنون بہ وھم علی صلاتھم یحافظون جان اسبات کو کہ تو اپنی نماز مین کانا
پہوسی کرتا ہی اپنی رب سے سو خیال کر کیسی نماز پڑہتا ہی تو اور خبر دار رہ نماز مین تین کامون پر تاکہ ہووی تو اونمین سی
جو اپنی نماز سی خبردار ہین اور اوسکو کہڑا کرتی ہین اللہ نہین حکم کرتا مگر کہڑی رکہنی نماز کا سو فرمایا کہڑی کر نماز میری یاد کو
اور فرمایا کہڑی کرو نماز اور نہین کہا پڑہو اور اچہا کہا اونکو جو اپنی نماز سی خبردار ہین سو فرمایا اور جنکو یقین ہی پچہلی
دن کا وہ اوسکو مانتی ہین اور وہ ہین اپنی نماز سی خبردار **ف** حقتعالی نی نماز کہڑی رکہنی کا حکم کیا اور نہین کہ
نماز ہی اور جو سستی و بیخبری کرتی ہین اپنی نماز سی اونکو برا کہا فرمایا فویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون پہر خرابی
ہی اون نمازیون کی جو اپنی نماز سی بیخبر ہین **ف** کہڑا رکہنا نماز کا یہہ ہی کہ اوسکو کبہی قضا نکری اور اپنی وقت پر
بہت اچہی طرح سی ادا کری اور بیخبری یہہ ہی کہ قضا کری یا ناوقت پڑہی الاول المحافظۃ علی الطہارۃ ایک
اونمین سی نگہبانی طہارت پر ہے **ف** طہارت لغت مین کہتی ہین نظافت اور پاکی کو جو نجاسات کی ضد ہی اور اصطلاح
فقہا مین عبارت ہے پاک ہونا نجاست حکمی سے جسکو حدث کہتی ہین اور نجاست حقیقی جسکو خبث کہتی ہین بان تسبغ
الوضوء قبل الصلوٰۃ واسباغہ بان تاتی بجمیع سننہا واذکارہا المرویۃ عند کل وظیفۃ منہا
اسطرح پر کہ پورا پورا کری تو وضو پہلی نماز کی اور پورا کرنا اوسکا یون ہی کہ بجا لاوی تو سب سنتین اوسکی اور ذکر اوسکی

جو دعائین کی ہین نزدیک ہر وظیفہ کی اوسکی سی **ف** سب فرض اور سنتین بجا لاوی اور جو دعا اور ذکر جسوقت کی لئی
مقرر ہی اوسکو اوسوقت پڑہی جیسی یہہ دعا بعد وضو کی پڑہنا چاہی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک
واتوب الیک فرمایا آنحضرت نے جو اس دعا کو بعد وضو کی پڑہی آٹہہ دروازہ بہشت کے اوسکی لئی کہولی جاتی ہین ✤
جس دروازی سی چاہی اندر آوی اور جو اس دعا کو پڑہیگا اوسکی عمل حبط نہونگی حصن حصین مین لکہا ہی کہ وقت
پڑہنی اس دعا کی نظر طرف آسمان کے کری وتحتاط ایضا فی طہارۃ ثیابک وطہارۃ الماء الذی تتوضأ بہ
احتیاطا لا یفتح علیک باب الوسواس فان الشیطان یوسواس الطہارۃ یضیع اوقات اکثر العباد
واعلم ان المقصود من طہارۃ الثوب وھو القشر الظاھر الخارج ومن طہارۃ البدن وھو القشر القریب
وطہارۃ القلب وھو اللب وطہارۃ القلب عن نجاسۃ الاخلاق اھم الطہارات کما نذکرہ فی القسم
الثالث اور بہی احتیاط کری تو پاک ہونی مین کپڑی کی اور اوس پانی کی جس سی وضو کرتا ہی ایسی احتیاط جس سے نہ کہلی
تجہہ پر دروازہ وسوسہ کا تحقیق شیطان پاکی کی وسوسہ سی خراب کرتا ہی اوقات اکثر آدمیون کی اور جان تو کہ مراد
کپڑی کی پاکی سی کہ جو ایک پوست ظاہر باہر کا ہی اور بدن کی پاکی سی جو پوست نزدیک کا ہی پاک ہونا دلکا مراد ہی
جو کہ مغز ہے باطن کا اور پاک کرنا دلکا عادات رذیلہ سی بہت ضرور ہی جسم اوکا ذکر کرینگی تیسری قسم مین ✤
ف مراد طہارت ظاہری سی طہارت باطن ہی اخلاق ذمیمہ اور اوصاف ناقصہ سی جب باطن پاک ہوا اور دل صاف
ہوا تو پوری پوری طہارت ہوئی لکن لا یبعد ان یکون لطہارۃ الظاہرۃ ایضا تاثیر فی اشراق نور علی
القلب فانک اذا اسبغت الوضوء واستشعرت نظافۃ ظاہرک صادفت فی قلبک انشراحا وصفاء کنت
لا تصادفہ قبلہ وذلک لسر العلاقۃ التی بین عالم الشہادۃ وعالم الملکوت فان ظاہر البدن من عالم
الشہادۃ والقلب من عالم الملکوت باصل الفطرۃ وانما ہبوطہ الی عالم الشہادۃ کالغریب عن جبلتہ وکما
ینحدر من معارف القلب اثار الی الجوارح فکذلک قد یرتفع من احوال الجوارح انوار الی القلب ولذلک امر
بالصلوۃ مع انہا حرکات الجوارح التی ھی من عالم الشہادۃ ولذلک جعلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الدنیا
وقال حبب الی من دنیاکم ثلث الحدیث اور کیا دور ہی اگر ہو طہارت کو بہی تاثیر چمکنی مین نور کی دل پر سو تو جسوقت کریگا
پورا پورا وضو اور پاویگا تو اپنی ظاہر کو پاک معلوم کریگا تو اپنی دلمین خوشی اور صفائی کو جسکو پہلی اس سی نہین پاتا تہا
اور یہہ خوشی بہید ہی اوس علاقہ کا جو درمیان عالم شہادت اور عالم ملکوت کی ہے اسلئی کہ ظاہر بدن عالم شہادت میں
سی ہی اور دل عالم ملکوت سی اپنی اصل پیدایش مین اور آنا اوسکا عالم شہادت کیطرف جیسی کوئی سفر کری اپنی گہر سی
اور جسطرح اوترتی ہین دل کی معرفت سی نشانیان ہات پاون کیطرف اسیطرح کبہی چڑہتی ہین ہات پاون کی
احوال سی نور دلکی طرف سو اسی لئی حکم کیا نماز کا حالانکہ وہ کام ہین ہات پاونکا جو عالم شہادت سی ہین اور اسی لئی مقرر کیا
اوسکو رسول اللہ نی دنیا مین اور فرمایا دوست کین طرف میری تمہاری دنیا کی تین چیزین خوشبو اور عورتین اور رہی
ٹہنڈک میری آنکہہ کی نماز مین **ف** عالم شہادت سی مراد عالم ظاہر ہی اور عالم ملکوت سی عالم باطن یعنی ہات پاون

وغیرہ کو علاقہ اس جہان سے ہے اور دل کو اوس جہان سے ہے اور جب ہر ایک پاک ہوا تو باطن بھی پاک ہو جاویگا اسلیئے کہ جو
صفائی باطن میں دخل ہے ولا یستبعد ان یفیض من طہارة الظاهر اثر على الباطن ففى بدائع صنع الله
امور عجیب من هذا اذ قد عرفت بالتجربة ان المجامع فی حال مباشرته لو ادمن النظر الى ابيض مشرق او حمرة
قانية حتى غلبت تلك الصورة على نفسه يال لون المولود الى ذلك اللون الذى غلب عليه اور کچھ
دور نہیں اگر پہنچے طہارت ظاہری کا اثر باطن پر پس امام کی نادر کاریگریوں میں وہ کام ہیں جو انوکھے ہیں اس سے
بھی اسلیئے کہ پہچانا تو نے تجربہ سے کہ تحقیق صحبت کرنیوالا وقت مباشرت کی اگر بہت سا دیکھے سپید چمکتی ہوئی کو یا بہت
گہری کو یہانتک کہ جم جاوے یہہ صورت اوسکے جی میں تو ہو جاتا ہے رنگ بچی کا اوس رنگ جیسا جو جم گیا اوسکے
جی میں **ف** گویا یہہ دلیل ہے پہلے مطلب کے یعنی ظاہر کو باطن میں دخل ہوتا ہے اسلیئے کہ سپیدے سرخی کا دیکھنا
ظاہر میں اثر کرتا ہے بچے کی رنگ پکڑنے میں جو ابھی قوت سے فعل میں نہیں آیا وان الجنين وقت ما يتحرك
فى البطن تميل صورته الى الحسن ان كان الام مشاهدة فى تلك الحالة لصورة حسنة بحيث غلبت تلك
الصورة على نفسها ولذلك امر رسول الله صلى الله عليه وسلم المباشر عند مباشرته ان يحضر فى قلبه
ارادة صلاح المولود ويدعو الله بذلك فيقول اللهم جنبنا من الشيطان وجنب الشيطان ما
رزقتنا حتى يفيض الله مبادى الصلاح على الروح التى يخلقها عند القاء البذر فى محل الحرث بواسطة الصلاح الغالب على قلب الحارث
اور تحقیق بچا جسوقت ہلتا ہے ماں کے پیٹ میں میل کرتی ہے صورت اوسکی حسن کیطرف اگر دیکھتی ہو ماں اوسکی اوسوقت کسی
اچھی صورت کو اسطرح پر کہ کُبھ جاوے یہہ صورت اوسکی جی میں اور اسی لیئے حکم کیا آنحضرتؐ نے صحبت کرنیوالے کو وقت
صحبت کی اسبات کا کہ ٹھہراوے اپنی جی میں خواہش اچھی ہونے بچے کی اور اسطرح دعا مانگے اسی بات کی اور کہے کہ اے میرے
بچا مجھکو شیطان سے اور بچا شیطان کو اوس چیز سے جو دیوے تو ہمکو یہانتک کہ پہنچاتا ہے اللہ نشانیاں صلاح کی
اوس روح پر جسکو پیدا کریگا وقت ڈالنے بیج کی کھیتی کی جگہہ میں اوس صلاح کی سبب جو بونے والے پر غالب ہے **ف**
اس دعا کی پڑہنے سے شیطان دور ہوتا ہے اور اولاد نیکبخت پیدا ہوتی ہے **ف** آداب جماع میں سے یہہ ہے کہ وقت
صحبت کے قبلے کیطرف منہ نکرے اور مرد و عورت کو لازم ہے کہ بوقت صحبت کی اپنے اوپر کپڑا اوڑہے رہیں فقیہ ابو اللیث
نے بستان میں لکھا ہے کہ بے ستری سے اولاد بیحیا پیدا ہوتی ہے اور مصنف نے بستان میں لکھا ہے کہ اگر کسی کو احتلام ہووے
اور وہ بے غسل کیئے اپنی عورت سے صحبت کرے تو لڑکا دیوانہ یا بخیل پیدا ہوتا ہے کما یفیض الله تعالى النور بواسطة
المرأة المحاذية الشمس على بعض الاجسام المحاذية للمرأة وهذا لان يقرع بابا عظيما من معرفة عجائب صنع
الله فى الملك والملكوت والى قريب منه سر الشفاعة فى الآخرة فلنجاوزه فغرضنا الآن ذكر الاعمال
دون المعارف وقد اشممناك شيئا يسيرا من روائح اسرار الطهارة الظاهرة فان كنت لا تتهاون
بعد الطهارة واسباغ الوضوء شيئا من الصفاء الذى وصفناه فاعلم ان الحدث الذى عرض على قلبك
من كدورة شهوات الدنيا وشواغلها اقتضى كلال الحس القلب فصار لا يحس باللطائف والاشياء الخفية
اللطيفة ولم يبق فى قوته دراك الجليات ان بقى فاشتغل بجلاء قلبك وتصفيته فذلك اوجب عليك

اعتمد بجرمن كل ما انت فيه جيسي تو جيا باهي الله روشني كو بواسطه اوس اينه كي جو روبرو افتاب كي هي بعضي جسمون پر
جو روبرو هين اينه كي اور اس كهركي كهول ليگا تو ايك دروازه بڑا الله كي نرالي كاريگري كي معرفت كا جو ملك و ملكوت مين
هين اور اسي كي قريب سي بهيد شفاعت كا آخرت مين سو چهوڑ ديا همني ذكر اوسكا پهر كرني لگي هم اب كه اعمال كا نه معرفت كا
اور تحقيق همني سنگها دي تجهكو ايك تهوڑي سي خوشبو طهارت ظاهره كي بهيد كي يعني سو اگر تو نهين پاتا يه اچهي پاكي اور پورا پورا
كرني وضو كي اوس صفائي كو جو بتائي همني سو جان تو اس بات كو كه اوس كا وٹ ني جو لگي تيري جي كو كدورة سي
شهوات دنيا كي اور اوسكي شغلون سي روك ديا دلكو پس هو گيا دل كه نهين معلوم كرسكتا باريكيون كو اور ايسي چيزون
كو جو پوشيده اور باريك هين اور نهين يا اوسكي قوت مين مگر ادراك كهلي چيزونكا اور اگر باقي هي تو مشغول هو روشن
كرني مين دل كي اور اوسكي صفائي مين پس يه بات بهت ضروري تجهكو اون چيزسي جسمين تو مشغول هي ف جب كه تو
اوس صفائي كو جسكا همني ذكر كيا باوجود ادائي شرائط مذكور كي نه پاوي تو تو اوسكا سبب يهه هي كه اشغال اور شهوات
دنيائي تيري دلكو اسقدر سياه كرديا هي كه اب وه كچهه دريافت نهين كرسكتا پس اسكي دوا يهي هي كه تو تصفيه باطن
اور تزكيه قلب مين مشغول هو الثاني ان تحافظ على سنن الصلوة واعمالها الظاهرة واذكارها وتسبيحاتها
حتى تاتى فيها بجميع السنن والاداب والهيئات كما جمعناها في كتاب بداية الهداية فان لكل واحد منها
سرا وله تاثير في القلب كما نبهنا عليه في تاثير الطهارة بل اشد وابلغ وشرح ذلك يطول وانت اذا اتيت بذلك
انتفعت به وان لم تعلم اسراره كما ينتفع شارب الدواء وان لم يعرف طبائع اخلاطه ووجوه مناسبته لمرضه
دوسري يهه كه محافظت كري تو اوپر سنتون نماز كي اور اوسكي عملون ظاهري پر اور اوسكي ذكرون اور تسبيحون پر يهانتك
كه بجالاوي تو سب سنتين اور اداب اوسكي جيسا كه جمع كيا هي همني اوسكو كتاب بداية الهداية مين سو تحقيق هر ايك كي لئي اون مين
سي ايك بهيد هي اور وه تاثير كرتا هي دلمين جيسا كه آگاه كيا همني اوسپر بابمين طهارت كي تاثير كي بلكه اسكي تاثير بهت زياده هي
اور شرح اوسكي درازي در تو جب بجالائيگا اوسكو فائده پائيگا اوس سي اگرچه نه معلوم هون تجهكو اوسكي بهيد جيسي فائده
پاتا هي دوا پيني والا اور وه نهين پهچانتا طبيعت اوسكي اخلاط كي اور سبب اوسكي مناسبت كے بيماري سي واعلم على الجملة
ان الصلوة صورة صورها رب الارباب كما صور الحيوان مثلا فروحها النية والاخلاص وحضور القلب
وبدنها الاعمال واعضاؤها الاصلية الاركان واعضاؤها الكمالية الابعاض فالاخلاص والنية فيها تجري
مجرى الروح والقيام والقعود تجري مجرى البدن والركوع والسجود تجري مجرى الراس واليد والرجل واكمال الركوع
والسجود بالطمانينة وتحسين الهيئة تجري مجرى حسن الاعضاء وحسن اشكالها والوانها والاذكار والتسبيحات
المودعة فيها تجري مجرى آلات الحس المودعة في الراس والاعضاء كالعين والاذن وغيرهما ومعرفة معاني
الاذكار وحضور القلب عندها تجري مجرى قوى الحس المودعة في آلات الحس كقوة البصر وقوة السمع والشم
والذوق في معادنها اور جان تو مجملا اس بات كو كه نماز ايك صورت هي بنايا اوسكو پروردگار نے جيسا كه بنايا جانور
كو مثلا سو اوسكي روح نيت اور اخلاص اور ٹهكاني هونا دلكا هي اور اوسكا بدن اعمال هين اور اوسكي اصلي اعضا اركان هين
اور اوسكي اعضا كماليه اجزا هين سو اخلاص اور نيت اوسمين قايم مقام روح كے هے اور قيام اور قعود قايم مقام

بدن کی مین اور رکوع اور سجود قایم مقام سر اور ہات اور پاؤن کی ہین اور پورا پورا رکوع اور سجدہ کرنا ویسی
ہے اور اچہی صورت ہی پر ہیت قایم مقام خوش صورتی اور رنگت روغن کی ہی اور وہ وہ ذکر اور تسبیح
جو سونپی گئی ہین اوسمین قایم مقام ہی اسباب حس کی جو رکہی گئی ہین سر مین اور اعضا مین جیسی
آنکہ اور کان وغیرہ اور پہچاننا معانی ذکرون کی اور حاضر ہونا دلکا وقت نماز پڑہنی کی قایم مقام ہے
قوت حس کی جو رکہی گئی ہی آلات حس مین جیسی قوت دیکہنی کی اور قوت سننی کی اور سونگہنی کی
اور چکہنی کی اون کی معدنون مین واعلم ان تقربك فی الصلوٰة كتقرب بعض خدم
السلطان باهداء وصيفة الى السلطان واعلم ان فقد النية والاخلاص من الصلوٰة
كفقد الروح من الوصيفة والمهدى للجيفة الميتة مستهزئ بالسلطان
فيستحق سفك الدم وفقد الركوع والسجود يجرى مجرى فقد الاعضاء وفقد
الاذكار يجرى مجرى فقاء العينين من الوصيفة وجدع الانف والاذنين وعدم
حضور القلب وغفلته عن معرفة معانى القراة والاذكار كفقد البصر والسمع
مع بقاء جرم الحدقة والاذن ولا يخفى عليك ان من اهدى وصيفة بهذه الصفة
كيف يكون حاله عند السلطان جان تحقیق نزدیکی ڈہونڈنا تیرا نماز کی سات ایسا ہی
جیسی نزدیکی ڈہونڈی کوئی خادم بادشاہ کا ایک لونڈی بہیجکر بادشاہ کی پاس اور جان تحقیق
گم ہونا نیت اور اخلاص کا نماز سی مثل گم ہونی روح کی ہی لونڈی سی اور جو بہیجی کوئی مردہ مردار
بادشاہ کی پاس وہ دل لگی کرتا ہی بادشاہ سی سو لایق ہوتا ہی مار ڈالنی کے اور گم ہونا رکوع اور سجدہ
کا قایم مقام ہی گم ہونی اعضا کی اور گم ہونا ذکرون کا قایم مقام ہی اندہی ہونی لونڈی کے
اور کٹجانی ناک اور کان کی اور حاضر نہونا دلکا اور اوسکی غفلت قراءۃ اور ذکرون کی معنی بہی ایسی
ہی جیسی گم ہو جاوی آنکہ اور کان اور باقی رہی گہیر آنکہ اور کان کا اور ظاہر ہے جو کوئی
بہیجی ایسی لونڈی کیا حال ہوگا اوسکا بادشاہ کی پاس واعلم ان قول الفقيه فى الصلوٰة
الناقصة ابعاضها وسننها انها صحيحة كقول الطبيب فى الوصيفة المقطوعة
اطرافها انها حية وليست بميتة فان كان ذلك كافيا فى التقرب بها الى السلطان
ونيل الكرامة منه فاعلم ان الصلوٰة الناقصة صالحة للتقرب بها الى الله تعالى ونيل
الكرامة وان اوشك ان يرد ذلك على المهدى ويزجر فلا يبعد مثل ذلك
فى الصلوٰة فانها قد ترد على المصلى كالخرقة الخلقة كما ورد فى الخبر واعلم ان اصل
الصلوٰة التعظيم والاحترام واهمال اداب الصلوٰة يناقض التعظيم جان تحقیق کہنا فقیہ
کا حق مین ایسی نماز کی کہ جسکی ارکان اور سنتون مین نقصان ہی یہہ بات کہ وہ نماز صحیح ہی مثل
کہنی طبیب کی ہی حق مین اوس لونڈی کی جسکی ناک کان ہات پاؤن کٹی ہوں یہہ بات

اگر وہ جیتی ہی مری نہین سو اگر یہہ بات کافی ہی نزدیکی ڈہونڈہنی مین بادشاہ کی اور پہونچنی مین بزرگی کے
ساتھ ایسی لونڈی کی پس جان تحقیق نماز ناقص نہی اس لائق ہی کہ نزدیکی ڈہونڈی تو اوسکی وسیلہ سی
اللہ کیطرف اور پہونچی تو بزرگی کو اگرچہ قریب ہی کہ ردکیجاوی یہہ لونڈی بہیجنی والی پر اور اٹہا دیا جاوی
سو کچہہ دور نہین اگر یہی حال پیش آوی نماز مین اس لئی کہ وہ ردکیجاتی نمازی پر مثل پرانی کپڑی کی
جیساکہ حدیث مین آیا ہی اور جان تحقیق جز نماز کی تعظیم اور احترام ہی اور چہوڑنا اوسکی آداب کا خلاف
تعظیم ہی **ف** حاصل یہہ ہی کہ جس نماز مین آداب اور شرائط اوسکی ساتھ حضور قلب کے ادا نہوی
وہ نماز قبول نہین ہوتی اور غرض نماز سی تعظیم حق تعالی کی ہی اوسمین کسی طرح کا خلل آیا تعظیم فوت ہوئی
الثالث ان تحافظ علی روح الصلوٰۃ وهو الاخلاص وحضور القلب فی جملة الصلوٰۃ
وانصاف القلب فی الحال بمعانیها فلا تسجد ولا ترکع الا وقلبک حاضر خاشع
متواضع علی موافقة ظاهرک فان المراد خضوع القلب لا خضوع البدن تیسرے
یہہ کہ محافظت کرتیو نماز کی روح پر اور وہ اخلاص اور حاضر ہونا دل کا ہی تمام نماز مین اور متصف ہونا
دل کا اوس گہڑی اوسکی معانی کی ساتھ سو سجدہ کری تو اور نہ رکوع کری تو مگر دل تیرا اٹہکانی اور نوا
ہوا اور فروتنی کرتیوالا ہو موافق ظاہر تیری کی سو تحقیق غرض فروتنی دل کی ہی نہ بدن کی **ف**
حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ نظر نہین کرتا ایسی نماز کیطرف جس مین دل حاضر نہین ہوتا **ف** حضور دل
اس سی عبارت ہی کہ مشغول ہو اور مستغرق ہو اللہ کی یاد مین اور فارغ البال ہو غیر کی خیال سی اور دلیلین
اوپر شرط ہونی حضور کی نماز مین بہت ہین منجملہ اونکی یہہ ہی کہ فرمایا اللہ صاحب نی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِی
کہڑی کر نماز میری یاد کو پس ظاہر مین امر مفید وجوب ہی اور غفلت اوسکی منافی ہی سو جو کوئی غفلت کری
تمام نماز مین کیونکر کہا جائیگا واسطی اوسکی کہ وہ مقیم ہی نماز پر اللہ کی یاد کی واسطی اور قول اللہ برتر کا وَلَا تَکُن
مِنَ الغَافِلِین نہی ہی اور ظاہر مین وہ مفید تحریم ہی اور فرمایا اللہ صاحب نی وَلَا تَقرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنتُم
سُکَارٰی ٭ مراد اس سی محبت دنیا کی اور کثرت رنج و غم کے ہی حَتّٰی تَعلَمُوا مَا تَقُولُونَ یہہ تعلیل ہے سکران کی
جس سی نہی فرمائے غرض کہ اصل اصول اسباب مین حضور قلب اور عمل باطن ہی اسی لئی بعض صوفیہ صافیہ
رحمہم اللہ نی کہا ہی کہ جس نماز مین حضور نہو اوس سی تو نہ پڑہنا بہتر ہی **ع** نماز کن اگرت در نیاز باشد دل ٭
نیاز گر نبود بے نماز باید بود ٭ کہا ہی کہ پسند خداوند است کہ نماز را بہ نیاز کنی واگر نشود قضا کنی **ع** زبان
در ذکر و دل در فکر خانہ ٭ چہ حاصل زین نماز پنجگانہ ٭ چہ شد گر مصحفم در پیش باشد ٭ چو دل در فکر گاو و میش
باشد ٭ ولا تقول الله اکبر وفی قلبک شیء اکبر من الله تعالی ولا تقول وجهت وجهی الا
وقلبک متوجه من کل جهة الی الله تعالی ومعرض عن غیره ولا تقول الحمد لله الا و
قلبک طافح بشکر نعمته علیک فرح به مستبشر ولا تقول ایاک نعبد وایاک
نستعین الا وانت مستشعر ضعفک وعجزک وانه لیس الیک ولا الی غیرک من الامر

شئ وكذلك فى جميع الاذكار والاعمال وشرح ذلك يطول وقد شرحناه فى كتاب
الاحياء فجاهد نفسك فى ان ترد قلبك الى الصلوة حتى لا تغفل من اولها الى آخرها
فانه لا يكتب لك من صلوتك الا ما عقلت منها فان تعذر عليك الاحضار وما اراك
الا كذلك فانظر فان كان قدر الغفلة مقدار ركعتين فلا تعد الصلوة ولكن افهم
ان النوافل جوابر الفرائض فتنفل بمقدار يحضر فيها القلب فى مقدار ركعتين وكلما
زادت الغفلة زد فى النوافل حتى يحضر قلبك فى عشر ركعات مثلا بمقدار اربع ركعات
وهو قد رفرضك من رحمة الله عليك ان قبل منك جبران الفرائض بالنوافل فهذه هى اصوله
المحافظة على الصلوة اور مت کہہ تو الله اکبر اور تیری دل مین کوئی چیز بڑی ہو الله سی اور مت کہہ تو وجہت
وجہی مگر تیرا دل متوجہ ہو ہر طرف سی الله کی طرف اور موہنہ پہیری ہو غیر الله سی اور مت کہہ تو الحمد لله
مگر دل تیرا بہرا ہو خوش ہو شاد ہو اوسکی نعمت کی شکر سی جو تجہکو دی ہی اور مت کہہ تو ایاک نعبد وایاک
نستعین مگر تو جانتا ہو اپنی ناتوانی اور عاجزی کو اور یہہ کہ نہین ہی تجہکو اور نہ تیری غیر کو کچہہ اختیار اور
حکم کسی چیز مین اور ایسا ہی حال ہی سب ذکرون اور عملون مین اور اسکی شرح درازہی اور ہمنی کی ہی اوس کی
شرح کتاب الاحیا مین سو کوشش کر تو اپنی جی پر اسبات کی لئی کہ پہیری تو دل اپنی کو نماز کیطرف یہانتک
کہ نہ غافل ہووی تو اول سی آخر تک سو تحقیق نہین لکہی جاتی نماز آدمی کی مگر اوسیقدر جتنی سمجہکر
پڑہی پس اگر مشکل پڑی تجہہ پر حاضر کرنا دلکا اور مین نہین گمان کرتا تجہکو مگر ایسے سو خیال کر اگر ہی
اندازہ غفلت کا برابر دو رکعتون کی تو مت پہیر تو نماز لیکن سمجہہ رکہہ اسبات کو کہ تحقیق نفل پورا کردیتی
مین فرضون کی نقصان کو سو نفل پڑہ تو اتنی کہ جسمین دل حاضر ہوجاوی برابر دو رکعتون کی پس جسقدر
غفلت بڑہتی جاوی اوسیقدر نفل پڑہتا جا یہانتک کہ حاضر ہووی دل تیرا اوس رکعت مین مثلا
برابر چار رکعت کی جو فرض مین تجہپر پس تحقیق اسکی رحمت ہی اگر قبول کرلی تجہہ سی پورا ہونا فرضون کا
نفلون سی یہہ ہین اصول حفاظت کرنی کی نماز پر

الاصل الثانى فى الزكوة والصدقة

اصل دوسرا بیان مین زکوۃ اور صدقہ کی **ف** جب نماز کی حکم سی فرصت پائی زکوۃ کا حال بیان کیا
کلام الله شریف مین الله صاحب نی زکوۃ کا مذکور نماز کی ساتہ بیالیس جگہہ فرمایا ہی یہہ دلیل ہی نہایت
اتصال پر ان دونونکی اور زکوۃ دوسرے سال ہجرت مین پہلی رمضان المبارک کی فرض ہوئی اور واجب ہوتی
ہی علی الفور وقت تمام ہونی سال کی یہانتک کہ اگر تاخیر کری تو گنہگار ہوا اور انبیا پر بالاجماع واجب
نہین کذا فی الدر المختار اور صدقہ اوس مال کو کہتی ہین کہ نکالی اوسکو آدمی اپنی مال سی الله کی رضامندی
اور قرب حاصل کرنی کی خواہ واجب ہو خواہ نفل اور صدقہ کا ذکر اس لئی کیا تا معلوم ہو زکوۃ تو فرض
ہی ہی اوسکا دینا ضرور ہی چاہی مگر صدقہ بہی مستحب ہی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ ان فى المال
حقا سوى الزكوة یعنی مال مین حق ہی سوا زکوۃ کی اور بہی حدیث مین آیا ہی کہ ان الصدقة لتطفى

غضب رب حقیق صدقہ دینا بجھا دیتا ہی رب کی غضب کو یعنی دنیا مین آفت سی رہتا ہی اور کوئی بلا اور
آفت اوس پر نہین آتی ٭ قال اللہ تعالی مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل
حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ فرمایا اللہ تعالی نے مثال اونکی جو خرچ
کرتی ہین اپنی مال اللہ کی راہ مین جیسی ایکدانہ اوس سی اوگین سات بالین ہر بال مین سو سو دانی ف
یہہ آیت حق مین زکوٰۃ دینی والون کی ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ دینی سی مال مین برکت اور زیادتی
ہوتی ہی اور دینی والا مراد کو پہنچتا ہی فرمایا اللہ صاحب نے ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون ٭
اور جو بچایا گیا اپنی جی کی لالچ سی تو وہی لوگ ہین مراد پاتی والی ف دین لوگ سمجھتی ہین کہ زکوٰۃ دینی
سی مال کم ہوتا ہی یہہ بچانا کہ نہ دینی سی اسسب گم ہوتا ہی حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ سنا مین سی
رسول خدا کو کہ فرماتی تہی نہ ملی زکوٰۃ کسی مال مین کبہی مگر تباہ کیا اوسکو یعنی زکوٰۃ جس مالسی جدا نہوی وہ
مال آخر تباہ ہوتا ہی اور دینی سی برکت ہوتی ہی ف زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلہ رز را ٭ چو باغبان ببرد
بیشتر دہد انگور ٭ اور اللہ تعالی نے زکوٰۃ نہ دینی والون پر غصہ فرمایا اور وعید نازل کی اور کہا والذین یکنزون
الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم ٭ اور جو لوگ گاڑ رکہتی ہین سونا اور روپا اور خرچ
نہین کرتی اللہ کی راہ مین سو اونکو خوشخبری سنا دکہہ والی مار کی ف اللہ کی راہ مین خرچ کرنا یہہ
ہی کہ زکوٰۃ دی اور قرض اور حقدار کا حق دیتا رہی آخر مین اس آیت کی یہہ ارشاد فرمایا کہ یوم یحمی علیہا
فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون جسدن آگ دہکا وینگی اوسپر
دوزخ کی پہر داغینگی اوس سی انکی ماتہی اور کروٹین اور پیٹہین یہہ ہی جو تم گاڑتی تہی اپنی واسطی اب چکہو مزہ
اپنی گاڑنیکا ف کچہہ جمع کرنا اور گاڑنا مال کا منع نہین ہی بلکہ مباح ہی لیکن جب زکوٰۃ نہ دی تو یہہ
مال اوسکی حق مین وبال ہوجاتا ہی وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہلک الاکثرون الا من قال بالمال
ہکذا وہکذا اور فرمایا آنحضرت نے درود واللہ کا اوپر اور سلام ہلاک ہوگئی بہت جمع کرنیوالی مال کی مگر جس
شخص نے کہ خرچ کیا ادہر اور ادہر ف یعنی ہر طرف اپنی آخر حدیث مین خود اوسکا بیان فرمادیا کہ آگی
اپنی اور پیچہی اپنی اور داہنی اپنی اور بائین اپنی ف یہہ حدیث اس مقام پر تمام مذکور ہی راوی اسکی حضرت
ابوذر صحابی ہین کہ جنت یار کیا تہا اونہون نی فقر کو تونگری پر حضرت نے اونکی تسلی کی لئی یہہ حدیث بیان فرمائی
اس سی معلوم ہوا کہ مالکا خرچ کرنا اور فقر کا اختیار کرنا بہتر ہی نقل کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نی فاعلم ان انفاق
المال فی الخیرات احد ارکان الدین وانما سر التکلیف بہ بعد ما یرتبط بہ من مصالح العباد والبلاد وسد الخلات
والفاقات ان المال محبوب للخلق وہم مامورون بحب اللہ ویدعون الحب بنفس لا یمہان فجعل بذل المال معیار الحبہم
وامتحانا لصدقہم فی دعواہم فان المحبوبات کلہا تبذل لاجل المحبوب الاغلب حبہ علی القلب فانقسم الخلق فیہ الی ثلث
طبقات پس جان بتحقیق خرچ کرنا مال کا نیکیونمین ایک رکن ہی دین کا اور نہین دیگئی تکلیف اوسکی مگر اسکی کہ متعلق ہین
اوس سی بناؤ کامون بندون کی اور شہرون کی اور بند کرنا حاجتون کا اور حاجتون کا مگر اسی لئی کہ بتحقیق

مال پیارا ہی خلق کو اور حالانکہ وہ حکم کئی ہین کہ دوست رکہین اللہ کو اور دعوا رکہتے ہین اللہ کی دوستی کا
تری ایمان لانی پر پس ٹہرایا خرچ کرنی مال کو اندازہ اونکی دوستی کا اور امتحان اونکی سچ کا اونکی دعوی مین اسلئی
کہ سب پیاری چیزین کو خرچ کروالتی ہین واسطی ایسی یار کی جسکی محبت بہت غالب ہوتی ہی وپر سو ہوکی خلق اسنا مین تین طرح پر
ف مال کے خرچ کرنی کا حکم اسی لئی کیا ہی تا کہ حال لوگونکی محبت کا نسبت خدا کی معلوم ہو پس اگر انکو کچہہ خدا کی
محبت ہوگی تو یہہ مال کو کہ بہت پیارا ہی انسان اوسکی راہ مین خرچ کرینگی **ف** بخاری شریف مین حضرت ابوہریرہؓ کی روایت
سی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی لو کان لی مثل احد ذہبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شئی اگر ہوتا میری لئے
برابر کوہ اُحُد کی سونا البتہ خوش آتی مجہکو یہہ بات کہ نگذرین مجہپر تین راتین اور ہو میری پاس اوسمین سی کچہہ اور ابوامامہ کی
روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نی یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ای بیٹی آدم کی خرچ کرنا
تیرا مال کو جو زیادہ ہی حاجت سی بہتر ہی تیری لئی یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند کر رکہنا تیرا اوسکو برا ہی تیری لئی یعنی اللہ
کی نزدیک و نزد لوگون کی نزدیک نقل کے یہہ حدیث مسلم نی الطبقة الاولى الاقوياء وهم الذين انفقوا جميع ما ملكوا
ولم يدخروا لنفسهم شيئا فهؤلاء الذين صدقوا ما عاهدوا الله عليه من الحب كما فعل ابو بكر رضي الله
عنه اذا جاء بماله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا ابقيت لنفسك فقال الله ورسوله وقال لعمر
رضي الله عنه ماذا ابقيت لنفسك فقال مثله اي مثل ما اتيت به فقال النبي صلى الله عليه وسلم بينكما
كما بين كلمتيكما پہلا گروہ اقویا کا ہی اور وہ وہ ہین جنہون نی خرچ کیا سب مال کو اور نہ رکہی اپنی جان کی لئی کچہہ
چیز سو یہہ وہ لوگ ہین جنہون نی سچ کر دکہایا جسپر قول کیا تہا اللہ سی باب دوستی مین جیسا کہ کیا ابوبکرؓ نی اپنی ہو
اوسی اللہ جسوقت لی آئی مال اپنا فرمایا اونسی آنحضرتؐ نی کیا رکہا تونی اپنی جی کی لئی بولا اللہ کو اور اوسکی رسول کو
اور فرمایا آنحضرتؐ نی عمر رضی اللہ عنہ سی کیا رکہا تونی اپنی جان کی لئی بولا مثل اوسکی یعنی مثل اوسکی جتنا لایا مین پس ارشاد
کیا آنحضرتؐ نی فرق تم دونو مین اوتنا ہی جتنا فرق تم دونو کی بات مین ہے **ف** یعنی ابوبکرؓ نی کہا مین اللہ ورسول کو
چہوڑ آیا اور عمرؓ نی کہا مین آدہا مال چہوڑ آیا اس سی کوئی یہہ نہ سمجہی کہ حضرت عمرؓ خسیس تہی اسلئی کہ آدہا مال چہوڑا اس مین
یہہ حکمت تہی کہ اوسکو وقت ضرورت کی خرچ کرینگی الطبقة الثانية المتوسطون وهم الذين لم يقدروا
على اخلاء اليد عن المال دفعة ولكن امسكوه لا للتنعم بل للانفاق عند ظهور محتاج اليهم فهم يقنعون في
حق نفسهم بما يقويهم على العبادة واذا عرض محتاج بادروا الى سد حاجته ولم يقتصروا على قدر الواجب من الزكوة
وانما غرضهم الاظهر في الامساك ترصد الحاجات طبقہ دوسرا متوسطین کا ہی اور وہ وہ لوگ ہین جنسی نہین ہوسکتا
کرنا ہاتہ خالی سی یکبار لیکن انہون نی بند کر رکہا ہی مال نہ عیش وآرام کی لئی بلکہ واسطی خرچ کرنیکی جسوقت پیدا ہو کوئی محتاج
اونکیطرف سو وہ تو قناعت کرتی ہین حق مین اپنی جی کی اوسیقدر پر جسمین طاقت ہو اونکو عبادت کی اور جب ظاہر ہو کوئی
محتاج شتابی کرتی ہین طرف بند کرنی حاجت اوسکی کے اور نہین ٹہر جاتی بقدر واجب زکوٰۃ کی اور اونکی غرض تو ظاہر
ہی بند کرنی مین مال کی انتظار کرنا حاجتون کا ہی **ف** یعنی مال کو فقط اس غرض سی کہ جب کوئی حاجتمند ہو اوسوقت اوسکی کام
آوی کچہہ چہوڑتی ہین اگرچہ اوسکی حاجت برلانی مین زیادہ اندازہ زکوٰۃ سی صرف ہو جاوے الطبقة الثالثة الضعفاء

وهم المقتصرون على اداء الزكوة الواجبة فلا يزيدون عليها ولا ينقصون منها فهذه درجاتهم وبذل
كل واحد يدل على مقدار حبه طبقه تیسرا ضعیفوں کا ہی اور وہ بہرتی ہیں فقط ادا کرنی پر زکوۃ واجب کے سو نہیں زیادہ
دیتی ہیں اس سی اور نہیں کم کرتی اوسمین سی یہہ ہین درجی اونکی اور خرچ کرنا ہر ایک کا دلالت کرتا ہی اوپر مقدار محبت اونکی کے
ف یعنی ہر کسیکی محبت کا حال کہ کسکو زیادہ ہی اور کسکو کم ہی اس خرچ کرنیمین معلوم ہوجاتا ہی جو جسنی زیادہ خرچ
کیا اوسکو بہت محبت ہی ور جسنی کم کیا اوسکو کم ہی وما اراك تقدر على الدرجة الاولى والثانية ولكن اجتهد حتى
تجاوز الدرجة الثالثة الى اواخر طبقات المتوسطين فتزيد على الواجب ولو شيئا يسيرا فان مجرد اداء الواجب حد البخلاء
قال الله تعالى ان يسئلكموها فيحفكم تبخلوا اى يستقصى عليكم فتبخلوا فاجتهد ان لا ينقضي عليك يوم الا
تصدقت بشيء يسير وراء الواجب ولو بكسرة خبز فترتفع بذلك عن طبقة البخلاء وان لم تملك شيئا فليست الصدقة
كلها في المال لكن كلمة طيبة وشفاعة ومعونة في حاجة وعيادة مريض وتشييع جنازة وفي الجملة ان تبذل شيئا
مما تقدر عليه من جاه ونفس وكلام لتطيب قلب مسلم فيكتب جميع ذلك لك صدقة وحافظ في زكوتك وصدقتك
على خمسة امور اور مین نہین گمان کرتا تجکو کہ قادر ہو تو پہلی اور دوسرے درجی پر لیکن کوشش کر تو یہانتک کہ بڑہ جاوی تو تیسری
درجی سی متوسطین کے درجی تک پس زیادہ کر تو واجب پر اگرچہ تہوڑی چیز ہو سو تحقیق ادا کرنا نری واجب کا کام ہے بخیلون
کا فرمایا اللہ برتر نی اگر مانگی تمسی وہ مال پہر تنگ کری تو بخیل ہو جاو یعنی شدت کری پہر پس بخیل ہو جاو سو کوشش کر اس بات
مین کہ نگذری تجپر کوئی دن مگر یہہ کہ صدقہ کری تو کوئی تہوڑی چیز سوا واجب کے اگرچہ ایک ٹکڑا روٹی کا ہو سو نکل
جاویگا تو اوسکی وجہ سے طبقہ سی بخیلونکی اور اگر نہو تو مالک کسی چیز کا سو نہیں ہے صدقہ کچھ مال ہی مین بلکہ کلمہ طیبہ اور
سفارش کرنا اور مدد کرنا حاجت مین اور پرسش کرنا بیمار کی اور ساتھ جانا جنازی کی صدقہ ہی حاصل کلام کا یہہ ہی
کہ خرچ کری تو کوئی چیز اوسمین سی جسکا تو مالک ہی مال سی اور جان سے اور بات سی تاکہ خوش کری تو دل ایک مسلمان کا
سو لکہا جاویگا یہہ سب تیری لئی صدقہ اور نگاہ رکہہ اپنی زکوۃ اور صدقہ مین پانچ چیزون پر **ف** کچھ صدقہ مال ہی کے دینی
مین موقوف نہین بلکہ جس کام سی کسی مسلمان کو کسیطرح کا فائدہ پونہچی وہ حکم صدقہ کا رکہتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی
مسکرانا تیرا روبرو بہائی اپنی کی صدقہ ہے اور حکم کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری بات سی صدقہ ہی اور
علی ہذا القیاس بہرحال اسبات کا التزام کرنا اپنی جان پر کہ ہر روز کچھ نہ کچھ کسیکو فائدہ پونہچاویا کری خواہ مال سی خواہ
زبان سی بہت بہتر ہی اور بہت فائدہ رکہتا ہی الاول الاسرار في الاخراج ان صدقة السر تطفى غضب الرب والذى
يتصدق بيمينه بحيث لا تعلم شماله احد السبعة الذين يظلهم الله تعالى يوم لا ظل الا ظله وقد قال تعالى وان تخفوها
وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم وبذلك تتخلص عن الريا فانه غالب على النفس وهو مهلك ينقلب في القلب اذا وضع
الانسان في قبره في صورة حية اى يولم ايلام الحية والبخل ينقلب في صورة عقرب ومقصود الانفاق الاخلاص
من رذيلة البخل فاذا امتزج به الريا كانه جعل العقرب غذاء الحية فيتخلص من العقرب ولكن زاد قوة في الحية اذ كل
صفة من الصفات المهلكة في القلب انما غذاؤها وقوتها في اجابتها الى مقتضاها ایک پوشیدہ دینا صدقہ کا پس
تحقیق حدیث شریف مین ہی کہ تحقیق چہپا صدقہ بجہا دیتا ہی رب کے غضب کو اور جو شخص دیتا ہی صدقہ اپنی دہنی ہاتھ سی

اسطرح کرنہین جاننا ایمان اوسکا ایک ہی اور بات کروہ مین کا جنکو سایہ دیگا اللہ جسدن کہ نہ سایہ ہوگا مگر سایہ اوسکا اور
تحقیق کہا اللہ نے بہتر ہی اور اگر چھپاؤ اور فقیرونکو پہنچاؤ تو تمکو بہتر ہی اور اسکی بدولت گناہ جاتا ہی آدمی راہی سو تحقیق بیان ہوا
ہی جی پر اور وہ ہلاک کرنیوالی ہی ہوجاتی ہی قبر مین جسوقت رکھا جاتا ہی آدمی اپنی گور مین شکل سانپ کی یعنی ایذا دینی
سی مثل ایذا دینی سانپ کی اور بخل ہوجاتا ہی شکل بچھو کی اور عوض خرچ کرنی مال سی رہائی پاتا ہی بخل کی بدی سی پس حب مال
اور بخل سی رہا گویا کہ وہ اچھو غذا سانپ کے سو رہائی پائی تو نی بچہو سی لیکن زیادہ ہوئی قوت سانپ کی اسلئی کہ جو صفت
صفتون ہلاک کرنیوالی سی ہلین ہی غذا اوسکی اور قوت اوسکی قبول کرنیمین ہی اپنی خواہش کے الثانی ان تحذر من المن
وحقیقتہ ان تری نفسک محسنا الی الفقیر متفضلا علیہ علامتہ ان تتوقع منہ شکرا او تستنکر تقصیرہ
فی حقک ومہالاتہ عدوک استنکارا یزید علی ما کان قبل الصدقۃ فذلک یدل علی انک رایت لنفسک علیہ
فضلا وعلاجہ ان تعرف انہ المحسن الیک بقبول حق اللہ منک فان من اسرار الزکوۃ تطہیر القلب وتزکیتہ عن
رذیلۃ البخل وخبث الشح ولذلک کانت الزکوۃ طہرۃ اذ بہا تحصل الطہارۃ فکانہا غسالۃ نجاسۃ ولذلک
ترفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واہل بیتہ من اخذ الزکوۃ وقال انہا اوساخ اموال الناس فاذا اخذ الفقیر
منک عما ہو طہرۃ لک فلہ الفضل علیک ارایت لو ان فصادا افصدک مجانا ولیخرج من باطنک الدم الذی
تخشی ضررہ فی الحیوۃ الدنیا کان الفضل لک ام لہ فالذی یخرج من باطنک رذیلۃ البخل وضررہ فی الحیوۃ
الاخری اولی بان تراہ متفضلا دوسری یہ کہ نجی تو احسان کرنی سی اور حقیقت اوسکی یہ ہے کہ دیکھی تو اپنی نفس کو
احسان کرنیوالا فقیر سی مہربانی کرنیوالا اوسپر اور اوسکی پہچان یہہ ہی کہ ہو تجھکو اوس سی امید شکر کی یا برا مانی تو قصور
کرنی اوسکی کو تیری حقمین اور دوستی کو دشمن تیری سی ایسا برا ماننا جو زیادہ ہی اوس سی جو تہا پہلی صدقہ دینی کی
سو یہہ بات دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ تو دیکھتا ہی اپنی جی کی لئی اوسپر بزرگی اور اوسکی علاج یہہ ہی کہ جانی تو یہہ بات کہ
اوسنی احسان کیا تجھپر جو قبول کرلیا تجھسی حق اللہ کا سو تحقیق زکوۃ کی بہیدون سی ہی پاک کرنا دلکا اور صاف کرنا اوسکا
برائی سی بخل کی اور ناپاکی سی خست کے اور اسی لئی ہی زکوۃ پاکی اسواسطی کہ اوسکی سبب سی حاصل ہوتی ہی پاکی گویا کہ وہ
دہوون ہی نجاست کا اور اسی لئی بزتر ہین رسول اللہ درود اللہ کا اونپر اور سلام اور اونکی اولاد لینی سی زکوۃ کی اور فرمایا
تحقیق وہ چرک ہی لوگونکی مال کا پس جسوقت لیا فقیر نی تجہہ سی اوس چیز کو جو تیری حقمین پاکی تہی سو اوسکی مہربانی ہوئی
تجہپر تو نی دیکہا ہی کہ اگر فصد لینی والا فصد لیوی تیری بغیر فائدہ اور نکالی تیری اندر سی ایسا خون کہ تو ڈرتا ہی اوسکی
نقصان سی زندگی مین دنیا کی ہوگا احسان تجہپر اوسپر سو جو شخص نکالتا ہی تیری اندر سی برائی بخل کی اور اوسکا
نقصان زندگی آخرت مین ہی تحقیق تیری سیانا کہ جانی تو اوسکو مہربانی کرنیوالا **ف** جب کسیکو خدا کی راہ مین کچھ دیا
اور اوسنی لی لیا تو یہہ اوسکا احسان ہوا دینی والی پر اسلئی کہ اگر وہ نلیتا تو اوسپر اللہ کا حق باقی رہتا گویا حقیقت مین
دینی والیکا کچھ احسان نہین اور جب صدقہ دیوی تو کچھہ احسان نرکہی کہ اس سے ثواب کم ہوجاتا ہی فرمایا اللہ تعالی یا ایہا الذین

آمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی کالذی ینفق مالہ رئاء الناس ولا یؤمن باللہ والیوم الآخر فمثلہ کمثل صفوان علیہ
تراب فاصابہ وابل فترکہ صلدا لا یقدرون علی شیء مما کسبوا واللہ لا یہدی القوم الکافرین ای ایمان والو مت ضائع کرو

اپنی خیرات احسان رکھکر اور ستاکر جیسے وہ جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگون کے دکھانیکو اور یقین نہین رکھتا ہے اللہ پر
اور پچھلے دن پر سو اوسکی مثال جیسے صاف پتھر اوسپر پڑی ہے مٹی پھر اوسپر برسا زور کا مینھہ تو اوسکو کر رکھا سخت کچھہ ہاتھ نہین
لگتی انکو اپنی کمائی اور اللہ راہ نہین دیتا منکر لوگون کو **ف** مال زکوٰة کا آنحضرت صلعم پر اور اونکی آل پاک پر لینا درست نہین
حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے تحقیق یہہ صدقہ سوا اسکے نہین کہ میل ہین آدمیون کی اور تحقیق وہ نہین
حلال محمد اور آل محمد کو **ف** مراد آل سے لکہا ہے کہ اس حدیث مین بنی ہاشم ہین زکوٰة دینا انکو درست نہین
ہرچند خلاف ظاہر روایت کے بعض امام سے جواز زکوٰة کا اس زمانہ مین نقل کرتے ہین لیکن جب علت حرمت صدقہ کی ذات پاک
آنحضرت پر اور آل اطہار اونکی پر چرک اور میل ہونا اس مال کا معلوم ہوا تو چاہیے کسی زمانے مین صدقہ آل محمد کو حلال نہو
کہ ہمیشہ یہہ گروہ طہارت اور شرافت ذاتی مین سب لوگون سے ممتاز ہین اور یہہ مال ہمیشہ چرک اور میل کر موصوف ہے اور جو
وجہ جواز کی عدم حصول خمس و غنایم اور وجود احتیاج ٹھہراتے ہین سو یہہ وجہ کافی نہین استغنا حضرت کی وقت مین نہے
حاصل نہتا احتیاج اور ضرورت باقی تہی اور حضرت نے حصول خمس و غنایم کی جہت حرام نہین فرمایا والا وقت عدم حصول
خمس و غنایم حلال فرماتے الثالث ان تخرجہ من اطیب اموالک واجودھا قال اللہ تعالیٰ ویجعلون للہ ما یکرھون
وقال ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون الایۃ وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا یعنی الحلال
فان المقصود من ھذا اظہار درجۃ الحب والانسان یوثر الاحباب الیہ بالانفس دون الاخس تیسری یہہ کہ
نکالے تو صدقہ کو اپنے اوس مال سے جو پاک اور خوب ہو فرمایا اللہ برتر نے اور کرتے ہین اللہ کا جو اپنا جی نچاہے اور فرمایا
نیت نرکہو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ وہ نلوگے مگر جو آنکھین موند لو اور جان رکھو کہ اللہ بے پروا ہے خوبیون والا اور فرمایا آنحضرت
نے درود اللہ کا اونپر اور سلام تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے نہین قبول کرتا مگر پاک کو یعنی حلال کو غرض اس سے ظاہر کرنا درجہ محبت کا ہے اور آدمی اختیار کرتا ہے اسکو جو بہت ہی دوست ہے اوسکی طرف
جاتا نہ بری کو **ف** یعنے خیرات قبول ہونیکی یہہ شرط ہے کہ مال حلال کمایا ہو حرام نہو اور بہتر چیز اللہ کی راہ مین دیوے یہہ نہین کہ بری
چیز خیرات مین لگادے کہ لینے دینے مین آپ ویسی چیز قبول نکرے مگر ناچار ہو کر کیونکہ اللہ بے پرواہ ہے محتاج نہین اور خوبیون
والا ہے خوب ہی خوب پسند کرتا ہے الرابع ان تعطی بوجہ طلق مستبشر وانت بہ فرحان غیر مستکرہ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سبق درہم مائۃ الف درہم وانما اراد بہ ما یعطیہ عن بشاشۃ وطیبۃ نفس من انفس اموالہ واجودھا فذلک
افضل من مائۃ الف مع الکراھۃ چوتھی یہہ کہ دیوے ساتھ شگفتہ روی اور خوشی کی اور تو اوس سے خوش ہو نکراہت کرنیوالا
فرمایا آنحضرت صلعم نے درود اللہ کا اونپر اور سلام بڑہ گیا ایک درہم سو ہزار درہم سے سوا اسکے نہین کہ ارادہ کیا آنحضرت نے اس سے
دینا ساتھ خوشی کی اور دل خوش ہو کر اپنے بہت اچھے اور ستھرے مال سے سو اسی لئے یہہ بہتر ہے سو ہزار سے ساتھ کراہت
کی **ف** ایک درہم جو خوش ہو کر دیا وہ لاکہہ درہم سے جو ناخوش ہو کر دے بہتر ہے الخامس ان تتحری لصدقتک
محلا تزکو بہ الصدقۃ وھو المتقی العالم الذی یستعین بھا علی طاعۃ اللہ تعالیٰ وتقواہ والصالح المعیل ذو الرحم
فان لم یجتمع ھذہ الاوصاف فتزکوا الصدقۃ باحدھا ایضا ورعایۃ الصلاح اصل الامور فان الدنیا لم
تخلق الا بلغۃ للعباد وزادا لھم الی المعاد فلیصرف الی المسافرین الیہ المتخذین ھذہ الدار منزلا من منازل الطریق
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تاکل الا طعام تقی ولا یاکل طعامک الا تقی وقال اطعموا طعامکم الاتقیاء واولوا

معرفت کے واسطے مومنین پانچوین یہہ کہ ہر آدمی تو اپنی صدقہ کی لئی کوئی جگہہ کہ پاک کری تو اوس سی صدقہ کو
اور وہ پرہیزگار عالم ہی جو مدد دیتا ہی اوس سی اللہ برتر کی بندگی پر اور اوسکی تقوی پر اور وہ نیکبخت حسب والا صاحب حلم
ہی سو اگر نہ جمع ہون یہہ سب وصف پس اگر تم صدقہ کو ایک سے بہی اور خیال رکہنا صلاح کا اصل ہے سب کامون کی تحقیق دنیا مین
پیدا ہوی گھر معاش بندونکی لئی اور توشہ اونکی لئی آخرت کیطرف پس صرف کرتے اوسمین جو مسافر ہون اوسکی طرف اختیار کرتی
ہین اس گہر یعنی دنیا کو ایک منزل منزلون راہ سی فرمایا آنحضرت نی درود اللہ کا اونپر اور سلام تومت کہا کہانا مگر پرہیزگار کا اور
نہ کہاوی تیرا کہانا مگر پرہیزگار اور فرمایا کہلاؤ اپنا کہانا پرہیزگار بندونکو اور دو اپنی نیکی ایمان والون کو **ف** یعنے
مومنین کی ساتھ احسان اور نیکوئی کر حاصل یہہ ہی کہ صدقہ ایسی شخص کو دی جو اوسکو لیکر اللہ کے مرضیات مین صرف
کری اور بی دین لوگون کو دنیا کچہہ فائدہ نہین کہتا

الاصل الثالث فی الصیام اصل تیسرا بیان مین روزہ کے

ف صیام اور صوم کی معنی لغت مین مطلق بند رہنی کی ہین اور شرع مین اسی سی عبارت ہے کہ بند رہی کہانی پینی
جماع کی لینی سی اور داخل کرنی سی کسی چیز کی بدن کے اندر فجر سی غروب آفتاب تک ساتھ نیت کے اور شرط روزیکی یہہ ہی کہ مسلمان
ہو اور پاک ہو حیض اور نفاس سی اور یہہ تیسرا رکن ہی ارکان اسلام سی اور فرض ہے ہر مسلم مکلف پر منکر اوسکا کافر ہی اور تارک
اوسکا بیعذر فاسق ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی کل حسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف
الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ کہا رسول خدا نی درود اللہ کا اونپر اور سلام کہ فرمایا اللہ برتر نے ہر نیکی کا ثواب
دس حصہ اوس سی زیادہ ہی سات سو تک مگر روزہ سو تحقیق وہ میری لئی ہی اور مین اوسکی جزا دیتا ہون **ف** یعنی جزا روزہ
رکہنی والی کی میرا دینا ہے روزہ کو اپنی طرف نسبت کیا اور کہا وہ میری لئی ہی اسلئی کہ روزہ خلق صمدی اور عمل ستری
ہی اسواسطی کہ روزہ مین کہاتی پیتی نہین اور یہہ صفت اللہ کی ہی اور عمل پوشیدہ ہی اسلئی کہ اوسکو فرشتی بہی نہین جانتی
نیت روزہ مین شرط ہی اور وہ کام دل کا ہی فرشتی کو کیا خبر کہ دل مین کیا ہے بیہقی نے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے
سفیان بن عیینہ سی پوچہا کہ معنی اس حدیث کے کیا ہین کل عمل ابن آدم لہ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ جواب
دیا کہ یہہ حدیث صحیح ترین اور محکم ترین احادیث سی ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ دن قیامت کی درمیان آدمی کی اور
اوسکی دشمنون کی محاسبہ واقع ہوگا جو کچہہ اوسکی ذمہ خلق کی حق سی نکلیگا اوسکی اعمال نیک سی دلواوینگی یہانتک
کہ کوئی عمل نیک باقی نرہیگا جب نوبت روزہ کی پہونچیگی اللہ تعالی روزہ کو عوض مین مظلمہ کی نہین دیگا اور فرمایگا
اسکو چہوڑ دو کہ یہہ خاص میرے لئی ہی اور باقی مظالم کا آپ متحمل ہوگا اور اہل حقوق کو ثواب دیکر راضی کر دیگا پس
روزہ اس بندہ کو اپنی ساتھ بہشت مین لیجاویگا جیسا کہ فتح العزیز مین لکہا ہی اور بعضون نی یہہ وجہ بیان کی ہی کہ ہر عمل
نیک نماز اور تلاوت اور ذکر اور اعتکاف اور جہاد وغیرہ کی لئی ایک صورت محسوسہ ہی اگر کوئی یہہ سب کام دکہلانے
سنانی کو کری تو ہو سکتا ہے بخلاف روزہ کی کہ وہ صورت محسوسہ نہین رکہتا کہ لوگ اوسپر واقف ہون مگر اوسی روزہ دار کی
کہنی سی کہ مین روزہ دار ہون اور اس کہنی مین وہ متہم ہی شاید اپنی تشخیص کی لئی جہوٹ بولا ہو پس ریا اس کام مین
نہین اور خلق کو اس سی دہوکا نہین دی سکتا وقال صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء باب وباب العبادۃ الصوم
اور فرمایا رسول خدا نی درود اللہ کا اونپر اور سلام ہر چیز کی لئی ایک دروازہ ہے اور دروازہ عبادت کا روزہ ہے

و ثالثها ان الصوم مختص بما يعدة لخواص لامر بين احدهما انه يرجع الى الكف وهو عمل سري لا يطلع عليه غير الله
لا كالصلوة والزكوة وغيرهما والثاني انه قهر لعدو الله تعالى فان الشيطان هو العدو ولن يقوى الشيطان الا بواسطة الشهوات والجوع يكسر
جميع الشهوات التي هي آلة الشيطان ولذلك قال صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ليجري من ابن آدم مجرى الدم فضيقوا مجاريه
بالجوع ومنه قوله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب النيران وصفدت
الشياطين ونادى مناد يا باغي الخير هلم ويا باغي الشر اقصر اور سوا اسکی نہین کہ خاص ہوا روزہ سات ان خاصیتونکی دو سبب سے ایک
یہہ انتہا اوسکی رجوع اوسکا بند رہنی کیطرف ہے اور وہ عمل پوشیدہ ہے کہ نہین اطلاع ہے اوسپر کسیکو سوا اللہ کے جیسی نماز اور زکوۃ یعنی اوسپر اطلاع ہے سبکو دوسرے یہہ ہے کہ وہ غلبہ ہی اللہ کے
دشمن پر سو تحقیق شیطان دشمن ہی اور نہین قوت شیطانکو مگر بسبب شہوات کی اور بہوک توڑ دیتی ہی سب شہوتونکو جو ہتیار
ہین شیطان کی اور اسی لیے فرمایا آنحضرت نے درود اللہ کا اونپر اور سلام تحقیق شیطان پہرتا ہی آدمی مین جگہ پہرنی خونکی
سو بند کرو اوسکی راہون کو بہوک سی اور یہہ بہید ہے اوس بات کا جو فرمایا رسول خدا نے درود اللہ کا اونپر اور سلام کہ جسوقت
آتا ہی مہینہ رمضان کا کہولدی جاتی ہین دروازی جنت کی اور بند کی جاتی ہین دروازی دوزخ کی اور جکڑ دی
جاتی ہین شیطان اور پکارتا ہی ایک پکارنی والا اے نیکی چاہنی والی آ اور اے بدی چاہنی والی ٹہر جا **ف** رمضان
کی نمازی اور محرم کی سب پاس ہے مشہور مین اسمین یہی نکتہ ہی کہ رمضان شریف مین شیاطین مقید ہوجاتے ہین اور ابواب
دوزخ بند پس خواہ نخواہ نفس سرکش و ناکس کا مائل بالطاعت و عبادت ہوتا ہی اسلئی کہ جب بہکانیوالی قید مین ہوی اور شیاطین
جو آدمی کو گمراہ کرتی ہین گرفتار آئی تو ناچار یہہ راہ پر آچلینگی واعلم ان الصوم بالاضافة الى مقدار على درجات
وبالاضافة على اسراره على ثلث درجات اور جان تحقیق روزہ بہ نسبت اپنے اندازی کی تین طرح پر ہی اور بہ نسبت اپنی باطن کے
تین طرح پر اما درجات مقداره فاقلها الاقتصار على شهر رمضان واعلاها صوم داود عليه السلام وهو ان يصوم
يوما ويفطر يوما وفي الخبر الصحيح ان ذلك افضل من صوم الدهر وانه افضل الصيام وسره ان من صام الدهر
صار الصيام له عادة فلا يحس بوقعه في نفسه بالانكسار وفي قلبه بالصفاء وفي شهواته بالضعف فان النفس
انما تتاثر بما يرد عليها لا بما مرنت عليه ولا يبعد هذا فان الاطباء ايضا ينهون عن اعتياد شرب الدواء وقالوا
من تعود ذلك لم ينتفع به اذا مرض اذ يالفه مزاجه فلا يتاثر به لیکن درجی اوسکی اندازی کے سو کمتر اوسکا
اکتفا کرنا ہی رمضان کی روزون پر اور افضل اوسکا روزہ داود علیہ السلام کا ہی اور وہ یہہ ہے کہ روزہ رکہی ایکدن اور
افطار کری ایکدن اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اسطرح کا روزہ رکہنا بہتر ہی ہمیشہ روزہ رکہنی سی اور یہہ بہترین
روزہ ہی اور نکتہ اسمین یہہ ہی کہ جسنے روزہ رکہا ہمیشہ ہوگیا روزہ اوسکی عادت پس نہین پایا وہ اوسکی واقع ہونی
سی اپنی جیمین انکسار اور اپنی دلمین صفائی اور اپنی شہوتون مین ناتوانی سو تحقیق نفس نہین قبول کرتا اثر مگر اوس
چیز کی جو اوسپر وارد ہوتی ہی نہ اوسکی جسپر ہمیشگی کے اور یہہ کچہہ دور نہین پس تحقیق طبیب بہی منع کرتی ہین اس بات سی کہ عادت
کری دوا پینی کے اور کہا جو عادت کریگا اسکی نفع نہین پاویگا دوا سی جب بیمار ہوگا اسلئی کہ اوسکی مزاج کو الفت ہوگئی
اوس سی سو نہین قبول کریگا اوسکی تاثیر **ف** صائم الدہر ہونیسی یہہ بہتر ہی کہ ایکدن رکہی اور ایکدن افطار کری اسلئی
کہ جب ہمیشہ رکہیگا تو یہہ اوسکی عادت ہوجاویگی اور اس سی وہ فائدی جو روزہ مین ودیعت تہے جیسی کسر شہوت و قلت

قوت حس کی مولی قاعدہ ہی کہ جو آدمی ہمیشہ دوا پیتا ہی اوسکو دوا اثر نہین کرتی اسلیے کہ اوسکا مزاج دوا سی مالوف ہو جاتا ہی
واعلم ان طب القلوب قريب من طب الابدان وهو سر قوله صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن عمرو لما كان يسأله
عن الصوم صم يوما وافطر يوما فقال اريد افضل من ذلك فقال لا افضل من ذلك ولذلك لما قيل
لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان فلانا يصوم الدهر فقال لا صام ولا افطر وقالت عائشة رضي الله عنها لرجل
يقرأ القرآن يهذه هذا ان هذا القارئ ما قرأ القرآن ولا سكت جان تحقیق علاج دلون کی نزدیک ہی بدنون کی علاج
سی اور یہی بھید ہی آنحضرت کے فرمانی کا عبد اللہ بن عمرو کو جب پوچھا اونہون نی آنحضرت سی روزی کو رکھ روزہ ایکدن
او افطار کر ایکدن سو بولا مین چاہتا ہون اس سی بہتر پس فرمایا کہ نہین اس سی بہتر اور اسیواسطی جب کہا گیا آنحضرت
سی کہ فلانا آدمی صائم الدہر ہی فرمایا آپ نی نہ روزہ رکھا اوسنی اور نہ افطار کیا جیسا کہ کہا حضرت عائشہ نی ایک آدمی سی
جو پڑہتا تہا قرآن جلدی جلدی کہ اس پڑہنی والی نی نہ پڑہا قرآن کو اور نہ چپ رہا ف صائم الدہر ہونا اور صوم
وصال کہنا مکروہ ہی اور صوم داودی افضل ہے بشرطیکہ اوسپر مداومت کری اما الدرجة المتوسطة فهو ان يصوم
ثلث الدهر مهما صمت الاثنين والخميس واضفت اليهما شهر رمضان فقد صمت من السنة اربعة اشهر واربعة
ايام وهو زيادة على الثلث لكن لابد وان ينكسر يوم في ايام التشريق فيرجع الزيادة الى ثلثة ايام ونتصور ان
ينكسر في العيد يومان فيكون ثلثة ايام فيرجع الزيادة الى واحد فتامل حسابه تعرفه ولا ينبغي ان
تنقص من هذا القدر صومك فانه خفيف على النفس وثوابه جزيل اور لیکن بیچ کا درجہ سو یہہ ہی کہ روزہ رکہی
ثلث زمانہ کا اور جب روزہ رکہا تونی دوشنبہ اور پنجشنبہ کا اور ملایا اوسکی ساتھ رمضان کو سو تحقیق روزہ رکہی تونی سال
مین سی چار مہینی چار دن اور یہہ زیادہ ہی تین پر لیکن ضرور ہی یہہ کہ کم ہوجاوی ایکدن ایام تشریق مین سو پہر کی زیادتی
تین دن کی طرف اور ہو سکتا ہی یہہ کہ کم ہو جاوین دو عید مین دو دن پس ہونگی تین دن اور پہر کی زیادتی ایکدن
کیطرف سو سوچ تو اوسکا حساب معلوم کریگا اور کچہہ خوب نہین اگر کم کری تو اس اندازسی اپنی روزیکو سو یہہ تو آسان ہے جی پر
اور اوسکا ثواب بہت ہی واما درجات السر فثلثة ادناها ان يقتصر على الكف عن المفطرات ولا يكف
جوارحه عن المكاره وذلك صوم العوام وهو قناعة بالاسم اور لیکن درجی اوسکی چہپانی کی تو اوسکا یہہ ہے
کہ اکتفا کری اوپر باز رہنی کی اون چیزون سی جو روزہ کہول دیتی ہین اور نہ باز رکہی اپنی ہاتھ پاوٗن وغیرہ کو مکروہات سے
اور یہہ روزہ عوام کا ہی اور یہہ قناعت ہی نام پر ف عوام کا روزہ فقط نام کا ہوتا ہی سوا کہانی پینی کی کسی مکروہ
اور نامشروع سی نہین بچتی الثانية ان يضيف اليه كف الجوارح ويحفظ اللسان عن الغيبة والعين عن
النظر بالريبة وكذلك سائر الاعضاء دوسری یہہ باز رکہی ہاتھ پاوٗن وغیرہ کو یعنی گناہ سی اور نگاہ رکہی زبان
کو غیبت سی اور آنکہہ کو دیکہنی سی زینت کے اور اسیطرح سب اعضا کو ف ادنا رتبہ یہہ ہی کہ بچاوی آنکہو دونون ہونٹون
سی یعنی تکلم کی اور فرج کی اور باز رکہی اعضا کو اکتساب جرایم سی حدیث شریف مین آیا ہی پانچ چیزین توڑ دیتی ہین روزی
کو یعنی اوسکا ثواب ناقص و کم ہو جاتا ہی جہوٹ سی اور غیبت ہی اور چغلخوری ہی اور جہوٹی قسم سے اور نظر کرنا شہوت
سی اور یہی حدیث شریف مین وارد ہی بہت روزہ دار ہین کہ نہین اونکو سوای بہوک اور پیاس کے یعنی کچہہ حاصل

مراد اس سی یاد و ہین جو افطار کری ہین حرام چیزون سی یا وہ ہین جو مرتکب ہوتی ہین گناہ کی الثالثة ان یضیف الیہ
صیانة القلب عن الفکر وعن الوسواس ویجعلہ مقصورا علی ذکر اللہ تعالی وذلک صوم خصوص الخصوص
وهو الکمال تیسری یہہ کہ بڑہاوی وہیرنگاہ رکہنا دل کا فکر اور وسوسی سی اور چہوڑ رکہی اوسکو اللہ برتر کی یاد پر اور یہہ روزہ ہے
بری خاص لوگونکا اور یہی پورا پورا روزہ ہی ف باز رکہنا دل کا ما سوا اللہ سی روزہ انبیا اور اولیا کا ہی اور حق اس
روزی کا یہہ ہی کہ غیبت نہ ہولی سی اور اپنے رکہے قبول کی اور جو کوئی اوسکو گالی دی تو کہی مین روزہ دار ہون
ثم للصیام خاتمة بها یکمل وهو ان یفطر علی طعام حلال لا علی شبهة وان لا یستکثر من اکل الحلال بحیث یتدارک
ما فاته ضحوة النهار فیکون قد جمع بین اکلتین دفعة فتثقل معدته وتقوی شهوته وتبطل سر الصوم وفائدته
ویفضی الی ان یتکاسل عن التهجد وربما لا یستیقظ قبل الصبح وکل ذلک خسران لا یوازیه فائدة الصوم
پہر روزہ کی لیی ایک خاتمہ ہی جس سے پورا ہو جاتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ افطار کری اوپر کہانی حلال کی نہ شبہہ کے کہانی پر
اور یہہ کہ نکہاوی بہت سا کہانا حلال اس طرح پر کہ کہاوی دوپہر کی کہانی کی بدلی بہی سو ہوگا یہہ جمع کیا اوسنی دو وقت
کی کہانی کو ایکبار پس ثقیل ہو جاویگا معدہ اوسکا اور قوی ہوگی شہوت اوسکی اور برباد جائیگا بہید روزے کا اور اوسکا
فائدہ اور یہہ سبب ہوگا طرف کسل کے تہجد مین اور اکثر نہین بیدار ہوگا پہلی صبح کی اور یہہ سب زیان ہی نہین اوسکی برابر
فائدہ روزیکا ف اتنا کہاوی جسمین طاقت عبادت کی رہی اور بہت نکہاوی اگرچہ طعام حلال سی ہو اور بیانہ
روی اسباب مین یہہ ہے کہ ایکدن مین ایکبار کہاوی اسی لیی حدیث شریف مین وارد ہی ان الاکلتین فی یوم من السرف
یعنی دو دفعہ کہانا ایکدن مین اسراف ہے فرمایا اللہ صاحب الذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما
اور وہ کہ جب خرچ کرنی لگین نہ اوڑا دین اور نہ تنگی کرین اور ہے اسکی بیچ ایک سیدہ گذران الاصل الرابع فی الحج اصل
چوتہی بیان مین حج کی ف شرع شریف مین حج وقوف عرفہ اور طواف بیت اور سعی میان صفا اور مروہ کا نام ہی اور
عمرہ کہتی ہین طواف اور سعی کو اور احرام دونو مین شرط ہے اور یہہ چوتہا رکن ہے اسلام کا اور فرض عین ہی اگر اوسکی وجوب
کی شرطین پائی جاوین اور منکر اوسکا کافر ہی اور تارک اوسکا باوجود شرائط وجوب کے فاسق ہی اور اسکا ایکبار
کرنا فرض ہی اور جو شخص ایکبار سی زیادہ کری سو نفل ہی فرض ہوا سنہ نو ہجری مین یا سنہ پانچ مین یا چہہ مین حضرت نے
بسبب اشتغال تعلیم افعال حج اور تیاری اسباب سفر کی حج مین تاخیر کی اور نوین سال مین حضرت ابوبکر کو امیر حاجیونکا
بنا کر مکی کو بہیجا تا لوگون کو حج کراوین پہر دسوین سال خود حضرت بذات شریف و بنفس نفیس حج کو تشریف لیگئی اور عرفہ
نام ہی ایک مکان مخصوص کا اور بمعنی زمان بہی آتا ہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات بلفظ جمع بمعنی مکان آتا ہی اور جمع
باعتبار جوانب و اطراف کے ہی اور عرفہ اسکو اسلیی کہتی ہین کہ جب آدم اور حوا جنت سی اوتری تب انکی آپسمین اسمکان
مین تعارف واقع ہوا یا اسلیی کہ حضرت جبرئیل حضرت ابراہیم کو افعال حج تعلیم کرتی تہی اور کہتی تہی عَرَفْتَ بالفتح وہ کہتی تہے
عَرَفْتُ بالضم قال اللہ تعالی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا فرمایا اللہ برتر نی اور اللہ کا حق ہی
لوگون پر حج کرنا اس گہر کا جو کوئی پاوی اس تک راہ ف یعنی جسکو مقدور ہو اور شرائط وجوب پائی جاوین جیسی آزاد
اور عاقل ہونا اور بالغ ہونا اور صحیح ہونا اون مرضون سی جو منع کرتی ہین سفر سی جیسی اندہا ہونا اور توشہ موافق اپنی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ف [illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فرمایا آنحضرت نے بنایا گیا اسلام پانچ چیزوں پر ف تمام حدیثیں یہی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادة ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوة وایتاء
الزکوة والحج وصوم رمضان متفق علیہ فرمایا آنحضرت نے [illegible] اسلام [illegible]
[illegible]
اور [illegible] اور روزہ رکھنا رمضان کا نقل کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے [illegible]
خاطرہ ذکرہ فی الاحیاء [illegible] الآداب سبعۃ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] والرفیق [illegible] الخیر [illegible]
[illegible] ف عن ابن عباس
قال کان اہل الیمن یحجون ولا یتزودون ویقولون نحن المتوکلون فاذا قدموا مکۃ سألوا الناس فانزل اللہ تعالی وتزودوا
فان خیر الزاد التقوی رواہ البخاری ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا یمن والے حج کرتے اور توشہ نہ لیتے اور کہتے
ہم توکل والے ہیں پھر جب آتے مکہ میں مانگتے لوگوں سے پس نازل کی اللہ نے یہ آیت اور توشہ لو اور [illegible]
سوال سے [illegible] بہتر توشہ پرہیزگاری ہے [illegible] ف ان لوگوں کی توکل [illegible]
اگرچہ حقیقت میں وہ توکل نہ تھا [illegible] اور کچھ توشہ لینا منافی توکل کی [illegible]
[illegible] توکل کرے [illegible] پیغمبر [illegible] بر توکل زانوی اشتر ببند [illegible] الثانی ان یطیب
من مال التجارة [illegible]
[illegible] سوداگری کے مال سے [illegible]
[illegible] الثالث ان یوسع فی [illegible] الطعام وطیب الکلام مع الرفقاء والمکارین [illegible]

لڑے تو زاد مین کہا پیلو اور اچھی بات کری رفیقون اور مکاریون سی ف یعنی ہر اچھی بری آدمی سی بات شیرین بولی

منہ و تی والرابع ان یترک الرفث والجدال والتحدث بالفضول وامور الدنیا بل یقصر لسانہ بعد مہمات

حاجاتہ علی الذکر وتلاوۃ القرآن چوتہی یہہ کہ ترک کری فحش باتون کو اور لڑائی دنگی کو اور باتین کرنا بیہودہ اور دنیا

کامون کی بلکہ کوتاہ کری اپنی زبان کو پیچھی حاجتون ضروری اپنی کی اللہ کی یاد پر اور قرآن کی پڑہنی پر ف حدیث شریف

مین آیا ہی من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ متفق علیہ جس نی حج کیا اللہ کی لئی سو نہ فحش کی باتین کین اور نہ

گناہ کا کام کیا پہر آتا ہی اوس دن کی برابر کہ جنا اوسکو اوسکی ماں نے یعنی جب حج کو خدا کی واسطی خالصًا مخلصًا کیا اور جماع

اور فحش کی باتون سی اور گناہون صغیرہ اور کبیرہ سی بچا تو وہ ایسا پاک ہو جاتا ہی جیسی لڑکا جو ماں کی پیٹ سے پیدا ہوا الخامس

ان یرکب راحلتہ دون المحمل ویکون رث الہیئۃ اشعث اغبر غیر متزین بل علی ہیئۃ المساکین حتی لا یکتب فی زمرۃ

المترفہین پانچوین یہہ کہ سوار ہو راحلہ پر نہ کجاوہ پر اور ہو کثیف صورت پریشان حال غبار آلودہ بغیر زینت کی بلکہ ہووی

محتاجونکی شکل پر یہانتک کہ نہ لکہا جاوی گروہ مین خوشحالون کی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ جسپر اسباب اور توشہ وغیرہ

بار کرین حدیث شریف مین آیا ہے سال رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الحاج قال الشعث التفل پوچہا ایک آدمی نے

آنحضرت سی درود اللہ کا اونپر اور سلام کیا صفت ہی حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال بو آتی ہو بسبب بینی اور میل کے

یعنی تارک الزینت ہو السادس ان ینزل عن الدابۃ احیانا ترفیہا للدابۃ وتطییبا القلب المکاری وتخفیفا

للاعضاء بالتحریک ولا یحمل الدابۃ ما لا یطیق بل یرفق بہا ما امکن چہٹی یہہ کہ اوتر لیا کری سواری سے قصدًا واسطی

آسایش پہونچانیکی سواری کو اور واسطی خوش کرنی دل مکروالی کی اور واسطے آرام اعضا کی حرکت دینی سی اور نہ لادی سواری

پر ایسی چیز کہ جسکی اوسکو طاقت نہو بلکہ رحم کری اوسپر جتنا ہو سکی السابع ان یکون طیب النفس بما انفق من نفقۃ وبما

اصابہ من تعب وخسران وان یری ذلک من آثار قبول الحج فیحتسب الثواب علیہ ساتوین یہہ کہ ہو خوش دل اوسپر

جو خرچ کری روپی سے اور جو پہنچی اوسکو تکلیف اور زیان سی اور خیال کری اسکو نشانیون قبولیت حج سی اور سمجہی ثواب

اوسپر واما اسرارہ فکثیرۃ نرمز منہا الی فنین احدہما انہ وضع بدلا عن الرہبانیۃ التی کانت فی الملل السابقۃ کما ورد بہ الخبر

فجعل اللہ تعالی الحج رہبانیۃ لامۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشرف البیت العتیق واضافہ الی نفسہ ونصبہ مقتضی للعبادۃ

وجعل ما حوالیہ حرما للبیت تفخیما لامرہ وجعل عرفات کالمیدان علی فناء حرمہ واکد حرمۃ الموضع بتحریم صیدہ

وشجرہ ووضعہ علی مثال حضرۃ الملوک لیقصدہ الزوار من کل فج عمیق شعثا غبرا متواضعین لرب البیت

خضوعا للجلالۃ واستکانۃ لعزتہ مع الاعتراف بتنزہہ تعالی ان یکتنفہ بیت او یحویہ مکان لیکون ذلک

ابلغ فی رقہم وعبودیتہم ولذلک وظف علیہ اعمالا غریبۃ لا تناسب الطبع والعقل لیکون اقدامہم

علیہ لمحض العبودیۃ وامتثال الامر من غیر معاونۃ باعث آخر وہذا سر عظیم فی الاستعباد ولذلک قال

صلی اللہ علیہ وسلم لبیک بحجۃ حقا تعبدا ورقا لیکن اوسکی بہید سو بہت ہین پر ہم اشارہ کرتی ہین اونمین سی دو قسم

کیطرف ایک یہہ کہ وہ حج مقرر کیا گیا بدلی مین اوس رہبانیت کی جو اگلی دینون مین تہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی پس ٹہرا دیا

اللہ برتر نی حج کرنیکو رہبانیت واسطی امت محمد کی درود اللہ کا اونپر اور سلام سو بزرگی دی خانہ کعبہ کو اور نسبت کیا

اوسکو طرف اپنی ذات کی اور مقرر کیا اوسکو جگہہ اپنی بندون کی اور کیا اوسکی گرداگرد کو حرم اپنی لہذا
اپنی حکم کی اور کیا عرفات کو میدان گرداگرد اپنی حرم کی اور مضبوط کیا عزت و حرمت کعبہ کو ساتھہ
اور درخت کی اور بنایا اوسکو مانند درگاہ بادشاہون کی تا قصد کرین اوسکا زیارت کرنیوالی
ہوکر پراگندہ بال گرد آلودہ فروتنی کرنیوالی واسطی پروردگار کعبہ کی عاجزی کرنیوالی اوسکی بزرگی کی
اوسکی عزت کی سبب ساتھ اقرار کرنی اسبات کی کہ وہ پاک ہی اس سی کہ گھیر لی اوسکو گھر یا سمالی اوسکو کوی
اسبات زیادہ تر اونکی بندگی اور عبودیت مین اور اسلیئی مقرر کئی اوسپر ایسی کام عجیب و غریب جو موافق نہین طبیعت اور عقل کی
تاکہ ہووی پیش قدمی کرنا اونکا اسباب مین محض بندگی اور بجا لانا حکم کی راہ سی بغیر مدد کسی سبب دوسری کی اور یہہ
ایک بڑا بہید ہی بندہ بنانی مین اور اسی لیئی فرمایا آنحضرت نی درود اللہ کا اوپر اور سلام تن حاضر ہون تیری خدمت مین
حج کی سبب حق جانکر اور بندہ ہوکر اور فرمان بردار بنکر ف اہل اسلام کی عبادتونمین اس سی زیادہ کوئی عبادت
نفس پر سخت نہین اسلیئی آنحضرت نی اسکو رہبانیہ فرمایا اور اسکی لیئی اسمین رکہی کچہہ ایسی اعمال عجیب و غریب ہین کہ وہ
خلاف عقل ہین اور تفصیل اونکی کتب مبسوطہ مین مذکور ہی بیان فرایض حج کا یہہ ہی احرام باندہی اور وقوف عرفہ
کری اور طواف الزیارۃ کری کہ جسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بہی کہتی ہین احرام شرط ہی اور باقی دونوں رکن ہین
اور واجبات حج کی یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ جسکو
طواف الوداع بہی کہتی ہین آفاقی کی لیئی اور حلق یا بال کتروانا اور جس چیز کی ترک کرنیسی خون واجب ہو یعنی ذبح
جانور لازم آوی اور اونکی سوا جو ہین وہ سنتین اور آداب ہین الفن الثانی ان ھذا السفر وضعت علی مثال سفر
الاخرۃ لیتذکر المرید بکل عمل من اعمالہا امرا من امور الاخرۃ موازیا لہا فان فیہ تذکرۃ للمذکر و عبرۃ للمستبصر
فتذکر فی اول سفرک عند وداعک لاھلک وداع الاھل فی سکرات الموت ومن مفارقۃ الوطن الخروج
عن الدنیا ومن رکوب الجمل رکوب الجنازۃ ومن الالتفاف فی ثیاب الاحرام الالتفاف فی اثواب الکفن
ومن دخولک البادیۃ الی المیقات ما بین الخروج من الدنیا الی میقات القیامۃ ومن ھول قطاع الطریق سوال
منکر ونکیر ومن سباع البوادی عقارب القبر ودیدانہ ومن انفرادک عن اھلک واقاربک وحشۃ القبر
ووحدتک ومن التلبیۃ اجابۃ نداء اللہ تعالی عند البعث وکذلک فی سائر الاعمال فان فی کل عمل منہا تذکرۃ
ومن اتیتنبہ لہ کل عبد بقدر استعدادہ للتنبیہ بصفاء قلبہ وقصور ھمتہ علی مہمات الدین دوسرا فن
یہہ ہی کہ تحقیق یہہ سفر بنایا گیا ہی مانند سفر آخرت کی تا یاد کری ارادہ کرنیوالا سات ہر عمل کے اوسکی عملون سی ایک کام کو امور دنیا کی
جو مقابل ہی اوسکی سو تحقیق اسمین سمجہوتی ہی سمجہنی والی کو اور نصیحت ہی عقل والی کو سو یاد کر تو شروع سفر اپنی کی بیچ
رخصت کرنی تیری کی اپنی اہل کو رخصت کرنا لوگون کا سکرات موت مین اور وطن کی چہوڑنی سی نکلنی کو دنیا سی اور
سوار ہونی سی شتر کی سوار ہونی جنازہ کو اور لپٹنی سی کپڑون احرام مین لپٹنی کو کپڑون کفن مین اور داخل ہونی سی
بادیہ کی میقات تک اوس چیز کو جو درمیان ہی نکلنی دنیا سی میقات قیامت تک اور خوف سی رہزنون کی سوال منکر نکیر
کا اور جنگل کے درندون سی بچہو کیڑی قبر کی اور اپنی تنہائی سی جو اپنی اہل اور اقارب سی ہوی وحشت گور کی اور تنہائی اپنی

اور تلبیہ سی جواب دینا اللہ کی پکارنیکا وقت اوٹہنی کی قبروں سی اور اسیطرح سب کاموں سی سو تحقیق ہر کام میں ایک بہید ہی
اور اوسکی خبر ایک اشارہ ہی آگاہ ہوجاتا ہی اوس سی ہر بندہ موافق اپنی استعداد کی اپنی دل کی صفائی سی اور کم ہونی
سی ہمت اپنی کی اوپر ضروریات دین کی **ف** تلبیہ کہتی ہین لبیک کہنی کو اور مرد کو لبیک کہنا باواز بلند مستحب ہی مگر اتنا
نہ چلاوی جس سی جی کو رنج پہنچی اور عورت اسطرح پر کہی کہ فقط آپ ہی سُنی دوسریکو خبر نہو **ف** حج عمر مین ایکبار فرض
ہی اور جزا اوسکی جنت ہی فرمایا آنحضرت نی العمرة الی العمرة کفارة بینہما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنة ایک عمرہ دوسری
عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہوں صغیرہ کی لئی جو درمیان اون دونوں کی ہین اور حج مقبول نہین اوسکا بدلہ مگر بہشت اور حج
کرنیوالی تین قسم پر ہین ایک مفرد دوسری قارن تیسری متمتع مفرد وہ ہی جو نری حج کا احرام باندہی قارن وہ ہی جو
حج اور عمرہ دونونکا احرام باندہی متمتع وہ ہی جو اولاً احرام عمریکا باندہی میقات سی حج کی مہینونمین اور افعال عمرہ کی
بجالاوی پہر اگر ہدی اپنی سات لایا ہی تو احرام باندہی رہی اور اگر ہدی نہین لایا تو احرام سی نکل کر مکے مین جا بیٹہی جب
موسم حج آوی تو احرام حج کا حرم سی باندہی اور حج کری ہدی وہ جانور جو قربانی کو لایا ہی **الاصل الخامس فی**
قراة القران اصل پانچوین بیان قراءۃ قرآن کی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل عبادة امتی قراءة القران
فرمایا آنحضرت نی درود اللہ کی اوپر اور سلام بہتر عبادت میری امت کے پڑہنا قرآن شریف کا ہی **ف** دوسری حدیث
مین آیا ہی کہ اقرؤا القران فانہ یاتی یوم القیمة شفیعا لاصحابہ پڑہو قرآن شریف سو تحقیق وہ آویگا دن قیامت کے
شفاعت کرنیوالا واسطی پڑہنی والون اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نے وقال علیہ الصلوة والسلام لو کان القران فی اہاب
یا بستہ ما مستہ النار فرمایا آنحضرت نی اگر ہووی قرآن ایک چمڑی خشک مین نہین چہوی گی اوسکو آگ **ف**
جب قرآن کی یہہ بزرگی ہووی تو خیال کرنا چاہئی کہ جسکو وہ یاد ہو اوسکا کیا حال ہوگا اور وہ کیونکر دوزخ مین جاویگا
ہر حرف پر قرآن کی ایک ایک حسنہ مقرر ہی حدیث شریف مین آیا ہی من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ حسنة والحسنة بعشر
امثالہا لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف جو کوئی پڑہی ایک حرف کلام اللہ کا سو اوسکی لئی نیکی ہی
اور نیکی برابر دس نیکی کی نہین کہتا مین کہ الم ایک حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک
حرف ہی یعنی الم کہنی سی تین نیکیان لکہی گئین نقل کی یہہ ترمذی نی وقال علیہ الصلوة والسلام ما من شفیع
افضل منزلة عند اللہ یوم القیمة من القران لا نبی ولا ملک ولا غیرہ فرمایا آنحضرت نی نہین کوئی سفارش
کرنیوالا بہتر مرتبہ مین نزدیک اللہ کی دن قیامت مین قرآن شریف سے نہ کوئی نبی اور نہ کوئی فرشتہ اور نہ سوا انکی **ف**
ترمذی اور ابو داود مین روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت نی یقال لصاحب القران اقرأ وارتق ورتل کما کنت ترتل فی
الدنیا فان منزلتک عند اخر ایة تقرا کہا جاوی گا قرآن پڑہنی والی کو پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہہر ٹہر کر
پڑہ جیسی کہ ٹہر کر پڑہتا تہا تو دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی ہی کہ پڑہی گا تو حاصل یہہ ہی جو قرآن
ترتیل سی پڑہتا ہی اوسکو بہشت مین درجات اعلی ملینگی وقال علیہ السلام یقول اللہ عز وجل من شغلہ قراءة
القران عن دعائی ومسئلتی اعطیتہ افضل ثواب ما اعطی السائلین فرمایا آنحضرت نی کہ کہتا ہی اللہ غالب بزرگ
جسکو باز رکہی پڑہنا قرآن کا میری دعا سی اور میری مانگنی سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سی کہ دیتا ہون مین

اٹھنے والون کو ف اس حدیث کی آخر مین یہہ ہی وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالی علی خلقہ اور بزرگی اللہ کی
کلام کی سب کلامون پر مثل بزرگی اللہ برتر کی ہی اوسکی سب خلق پر مراد اس حدیث سی یہہ ہی کہ جو کوئی قرآن ترتیب
پڑہنی مین مشغول ہو اور کچھہ دعا وغیرہ مجہسی نہ مانگے تو اوسکو دعا کرنیوالون سی زیادہ دیتا ہون من کان للہ کان اللہ لہ
جو اللہ کا ہو رہتا ہی اللہ اوسکا کارساز ہوتا ہی ف فضائل قراءۃ قرآن مین بہت حدیثیں ہین منجملہ اونکی یہہ ہے
کہ فرمایا آنحضرت نی لا حسد الا فی اثنتین رجل آتاہ اللہ القرآن فہو یقوم بہ آناء اللیل وآناء النہار ورجل آتاہ اللہ مالا فہو ینفقہ آناء
اللیل وآناء النہار نہین رشک مگر دو شخصون پر یعنی رشک کرنا کہ مین بہی ایسا ہو جاؤن کسی پر نچاہی مگر دو پر ایک وہ
کہ دیا اللہ تعالی نی اوسکو قرآن یعنی حافظ ہی پس وہ قیام کرتا ہی اوسکی ساتہ اوقات شب مین اور اوقات روز مین
اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو اوقات شب مین اور اوقات روز مین یعنی رات دن قرآن
پڑہتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی واعلم ان لقراءۃ القرآن آدابا ظاہرۃ واسرارا باطنۃ اما الآداب الظاہرۃ فمنہا
جان تحقیق واسطی پڑہنی قرآن کے آداب ظاہر مین ہین اور اسرار باطن مین ہین سو ظاہر کی ادابین ہین الاول ان تقرأ باحترام
وتعظیم ولن یلزم الحرمۃ قلبک ما لم یلزم ہیئۃ الحرمۃ ظاہرک فقد عرفت کیفیۃ علاقۃ القلب بالجوارح
وجوارح تفاض الانوار منہا الیہ وہیئۃ الحرمۃ ان تجلس وانت علی الطہارۃ ساکنا مطرقا مستقبل القبلۃ
غیر متکئ ولا متربع ولا نائم کما تجلس بین یدی المقری وتقرأ بترتیل وتفخیم وتودید فاعد حرفا بعد حرف من غیر
ھذرمۃ قال ابن عباس رضی اللہ عنہ لان اقرأ اذا زلزلت والقارعۃ اتدبرہما احب الی من ان اقرأ البقرۃ
وآل عمران تہذیرا یعنی یہہ کہ پڑہی تو ساتہ عزت وحرمت کے اور نہو گی حرمت تیری دل مین جبتک نہ بناوی گا تو شکل
حرمت کی ظاہر مین تحقیق پہچان چکا تو کیفیت علاقہ دل کی ساتہ ہاتہہ پاؤن وغیرہ کی اور سبب پہنچنی نورون کا جوارح
سی دل کیطرف اور صورت حرمت کی یہہ ہی کہ بیٹہی تو اور تو پاک ہو چپ چاپ سر نیچی کئی ہوی موہنہ قبلہ کیطرف
بغیر تکئی کی اور نہ چار زانو اور نہ سوتا ہوا جیسی تو بیٹہتا ہی سامنی پڑہانیوالی کی اور پڑہی تو ٹہہر ٹہر کر اچہی طرح سی اور ادا
کری تو ایک ایک حرف کو پیچہی حرف کے بغیر شتابی کی کہا ابن عباس نی راضی ہوا ونسی خدا تحقیق یہہ کہ پڑہون مین سورہ اذا زلزلت
اور سورہ قارعہ اور فکر کرون اوسمین یہہ دوست تر ہی طرف میری ساتہ سی کہ پڑہون مین سورہ بقرہ اور سورہ
آل عمران جلدی جلدی ف یہہ ترایر پڑہنا سکونت اور فائدہ سی بہتر ہی اوس سی بہت پڑہنی سی جسمین جلدی کری
الثانی ان تشوق فی بعض الاوقات الی اقصی درجات الفضل فیہ وذلک بان تقرأ فی الصلوۃ قائما
خصوصا فی المسجد وباللیل لان القلب باللیل اصفی لانہ افرغ فانک وان تخلو بالنہار فتردد الخلق
وحرکتہم واشغالہم یحرک باطنک ویشغلک خصوصا ان کنت تتوقع ان تطلب الشغل من الاشغال
بالمہمات ولو اضطجعت من غیر طہارۃ فلا یخلو عن الفضل فان اللہ سبحانہ اثنی علی الجمیع
الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم الایۃ ولکن ما ذکرناہ فی زیادۃ الفضل فان کنت
... فلا یسہل علیک ترک الفضل وقال علی رضی اللہ عنہ من قرأ القرآن وہو قائم فی
الصلوۃ کان لہ بکل حرف مائۃ حسنۃ ومن قرأہ وہو جالس فی الصلوۃ کان لہ بکل حرف خمسون حسنۃ ومن قرأ

فی غیر صلوٰۃ وضوء علی وضوء فخمس عشر حسنۃ ومن قرأ علی غیر وضوء فعشر حسنات دوسری یہہ اشتیاق ہو تو
بعضی دنون مین طرف نہایت درجہ بزرگی کی اونمین ایک یہہ ہی کہ پڑہی تو نماز مین کہڑا ہوکر خصوصاً مسجد کی اندر
وقت شب مین اسلیئے کہ دل رات کو بہت صاف ہوتا ہی سواسطی کہ رات فرصت کا وقت ہی پس تحقیق تو اگرچہ خلوت اختیار
کری ونکو سوا آنا جانا لوگون کا اور اونکی حرکت ونکی شغلونمین حرکت دیتی ہی تیری دلکو اور باز رکہتی ہی تجہکو خاص کر اگر ہو تو
آرزومند اسبات کا کہ طلب کی بتوکوی شغل شغلونمین سی اور جسطرح سی پڑہی تو اگرچہ لیٹا ہو تغیر طہارت کی نہین خالی بزرگی سی
تحقیق اللہ کی تعریف کی سب اور فرمایا وہ جو یاد کرتی ہین اللہ کو کہڑی اور بیٹہی اور کروٹ پر لیٹی اور دہیان کرتی ہین
آسمان اور زمین کی پیدایش مین اے رب ہماری تونی یہہ عبث نہین بنایا تو پاک ہی عیب سے سو ہمکو بچا دوزخ کی عذاب سے
لیکن وہ بات جو کہی سو بزرگی کی زیادتی کی ہی سوا اگر ہی تو سودا گرون سی راہ آخرت کے سو نہ آسان ہوگا تجہی
ترک کرنا فضیلت کا اور کہا حضرت علی نی جو پڑہی قرآن کو اور وہ کہڑا ہو نماز مین ہونگی اوسکو ہر حرف کے ساتہ سو نیکی اور
جو پڑہی اور وہ بیٹہا ہی نماز مین اوسکو ہر حرف کی پیچہی پچاس نیکی ہی اور جو پڑہی بغیر نماز کی اور اوسکو وضو ہی سو
اوسکو پچیس نیکیان ہین اور جو پڑہی بی وضو اوسکو دس نیکی ہین الثالث فی مقدار القرأۃ ولہ ثلث درجات
ادناہا ان تختم فی الشہر مرۃ وافضاہا ان تختم فی ثلثۃ الایام قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من قرء القرآن فی
اقل من ثلث فلم یفقہ واعدلہا ان تختم فی الاسبوع واما الختم فی کل یوم فغیر مستحب وایاک ان تتصرف
بعقلک فتقول ما کان خیرا ونافعا فکل ما کان اکثر کان انفع وان عقلک لا یہتدی الی اسرار الامور الالہیۃ
وانما تتلقاہا القوۃ النبویۃ فعلیک بالاتباع فان خواص الامور لا تدرک بالقیاس اوما تری کیف ماہیت
عن الصلوٰۃ جمیع النہار وامرت بترکہا بعد العصر وبعد الصبح وعند الطلوع والغروب والزوال وذلک ینتہی
الی قدر ثلث النہار کیف واثر الفساد ظاہر علی قیاسک ہہنا فانہ کقول القائل الدواء نافع للمریض فکل ما کان اکثر
فہو انفع وانت تعلم ان کثرۃ الدواء ربما یقتل تیسری اندازہ پڑہنی کا یعنی کتنا پڑہی اور اوسکی تین درجی ہین کمتر اوسکا
یہہ ہی کہ ختم کری مہینہ مین ایکبار اور زیادہ اوسکا یہہ ہی کہ ختم کری تین دن مین فرمایا آنحضرت نی جسنی پڑہا قرآن کو تین دن
سی کم مین سو نہین سمجہا اوسکو اور میانہ روی اونمین یہہ ہی کہ ختم کری ایک ہفتہ مین اور ختم کرنا ہر دن مین مستحب نہین اور
خبردار جو تو دخل دی اپنی عقل کو اور کہی تو جو چیز بہتر اور فائدہ مند ہی سو وہ جتنی زیادہ ہوگی اوتنا ہی نافع ہی ہو تیری عقل نہین
سمجہ سکیگی بہیدون امور الٰہی کو اور سوا اسکی نہین کہ پالیتی ہی اوسکو قوت نبوی سو تجہکو لازم ہی پیروی پس تحقیق خاص
خاص باتین نہین سمجہ سکتا اوسکو قیاس سے کیا تو نہین دیکہتا کہ کیونکر منع کیا گیا تو نماز سی ساری دن کی اور حکم کیا گیا تو
ساتہ ترک کرنی اوسکی پیچہی عصر کی اور پیچہی صبح کی اور وقت نکلنی اور ڈوبنی آفتاب کی اور وقت زوال کے اور
یہہ حساب پہنچتا ہی طرف تہائی حصہ دن کی کیونکر نہین اور اثر فساد کا ظاہر ہی تیری سمجہہ پر اسکو یاد رکہہ یہہ بات مثل قول
قائل کے ہی کہ دوا نفع بخشتی ہی بیمار کو سو جسقدر زیادہ ہوگی زیادہ نفع بخشیگی اور تو جانتا ہی تحقیق بہت کرنا دوا کا اکثر
مار ڈالتا ہی **ف** طریقہ ماثورہ جو مصداق خیر الامور اوسطہا ہی وہ یہی ہی کہ کلام مجید اور فرقان حمید کو ایک ہفتہ
کاملہ مین ختم کری اور طرز اوسکی ختم کا یہہ ہی کہ جمعہ کی دن فاتحہ سی سورہ مائدہ تک پڑہی اور شنبہ کو سورہ انعام سی

سورہ توبہ تک اور شنبہ کو سورہ یونس سی بنی اسرائیل تک اور دوشنبہ کو سورہ طٰہٰ سی قصص تک اور سہ شنبہ کو عنکبوت سی ص تک
اور چہارشنبہ کو سورہ زمر سی رحمن تک اور پنجشنبہ کو سورہ واقعہ سی آخر قرآن مجید تک جس گہڑی پہر تک سجدہ کری اور ختم
قرآن پڑہی اور درود مشہور پڑہی واما الاسرار الباطنة فخمسة لیکن بہید باطن کی سو پانچ ہین الاول ان تستشعر في اول قراءتك
عظمة الكلام باستشعار تعظيم المتكلم فتحضر في قلبك العرش والكرسي والسموات والارض وما بينهما من الجن
والانس والحيوانات والنباتات وتتذكر ان الخالق لجميعها والحدولها الكل في قبضة قدرته مردودون بين
فضله ورحمته وانك تريد ان تقرأ كلامه وتنظر به الى صفة ذاته وتطالع جمال علمه وحكمته وتعلم انه كما ليس
ظاهر المصحف الا المطهرون بظواهرهم فهو محجوب عن غيرهم فكذلك حقيقة معناه وباطنه محجوب عن باطن
القلب الا اذا كان مطهرا من كل رجس ونجس من خبائث الباطن ولمثل هذا التعظيم كان عكرمة رضي الله
عنه اذا نشر المصحف ربما غشي عليه ويقول هذا كلام ربي پہلی یہ خیال کری تو شروع قراءة اپنی مین بڑائی کلام
کی سبب سمجھنی بڑائی خدا کی پہر حاضر کری تو اپنی دل مین عرش کو کرسی کو آسمانون اور زمین کو اور جو انکی درمیان سے ہے
جنون اور آدمیون اور جانورون اور روئیدگی سی اور تو یاد کری کہ پیدا کرنیوالا ان سب کا ایک ہی ہی اور یہ سب اوسکی
قبضہ قدرت مین لوٹی پہیرے گئی ہین درمیان اوسکی مہربانی اور رحمت کی اور تو اراده کری کہ پڑہی اوسکا کلام اور
خیال کری اوسکی سبب سی طرف صفت ذات اوسکی کی اور دیکہی تو جمال اوسکی علم اور اوسکی حکمت کا اور جانی تو یہ اوسکو
کہ جیساکہ نہین چہوتی ظاہر مصحف کو مگر وہی جنکا ظاہر پاک ہی سو وہ پردی مین ہی غیرون سی سو اسیطرح پر حقیقت اوسکے
معنی اور باطن کی پوشیدہ ہے باطن دل سی مگر اوسوقت کہ پاک ہو دل سب گندگیون اور باطن کے ناپاکیون سی اور اسیطرح
کی تعظیم کے لئی تہی عکرمہ صحابی راضی ہوا اوسنی اسد جسوقت کہولتی قرآن کو اکثر بیہوش ہو جاتی **ف** یعنی قرآن شریف
کی تلاوت کی لئی ظاہر و باطن دونو پاک چاہئین واعلم انه لولا ان انوار كلامه العزيز بعظمته غشيت بكسوة
الحروف لما اطاقت القوة البشرية سماعه لعظمته وسلطانه وسبحات نوره ولولا تثبيت الله موسى صلوات الله
عليه لما اطاق سماعه مجردا عن كسوة الحروف وكان صوتا كما لم يطق الجبل مبادي تجليه حتى صار دكا اور جان
اسباتو کہ تحقیق نور اوسکی کلام غالب کے اور اوسکی عظمت کے چہپائی جاتی لباس مین حرفونکی تو نہ طاقت ہوتی قوت
بشر کو اوسکی سننی کی اور اوسکی بڑائی اور غلبہ کی جہت سی اور اوسکی نور کی بزرگی کی سبب سی اور اگر نہ مضبوط رکہتا اللہ
موسی کو درود اللہ کا اوپر تو نہ سن سکتی اوسکو جدا کر کے خالی لباس سی حرفون اور آوازون کی جیسی نہ اوٹہا سکا
پہار شروع تجلی اوسکو یہانتک کہ ہوگیا پارہ پارہ یعنی برابر ہوگیا ڈہی کر **ف** فرمایا اللہ سبحانہ فلما تجلى ربه للجبل جعله
دكا وخر موسى صعقا پہر جب نمود ہوا رب اوسکا پہار کیطرف کیا اوسکو ڈہا کر برابر اور گر پڑا موسی بیہوش **ف**
موضح القرآن مین لکہا ہی حضرت موسی کو حق تعالی نی بزرگی دی کہ فرشتی بغیر خود کلام کیا اونکو شوق آیا کہ دیدار بہی
دیکہون اوسکی برداشت نہوئی اس سی معلوم ہوا کہ حقتعالی کو دیکہنا ہو سکتا ہی کیونکہ نمودار ہوا تہا پہار کیطرف لیکن دنیا
کی وجود کو برداشت نہوئی پہار ٹوٹ گیا اور حضرت موسی بیہوش گری تو آخرت کی وجود کو برداشت ہوگی وہان دیکہنا
تحقیق ہی انتہی بعبارته الثاني ان تقرأ متدبرا للمعانيه ان كنت من اهله وكل مجرى لسانك به في غفلة فاتك

ولا تعتد به من عملك لان الترتيل في الظاهر ممكن مع التدبر قال علي رضي الله عنه لا خير في عبادة لا فقه
فيها ولا في قراءة لا تدبر فيها واياك ان تصير مشغوفا بعدد الختمات على نفسك فلان تردد اية واحدة
ليلة تتدبرها خير لك من ختمتين فقد قرا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم فرددها عشرين
مرة وقال ابو ذر قام رسول الله صلى الله عليه وسلم بنا ليلة فقام باية يرددها ان تعذبهم فانهم عبادك وقام
تميم الداري ليلة بقوله ام حسب الذين اجترحوا السيئات الاية وقام سعيد بن جبير ليلة بقوله وامتازوا اليوم
ايها المجرمون ولعل الاليق بك ما قاله بعض العارفين اذ قال لي في كل جمعة ختمة وفي كل شهر ختمة وفي كل
سنة ختمة ولي ختمة منذ ثلثين سنة ما فرغت عنها بعد وذلك بحسب درجات التدبر فان القلب في بعض
الاوقات لا يحتمل التدبر الطويل فليكن للتدبر الطويل ختمة خاصة دوسري يہہ پڑہي تو سوچتا ہوا اوسکي معاني کو اگر يہي
تو پڑہا ہوا اور جو کچہہ پڑہ جاوي تيري زبان غفلت مين سو پہير اوسکو اور نہ شمار کر تو اوسکو اپني عمل سي اسلئي کہ ٹہر ٹہر کر
پڑہنا ظاہر مين ممکن ہي باوجود فکر کرني کي کہا حضرت علي رضي الله عنہ ني نہين بہتري اوس عبادت مين جسمين سمجہہ
نہين اور نہ اوس قراءة مين جسمين فکر نہين اور نگاہ رکہہ تو آپ کو اس بات سي کہ ہو جاوي تو فريفتہ شمار کرني ختمون کي
اپني نفس پر سو تحقيق سوچ کر پڑہنا ايک آيت کا ايک رات مين بہتر ہي تيري لئي دو ختم کرني سي سو تحقيق پڑہي آنحضرت ني
بسم الله الرحمن الرحيم پہر تکرار کي اوسکي بيس بار اور کہا ابو ذر ني کہڑي ہوئي آنحضرت درود الله کا اوپر اور سلام ہمارے
سات ايک رات سو پڑہا کئي يہہ آيت ديرتک ان تعذبهم فانهم عبادك اور پڑہتي رہي تميم رازي ايک رات اس آيت کو
ام حسب الذين اجترحوا السيئات الاية اور پڑہا کئي سعيد بن جبير ايک رات يہہ آيت وامتازوا اليوم ايها المجرمون اور شايد لايق
تجہکو وہ ہي جو کہا بعضي عارفون ني جس وقت کہا ميري لئي ہر جمعہ مين ايک ختم ہي اور مہينہ مين ايک ختم ہي اور ہر سال مين
ختم ہي اور ميري لئي ايک ختم ہي تيس برس سي نہين فرصت پايا مين اوس سي ابتک اور يہہ موافق درجون فکر کي ہي سو تحقيق
بعضي وقت نہين اوٹہا سکتا بڑي فکر کو پس چاہئي کہ ہو واسطي فکر دراز کي ايک ختم خاص کر **ف** حاصل يہہ ہي
ن ہر جمعہ مين ايک ختم کرتا ہون اور ہر مہينہ مين اور ہر سال مين اور مين تو ہميشہ ختم کرتا ہون تيس برس سي اور فراغت
ن ملتي اوس سي ابتک معني اون آيتون کي جو مذکور ہوئين يہہ ہين بسم الله الرحمن الرحيم شروع الله کي نام سي جو بڑا
ن ہي رحمت والا ان تعذبهم فانهم عبادك اگر تو انکو عذاب کري تو وہ بندي تيري ہين ام حسب الذين اجترحوا
السيئات ان نجعلهم كالذين امنوا وعملوا الصالحات سواء محياهم ومماتهم ساء ما يحكمون کيا خيال رکہتي ہين جنہون ني کمائين
ت کہ ہم کر دين گي انکو برابر انکي جو يقين لائي اور کئي بہلي کام ايک سا اونکا جينا اور مرنا بري دعوي ہين جو کرتي
وامتازوا اليوم ايها المجرمون اور تم الگ ہو جاؤ آج اي گنہگارو والثالث ان تجتني في تدبرك ثمار المعرفة
عن اغصانها وتقتبسها من اوطانها ولا تطلب الترياق من حيث يطلب منه الدرر ولا الجوهر من حيث
يطلب منها المسك والعود فان لكل ثمرة غصنا ولكل جوهرة معدنا وانما يتيسر هذا لك بان تعرف الاصناف
التي حصرنا فيها اقسام القران فهي عشرة معادن فما يتعلق من القران بالله تعالى وصفاته وافعاله
فمنه معرفة الجلال والعظمة وما يتعلق بالارشاد الى الطريق المستقيم فاقتبس منه معرفة الرحمة

والتلطف ولحكمته وما يتعلق باهلاك الاعداء فاقتبس منه معرفة العزة والاستغناء والقهر والتجبر وما يتعلق
باحوال الانبياء فاقتبس منه معرفة اللطف والنعمة والفضل والكرم وكذلك من كل صنف ما يليق
به ولا تنظرن اليها بعين واحدة وشرح ذلك يطول تیسری یہہ چیز تو اپنی فکر مین پہل معرفت کی اوسکی شاخون سی
اور چن لی تو اوسکو اوسکی جگہون سی اور تو مت طلب کر تریاق کو اس راہ سی کہ تو طلب کرتا ہی اوس سی دول اور نہ طلب کر
جواہر کو اس راہ سی کہ تو طلب کرتا ہی اوس سی شک اور اگر تو سونچ تحقیق ہر پہل کی لیے ایک شاخ ہی اور ہر جوہر کی لیے ایک کان ہی اور دوا کی نہر
کا سامان جاتی ہی پہر جب بچہان لیگا تو اون قسمونکو جنمین کیا ہمنی اقسام قرآنکو اور یہہ ہین معدن مین جو چیز متعلق ذات الہی کی ساتہہ اور رنگ
صفت اور کامونسی ہین اوسکی معرفت بزرگی اور برائی کی اور جو چیز متعلق ہی ہدایت سی وہ سب کیطرف چن اوس سی تیری صفت رحمت اور مہربانی اور حکمت
کی اور جو چیز متعلق ہی دشمنونکی ہلاک کرنی سی چن اوس سی معرفت عزت اور بی پرواہی اور غلبہ اور صلاح اور فساد کی
اور جو چیز متعلق ہی نبیون کی حال سی چن اوس سی معرفت مہربانی اور نعمت اور بزرگی اور بخشش کی اور اسیطرح ہر قسم مین
جو چیز مناسب ہو اور مت نظر کر تو اوسکی طرف ایک آنکھہ سی اور اسکی شرح دراز ہی ف قرآن شریف مین جسطرح کا مضمون
پیش آتا ہی اوس سی اوسکی مناسبات کو سمجھہ لے مصنف نے یہان اسکی سمجھائی کی چند مثالین تا دین مثالین کا حصر
دشوار ہی الرابع ان تتخلى عن موانع الفهم وهي الاكنة التي تمنع من الفقه قال الله تعالى وجعلنا على قلوبهم اكنة
ان يفقهوه وفي آذانهم وقرا وقال النبي عليه الصلوة والسلام لولا ان الشياطين يحومون على قلوب بني آدم
لنظروا في ملكوت السموات واعلم ان معاني القرآن من جملة الملكوت وانما حروفها من عالم الشهادة والاكنة
التي يبتلى بها المتقي المتعطش الى القرآن واما ما يبتلى به ضعيف الايمان من حجاب الشك والجحود وما يبتلى
به المنهمك في الدنيا من حجاب الشهوات المستغرقة للقلب فذلك جلي لا يخفى كونه مانعا من فهم لطايف
القرآن واقتباس انواره وبها يحجب اكثر الخلق واما العباد والمجتهدون بطريق الله تعالى يحجبون بنوع آخر من الحجب هما
الوساوس الصارفة للقلب الى التفكر في النية وانها كيف كانت في الابتداء وهل بقيت الآن وهل هو
مخلص في الحال هذا ان كان في الصلوة واذا الوساوس الصارفة له الى تصحيح مخارج الحروف والتشديد فيها و
اعادتها لاجل ذلك وهذا يجري في الصلوة وغيرها وكيف يطلع اسرار الملكوت قلب مصروف الى مطالعة
الشفتان وكيفية اطباقهما واللسان والحنك وكيفية انسلال الهواء من اصطكاكهما ومعنى تقطيع
الحروف وتصحيحها چوتھی یہہ کہ خالی ہو تو اون چیزونسی جو منع کرتی ہین سمجھنی سی اور یہہ ایسی پردی ہین جو منع کرتی ہین
سمجھنی سی فرمایا اللہ تعالی نے اور ہمنی اون کی دلون پر غلاف رکھی ہین کہ اوسکو نہ سمجھین اور اونکی کانون پر بوجھہ اور فرمایا
آنحضرت نے اوپر درود اور سلام اگر نہوتی یہہ بات کہ پہرتی ہین شیاطین گرد اگرد دلون بنی آدم کی تو دیکھہ لیتی پوشیدہ چیزین
آسمانونکی اور جان تحقیق معانی قرآن کی منجملہ ملکوت کی ہین اور سوا اسکی نہین کہ حرف اوسکی عالم شہادت سی ہین اور
وہ غلاف جنمین مبتلا ہوتا ہی پرہیزگار پیاسا حق کی طلبی کا دو طرح پر ہین ایک وہ ہی جسمین مبتلا ہوتا ہی ضعیف الایمان
شک اور انکار کی پردہ سی اور ایک وہی جسمین مبتلا ہوتا ہی ڈوبا ہوا دنیا مین حجاب سی اون شہوتونکی جنمین ڈوب
گیا دل سو یہہ بات تو ظاہر ہی نہین پوشیدہ کہ اسکی منع کرنی ہین سمجھنی سی باریکیون قرآن کی اور چہننی سی اوسکی نورون کے

اور ان دو بلاؤں میں مبتلا ہیں اکثر لوگ لیکن عبادت کرنیوالی اور تنہا چلنے والی اسکی راہ کی روکی جائیں اور دوسری
ایک وسوسہ جو پھیر دیتا ہی دل کو طرف فکر کرنی کی نیت میں کہ کیونکر ہوئی وہ نیت شروع میں اور کیا باقی ہی وہ اب تک
اور کیا وہ خالص ہی اب بھی یہہ اسوقت ہوتا ہی جب ہوتا ہی نماز میں اور یہ وہ وسوسہ جو پھیر دیتا ہی بلکا نکو طرف صحیح نکالنی
مخرجوں حروف کی اور شک کرنی کی اوسمیں اور پھر اعادہ کرنا اوسکا اسی سبب سے اور یہہ وسوسہ ہوتا ہی نماز میں اور سوا
اوسکی اور کیونکر دیکھیگا ملکوت کے بھیدونکو وہ دل جو مصروف ہے دیکھنے میں دونوں لبوں کی اور کیفیت میں اوسکی ملنی کی
اور زبان اور تالو کی اور کیفیت نکلنی ہوا کی دونوں لب کے ملنی سی اور یہی معنی ہیں تقطیع حروف اور اوسکی تصحیح کی یعنی
بعضی آدمیوں کو یہہ وسوسہ پیدا ہوتا ہی نیت نماز کی کیونکر کی وہ خالص اللہ ہوئی یا نہیں اور بعضی آدمیوں کو وسوسہ صحیح
نکالنی حرفونکا ہوتا ہی کہ وہ اس سبب سے بار بار پڑھتی ہیں اور اونکو خیال اسی لب و زبان کا رہتا ہی کہ حروف کیونکر ادا ہوئی سو جو
لوگ ایسی ہوں اونکو بھلا اسرار باطن کے کیا معلوم ہوں المنعۃ الثانی التقلید لظواہر معانی القرآن والجمود علیہ
وذلک حجاب عظیم عن الفہم ولست اعنی بہ التقلید الباطل کتقلید المبتدع بل التقلید الحق ایضا فان الحق
الذی کلف الخلق اعتقادہ لہ درجات ولہ مبدأ ظاہر فہو کالقشر والمثال ولہ غور باطن وہو کاللباب
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للقرآن ظہرا وبطنا وحدا ومطلعا فالجامد علی الظاہر الظان انہ لیس
وراءہ مرقی یرتقی الیہ کیف یتصور ان ینکشف لہ الاسرار فقد کلف الخلق مثلا ان یعتقدوا ان اللہ تعالی
یری ولکن الرویۃ ظاہر وسمع من اعتقد ان رویۃ اللہ تعالی تناسب الرویۃ التی یالفہا الانسان فی ہذا العالم
کیف یتصور ان یطلع علی سر قولہ لن ترانی فکیف یفہم ان ذلک ممتنع فی ہذہ الحیوۃ الدنیا فی ہذہ العین
الموقوفۃ علی الاحاطۃ ہذہ الجہات والاقطار وکیف یفہم قولہ لا تدرکہ الابصار مع قولہ وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ ویکفیک ہذا المثال الواحد فلسنا نقصد فی ہذہ الاصول الا التلویحات بمبادی
الاسرار تشویقا للمستعدین لطالبہا دوسری قسم تقلید کرنا ظاہر معنی قرآن کا اور اوسپر جمے رہنا اور یہہ ایک بڑا
حجاب ہی سمجھنی سے اور میں نہیں ارادہ کرتا اس سے تقلید باطل کو مثل تقلید کرنی اہل بدعت کی بلکہ ارادہ کرتا ہوں تقلید
حق کا بھی سو تحقیق ایسا حق کہ حکم کیے گئی لوگ اوسکی اعتقاد کرنی کا اوسکی لیے درجی ہیں اور اوسکی لیے ایک شروع ظاہر
میں ہی اور وہ مانند پوست اور مثال کے ہی اور اوسکی لیے ایک فکر باطن کی ہی اور وہ مانند مغز کی ہی فرمایا آنحضرت
نے درود اللہ کا اوپر اور سلام تحقیق قرآن کی لیے ایک ظاہر ہی اور ایک باطن ہی اور ایک حد ہی اور ایک جگہہ خبردار
ہونی کی سو جم جانیوالا ظاہر معنی پر گمان کرنیوالا اس بات کا کہ نہیں ہے اوسکی سوا کوئی جگہہ ترقی کی کہ ترقی کری اوسکیطرف
کیونکر ہوسکتا ہی کہ کھلجائیں اوسپر بھید سو تحقیق لوگ حکم کیے گئی مثلا اس بات کے کہ بیشک اللہ برتر دیکھا جائیگا
لیکن دیکھنی کی لیے ایک ظاہر ہی اور ایک باطن ہی پس جو شخص اعتقاد کری اس بات کا کہ تحقیق دیکھنا اللہ برتر کو مناسب
ویسی دیکھنی کی ہی جسکو پاتا ہی آدمی اس جہان میں کیونکر ہوسکتا ہی کہ مطلع ہوجاوی بھید پر اوسکی قول کی جو
لن ترانی ہی پس کیونکر سمجھیگا کہ یہہ رویت محال ہی اس دنیا کی زندگی میں ساتھ اس آنکھ کی جو ٹہری ہوئی ہی دیکھنی
پر ان طرفوں اور جانبوں کی اور کیونکر سمجھیگا اوسکی قول کو جو لا تدرکہ الابصار ہی ساتھ قول اوسکی کی جو وجوہ

یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ ہی اور تجھکو کافی ہی یہہ ایک مثال سو ہم نہین قصد کرتی ان اصول مین مگر اشارہ کرنا طرف
شرع بھیدون کی واسطی شوق دلانی اونکی خواہش مندونکی دستگیری **ف** تقلید لغت مین کہتی ہین حمایل کر دنا
مین ڈالنی کو اور اہل شرع کی نزدیک پیروی کرنا ایک شخص غیر معصوم کی بلا دلیل شرعی کی سو جو لوگ تقلید ظواہر معانی قرآن
کی کرتی ہین اونکو معانی باطن سی کچھہ بہرہ نہین اور وہ ہرگز اسرار اوسکی نہین سمجھہ سکتی سلفی کہ ظاہر آیات سی معلوم
ہوتا ہی کہ آدمی کو طاقت نہین کہ خدا کو دیکھہ سکی حالانکہ وہی آیتین دلالت اوپر دیکھی جانی خدا کی کرتی ہین جیسی قول
اللہ برتر کا لن ترانی ہی یعنی تو مجکو ہرگز نہ دیکھیگا قصہ اس آیت کا یہہ ہی کہ جب اللہ تعالی حضرت موسی سی بواسطہ کلام کیا
انکو شوق آیا کہ دیدار بھی دیکھاوی اس سی نکلا کہ حق تعالی کو دیکھنا بھی ہو سکتا ہی کیونکہ نمودار ہوا تھا پہاڑ کیطرف لیکن
دنیا کی وجود کو برداشت نہوئی اور وہ ٹوٹ گیا اور آخرت مین برداشت ہوگی اور وہان دیکھنا تحقیق ہی اور اسیطرح یہہ آیت
شریف کہ لا تدرکہ الابصار نہین پہونچتین اوسکو آنکھین یعنی آنکھہ مین یہہ قوت نہین کہ اوسکو دیکھہ لی مگر جو وہ آپ کو
دکھاوی تو ہو سکتا ہی اور جیسی یہہ آیت کہ صاف دلالت رویت پر کرتی ہی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ کتنی
مونہہ اوسدن تازی ہین اپنی رب کیطرف دیکھتی اب یقینا معلوم ہوا کہ آخرت مین اللہ کو دیکھنا ہی گمراہ لوگ منکر مین جو اونکی
نصیب مین نہین اور وہ اسرار قرآن اور اوسکی باطن سی آگاہ نہین اور سبب اسکا شامت تقلید ہی کہ جو ظاہر پر پایا
اوسپر قناعت کرکی بیٹھہ رہے اور یہہ نہ سمجھی کہ قرآن کی لئی ظاہر اور باطن دونون ہین جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہی جو اوپر
مذکور ہوئی اور تفصیل معنی حدیث کی یہہ ہی کہ مراد ظاہر سی یہہ ہی کہ سب اہل زبان اوسکو سمجھتی ہین اور مراد باطن سی یہہ
کہ بندگان خاص حقتعالی کی اوسپر مطلع ہین اور حد یعنی طرف اور نہایت کی یعنی ہر ایک ظاہر و باطن کی ایک حد اور نہایت ہی اور
ہر حد اور نہایت کی لئی ایک مطلع ہی یعنی مقام کہ اوسپر چڑہتی ہی یعنی اوسکی حاصل کرنیسی آدمی مطلع ہوتا ہی اور پس
حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکھنا عربیت کا ہی اور اون علوم کا کہ ظاہر معنی قرآن کی ساتھہ اوسکی متعلق ہین اور
معرفت اسباب نزول کی اور ناسخ اور منسوخ کی اور مانند اسکی اور مطلع باطن کا ریاضت ہی اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اوسپر اور
پاک کرنا نفس کا اور صاف کرنا دلکا اور سوا اسکی نہین کہ جبھی اوسکی حاصل کرنی کی باطن قرآن پر مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنہ
نی معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ ظہر سی مراد لفظ قرآن کی ہی اور بطن سی مراد تاویل اوسکی اور مطلع سی مراد فہم یعنی سمجھہ
اوسکی کہ فکر کرنیوالی پر تاویل اور معانی اوسکی جیسی کھلتی ہین اوسکی غیر پر نہین کھلتی الخامس لا تقتصر علی اقتباس
الانوار بل تضیف الیہ اقتباس الاحوال والآثار وذلک ان لا تقرأ آیۃ الا ان تصیر بصفتہا فیکون لک بحسب کل
فہم حال و وجد فعند ذکر الرحمۃ و وعد المغفرۃ تستبشر کانک تطیر من الفرح وعند ذکر الغضب وشدۃ العقاب
تتضائل کانک تموت من الفزع وعند ذکر اللہ واسمائہ وعظمتہ تتطاطا وتتصاغر کانک تنمحی من مشاہدۃ
الجلال وعند ذکر الکفار ما یستحیل علیہ من الولد والصاحبۃ تنکسر وتخفض الصوت کانک تنطمس من الحیاء وکذلک فی
کل صنف من اصناف العشرۃ وشرح ذلک یطول فلیظہر اثر ذلک علی جوارحک من بکاء عند الخوف وعرق جبین
عند الحیاء واقشعرار جلد وارتعاد فرائص عند الہیبۃ والاجلال وانبساط فی الاعضاء واللسان والصوت عند
الاستبشار وانقباض فیہا عند الاستشعار فاذا فعلت ذلک اشترک فی نیل حظ القرآن جمیع اعضائک

وجد

وفاضت آثار القراءة على عوالمك الثلث عني عالم الملكوت وعالم الجبروت وعالم الشهادة واعلم انك مركب
من العوالم الثلث وفيك من كل عالم جزء. پانچوین یہہ کہ اکتفا کری تو جنی پر بوزونکی بلکہ زیادہ کری تو اوپر جتنا احوالون اور
نشانیونکا اوریہہ سطرح ہی کہ پڑہی تو کوئی آیت مگر ہوجاوی تو اوسکی صفت پر پس ہوگا تجو موافق ہر سمجہہ کی ایک حال وروجد سو
نزدیک ذکر رحمت اور وعدہ بخشش کے خوش ہو تو گویا تو اوڑا جاتا ہی خوشی سی اور وقت ذکر غصہ اور شدت عذاب کی غمگین ہو تو
گویا تو مرا جاتا ہی خوف اور ڈر یا وسی اور وقت ذکر اللہ کی ور اوسکی ناموں کی اور اوسکی بڑائی کی فروتنی کری تو اور حقیر ہو تو گویا تو
گہٹا جاتا ہی دیکہنی جلال سی اور وقت ذکر کافرون کی اوس چیز کا جو محال ہے اوپر اللہ کی اور ساتہہ اللہ کی شکستہ خاطر ہو تو اور پاک
کری تو آواز کو گویا کہ تو مٹا جاتا ہی شرم سے اور اسیطرح ہر قسم مین دس قسمون سی اور اسکی شرح لمبی ہی اور چاہی کہ ظاہر ہوا اثر
اسکا تیری ہات پاؤن پر ونی سی وقت ذکر اللہ کی اور پیشانی کی پسینی سی نزدیک شرم کرنی کی اور بال کہڑی ہونے
پوست سی اور پہر جانی رگون سی وقت وحشت اور جلال کی اور کشادگی ہات پاؤن اور زبان اور آواز سی وقت خوشی کی و
آنکہ اوسمین وقت ڈر کی پس جس گہڑی کریگا تو ایسا تو نیک ہوجائیگی باطن مین قرآن کی نرمی کی سب اعضا پر تیری
اور پہنچینگی نشانیان پڑہی قرآن کی تینون جہان تیری پر مراد اوس سی عالم ملکوت اور عالم جبروت اور عالم شہادت ہے
اور جان تحقیق تو بنایا گیا ہی ان تینون جہان سی اور تحقیق ہر جہان سی ایک جز ہی ف دل عالم ملکوت سی ہی اور سینہ
عالم جبروت سی اور ہات پاؤن وغیرہ عالم شہادت سی ہی واعلم ان محض انوار المعرفة تفيض من عالم الملكوت
فتفيض منه سر القلب لانه ايضا من الملكوت واما آثارها من الخشية والخوف والسرور والهيبة وسائر الاحوال
فانها تهبط من عالم الجبروت فتهبط الى الصدر الذي هو من عالم الجبروت وهو عالم آخر من عوالمك كنينا
عنه بالصدر كما كنينا عن الاول بالقلب لان عالم الجبروت بين عالم الملكوت وبين عالم الشهادة كما ان الصدر
بين القلب والجوارح واما البكاء والشهقة والاقشعرار وانفاذ الفرائص فتنزل من عالم الشهادة وتهبط
الجوارح لانها من عالم الشهادة وما اراك تفهم من القلب غير اللحم الصنوبري الشكل ومن الصدر غير
العظام المحيطة به فانك لا تدرك من كل شيء الا غلافه وقشره وما ابعد ذلك فان هذا يوجد للميت والبهيمة
ولا تنزل عليه انوار المعارف والعلوم ولا آثارها من الخشية والهيبة والسرور وان اردت ان تستنشق
شيئا من روائح هذه الاسرار وما اراك تريد فقد اخذ الشيطان بمخنقك بحبال الشهوات فعليك بباب التوحيد
من اول كتاب التوكل ان اردت تو جان تحقیق نری نور معرفت کی پہنچتی ہین عالم ملکوت سی سو اوسکا پہچانی والا بہید دلکا
ہی اسلئی کہ وہ بہی ملکوت مین سے ہی اور اوسکی نشانیان ڈر اور ترس اور خوشی اور وحشت اور باقی حال وغیرہ سے وہ
اوترتی ہین عالم جبروت سی پس جگہہ اوسکی اوترنی کی سینہ ہے جو عالم جبروت سے ہی اور یہہ دوسرا جہان ہی تیری جہانون مین
سی تعبیر کی ہمنی اوس سی ساتہہ سینہ کی جیسی تعبیر کی تہی ہمنی پہلی جہان سی ساتہہ دلکی اسلئی کہ عالم جبروت درمیان عالم
ملکوت اور عالم شہادت کی ہی جیسی کہ سینہ درمیان دل اور اعضا کی ہی اور لیکن رونا اور فریاد کرنا اور بال کہڑی ہوجانا
اور رگون کا پہڑکنا سو اوترتا ہی عالم شہادت سی اور اوسکی اوترنی کی جگہہ ہات پاؤن وغیرہ مین اسلئی کہ یہہ عالم شہادت
سی ہین اور مین نہین گمان کرتا مون تجکو کہ سمجہی تو دل سی سوای گوشت صنوبری شکل کی اور سینہ سے سوای ہڈیونکی

جو لیبری مین اوسکو سو تحقیق تو نہین پایا تحریر سے سوا اوسکی طلافت و پوست کی اور کیا ہی وو یہی تو بس تحقیق پر پایا جا
ہی بردہ اور جانور مین بہی اور نہین نازل ہوتی اوس بردہ اور جانور پر نور معرفت اور علمون کی اور نہ اوسکی آثار خوف
اور دہشت اور خوشی سی اور اگر جاہی تو کہ سو نگہی کچہہ خوشبون ان سارہی اور مین نہین خیال کرتا تجہکو کہ ارادہ کری تو
اسباکا سو تحقیق پکڑ لیا شیطان نی گلا تیرا شہوتون کی رسّی سی پس لازم ہی تجہکو دیکہنا باب التوحید کا اول کتاب التوکل
سی اگر دیکہنا چاہی تو اوسکا ف ظاہر مین دل سینہ اعضا وغیرہ سب گوشت و پوست کی ہین پر انمین عجب
اسرار الٰہی پوشیدہ ہین اور انوار معرفت اور علم ان پر پہنچتی ہین ظاہر والی لوگ فقط گوشت پوست سمجہتی ہین یہہ نہین جانتی
کہ اگر فقط اسی پر مدار ہوتا تو حیوانات اور مردونکو بہی یہہ بات حاصل ہی اوپر کیون نہین انوار اور ترقی یہہ مصنف نے کہا
کہ اگر تو اسکی کیفیت سی واقف ہوا چاہتا ہی تو باب التوحید کو دیکہہ کہ اوس سی بخوبی حال معلوم ہو جاویگا واعلم ان الفکر آیۃ
کالشمس و فیضان سر المعرفۃ منہ علی القلب کفیضان انوار الشمس علی الارض و سریان آثار الخشیۃ والخوف
والحیاء و سائر الاحوال منہ علی الصدر کسریان حرارۃ الشمس فی باطن الارض تابعا لاسرار الانوار فان الخشیۃ
اثر نور المعرفۃ فانما یخشی اللہ من عبادہ العلماء و انتشار الحرکات والتغیرات الی الجوارح من البکاء والعرق
والاقشعرار والارتعاد منبعثا من آثار الخشیۃ و سائر الاحوال کتحرک اجزاء الارض بتصاعد الابخرۃ والادخنۃ
منہا بتصعید حرارۃ الشمس فالحرکۃ تتبع الحرارۃ والحرارۃ تتبع النور والنور یتبع وقوع المحاذات بین الشمس
والارض فاجتہد لان تحاذی بوجہ قلبک شطر شمس القرآن و تستضیء بانوارہ کذلک فان لم تطق ذلک
فاصغ الی النداء الوارد من الطور الایمن فان انست من جوانبہ نارا فخذ منہ قبسا واشعل منہ سراجا فان کان
زیتک یکاد یضیء ولو لم تمسسہ نار فاذا استعل النار انبعث منہ الضیاء و وجدت علی النار ہدی وقام فی
حقک مقام الشمس المنتشر الاشراق والضیاء والسلام جان تحقیق قرآن شریف مانند آفتاب کی ہی اور پہنچنا بہیدون
معرفت کا اوس سی دل پر مثل پہنچنی روشنیون آفتاب کی ہی زمین پر اور گہسنا نشانیون خوف اور دہشت اور ترس
اور سب حالون کا اوس سی سینہ مین مثل گہسنی حرارت آفتاب کی ہی باطن مین زمین کی درحالیکہ پیروی حرارت کرتی ہی
بہیدون انوار کی سو تحقیق ڈرنا اثر ہی نور معرفت کا اسی ڈرتی وہی ہین اوسکی بندونمین جنکو سمجہہ ہی اور منتشر ہونا
حرکتون اور تغیرات کا ہاتہہ پاؤن کیطرف رونی اور پسینی اور بال کہڑی ہونی اور رگ پہڑکنی سی درحالیکہ پیدا ہونیوالی
ہین یہہ باتین آثار سی خوف کی اور اوسکی سب حال مثل جنبش کرنی اجزاء زمین کی ہی ساتہہ چڑہنی بخارات اور دہوونکی
اوسمین سبب صعود کرنی حرارت آفتاب کی سو حرکت تابع ہی حرارت کی اور حرارت تابع ہی نور کی اور نور تابع ہی واقع
ہونی مقابلہ کو درمیان آفتاب اور زمین کے پس تو کوشش کر کہ مقابل کری تو اپنی دل کی موہنہہ کو طرف آفتاب قرآن کی اور
روشنی لی تو اوسکی نورون سی اسیطرح پر پہر اگر تجہمین طاقت نہو پس کہہ اپنا کان اوس آواز پر جو آئی طور کی دہنی طرف سے
سو اگر پاوی تو اوسکی اطراف مین آگ پس لی لی اوس سی ایک چنگاری اور جلا اوس سی ایک چراغ پس اگر ہی تیل تیرا
لگتا ہی کہ سلگ اوٹہی اگرچہ لگی بہی نہ لگی ہو اوسکو آگ پس جب لگی اوسکو آگ نکلی گے اوس سی روشنی اور پاوی گا تو اوس آگ پر
راہ کا پتا اور ہوگی وہ تیری حق مین بجای آفتاب چمکنی والی روشنیون اور نور کی الاصل السادس فی ذکر اللہ

فی کل حال جہتی چلتی بیٹہتی یعنی اللہ کی ذکر کی ہر حال مین **ف** فضیلت ذکر کی آیات قرآنی سی ثابت ہی فرمایا اللہ صاحب نے
فاذکرونی اذکرکم پس یاد کرو مجہکو یاد کرونگا مین تمکو سفیان بن عیینہ نی کہا ہی کہ مجہکو خبر ملی ہی کہ اللہ تعالی نے فرمایا
سینی اپنی بندونکو ایک ایسی چیز دی ہی کہ اگر مین وہ چیز میکائیل اور جبرائیل کو دیتا تو تحقیق ایک نعمت بزرگ دیتا مین اونکو وہ
یہہ ہی فاذکرونی اذکرکم مصنف قدس سرہ نی احیاء العلوم مین ثابت بنانی سی نقل کیا ہی کہ کہا اونہون نی مین جانتا ہون
جسوقت حقتعالی مجکو یاد کرتا ہی یارون نی تعجب کیا اور پوچہا تو کیونکر جانتا ہی کہا مین اوسکو یاد کرتا ہون تو وہ بہی
مجہی یاد کرتا ہی شیخ علی متقی نی کہا ہی کہ ذکر یہہ ہی کہ زبانی یا وی غفلت اور نسیان سی ساتہہ دوام حضور قلب کے حق
کی ساتہ اور اللہ کا نام دل اور زبان سی لیوی اور افضل یہہ ہی کی ذکر دل اور زبان دونون سی کری اور اگر ایک ہی پر اکتفا
کری تو دل سی کری کہ یہہ افضل ہے اور ایسا ہی نووی نی شرح مسلم مین کہا ہی اور برابر ہی خواہ ذکر جلالت کا یعنی اسم
ذات کا یا کسی صفت کا صفات الہی سی یا کسی حکم احکام اوسکی سی یا کسی فعل کا افعال اوسکی سی کری پس متکلم اور فقیہ اور مدرس
اور مفتی اور واعظ اور جو اوسکی عظمت اور جلال مین دہیان کرتا ہی ذاکر ہی قال اللہ تعالی واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون
اور یاد کرو اللہ کو بہت سا شاید تمہارا بہلا ہو **ف** حدیث شریف مین آیا ہی ان للہ ملائکۃ یطوفون فی الطرق
یلتمسون اہل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون اللہ عزوجل تنادوا ہلموا الی حاجتکم قال فیحفونہم باجنحتہم الی السماء الدنیا الحدیث
تحقیق اللہ کی لئی فرشتہ ہین پہرتی ہین راہون مین ڈہونڈہتی ہین ذکر کرنیوالون کو پس جب پاتی ہین ایک جماعت
کو جو یاد کرتی ہین اللہ برتر کو پکارتی ہین آپسمین آؤ تم طرف حاجت اپنی کی فرمایا آنحضرتؐ نی پس گہیر لیتی ہین اونکو اپنی
پرون سی آسمان دنیا تک آخر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم اور ترمذی نی تمام حدیث یہہ ہی کہ جب فرشتی جناب باری تعالی
مین جاتی ہین تو پوچہتا ہی اونسی پروردگار عالم اور حال یہہ ہی کہ وہ دانا تر ہی ان سی کیا کہتی ہین بندی میری ملائکہ
درجواب عرض کرتی ہین کہ یاد کرتی ہین تجہکو ساتہ پاکی اور بڑائی کی اور تعریف کرتی ہین تیری اور ساتہہ بزرگی کی
یاد کرتی ہین تجکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکہا ہی اونہون نی مجکو فرشتی عرض کرتی ہین قسم ہی اللہ کی نہین
دیکہا اونہون نی تجکو پس فرماتا ہی رب العزت کیا حال ہو اگر دیکہین وہ مجہکو کہتی ہین فرشتی اگر وہ دیکہین تجکو بہت عبادت
کرین تیری اور بہت بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پہر فرماتا ہی اللہ کیا مانگتی ہین مجہسی عرض کرتی ہین فرشتی مانگتی ہین تجہسی بہشت فرماتا ہی اللہ برتر کیا
دیکہی ہی اونہون نی بہشت فرشتی عرض کرتی ہین قسم ہے اللہ کی ای رب ہماری نہین دیکہی اونہون نی بہشت
فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکہین وہ بہشت عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکہین اوسکو ہون بہت اوس پر
حرص کرنی والی اور بہت طلب کرین اوسکو اور بہت رغبت کرین اوسمین پہر فرماتا ہی اللہ کس چیز سی پناہ مانگتی ہین وہ
عرض کرتی ہین فرشتی پناہ مانگتی ہین دوزخ سی فرماتا ہی اللہ پس کیا دیکہا ہی اونہون نی اوسکو کہتی ہین فرشتی قسم ہے
اللہ کی ای رب نہین دیکہا اونہون نی اوسکو فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکہین اوسکو فرشتی عرض کرتی
ہین اگر دیکہین اوسکو ہون بہت بہاگنی والی اوس سی اور بہت ڈرنی والی اوس سی فرماتا ہی اللہ تعالے پس گواہ
کرتا ہون مین تمکو تحقیق مینی بخشدی گناہ اونکی پس عرض کرتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سی کہ فلانا شخص اونکا ساتہی ہے
ذکر کرنیوالون مین نہین ہی ذکر کرنیوالا اسواسطی نہین کہ آیا تہا کسی کام کی لئی فرماتا ہی اللہ تعالی وہ ایسی بیٹہنی والی ہین

رکھتے ہین سبب برا ہمنشین ہونیکا وقال النبیه علیه السلام واذکر اسم ربک وتبتل الیه تبتیلا اور فرمایا اللہ صاحب نی
اپنی نبی پی اوپر سلام اور پڑھ نام اپنی رب کا اور چھوٹ اوسکی طرف سب سے الگ ہو کر **ف** تبتل کہتی ہین انقطاع اور جہد
انی کو اور وہ تین قسم پر ہی فرع سی بہشت کے طرف اور دنیا کی آخرت کی طرف اور اپنی آپ سی حق تعالے کی طرف جو فرع سی
بہشت کیطرف جانا چاہی حرام سی حلال کو اختیار کری اور سب کاموں مین بستگاری مدنظر رکہی اور جو دنیا سی آخرت چاہی
حرص چھوڑ کر قناعت اختیار کری اور جو اپنی آپ سی حق تعالے کیطرف جانا چاہی سر تسلیم رکہی اور اپنی آپ کو اوسکی سپرد کری
افوض امری الی اللہ اور جو اللہ کیطرف چھوٹ آیا صاحب عزم ہوا فاصبر کما صبر اولوا العزم اور یہہ عزم بہی تین طرح پر ہی عزم
توبہ کا اور وہ کراہت سی معصیت کو چھوڑ دینا ہی دوسرے عزم خدمت کا اور وہ قبل از وقت حکم توجہ حکم پر کرنا ہی اور دنیا کے
کام کو دنیا کی کام پر مقدم کہنا تیسری عزم حقیقت کا اور وہ غصہ کرنا آرام پانی مین اور دنیا میں طاعت مین اور جہالت کرنا
نفسہ من العجز عن درک الادراک ادراک فرمایا کہ تو خلق سی انقطاع کلی کر کی ہماری طرف آجا معلوم ہوا کہ اس آیت مین حکم کر کہ سکیا اور یہہ ذکر کرنا بہت
مہتم بالشان ہی اسیلئی حدیث شریف مین آیا ہی لیس یتحسر اہل الجنة الا علی ساعة مرت بہم ولم یذکروا اللہ تعالی فیہا نہین حسرت کرینگی
جنت والی مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اور نہ یاد کیا اونہون نے اللہ تعالی کو اوسمین نقل کی یہہ طبرانی نی ابن سنی سی یہہ
حسرت قیامت کی دن قبل از دخول جنت ہوگی یعنی کہ از بعد دخول خیر بیش و آرام کچہہ نہو گا وقال علیه السلام لذکر اللہ
تعالے بالغداة والعشی افضل من حطم السیف فی سبیل اللہ ومن اعطاء المال سحا فرمایا آنحضرت نی اوپر سلام اسکی
یاد کرنا اللہ کا صبح اور شام بہتر ہی توڑنی تلوار سی اللہ کی راہ مین اور دینی مال سی بکثرت **ف** یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل نہین
نہ جہاد نہ سخاوت حدیث شریف مین آیا ہی قالوا ولا الجهاد فی سبیل اللہ قال ولا الجهاد فی سبیل اللہ الا ان یضرب بسیفه حتی ینقطع ثلث مرات
کہا اصحاب نی اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر یہہ کہ ماری سات تلوار اپنی کی یہانتک کہ ٹوٹ
جاوی تلوار فرمایا اسکو تین بار نقل کی یہہ طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نی اوسط اور صغیر مین یعنی جو جہاد خالی ہو ذکر سی
اور جس جہاد مین ذکر بہی ہو وہ نری ذکر سی افضل ہے حاصل یہہ کہ نرا ذکر نری عبادت سی افضل ہی یہانتک کہ حدیث مین وارد
ہی کہ اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون بہت کرو یاد اللہ کی یہانتک کہ کہین لوگ تمکو دیوانہ نقل کی یہہ ابن حبان احمد
ابو یعلی ابن سنی نی **ف** اسی لئی مصنف سحر نی بعض کتب مین کہا ہی کہ اگر ہوتی اصحاب رسول اللہ کی ہماری زمانی مین
تو لوگ اونکو دیوانہ بتاتی اور وہ لوگون کو کہتی کہ ایمان نہین لائی پس آدمی کو لائق ہی کہ ان باتونکا خیال نکری اور ذکر
بہت کیا کری یعنی احمق انبیا کو بہی دیوانہ کہتی تہی وقال علیه الصلوة والسلام الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاها
عند ملیککم وارفعها فی درجاتکم وخیر لکم من اعطاء الورق والذهب وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا
اعناقهم ویضربوا اعناقکم قیل وما ذلک یا رسول اللہ فقال صلی اللہ علیه وسلم ذکر اللہ عزوجل فرمایا
آنحضرت نی اوپر درود اور سلام کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہہ بہترین عملون تمہاری کی اور بہت پاکیزہ اونکی کے نزدیک
بادشاہ تمہاری کی اور ساتہہ بہت بلند اعمال کے درجون تمہاری مین یعنی جنت مین اور بہتر تمہاری لئی خرچ کرنی
چاندی اور سونی سی اور بہتر تمہاری لئی اس سی کہ ملو تم دشمنون اپنی سی یعنی کافرون سی جہاد مین پس مارو تم
گردنین اونکی اور ماریں وہ گردنین تمہاری کہا اصحاب نے وہ کیا ہی ای رسول خدا کی فرمایا آنحضرت نی وہ ذکر اللہ کا ہی

ف نقل کیا اس حدیث کو ترمذی ابن ماجہ حاکم احمد نے اچھا ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سی ہی کہ تمام عبادات
مالیہ و بدنیہ شاقہ مثل خرچ کرنے سونے اور چاندی سی اور لڑنے کفار سی وسیلہ ہین طرف تقرب خدا تعالی کی اور ذکر
مقصود اعلی ہی فرمایا اللہ صاحب نے انا جلیس من ذکرنی مین ہمنشین ہون اوسکا جو یاد کرتا ہی مجھکو پس ذکر خلاصہ
جمیع عبادات و طاعات کا ہوا اور افضل انواع ذکر کا قرآن شریف ہی اور پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہے نری
ذکر سی چنانچہ اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ یہہ ذکر بامعنی ہی اور باعث عمل کا ہی اور مشہور یہہ ہی کہ عبادت متعدی
کہ نفع اوسکا غیر کو پہنچی افضل ہی عبادت لازمی سی کہ نفع اوسکا خاص عامل کو ہوتا ہی ولیکن یہہ حکم مخصوص بغیر ذکر کی
ہی اور ذکر اس سی مستثنی ہی ولذکر اللہ اکبر اور اللہ کا ذکر سب سی بڑا ہی وما صدقۃ افضل من ذکر اللہ نہین کوئی صدقہ
بہتر اللہ کی ذکر سی وقال صلی اللہ علیہ وسلم سبق المفردون قیل ومن ہم یا رسول اللہ قال المستہترون
بذکر اللہ وضع الذکر عنہم اوزارہم فوردوا القیمۃ خفافا فرمایا آنحضرت نے درود اللہ کا اونپر اور سلام آگے بڑھ گئے
مفردون یعنی تنہا چلنے والے اور سبکا کہا صحابہ نے کون ہین مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ ہین جو شیفتہ اور فریفتہ ہون
اللہ کی یاد مین دور کریگا ذکر اونسے گناہ اونکے پس اونگے قیامت کی دن ہلکے پہلکے **ف** مفردون سوال ہی صفت سے
کہ کیا صفت ہے مفردون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی لایق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہی اللہ کی ذکر کی لیے جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر جو ایک منزل ہی مدینہ سے پہنچے تو صحابہ مشتاق وطن کی ہوے بعضے تنہا ہوکر اورون سی پہلے
وطن کو پہنچے پیچھے رہنے والون کو حضرت نے فرمایا کہ گھر قریب پہنچا جلد چلو کہ بعضے تنہا ہوکر آگے پہنچگئے صحابہ نے
صفت مفردون یعنی تنہا چلے جانے والون کی پوچھی فرمایا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ معنی ان مفردون کی ظاہر ہین
اس سی کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو سبقت کرنیوالے نیکیون کو کہ جنہون نے خالص اور تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کی
ذکر کی لیے اور مراد کثرت سی مواظبت اور ہمیشگی ذکر پر ہی بغیر غفلت کی اور جو غفلت بھی ہوجاوے تو جلدی دور کرکے
مشغول بذکر ہوجاوے ابن عباس نے کہا کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی سات ذکر کرنے نمازون کی بعد اور صبح اور شام
سوتے اٹھتے جسطرح حدیث شریف مین منقول ہی اعلم انہ قد انکشف لارباب البصایر ان الذکر افضل الاعمال
ولکن لہ ایضا قشور ثلثۃ بعضہا اقرب الی اللب من بعض وله لب وراء القشور الثلثۃ وانما فضل القشور
لکونہا طریق الیہ فالقشر الاعلی منہ الذکر باللسان فقط والثانی ذکر القلب اذا کان القلب یحتاج الی مراقبۃ
حتی یحضر مع الذکر ولو ترک وطبعہ لاسترسل فی اودیۃ الافکار جان تحقیق منکشف ہوا ہی عقل والون کو یہہ امر کہ تحقیق
ذکر بہتر عملون کا ہی لیکن اوسکے لیے تین پوست ہین بعض اونکا نزدیک تر ہی مغز سی نسبت بعض کے اور اوسکے لیے ایک مغز
ہی سوا ان تین پوستون کے اور سوا اسکی نہین کہ بہتر ہین پوست اسلیے کہ یہہ راہ ہین مغز کیطرف سو بہتر پوست ذکر کرنا فقط زبان
سی ہی اور دوسرا پوست ذکر کرنا دل سی ہی جب کہ دل محتاج ہو مراقبہ کیطرف یہانتک کہ حاضر ہوجاوے ذکر کی ساتھہ اور اگر چھوڑ دیا
جاوے مع اپنی طبیعت کی تو مارا مارا پھرے فکرون کی جنگل مین **ف** افضل اور اعلی یہہ ہی کہ زبان اور دل دونو سی
ذکر کرے اور اگر یہہ میسر نہو دل ہی پر اکتفا کرے احادیث کو دونو پر دلالت ہی معاذ کہتے ہین کہ آخر کلام فارقت علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قلت ای الاعمال احب الی اللہ قال ان تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ اخری کلام حبیب

جہو یعنی آنحضرت کو یعنی وقت رحلت کی عرض کی طرف یہہ کہا کہ عرض کیا میں نے کہ شرائع بہت ہیں بار ہی نزدیک ایسی تدبیر کہ
فرمایا آنحضرت نے کہ مرتے وہ حالت میں کہ زبان تیری تر ہو اللہ کی ذکر سے نقل کی یہہ ابن حبان بزار طبرانی نی الثالث
ان یتمکن الذکر من القلب و یستولی علیہ بحیث یحتاج الی التکلف فی صرفہ عنہ الی غیرہ کما احتیج فی الثانی الی التکلف
فی قرارہ معہ ودوامہ علیہ تیسری یہہ کہ قرار پکڑ جاوی ذکر دل میں اور غالب آ جاوی اوپر اوسکی ایسا کہ محتاج ہو طرف تکلف کے
اوسکی پھیرنی میں کسی طرف غیر اوسکی کی جیسی حاجت پڑتی ہی دوسری میں طرف تکلف کی اوسکی ٹہرنی میں اوسکی ساتہ اور اوسکی
ہمیشگی اوپر **ف** اسقدر ذکر کری کہ اگر بالفرض چاہی کہ کسی وقت دل اوس سی غافل ہو جاوی تو ہو سکی لیکن یہہ بات
نا شی کیفیت بندہ خود منگذارش مانش بس حدیث شریف میں آیا ہی کہا ایک آدمی نی یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام
قد کثرت علی فاخبرنی بشیء اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ ای رسول خدا کی تحقیق احکام اسلام کی بہت غالب ہوی
ہیں مجہہ پر پس خبر دو مجہکو ساتہ ایسی چیز کی کہ بہروسا کروں میں اوسپر فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر اللہ کی ذکر سی مراد
تری زبان سی سہولت اور آسانی اور روانی زبان کی ہی اور زبان سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ
تر نہیں رہ سکتی یا زبان مبالغۃ فرمایا یا مراد یہہ ہی کہ جتنا ہو سکی جمع دونوں کہ دل اور زبان سی ہویں یہہ نور علی
نور ہی الرابع وہو اللباب ان یتمکن المذکور من القلب و یمحی الذکر و یخفی وہو اللباب المطلوب وذلک
بان لا یلتفت الی الذکر ولا الی القلب بل یستغرق المذکور جملتہ ومہما ظہر لہ فی اثناء ذلک الالتفات
الی الذکر فذلک حجاب شاغل و ہذہ الحالۃ ہی التی یعبر العارفون عنہا بالفناء وذلک بان یفنی عن نفسہ
حتی لا یحس بشیء من ظواہر جوارحہ ولا من الاشیاء الخارجۃ عنہ ولا من العوارض الباطنۃ فیہ بل یفنی عن جمیع
ذلک و فناء عنہ جمیع ذلک ذہابا الی ربہ اولا ثم ذاہبا فیہ آخرا فان خطر لہ فی اثناء ذلک انہ فنی عن نفسہ
بالکلیۃ فذلک شوب و کدورۃ بل الکمال فی ان یفنی عن نفسہ بالکلیۃ و یفنی عن الفناء ایضا فالفناء عن الفناء
غایۃ الفناء وہذا قد یظنہ الفقیہ الرسمی انہ طامات غیر معقولۃ و لیس کذلک بل ہذہ الحالۃ الیہم بالاضافۃ
الی محبوبہم کحالتک فی اکثر احوالک بالاضافۃ الی محبوبک من جاہ او مال او معشوق فانک قد تصیر مستغرقا
لشدۃ الغضب بالفکر فی عدوک و لشدۃ شہوتک بالفکر فی معشوقک حتی لا یکون فیک متسع لشیء اصلا فتخاطب
فلا تفہم و یجتاز بین یدیک غیرک فلا تراہ و عیناک مفتوحتان و یتکلم عندک فلا تسمع و ما ذاک صمم بل انت فی
ہذا الاستغراق غافل عن کل شیء و عن الاستغراق ایضا فان الملتفت الی الاستغراق معرض عن المستغرق بہ
و انما سموا ہذہ الحالۃ فناء و ان کان الشخص والظل باقیا لان الاظلال والاشخاص بل سائر المحسوسات لیس لہا
حقیقۃ الوجود بل الوجود الحقیقی لعالم الملکوت والامر والقلب من عالم الامر قال اللہ تعالی قل الروح من امر ربی والقوالب
من عالم الخلق و اعنی بالقلب اللطیفۃ الذاکرۃ العارفۃ التی ہی مہبط الانوار الالہیۃ دون القلب الظاہر فانہ
من عالم الخلق و لا تفہم من ہذا اشارۃ الی قدم الروح و حدوث القوالب ہما جمیعا حادثان و انما اعنی بالخلق
ما یقع علیہ المساحۃ والتقدیر وہی الاجسام وصفاتہا و اعنی بعالم الامر ما لا یتطرق الیہ الاوہام والعالم الجسمانی لیس
وجود حقیقی بل ہو من ذلک العالم کالظل من الاجسام و لیس لظل الانسان حقیقۃ الانسان فلیس للشخص حقیقۃ

الوجود

الوجود بل هو ظل الحقيقة والكل من صنع الله ولله يسجد من في السموات والارض طوعا وكرها وظلالهم بالغدو والآصال ووجود عالم الامر لله تعالى طوعا ووجود الظلال كرها وتحته سر من اسرار كثيرة اولياء الله سلسلة المحبوبين والمحبة فضل من الله واخره فلنتجاوزه فقد افهمناك ما ارادوه بالفناء فدع عنك الغيبة والتكذيب بما لم تحط بعلمه كما قال الله تعالى بل كذبوا بما لم يحيطوا بعلمه وقال الله تعالى واذ لم يهتدوا به فسيقولون هذا افك قديم جو تهی بات اور وہ ہی خلاصہ سکہ قرار پکڑ جاوی مذکور یعنی ذکر کیا گیا جو اللہ ہی دل مین اور مٹ جاوی ذکر اور چھپ جاوی اور یہی خلاصہ مقصود اور یہہ اسطرح پر ہی کہ نہ توجہ کری ذکر کی طرف اور نہ دل کیطرف بلکہ مستغرق ہو جاوی مذکور مین ہمہ تن اور جب ظاہر ہو اوسکی لیی اس درمیان مین التفات ذکر کیطرف سو یہہ ایک حجاب ہی باز رکھنی والا اور یہہ وہی حالت ہی کہ تعبیر کرتی ہین اوس سی عارف لوگ سات فنا کی اور یہہ اسطرح پر ہی کہ فنا ہو جاوی اپنی جی سے یہانتک کہ نہ رہی کوئی چیز ظاہر اپنی ہات پاون وغیرہ سی اور اون چیزونکو جو اوس سی خارج ہین اور نہ اون عوارض باطن کو جو اوسمین ہین بلکہ چھپ جاوی ان سب سی اور چھپ جاوین یہہ سب اوس سی درحالیکہ جانیوالا ہو پہلی بار پہر جانیوالا ہو اوسمین دوسری بار اپنی رب کیطرف سو اگر گذری اوسکی جی مین اس درمیان مین یہہ بات کہ وہ فنا ہو گیا اپنی جی سی بالکل پس یہہ آمیزش اور کدورت ہی بلکہ کمال اسمین ہی کہ فنا ہو جاوی اپنی جی سی بالکل اور فنا ہو جاوی فنا سی بہی سو فنا ہونا فنا سی نہایت فنا ہی اور اسکو تحقیق گمان کرتا ہی فقیہ رسمی کہ یہہ طامات بیہودہ ہین اور یہہ ایسا نہین یعنی جیسا فقیہ رسمی سمجہے گمان کرتا ہی بلکہ یہہ حال اونکو نسبت اپنی محبوب کی ہی جیسی تیری حالت اکثر احوال تیری ہین بہ نسبت تیری محبوب کے جاہ اور مال اور معشوق سی ہوتی ہی سو تحقیق ہو جاتا ہی تو مستغرق بسبب شدت غصہ کی بیچ فکر دشمن اپنی کی اور بسبب شدت شہوت کی بیچ فکر معشوق اپنی کی یہانتک کہ نہین ہوتی تجہمین گنجایش کسی چیز کی ہرگز سو تجہکو خطاب کرتی ہین اور تو نہین سمجہتا اور گذرتا ہی تیر سامنی سی تیرا غیر سو نہین دیکہتا تو اوسکو اور حالانکہ دونو آنکہین تیری کہلی ہوئین ہین اور کلام کرتی ہین باتین تیری اور تو نہین سنتا اور نہین تیری کان کچہہ بہری اور تو اس استغراق مین غافل ہی ہر چیز سے اور غافل ہی استغراق سی بہی سو تحقیق التفات کرنیوالا استغراق کیطرف اعراض کرتا ہی اوس سی جسمین مستغرق ہوا اور سوا اسکی نہین کہ نام رکہا اس حالت کا فنا اگرچہ آدمی اور جسم باقی ہی اسلئی کہ آدمی اور جسم بلکہ تمام محسوسات نہین اونکی لیی حقیقت مین کچہہ وجود بلکہ وجود حقیقی عالم امر اور ملکوت کی لئی ہی اور دل عالم امر سی ہی فرمایا اللہ صاحب نی تو کہہ روح ہی میری رب کی حکم سی اور قالب عالم خلق سی ہین اور مراد میری دل سی وہ لطیفہ ذکر کرنیوالا پہچانیوالا ہی جو جگہہ اترنی نور الہی کا ہی نہ یہہ دل ظاہر کا سو تحقیق یہہ تو عالم خلق سی ہی اور تو مت سمجہنا اس سی اشارہ طرف قدیم ہونی روح کی اور حادث ہونی قالب کی بلکہ وہ دونو حادث ہین اور سوا اسکی نہین کہ مراد لیتی ہین ہم عالم خلق سی وہ چیز جسپر واقع ہوتی ہی پیمایش اور اندازہ اور وہ جسم اور اوسکی صفات ہین اور مراد ہماری عالم امر سی وہ ہی کہ نہین راہ پاتی اوسکی طرف تقدیر یعنی اوسکا اندازہ نہین کیا جاتا اور عالم جسمانی کو نہین ہی وجود حقیقی بلکہ وہ اس عالم سی بمنزلہ سایہ کی ہی جسمو نسبتی اور نہین آدمی کی سایہ کی لئی حقیقت انسانی پس نہین واسطی شخص کی حقیقت وجود کی بلکہ وہ سایہ ہی حقیقت کا اور یہہ سب اللہ کی کاریگری سی ہی اور اللہ کو سجدہ کرتا ہی جو کوئی ہی آسمان اور زمین مین خوشی سی اور زور سی

اور اوسکی پرچھائیان صبح اور شام اور سجدہ کرنا عالم امر کا اللہ کی تئین خوشی اور فرمان بری سی ہی اور سجدہ کرنا پرچھائیون کا زور
سی ہی یعنی جو اللہ پر یقین لائی خوشی سی سر رکھتی ہین اوسکی حکم پر اور جو یقین نہ لایا آخر اوسی پر بہی اوسیکا حکم جاری ہے
اور پرچھائیان صبح اور شام زمین پر پڑجاتے ہین یہی ہی اونکا سجدہ جیسا کہ موضح القرآن مین لکھا ہی اور اوسکی نیچی ایک
بھید ہی بلکہ بہت سے بھید ہین کہ ملاتی ہی ابتدا اوسکی دیوانون اور احمقون کی سلسلہ کو نہ کہ انتہا اوسکی یعنی جسکی اول کا
یہہ حال ہو تو اوسکی آخر کا کیا حال ہوگا سو ہم اوسکی بیان سی درگذر کرتی ہین بس ہمنی سمجھا دیا تجھکو جو ارادہ کیا ہی اونہون
نی فنا ہی سو چھوڑ دی تو غنیمت اور جو بتلائی کو جسکی سمجھ پر قابو نہین پاتا فرمایا اللہ صاحب نے کوئی نہین پر جھٹلانی لگی
ہین جسکی سمجھ پر قابو نہ پایا اور فرمایا اللہ صاحب نے اور جب اوسکا پتا نہین آئی اسکی تبانی سی تو یہہ بات کہنیکی یہہ جھوٹ ہی مدت کا یعنی
ہمیشہ لوگ ایسی ہی باتین کہا کرتی ہین **ف** جاننا چاہیے کہ یہہ مسئلہ مشکلترین مسائل سلوک سی ہی فقہا ظاہر کہ جنکو باطن
سی بہرہ نہین وہ اسکی منکر ہین کہتی ہین کہ یہہ سب نکل فلاسفہ وا ہی تباہی باتین ہین اسکا کچھہ اعتبار نہین سو منشا انکار کا
نادانی اور عدم واقفیت ہی اگر کچھہ بھی بصیرت رکھتی ہوتی تو یہہ بات نہ کہتی اللہ صاحب فرماتا ہی کہ جب اوسکا پتا نہین پاتی اوسکی
طرف نسبت سکو اصل کہنی لگتی ہین اور یہہ قاعدہ ہمیشہ سی ہی کہ آدمی جس امر کے جاہل ہوتا ہی اوسکو دشمن رکھتا ہی
تو عقل والی آدمی اس طرح کی لوگون کو معذور جانتی ہین اور یہہ بات کہتی ہین کہ **ع** منعم مکن ز عشق تو ای مفتی زمان معذور
دارمت کہ تو او را ندیدہ **ف** آدمی کو بسبب کثرت اشتغال و اذکار کی جب ایسی ملکہ ہو اور خالصا مخلصا للہ ہو تو ایک
مرتبہ اور حالت فنا کی ایسی طاری ہوتی سی کہ وہ اوسمین ماسوا اللہ کو عدم محض جانتا ہی یہانتک کہ فنا ہی بہی فنا ہوجاتا ہی
اور یہہ منصب اخص الخواص بندونکا ہی جیسی انبیا اور اولیا **ع** این بادہ جام اہل درد است ٭ این بیشہ مقام شیر مرد است ٭
پروانہ بعشق شمع جان داد ٭ زنہار مگس نمیتوان داد سبب اصل یہہ ہی کہ ان صاحبون نی اپنی نظر کو فقط ظاہر پر مقصور کر
رکھا ہی یہہ سمجھی کہ مغز شریعت کا بجز خدمت درویشون اور فقرا حقیقت اندیش باطن بین کی حاصل نہین ہوتا اور حقیقت
خلاف شریعت کی نہین کہ یہہ باتین جہالت اور کفر کی ہین بلکہ یہی شریعت خدمت مین فقرا کی زنگ و سلوک پیدا کرتی ہی جسکم
دل التعلق سبی و علمی سی جو ساتھ ماسوا اللہ کی تہا پاک ہوا اور رذائل اوس سی دور ہوی تب نفس مطمئن ہوجاتا ہے اور نیت
اوسکی حق مین باطنی و باہر ہوجاتی ہی اور یہہ نماز اوسکی اللہ کے نزدیک کچھہ اور ہی تعلق پیدا کرتی ہی اور یہہ دو رکعتین بہتر
لاکھہ رکعتون سی ہوتین ہین اور یہی معنی ہین اس حدیث کے جو آنحضرت نی فرمایا کہ اگر کوئی تم مین سی برابر کوہ احد کی سونا اللہ
کی راہ مین خرچ کری برابر ایک سیر بلکہ آدہی سیر جو کی جو صحابہ نی راہ خدا مین دی ہو نہوگا **ع** یک نکتہ بس است اگر
شعور است ورنہ چو چراغ پیش کور است ٭ پس آدمی کو لازم ہی کہ اپنی ہمت کے قاصر نکری اور حاصل کرنی درجہ فنا اور
استغراق کی کوشش تا سرحد امکان ظہور مین لاوی اگر توفیق الہی برسر مساعدت ہی تو حصول اوسکا آسان ہی **ع** چشم دل را
کار فرما سوی دوست ٭ خویشتن را ہم ہمین جز روی دوست ٭ چند باشی در نقاب اعتبار ٭ این صدف را بشکن و گوہر برآر ٭
گر بخود بینی بہ بینی پوست را ٭ ورنہ خود بینی بہ بینی دوست را ٭ **ف** عوام شرک کو جنون کہتی ہین اور جنون کو شراب
شراب وہ ہی کہ قند خوشی کا خم دل مین جوش ماری تہ آب انگور سی حباب دو گل مین وہ ارباب لا دیتی ہین اور یہہ بحر دو
ساقی گلعذار درکار ہی اوسکو ساقی پروردگار **ع** ای صایم دہر قایم اللیل ٭ یکدم بشراب سم بکن میل ٭

آن بادہ کہ صاف تر ز لال است ✿ آن می کہ بشرع ہم حلال است ✿ آن بادہ کہ بی خمار باشد ✿ آن نشہ کہ پایدار باشد ✿ آن بادہ کہ در سبو نیابی ✿ آن می کہ ز تاک نشد پدید ✿ آن می کہ نباشد از عقاقیر ✿ در شرع نہ حد آن نہ تعزیر ✿ گر جرعہ زان بکام ریزمی ✿ در حشر ز گور مست خیزی ✿ والسلام واذا فهمت الفناء في المذكور فاعلم انه اول الطريقة وهو الذهاب الى الله تعالى وانما الهدى بعده واعني بالهدى هدى الله كما قال الخليل صلوات الله عليه اني ذاهب الى ربي سيهدين فاول الامر ذهاب الى الله ثم ذهاب في الله وذلك هو الفناء والاستغراق به لكن هذا الاستغراق اولا يكون كبرق خاطف قلما يثبت ويدوم فان دام ذلك وصار عادة راسخة وهيئة ثابتة عرج الى العالم الاعلى وطالع الوجود الحقيقي الاصفى وانطبع فيه نقش الملكوت وتجلى له قدس اللاهوت واول ما يتمثل له من ذلك العالم جواهر الملئكة وارواح الانبياء والاولياء عليهم الصلوة والسلام في صورة جميلة يفيض اليه بواسطتها بعض الحقائق وذلك في البداية الى ان تعلو درجته عن المثال فيكافح بصريح الحق في كل شيء وذلك هو حقيقة الهدى فاذا رد الى هذا العالم المجازي التي هي كالظلال نظر الخلق فترحم عليهم لحرمانهم عن مطالعة جمال حضرة القدس وتعجب منهم في قناعتهم بالظلال وانخداعهم بعالم الغرور بعالم الخيال فيكون معهم حاضرا بشخصه غائبا بقلبه متعجبا من حضورهم ويتعجبون من غيبته فهذه ثمرة لباب الذكر وانما مبداها ذكر اللسان ثم ذكر القلب تكلفا ثم ذكر القلب طبعا ثم استيلاء المذكور وانمحاء الذكر وهذا سر قوله صلى الله عليه وسلم من احب ان يرتع في رياض الجنة فليكثر ذكر الله بل سر قوله عليه الصلوة والسلام يفضل الذكر الخفي على الذكر الذي يسمعه الحفظة سبعين ضعفا واعلم ان كل ذكر تشعر به قلبك فيسمعه الحفظة فان شعورهم لا يفارق شعورك وفيه شرك خفي حتى غاب ذكرك عن شعورك بذهابك في المذكور بالكلية فيغيب ذكرك عن شعور الحفظة ومادام القلب يشعر بالذكر ويلتفت اليه فهو معرض عن الله وغير منفك عن الشرك الخفي حتى يصير مستغرق بالواحد الحق فذلك هو التوحيد وكذلك القول في المعرفة فمن طلب المعرفة للمعرفة فقد قال بالثاني ومن وجد كانه لا يجدها بل يجد المعروف بها فهو الذي استمكن من حقيقة الوصال وحل بحبوحة حظيرة القدس فان قلت فلم تختص هاتيك المكاشفات بحال الفناء فاعلم ان هذه قصة يطول فيها نظر الناظرين ولكن اذا تأملت لم تقصر عن ان تدرك كون الحواس وعوارض النفس وشهواتها جاذبة الى هذا العالم المحسوس عالم الزور والغرور ولذلك ينكشف صريح الحق بالموت لبطلان سلطان الحواس والخيالات المولية لوجه القلب الى عالم السفل فان قصر عنك سلطان الحواس بالنوم طالعت شيئا من الغيب على قدر استعدادك وقبولك وهمتك ولكن بمثال يحتاج الى التعبير وما عندي انك لم تصادف من نفسك رؤيا صادقة طلعت بها على امر مستقبل لكن الخيال لا يفتر في النوم وان ركدت الحواس فلذلك لا يصفو الاطلاع ولا يخلو عن شوب المثال واما الفناء فعبارة عن حال تركد فيها الحواس فلا تشتغل ويسكن فيها الخيال فلا يشوش فان بقيت في الخيال بقية مغلوبة لم تؤثر الا في محاكاة ما يتجلى من عالم القدس حتى يتمثل الانبياء والملئكة والارواح المقدسة في قوالب الخيال فهذه امور نبهت عليها لتكون متشوقا الى ان تصير من اهل الذوق لها فان لم تكن من اهل الذوق فمن اهل العلم فان لم تكن من اهل العلم

یا ایہا اہل الایمان بہا یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات وایاک ان تکون من الناکرین
لہا فتلقی العذاب الشدید اذکر وجاءت سکرة الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید وقیل لک لقد کنت فی
غفلة من ہذا فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید۔ اور جب سمجہہ چکا تو فنا ہونیکو مذکور مین یعنی خدا کے
ذکر مین پس جان کہ وہ پہلا طریقہ ہی اور وہ جانا ہے اسد سے ہر ایکیطرف ورسوا اسکی نہین کہ ہم ہی بعد اوسکی ہی اور مراد سیر سے ہدی
سی ہدی اسد کی ہی یعنی راہ بتلانا خدا کا بندیکو جیسا کہ کہا تہا حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے درود اسد کا اونپر مین جاتا ہون اپنے
ربکیطرف وہ مجہکو راہ دیگا سو پہلا امر جانا ہے اسد کیطرف پہر جانا ہی اوسکی تئین یعنی اوسکی ذات کی دہیان مین محو ہو جانا
اور یہہ وہی فنا اور مستغرق رہنا ہی اوسکی ذات لیکن یہہ استغراق پہلی بار ہوتا ہی مثل بجلی اوچک لیجانیوالی کے کمتر قرار
اور ہمیشگی پکڑتا ہی پہر اگر ہمیشگی پکڑ جاوی یہہ اور ہو جاوے ایک عادت مضبوط اور صورت ثابت چڑہ جاتا ہی اسکی سبب
عالم اعلی کیطرف اور مطالعہ کرتا ہی وجود حقیقی اصلی کو اور جم جاتا ہے اوسمین نقشہ ملکوت کا اور کہل جاتی ہے اوسکی لیی پاکی
لاہوت کی اور پہلے پہل جو نمودار ہوتا ہے اوسکی لیی اس عالم سی جوہر فرشتون ور روحون انبیا اور اولیا کا ہی اون سب درود
اور سلام اسد کا ایک صورت خوب مین پہونچتی ہین طرف اوسکی بواسطی اوسکی بعضے حقیقتین اور یہہ حال ہوتا ہی
تب ہین یہانتک کہ بلند ہو جاتا ہی درجہ اوسکا مثال سے سو روبرو ہوتا ہی نزی حق کی ہر چیز مین اور یہی حقیقت
ہی کی پہر جب پہرتا ہی طرف اس جہان مجازی کی جو مثل سایہ کے ہی دیکہتا ہی طرف خلق کی ہو رحم کرتا ہی اونپر سبب
محروم ہونی اونکی دیکہنی جمال الہی سی اور تعجب کرتا ہی لوگون سی اونکی قناعت کرنی مین یہ برادر فریب کہا جانی پر ساتہ
عالم غرور کی جو عالم خیال ہی پس ہوتا ہی اونکی ساتہہ حاضر اپنی جسم سے غائب اپنی دل سی وہ تعجب اور حیرت کرتا ہی اونکی
حاضر ہونی سی اور وہ تعجب کرتی ہین اوسکی غایب ہونی سی سو یہہ پہل مین خلاصہ ذکر کی اور سوا اسکی نہین کہ آغاز اوسکا ذکر زبان کا
ہی پہر ذکر دلکا تکلف سی پہر ذکر دل کا طبیعت سے پہر غالب آجانا مذکور کا اور مٹ جانا ذکر کا اور یہی نکتہ ہی آنحضرت کی فرمانیکا
درود اسد کا اونپر اور سلام جسکو پیارا ہی سو یہہ بات کہ چری باغ مین بہشت کے پس چاہیی کہ بہت کری یاد اسد کی بلکہ یہہ نکتہ
ہی اس قول کا بہی کہ بزرگی ہی چہپی یاد کرنیکو کہلی یاد کرنی پر جسکو سنتی ہین کرام کاتبین ستر حصہ اور جہان تحقیق جو ذکر کرتا
ہی اوس سی دل تیرا اوسکو سنتی ہین فرشتی نگہبان سوا اونکی آگاہ ہی دل ہوی ہی تیرے آگاہ ہی سی اور اوسمین ایک بہید ہے
یہانتک کہ جب چہپ گیا ذکر تیرا تیرے آگاہ ہی سی بسبب تیری گم ہو جانی کی مذکور مین بالکل سو چہپ جاویگا ذکر تیرا آگاہ ہونی
سی فرشتون نگہبان کی اور جب تک دل آگاہ ہی ذکر سی اور التفات کرتا ہی اوسکی طرف پس وہ پہرا ہوا ہی اسد سی اور نہین جدا
چہپی شرک سی یہانتک کہ ہو جاوی مستغرق واحد حق مین سو یہہ وہی توحید سچی ہی اور اسی طرح کلام ہی معرفت مین جو شخص طلب
کیا معرفت کو واسطی معرفت کی پس تحقیق قایل ہوا دوسرا اور جسنی پایا اوسکو گویا کہ وہ نہین پایا اوسکو بلکہ پاتا ہی معرفت کو
یعنی معرفت سی کچہہ غرض نہین بلکہ مدعا اوس سی ہی جسکی معرفت حاصل ہوئی پس یہہ وہ شخص ہی جسنی پالیا حقیقت وصال
اور نزول کیا درمیان بہشت کے پس اگر کہی تو کسواسطی خاص ہوئی یہہ مکاشفی ساتہ حالت فنا کی ہو جان تحقیق یہہ ایک قصہ ہی
لمبی ہوتی ہی اوسمین نظر کرنیوالون کی مگر جسوقت کہ دنیا یاد کریگا تو نہین عاجز ہوویگا تو اس بات سی کہ جان لی تو ہوئی
حواس اور عوارض نفس اور اوسکی شہوات اونکو جاذب طرف اس عالم محسوس کی جو جہان مکر اور غرور کا ہی اور اسی لیی کہلجاتا ہے

اذو

نزاع موت سی بسبب تعطل ہو جاتی بادشاہ حواس اعداد ون خیالات کی جو پہیر تی مین موہنہ تکا عالم مثال کی طرف پس
جسوقت کہ قاصر ہوتا ہی کبہی بادشاہ حواس کا خواب مین دیکہلیتا ہی تو کچہہ غیب سی موافق اپنی استعداد اور قبول اور ہمت
کی لیکن سات مثال کی جو محتاج ہی تعبیر کی طرف یعنی اوس مثال کی بیان کی حاجت ہے اور میری نزدیک یہہ بات ہی کہ
تحقیق تو نہین پایا ابہی جی سی سچی خواب کہ مطلع ہوجاوی تو اوسکی سبب سے ایک امر مستقل پر لیکن خیال نہین ڈالتا کچہہ فتور
خواب مین اگرچہ جسم جلوہ مین حواس سو اسیلئی نہین صاف ہوتی اطلاع اور نہین خالی ہوتی آمیزش مثال سی اور لیکن فنا پس
عبارت ہی ایسی حالت سی کہ تہم جاتی ہین جسمین حواس سونہ باز رہ اور ٹہر جاتا ہی اوسمین خیال سونہ پریشان ہوسو اگر یہہ نہ
رہیگا تو خیال مین مغلوب ہو کر نہین اثر ہوگا مگر حکایت کرنی مین اوس چیز کی جو نمودار ہوتی ہی عالم قدس سی یہانتک
کہ نمودار ہوتی ہین نبی اور فرشتی اور روحین پاک کالبد مین خیال کی پس یہہ امور ہین جنپر تنبیہ کی ہمنی تاکہ ہوجاوی تو
صاحب شوق یہانتک کہ ہو تو اہل ذوق سی ساتہہ اوسکی پس اگر نہو جاویگا تو اہل ذوق سی پس ہوگا تو اہل علم سی پہر اگر
نہو جاویگا تو اہل علم یعنی اوسکی جانیوالون سی پس ہوگا تو اوسکی ایمان والون سی اسداونچی کری اونکی جو ایمان
رکہتی ہین تم مین اور علم بڑی درجی اور خبردار جو تو ہوا اوسکی انکار کرنیوالون سی پس پاویگا تو عذاب سخت جب کہلجاویگا
تجہپر حق وقت نکلنی تیری جیون موت کی جس سی تو ٹلا رہا کرتا اور تجہسی کہینگی تو بیخبر رہا اس دن سی اب کہولدی ہمنی تجہہ پر سی
تیری اندہیری اب تیری نگاہ آج تیز ہی واعلم ان الایمان والعلم والذوق ثلث درجات متباعدة فان العنین
مثلا یتصور ان یصدق بوجود شهوة الوقاع لغيره بان يقبل ذلك ممن يحسن ظنه به ولا يتهمه بالكذب وذلك ايمان
ويتصور ان يعلم بالبرهان وجوده لغيره وهو علم او حجة قياس اذ ينظر الى شهوة الطعام مثلا فيقيس به شهوة الوقاع
وكل ذلك بعيد عن ادراك حقيقة الشهوة لوجودها له وكذالك المرض يعرفها الصحيح المعافي ويؤمن به وذلك
ايمان ويعرفه الطبيب الصحيح بالبرهان وهو علم واما المريض فيحصل له الذوق وكذا القول في الفناء في التوحيد
فالذوق مشاهدة والعلم قياس والايمان قبول بحسن الظن مع الانفكاك عن التهمة فاجتهد ان يكون من اهل
المشاهدة فليس الخبر كالمعاينة جان تحقیق ایمان اور علم اور ذوق تین درجی مخالف ہین یعنی جدا ہین ایک دوسری
پس تحقیق نامرد مثلا ہوسکتا ہی یہہ کہ تصدیق کری بات ہونی شہوۃ جماع کی اپنی غیر کی واسطی اسطور پر کہ مان لی اوس شخص
سی جسکی سات نیک گمان رکہتا ہی اور اوسکو تہمت جہوٹ کی نہین لگاتا اور یہہ ایمان ہی اور ہوسکتا ہی یہہ کہ جانی
دلیل کی ساتہہ اوسکی ہونیکو اپنی غیر کی لئی اور یہہ علم ہی اور ماخذ اوسکا قیاس ہی اسلئی کہ وہ پاتا ہی خواہش طعام کی
مثلا سو قیاس کرتا ہی اوسپر خواہش جماع کو اور یہہ سب دور ہی شہوت کی حقیقت جان لینی سی بسبب پائی جانی شہوت کی اوسکیلئی
اور اسیطرح حال ہی بیماری کا کہ پہچانتا ہی اوسکو بہلا چنگا اور یقین لاتا ہی اوسپر اور یہہ ایمان ہی اور جانتا ہی اوسکو
طبیب صحیح سات دلیل کی اور یہہ علم ہی اور جب تک نہوگا بیمار نہین حاصل ہوگا اوسکو ذوق اور اسی قسم کی گفتگو ہی
مقدمہ فنا فی التوحید مین پس ذوق مشاہدہ ہے اور علم قیاس ہی اور ایمان قبول کرنا ہی سبب گمان نیک کی سات جدا ہونیکی
تہمت سی پس تو کوشش کر کہ ہوجاوی تو مشاہدہ والونمین سی سو نہین ہی خبر مثل دیکہنی کی ف جب آدمی اہل مشاہدہ سی
ہوا تو گویا اوسکا یقین نہایت کامل ہوا اور جب تک فقط اہل علم سی تہا تب تک بی خبر تہا اسی لئی کہا ہی العلم حجاب الاکبر

یعنی مقصود من مشاہدہ لی لیکن تو مقیم ہی سب مرا ہی ہستی نا اہستی * خود کجا و من کجا و کو ہستی * چون رخ وا گو زہر
ای بیشعور * بر نشانہ حسین بمانت برو * فان قلت قد عظمت امر الذکر فہو افضل ام قراءۃ القرآن قلت ان قراءۃ
القرآن افضل للخلق کلہم الا الذی ذہب الی اللہ تعالی فی جمیع احوال بدایتہ و فی بعض احوالہ فی نہایتہ فان القرآن
مشتمل علی صنوف المعارف و الاحوال و الارشاد الی الطریق فما دام العبد مفتقرا الی تہذیب الاخلاق و
تحصیل المعارف فالقرآن اولی بہ فان جاوز ذلک و استولی الذکر علی قلبہ بحیث ینبغی ان یفضی بہ الی
الاستغراق فمداومۃ الذکر اولی بہ فان القرآن یجاذب خاطرہ و یسرحہ فی ریاض الجنۃ و المرید الذاہب الی اللہ تعالی
لا ینبغی ان یلتفت الی الجنۃ و ریاضہا بل ینبغی ان یجعل ہمہ ہما واحدا و ذکرہ ذکرا واحدا حتی یدرک درجۃ الفنا
و الاستغراق و لذلک قال اللہ تعالی و لذکر اللہ اکبر و کذلک من ینتہی الی درجۃ الاستغراق قد لا یدوم و لا یثبت
علیہ فاذا رد الی النفس فقد ینفعہ تلاوۃ القرآن و ہذہ حالۃ نادرۃ کالکبریت الاحمر یتحدث بہ و لا یوجد فیکون
تلاوۃ القرآن افضل مطلقا لانہ انفصل فی کل حال الا فی حال من شغلہ المتکلم عن الکلام اذ لباب القرآن معرفۃ
المتکلم بالقرآن و معرفۃ جمالہ و الاستغراق بہ و القرآن سائق الیہ و ہاد یحث من اشرف علی المقصد لیتم لیلتفت الی
الطریق پس اگر کہی تو تحقیق بڑہ گئی بات ذکر کی سو وہ بہتر ہی یا پڑہنا قرآن شریف کا میں جان تحقیق پڑہنا قرآن کا بہت بہتر ہی
تمام لوگون کی لئی مگر وہ شخص جو جانیوالا ہی اللہ کیطرف ورہ وہ بہتر ہی واسطی اوسکی جو جاوی اللہ کیطرف سب احوالون
بدایت اوسکی مین اور بعضی احوالون نہایت اوسکی مین پس تحقیق قرآن شتمل ہی طرح طرح کی معرفتون پر احوالون مین
اور راہ کی ہدایت کرنی مین پس جبتک بندہ محتاج ہی عادت کے درست کرنی اور معرفت کی حاصل کرنی کیطرف سو قرآن بہتر ہے
اوسکی حق مین پس اگر بڑہ گیا اس حال سی اور غالب آگیا ذکر اوسکی دلپر اسطرح سی کہ امید ہی کہ پونہچادی یہہ ذکر اوسکی نوبت استغراق
تک پس ہمیشگی کرنا اوسکا ذکر پر بہتر ہی سو تحقیق قرآن لی لیتا ہی دل اوسکا اور لیجاتا ہی اوسکو باغ بہشت مین اور جو شخص
اور جانیوالا ہو اللہ کیطرف اوسکو نہین لائق کہ التفات کرے بہشت اور اوسکی باغون کیطرف بلکہ لائق یون ہی کہ کری اپنی
قصد کو ایک قصد اور اپنی ذکر کو ایک ذکر یعنی فقط اپنا مقصود اور مذکور خدا ہی کو ٹہرالی اور اوسکی سوا کسی کی خواہ جنت ہو خواہ
اور کچہہ خواہش نکری یہانتک کہ پالیوی درجہ فنا اور استغراق کو اور اسی لئی فرمایا اللہ برتر نے البتہ اللہ کا ذکر بڑا ہے
اور اسی سبب سے جو پونہچ جاتا ہی درجہ استغراق کو کبہی نہین قرار پکڑتا اور ثابت رہتا اوسپر بلکہ جب پہر آتا ہی اپنی جی کیطرف
تب فائدہ بخشتی ہی اوسکو تلاوت قرآن شریف کے اور یہہ حالت نایاب ہے جیسی گندگ سرخ کہ اوسکا ذکر سنتی ہین اور اوسکو
نہین پاتی پس ہوی تلاوت قرآن کی بہتر مطلقا اس لئی کہ یہہ افضل ہی ہر حالین مگر اوس شخص کے حالین جسکو باز رکہا
متکلم نی کلام کرنی سی اسواسطی کہ خلاصہ قرآن کا پہچاننا اوسکی متکلم کا ہی اور اوسکی جمال کے معرفت اور مستغرق ہو جانا اوسکے
ساتہ اور قرآن ہانکنی والا ہی اور راہ بتانی والا اوسکیطرف اور جسنی پالیا مقصد کو وہ نہین التفات کرتا راہ کی طرف
ف غرض قرآن سی یہی ہی کہ اوسکی متکلم کو یعنی حق تعالی کو پہچانی اور قرآن بمنزلہ راہبر کی ہی کہ اوسکیطرف پونہچا
دیتا ہی پس تلاوت قرآن اوسکی حق مین جو درجہ فنا اور استغراق کو نہین پونہچا افضل ہی اور جو اس درجہ کو پونہچ گیا ہے
اوسکو ذکر افضل ہی ف جب آدمی کو مرتبہ فنا اور استغراق فی اللہ حاصل ہو جاتا ہی تب اوسکو کچہہ خواہش جنت اور

دوزخ کی نہین ہی امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین لکہا ہی کہ عبادت کی تین درجی ہین پہلا درجہ یہہ ہی کہ عبادت کری اللہ کی طمع سی ثواب کی اور ڈر کر عذاب سی اور اس درجی کا نام عبادت ہی اور یہہ درجہ ساقط ہی اعتبار سی اسلئی کہ معبود اوسکا حقیقت مین یہی ثواب اور عذاب ہوا اور اوسنی حق تعالی کو گویا وسیلہ ٹہرایا واسطی پونہچنی اپنی کی مطلوب کو سو جو شخص ٹہراوی کسی چیز کو احوال خلق سی مقصود بالذات اور حق کو اوسکا وسیلہ مقرر کری سو وہ بڑا خسیس ہی دوسرا درجہ یہہ ہی کہ عبادت کری اللہ کی واسطی کہ مشرف اور ممتاز ہوا اوسکی عبادت کرنی سی یا بزرگی حاصل کری اوسکی تکالیف قبول کرنی سی یا بزرگ ہو جاوی اوس سی نسبت حاصل کرکی سو یہہ درجہ افضل و اعلی ہی پہلی درجی سی مگر یہہ بھی کچھ کامل نہین اسلئی کہ اسمین بھی مقصود غیر اللہ ہی تیسرا درجہ یہہ ہی کہ عبادت کری اللہ کی اللہ کو خالق جانکر اور اپنی آپکو اوسکا بندہ جانکر اور الہیت ثابت کرتی ہی واسطی شرف اور عزت کو اور عبودیت چاہتی ہی فروتنی اور ذلت کو اور یہہ بہترین درجات اور اشرف مقامات ہی اور اس درجہ کا نام عبودیت ہی اور کیا خوب کہا ہی حضرت لسان الغیب حافظ شیرازی قدس سرہ نی ۞ تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۞ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند محتشم علیہ الرحمة نی اپنی رسالہ مین کیا خوب لکہا ہی دوستان عقوبت پسندی حضیان از حرارت دوزخ سوزان بہشت نزہت و حلاوت تسلیم و رضا از کوثر جنت الماوی شیرین تر اہل الجنة مشغولون بالجنة واہل النار مشغولون بالنار واہل المحبة مشغولون بالمحبة ۞ نہ از برای بہشت است زندگی ام باید کہ دوستی بود بہانہ کار رمز دوری

فان قلت ای الاذکار افضل فاعلم ان الافضل کما ذکرناه استیلاء المذکور علی القلب وهو واحد لا کثرة فیه حتی یختار قضایاه وذلک عین الجمع والتوحید وانما التفرقة والکثرة قبل ذلک ما دامت فی مقام الذکر باللسان والقلب عنه هذا قد ینقسم الذکر الی الافضل وغیر الافضل وفضله بحسب الصفات التی یعبر عنها بالاذکار والصفات والاسماء الواردة فی حق الله تعالی ینقسم الی ما هی حقیقة فی حق العباد ماول فی حقه کالصبور والشکور والحلیم والمنتقم والی ما هی حقیقة فی حقه فاذا استعمل فی حق غیره کان مجازا فمن افضل الاذکار الله لا اله الا هو الحی القیوم فان فیه اسم الله الاعظم اذ قال صلی الله علیه وسلم اسم الله تعالی الاعظم فی آیة الکرسی وآل عمران ولا یشترک الا فی هذه الآیة سر تفهمه من فهمک ذکره والقدر الذی یمکن الرمز الیه ان قولک لا اله الا الله یشعر التوحید ومعنی الوحدانیة فی الذات والرتبة حقیقة فی حق الله غیر ماول بل هو فی حق غیره مجاز وماول لغیره وکذلک الحی فان معنی الحی هو الذی یشعر بذاته ویعلم ذاته والمیت هو الذی لا خبر له عن ذاته وهذا ایضا حقیقی لله تعالی غیر ماول والقیوم یشعر بکونه قائما بذاته وان کل شیء قیامه به وهو ایضا له حقیقی لا یوجد لغیره بل لا یتصور لغیره وما عدا هذا من الاسماء الدالة علی الافعال کالرحیم والمقسط والعدل وغیره فهی دون ما یدل علی الصفات لان مصدر الافعال هی الصفات والصفات اصل والافعال تبع وما عدا هذا من الصفات التی تدل علی القدرة والعلم والارادة والکلام والسمع والبصر فذلک مما یظن ان الثابت لله تعالی منها مفهوم ظواهرها وهیهات فان المفهوم من ظواهرها امور تناسب صفات الانسان وکلامه وقدرته وعلمه وبصره بل لها حقائق یستحیل ثبوتها للانسان مستخرج من هذه الاسامی بنوع من التاویل فهذه ینبهک علی ما یحتمله فهمک من اختصاص هذه الکلمات بکونها اعظم وتقرر منه قولک سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر لان سبحان للتقدیس هو حقیقی فی حقه فان التقدیس الحقیقی لا یتصور الا له وقولک الحمد لله یشعر باضافة النعم کلها الیه وهو حقیقی فی حقه اذ هو المتفرد بالافعال کلها تفردا حقیقیا بلا تاویل وهو المستوجب للحمد

رجلا لا اثر له اصلا سمعه فی افعاله اصلا البتة كلا اثر للقلم للكاتب تحقيقا للعماة عند حسن الخط وعلم
ان كل من سواه منه بمنه نعمة فهو مسخر له كالقلم وهذا مثال ينبهك على تفرده باستحقاق الحمد وقولك لا اله
الا الله فقد عرفت انه المتفرد بالحكم الحقيقية ذاتا ورتبة وقولك والله اكبر لم يرد انه اكبر من غيره اذ ليس معه
غيره حتى يقال اكبر منه بل كل ما سواه فهو من انوار قدرته وليس لنور الشمس مع الشمس رتبة المعية حتى يقال انه اكبر
منه بل رتبة التبعية بل معناه انه اكبر من ان ينال بالحواس ويدرك جلاله بالعقل والقياس بل اكبر من ان يدرك
كنه جلاله غيره بل اكبر من ان يعرفه غيره فانه لا يعرف الله الا الله فان منتهى معرفة عباده ان يعرفوا انه يستحيل
منهم معرفة الله بالحقيقة ولا يعرف ذلك ايضا بكماله الا نبي او صديق اما النبي عليه الصلوة والسلام فيعبر عنه فيقول
لا احصي ثناء عليك كما انت اثنيت على نفسك واما الصديق فيقول العجز عن درك الادراك ادراك وان تشوقت
الى زيادة تحقيق في هذا المعنى واستكشاف قولنا لا يعرف الله الا الله فاطلب معرفة حقيقته بالبرهان من كتاب المقصد
الاقصى في معاني اسماء الله الحسنى ويكفيك الآن هذا القدر من الرموز الى اسرار الذكر وفضل الاذكار منها ❊

پس اگر کبھی تو کو سنا اور کہ بہت سے جو ان تحقیق بہت بہتر تو کر جیسا ذکر کیا ہمنی وہ غالب آجاتا ہی مذکور یعنی حقتعالےٰ کا دلپر اور وہ ایک چیز
ہی کہ جسمین کثرت نہین یہانتک کہ اختیار کیا جاوی بہتر اوسکا اور یہہ عین جمع اور توحید ہی اور سوا اسکی نہین کہ جدائی اور کثرت
پہلی اسکی تہی جب تک تہا تو مقام ذکر مین ساتھ زبان اور دل کی یعنی جبتک کہ تو ذکر زبان اور دل سی کرتا تہا تب تک تفرقہ اور کثرت
پائی جاتی تہی اور اب وہ نہین اور اسوقت مین کبھی منقسم ہوتا ہی ذکر طرف افضل اور غیر افضل کے یعنی جب کہ زبان اور دل سی ہو
تو کبھی اسمین تقسیم ہوتی ہی طرف بہتر اور نابہتر کی اور بہتری اسکی موافق ان مضمون کی ہی جنسی تعبیر کیجاتی ہی ساتھ اذکار اور حقتعالےٰ کی اور وہ
اسم جو وارد ہوی ہین حق مین حقتعالےٰ کی منقسم ہوتی ہین طرف ان اسمون کی جو حقیقی ہین حق مین بندونکی اور بتاویل یعنی تاویل اور
توجیہ کیگئی ہین حقمین باریتعالےٰ کی جیسی صبور اور شکور اور رحیم اور منتقم اور طرف ان اسمونکی جو حقیقی ہین حق مین اللہ برتر کی
اور جس استعمال کیجاوی حقمین غیر اللہ کی ہونگی مجاز اسو بہتر ذکر دنمین یہہ ذکر ہی لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی کوئی سوا اسکی
بندگی نہین جیتا ہی سب کا تہامنی والا اسلیئ یہہ اسم اعظم ہی اسلیئ کہ فرمایا ہی آنحضرت نی اونپر درود اور سلام نام اللہ کا
بڑا آیۃ الکرسی اور شروع مین آل عمران کی ہی اور یہہ دو نو سورتین نہین مشترک ہین مگر اسی آیہ مین اور اسکی لیئ ایک بہید ہی کہ
باریک ہی تیری سمجہہ سی بیان اوسکا یعنی اگر ہم بیان کرین تو تو اوسکو نہ سمجہہ سکیگا کہ وہ تیری فہم سی برتر ہی اور اوسقدر
کہ ممکن ہی اشارہ کرنا اوسکی طرف یہہ ہی کہ تحقیق قول تیرا لا الہ الا اللہ خبر دیتا ہی معنی توحید کی اور معنی وحدانیت فی الذات کے
یعنی ایک ہونا ذات مین سو یہہ حقیقی ہی اللہ کی حقمین بلا تاویل بلکہ یہہ اوسکی غیر کی حق مین مجازی اور بتاویل یعنی تاویل کیا
گیا ہی اور اسیطرح پر حی ہی سو تحقیق معنی حی کی یہہ ہین کہ آگاہ ہو اپنی ذات سی اور جانتا ہو اپنی ذات کو اور میت یعنی جو مقابلہ
مین حی کی ہی سو وہ وہ ہی کہ جسکو اپنی ذات کی خبر نہو اور یہہ یعنی حی ہونا حقیقی ہی اللہ کی حقمین بلا تاویل اور قیوم
خبر دیتا ہی اوسکی قایم ہونی کی اپنی ذات سی اور جو چیز ہی وہ اوسی کر قایم ہی اور یہہ بہی حقیقی ہی اللہ کی حقمین نہین پائی جاتی
یہہ صفت اوسکی غیر مین بلکہ نہین ہوسکتے ہوا اوسکی غیر کیلئے اور سوا اسکی جو ہین ان اسمون سے جو دلالت کرتی ہین افعال پر جیسی علیم اور مقسط اور عدل اور اسکی سوا تو وہ کمتر ہین اون اسمون سے
جو دلالت کرتی ہین صفات پر اسلیئ کہ مصدر فعلون کے یہی صفتین ہین پس صفتین اصل ہین اور افعال تابع اور جو اسکی سوا ہین ان مضمون سی جو دلالت

گرتے ہین قدرت اور علم اور ارادہ اور کلام اور سمع اور بصر سو یہہ اوصاف بھی ہین کہ جنکو گمان کیا جاتا ہی کہ ثابت ہین واسطی
اللہ تعالیٰ کی و مثل ہین مفہوم اونکی ظاہر لفظونکا ہی اور یہہ کہان ہو سکتا ہی بلکہ تحقیق مفہوم اونکی ظاہر کا ایسی امور ہین جو صفات
کہتی ہین انسان کی صفات اور اوسکی علم اور کلام اور قدرت اور سمع اور بصر کی ساتھہ بلکہ اوسکی لئی ایسی حقیقتین ہین کہ محال
ہی انکا ثابت کرنا واسطی انسان کی اور وہ حقیقتین نکالی گئی ہین انہین نامون سی ساتھہ ایکطرح کی تاویل کی پس یہہ تقریر
آگاہ کر دیگی تجھکو اوس چیز پر کہ اوٹھا سکتا ہی فہم تیرا اوسکو سبب خاص ہونی ان کلمونکا ساتھہ اعظم ہونیکی یعنی تجھکو اس
تقریر سی معلوم ہو جاویگا کہ ان کلمون کو اس سبب سی اعظم کہتی ہین اور اسی کی قریب ہی قول تیرا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یعنی پاک ہی اللہ اور سب تعریف اللہ ہی کو ہی اور اوسکی سوا کسی کی بندگی نہین اور اللہ بڑا ہی اسلئی کہ لفظ سبحان کی
واسطی تقدیس یعنی پاک کرنی کی ہی اور یہہ لفظ حقیقی ہی اللہ کی حق مین سو تحقیق پاکی حقیقی نہین ہو سکتی مگر اوسیکی لئی
اور قول تیرا جو الحمد للہ ہی خبر دینا ہی ساتھ منسوب ہونی سب نعمتون کی اوسکیطرف اور یہہ بھی حقیقی ہی اوسکی حق مین
اور وہ اکیلا ہی سب کام کرنیمین ہیچ مہیچ بلا تاویل کے اور وہی ہی لائق تعریف کے اکیلا اسلئی کہ نہین ساجھا کسیکو اوسکی ساتھہ
اوسکی کامون مین ہرگز ہرگز جیسی نہین ساجھا قلم کو لکھنی والی کی ساتھہ مستحق ہونیمین تعریف کے وقت خوشخطی کی اور جان
جو کچھہ اوسکی سوا ہی اونمین سی جنسی دیکھی جاتی ہین نعمت سو وہ اوسکی قیدمین ہین جیسی قلم یعنی اوسکی سوا جو کوئی کسی
پر انعام کرتا ہی وہ بھی اوسیکی اختیار مین ہین جیسی قلم کاتب کی اختیار مین ہوتی ہی اور یہہ ایک مثال ہی کہ آگاہ
کر دیگی تجھکو اوپر مستحق ہونی اوسکی کی تنہا حمد کو اور قول تیرا لا الہ الا اللہ تحقیق پہچانا تو نی کہ وہ تنہا ہی اپنی وحدانیت
حقیقی مین ذات اور رتبہ کی راہ سی اور قول اوسکا جو اللہ اکبر ہی اوس سی یہہ مراد نہین کہ وہ بڑا ہی اپنی غیر سی اسلئی کہ نہین
اوسکی ساتھہ غیر اوسکا یہانتک کہ کہا جاوی کہ وہ اوس سی بڑا ہی بلکہ جو کچھہ کہ تو دیکھتا ہی سو وہ ایک نور ہی اوسکی قدرت
کی نورون سی اور نہین ہی آفتاب کی نور کو آفتاب کے ساتھہ رتبہ مصاحبت اور معیت کا یہانتک کہ کہا جاوی کہ وہ اوس
سی بڑا ہی بلکہ اسکو رتبہ تبعیت کا ہی نہ معیت کا بلکہ معنی اوسکی یہہ ہین کہ وہ بڑا ہی اس سبب سی کہ پا سکی اوسکو حواس اور معلوم
کر لی اوسکی جلال کو عقل اور قیاس بلکہ بڑا ہی اس بات سی کہ پا سکی اوسکی جلال کی کنہ اور حقیقت کو غیر اوسکا بلکہ اس سی
بھی بڑا ہی کہ پہچان سکی اوسکو غیر اوسکا بتحقیق نہین پہچانتا اللہ کو مگر اللہ سو تحقیق نہایت معرفت اوسکی بندون کی
یہہ ہی کہ جان لین اسبات کو کہ تحقیق محال ہی اون بندون سی پہچان اللہ کی حقیقۃ اور اسبات کو بھی نہین جانتا ایسی
کمال سی مگر نبی یا صدیق لیکن نبی اوپر درود اور سلام سو تعبیر کرتی ہین اوس معرفت سی یون اور کہتی ہین مین نہین
شمار کر سکتا تعریف کو تجھہ پر جیسی تو نی تعریف کی اپنی نفس پر یعنی مجھہ سی کب تیری تعریف کا شمار ہو سکی کچھہ تو ہی جو نے
اپنی تعریف کر جانتا ہی اور لیکن صدیق سو کہتی ہین عاجز ہو جانا دریافت کرنی سی بھی دریافت کرنا ہی یعنی جس چیز
کی حقیقت اور کنہ معلوم نہو سکی اور عقل اوسکی ادراک سی عاجز ہو تو یہہ عاجزی ہی اوسکا ادراک ہی اور اگر اشتیاق ہی تجھے زیادہ
تحقیق کا اسبابمین اور منکر ہی تو ہماری اسبات کا کہ نہین پہچانتا اللہ کو مگر اللہ پس طلب کر تو معرفت حقیقی کو ساتھ دلیل کے
کتاب مقصد الاقصی فی معانی اسماء اللہ الحسنی سے اور کافی ہی تجھکو اسوقت اسیقدر اشارون سی طرف اسرار ذکر کی اور
بہتری ذکرونکی اوس سی **ف** تمام ہوئی اصل چھٹی جو بیانمین ذکر کی تہی مصنف نی وہ مسایل غرر کئی جو متعلق نفس

ذکر سی تعلق رہا اوسکی آداب وغیرہ بیان کہی اسلیئی ہم اوسکو ایک تنبیہ جداگانہ مین بیان کرتی ہین اور بعد اوسکی کچہہ تحقیق تہوڑی سی
اسم اعظم کے جو احادیث سی مفہوم ہوتی ہی ایک تنبیہ دیگر مین لکہینگی تا ناظرین اس رسالہ کی اس فیض سی بہی محروم نرہین تنبیہ
علماء حدیث نی لکہا ہی کہ جس مکان مین ذکر کری اوسکو خس و خاشاک میل کچیل گرد و غبار کوڑی کرکٹ نجاست ناپاکی وغیرہ
سی پاک رکہی اسلیئی کہ اسمین تعظیم حقتعالی کے نکلتی ہی بلکہ مستحسن یون ہی کہ ذکر مکانون متبرکہ جیسی مسجد وغیرہ مین کری اور
اوس مجلس کو جسمین ذکر کری اونکو عطر وغیرہ خوشبوؤن سی معطر رکہنا چاہیئی کہ وہ مقام نزول ملائکہ کا ہی یہان سی
سمجہنا چاہیئی کہ جب مکان ظاہر کے لیئی یہہ تنبیہ واقع ہوئی تو دل جو گہر اللہ کا ہی اوسکا صاف رکہنا محبت دنیا اور اوصاف رذائل
اور خطرہ ماسوا اللہ سی کسقدر ضرور ہوگا آداب ذکر سی یہہ بہی ہی کہ موتہہ کو پاک رکہی نجاست حقیقی سی اور نجاست حکمی سی جیسی
غیبت اور جہوٹ اور بیہودہ بری باتون سی اور اگر موتہہ مین کچہہ تغیر آگیا ہو بسبب چیز بدبو کی کہانی سونی کی تو اوسکو مسواک
کرکی دور کری اور اگر تغیر دلمین ہو تو اوسکو توبہ کرکی دور کری اور وقت ذکر کی فروتنی کرنیوالا ہو ساتہہ ستائش اور خاطر جمعی
کی اور آنکہہ بند کرنیکو بہی اسمین دخل تام ہی کیونکہ جب آنکہہ بند کی تو حواس ظاہری رک گئی اور حواس باطن کی کہلتی ہی ◯
چشم بند و لب بند و گوش بند * گر نہ بینی نور حق بر ما بخند * اور حضور دل اسمین شرط عظیم ہی اسلیئی کہ ذکر ساتہہ حضور
دل کی افضل انواع ذکر ہی اور مقصود ذکر سی یہی حضور دل کا ہی ساتہہ رب الارباب کی اگرچہ ذاکر غافل کو بہی ثواب ہوتا ہی مگر
تفاوت رتبہ کی اور حرص نکری ویر حاصل کرنی ذکر کی بسبب جلدی کی کہ یہہ باعث ہوتا ہی اوپر ادا ہونی ذکر کی ساتہہ غفلت
کی اور اسمین مطلب جو حضور قلب تہا وہ فوت ہوجاتا ہی یہی نکتہ ہی آیات مین کہ علما نی کہا ہی کہ دراز کری آواز اپنی ساتہہ
قول لا الہ الا اللہ کی کہ اس درازی سی غفلت کمتر ہوتی ہی اور مراد درازی سی یہہ ہی کہ جہان مد جائز ہو اوسکو بقدر
پانچ الف کے کہینچی جیسی الٰہ مین اور اسپر زیادہ نکری اور لفظ اللہ پر وقت نکری کہ اس سی وہم کفر کا پیدا ہوتا ہی اور دراز
آواز سی مراد چلانا نہین ہی جیسا بعضی جاہل کیا کرتی ہین اسلیئی کہ ہماری علما نی تصریح کی ہی کہ آواز بلند کرنا حرام ہی
مسجد مین اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو مگر مواضع خاص مین جیسی آذان اور اقامت وغیرہ کہ یہہ مستثنیٰ ہین اور بہت چلانی مین یا
تکلفی ہی اور ماوس ثواب عمل کا حبط ہوجاتا ہی ◯ طاعت کے برای خلق کردی * بدنامی کنند ولی کردی * حقا کہ سعی
آن کہ کار بہتر ز عبادت ریا کار * فرمایا اللہ تعالی نی ادعوا ربکم تضرعا و خفیة انہ لا یحب المعتدین پکارو اپنی رب کو گڑگڑا کر
اور چپکی اوسکو خوش نہین آتی حد سی بڑہنی والی اور فرمایا اللہ تعالی نی واذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفة و دون
الجہر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین اور یاد کرتا رہ اپنی رب کو دلمین گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکار سی کم آواز
بولنی مین صبح اور شام کی وقتون اور مت ہو بیخبر اور وارد ہوا ہی خیر الذکر الخفی و خیر الرزق ما یکفی بہتر ذکر جو چہپا ہو اور
بہتر رزق وہ ہی جو بقدر کفایت ہو اور افضل ذکر قرآن ہی اور کچہہ ذکر موقوف تہلیل و تسبیح و تکبیر پر نہین بلکہ جو اللہ کا
فرمان بردار ہی کسی کام مین وہ بہی ذاکر ہی چنانچہ کہا سعید بن جبیر رحمة اللہ تعالی نی ◯ ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ گوئی اللہ
ذکر آنست کہ زو یاد کنی وقت گناہ * اور اوقات قبول ہونی ذکر اور دعا کی یہہ ہین کہ ایک شب قدر ہی اور عرفہ کا
دن ہی اور شب جمعہ اور روز جمعہ ہی اور آدہی رات ہی اور تہائی رات پہلی کی اور تہائی رات آخر کی اور درمیانی تہائی
رات آخر کا یعنی شروع چہٹی حصہ کا اور وقت سحر کا بعضون نی کہا ہی کہ سحر کہتی ہین اوس وقت کو جو صبح کی پہلی

اور بعضون نی یہہ بھی حصہ آخر کو کہا ہی بعض مشائخ سی منقول ہی کہ نمونہ بہشت کی نعمتونکا جو اللہ نی دنیا مین رکھا ہی وہ
یہی وقت ہی کہ اہل اللہ عجب لذت اسوقت مین پاتی ہین ف سر گنج سعادت کہ خداداد بحافظ + از مین دعای شب و ورد سحری
بود تنبیہ دیگر تعیین اسم اعظم مین علماکو اختلاف ہے ہر کسی نی اپنی تحقیق لکھی ہی ایک روایت تو وہ ہی جو مصنف نے بیان کی
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ اسم اللہ تعالی الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین یعنی اور نام اللہ برتر کا بہت بڑا جب پکارین اوس نام کو لیکر اللہ کو قبول کرتا ہی اور جب کچھہ مانگتا ہی سایل یہہ
اوسکی دیتا ہی اس آیت مین ہی یہہ نہین کوئی لائق بندگی کی سوا تیری تو پاک ہی مین ہون ظلم کرنیوالون سی نقل کی یہہ جاکم
نی جب آنحضرت نی اسکی فضیلت بیان فرمائی تو یہہ بھی فرمایا کہ دعا یونس علیہ السلام کی یہی آیت تھی ایک شخص نے عرض کیا
یہہ دعا کیا اونہین کی لئی خاصۃ تہی یا سب مومنین کی لئی ہی فرمایا کیا تم نہین سنتی قول اللہ صاحب کا فنجیناہ من الغم
وکذلک ننجی المومنین ہمنے نجات دی یونس کو غم سی اور ایسی ہی نجات دیتی ہین ہم مومنین کو اور ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم
اسمائی الہی مین پوشیدہ ہی جیسی لیلۃ القدر اسمین نکتہ یہہ ہی کہ آدمی اوسکی شوق مین سب نام اللہ کی پڑہا کری اور سب بہائی
مخصوصہ مین اوسکی تمنا ہی چلی لیکن جمہور کہتی ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی مگر قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ نے
فرمایا ہی کہ تو اللہ کہی اور تیری دل مین سوا اللہ کی کچھہ نہو تب اوسکی تاثیر ہوگی اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نی جو اس
شرحم گنہگار کی جد امجد ہین رب العزت سی سوال کیا کہ مجھکو اسم اعظم تعلیم فرما پس اللہ تعالی نی اونکو خواب مین یہہ کہلایا کہ اسم
اعظم یہہ ہی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم اور اولیا اللہ کی بہت سی قول اس باب مین وارد ہوئی ہین چنانچہ
جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ علحدہ اسی باب مین تصنیف کیا ہی ابن ابی شیبہ نی یہہ دعا درباب اسم اعظم نقل کی ہی اللہم انی
اسئلک بانک انت اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اور ایک روایت مین یون آیا ہی اللہم انی اسئلک ان لک الحمد
لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام اور ایک روایت مین یون
آیا ہی والٰہکم الٰہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم غرض کہ کلام اسمامین زیادہ اس سی ہی کہ
اوسکا حصر کیا جاوی بعض محققین نی کہا ہی کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی سب اسم اعظم جو بزرگون سی منقول ہے
اسمین آجاتی ہین اللہم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام
یا خیر الوارثین یا ارحم الراحمین یا سمیع الدعا یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا عالم یا سمیع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا مالک یا سلام یا حق یا قدیم
یا قایم یا غنی یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر یا رحمن یا رحیم یا سریع یا کریم یا مخفی یا معطی یا مانع یا محیی یا مستنبط یا حی یا قیوم یا احد یا صمد
یا حمار یا رب یا رب یا رب یا وہاب یا مختار یا قریب یا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل

الاصل السابع فی طلب الحلال

اصل ساتوین طلب کرنے مین حلال کے ف طلب کرنا حلال کا فرض ہی جیسا کہ حدیث
آئندہ مین آویگا اور بہترین اعمال کسب ہی بات کا ہی حضرت داود اپنی ہاتہہ کی کسب کر کی کہاتی تہی یعنی زرہ بناتی
تہی اوّلین اون آدمیونکی جنہون نی کسب اختیار کیا حضرت آدم علیہ السلام ہین جب یہہ بہشت سی باہر کئی گئی اور زمین پر آئی
تب حضرت جبرئیل گیہون لیکر آئی اور اونکو حکم کہیتی کرنی کا کیا انہون نی اوسکو زمین مین بو کر پانی دینا شروع کیا
جب وہ پکا تو اوسکو کاٹا اور اوسکو پیس کر آٹا گوندہا اور روٹی پکائی اور حضرت نوح نجاری کرتی تہی اور اپنی ہے

کسب سی کہاتی تہی اور حضرت ادریس خیاط تہی اور حضرت ابراہیم بزاز تہی اور ہماری حضرت سی منقول ہی کہ فرمایا آپ
نی بزازی کیا کرو اسلئی کہ باپ تمہاری ابراہیم بزازی کرتی تہی اور حضرت عیسی علیہ السلام خوشہ چینی کیا کرتی تہی شیخ عبدالحق
دہلوی رحمہ اللہ نزہۃ النفس میں سی بلائی ہین کہ جولاہون کو لعنت مت کرو اسلئی کہ پہلی سب سی جسنی بنا ہی باپ ہمارا آدم علیہ السلام
تہی نہی فصول البدائع مین لکہا ہی کہ حضرت شیث علیہ السلام جولاہی تہی اور حضرت اسمعیل صیاد یعنی شکاری تہی قال اللہ تعالی
کلوا من الطیبات واعملوا صالحا فرمایا اللہ سبحانہ نی کہاؤ ستہری چیزین اور کام کرو بہلا **ف** سب رسولون کی دین مین
یہی ایک حکم ہی کہ حلال کہانا حلال راہ سی کماکر اور نیک کام کرنا نیک کام سب خلق جانتی ہین والحرام خبیث ولیس
بطیب فقد قرن اکل الطیبات بالعبادات اور حرام چیز ناپاک ہی اور پاک نہین سو تحقیق نزدیک ہوا کہانا ستہری چیزونکا عبادتون
کی ساتہہ **ف** یہین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پہلی کام اور عبادت کرنی کی لئی روزی حلال چاہئی اسلئی کہ اللہ سبحانہ نی حلال روزی کا
ذکر ساتہہ اعمال صالحہ کی کیا جیسا اوپر گذرا قال علیہ الصلوۃ والسلام طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ ای بعد فریضۃ
الایمان والصلوۃ فرمایا آنحضرت نی اوپر درود او سلام طلب کرنا حلال کا فرض ہی پیچہی فرض کی یعنی پیچہی فرض ایمان
اور نماز کی **ف** سب سی پہلی ایمان لانا فرض ہی پہر نماز جو فارق بین المومن والکافر ہی اسکی بعد روزی حلال طلب کرنا
فرض ہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من اکل الحلال اربعین یوما نور اللہ تعالی قلبہ واجری ینابیع الحکمۃ من
قلبہ وفی روایۃ زہدہ اللہ تعالی فی الدنیا فرمایا آنحضرت نی اوپر درود او سلام جو شخص کہاوی حلال کہانا چالیس
دن تک روشن کردی اللہ برتر اوسکی دل کو اور جاری کری چشمی حکمت کی اوسکی دل سی اور ایک روایت مین ہی زاہد کردی
اوسکو اللہ برتر دنیا مین وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالی ملکا علی بیت المقدس ینادی کل لیلۃ من
اکل حراما لم یقبل منہ صرف ولا عدل الصرف النافلۃ والعدل الفریضۃ فرمایا آنحضرت نی تحقیق اللہ کا ایک فرشتہ
ہی بیت المقدس پر پکارتا ہی ہر رات جو کہاویگا حرام نہین قبول ہوگا اوس سی صرف اور نہ عدل صرف سی مراد نافلہ ہی اور
عدل سی فریضہ **ف** اس سی یہہ نکلا کہ جو عبادت حرام کا مال کہاکر کری وہ قبول نہین پس عبادت کی لئی اکل حلال شرط
ہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من اشتری ثوبا بعشرۃ دراہم وفی ثمنہ درہم حرام لم یقبل اللہ صلوۃ
ما دام علیہ منہ شیئ فرمایا آنحضرت نی جسنی خرید کیا ایک کپڑا دس درم کو اور اوسکی قیمت مین ایک درہم حرام کا ہی نہین قبول
ہوگی اوسکی نماز جب تک اوسپر اوسمین سی کچہہ ہی **ف** یعنی جب تک اوسکی قیمت مین کچہہ بہی حرام مال کی باقی ہی تب تک وہ
نماز نہین قبول ہونیکی قال عبد اللہ بن عمر لو صلیتم حتی تکونوا کالحنایا وصمتم حتی تکونوا کالاوتار ما یقبل
اللہ تعالی ذلک منکم الا بورع حاجز وقیل العبادۃ مع اکل الحرام کالبناء علی الامواج کہا عبداللہ بن عمر نی
اگر نماز پڑہو تم یہانتک کہ ہوجاؤ تم مانند کمان کی اور خاموش ہو تم یہانتک کہ ہوجاؤ تم مانند زہ کمان کی نہین قبول کریگا
اللہ اسکو تمسی مگر ساتہہ ایسی پرہیزگاری کی جو منع کری اکل حرام سی کہا ہی کہ عبادت کرنا ساتہہ اکل حرام کی مثل بنا دہرنی کی
ہی لہر پر **فصل** اعلم ان طیب المطعم لہ خاصیۃ عظیمۃ فی تصفیۃ القلب وتنویرہ وتاکید استعدادہ بقبول
انوار المعرفۃ وفیہ سر لا یحتمل الکتاب ذکرہ ولکن ینبغی ان نفہم ان درجات الورع ان معنہ جان تحقیق ستہرا کہانا انکو
ایک بڑی خاصیت ہے صاف اور روشن کرنیمین دل کی اور مضبوط کرنی مین اوسکی استعداد کی واسطی قبول کرنی نورون معرفت

اور اوسمین ایک بہید ہی کہ نہین اوتہا سکتی اونکی ذکر کو یہہ کتاب لیکن اتنا ضرور ہی کہ سمجہہ لی تو کہ تحقیق درجہ پرہیزگاری کی چار ہین الدرجۃ الاولی التی یجب الفسق باقتحامہا ویجب لعدالۃ بزوالہا وہو الذی یحرمہ فتوی الفقہاء پہلا درجہ یہہ ہی کہ ثابت ہوجاتا ہی فسق اوسکی جانے سی اور ثابت ہوتی ہی عدالت اوسکی جاتی سی اور یہہ وہ ہے جسکو حرام کرتا ہی فتوی فقیہون کا **ف** یعنی اگر اوسکو کری تو فاسق ہوتا ہی اور جو چہوڑی تو انصاف ہوا اور میانہ روی کی اور فقہا اوسکو حرام کہتی ہین الثانیۃ ورع الصالحین وہو الحذر عما ینطرق الیہ احتمال التحریم وان افتی المفتی بحلہ بناء علی الظاہر وہو الذی قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک الی ما لا یریبک دوسرا درجہ پرہیزگار صلحا کی ہی اور وہ بچنا ہی اوس چیز سے کہ جاوی اوسکی طرف گمان حرام ہونیکا اگرچہ فتوی دیوی مفتی اوسکی حلال ہونیکا موافق ظاہر کی اور یہہ وہی ہی کہ فرمایا جسکی حق مین آنحضرت نی دع ما یریبک الی ما لا یریبک اوپر او سلام چہوڑدی اوس چیز کو جو شک مین ڈالی تجہکو اوس چیز کی طرف جو نہ شک مین ڈالی تجہکو **ف** جب کسی چیز کی درست یا نادرست ہونیمین شک پڑی تو اوسکو چہوڑدی الثالثۃ ورع المتقین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد درجۃ المتقین حتی یترک ما لا باس بہ مخافۃ ما باس بہ وقال عمر کنا ندع تسعۃ اعشار الحلال مخافۃ الوقوع فی الحرام ومن ہذا الاصل کان بعضہم اذا استحق مائۃ درہم یقبض علی تسعۃ وتسعین ویترک الواحد حاجزا بینہ وبین النار بخوف الزیادۃ وکان بعضہم یاخذ ما یاخذ بنقصان حبۃ ویعطی ما یعطی بزیادۃ حبۃ ولذلک اخذ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ علی انفہ حذرا من ریح المسک لبیت المال کان یوزن بین یدیہ وقال ہل ینتفع الا بریحہ ومن ذلک کان یتورع عن الزینۃ واکل الشہوات خیفۃ من ان تجمح النفس فتدعو الی الشہوات المحظورۃ ومن ذلک ترک النظر الی تجمل اہل الدنیا فانہ یحرک دواعی الرغبۃ فی الدنیا ولذلک قال اللہ تعالی ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا ولذلک قال عیسی علیہ السلام لا تنظروا الی اموال اہل الدنیا فان بریق اموالہم یذہب بحلاوۃ ایمانکم ولذلک قال السلف من رق ثوبہ رق دینہ فالحلال المطلق الطیب کالحلال القلق عن مثل ہذہ المخافۃ ولم یحدث فیہا افۃ تیسرا درجہ پرہیزگاری متقیون کی ہی فرمایا آنحضرت نی نہین پہنچتا بندہ درجہ کو پرہیزگارونکی یہانتک کہ چہوڑدی اوس چیز کو جسمین خوف نہین ڈرسی اوس چیز کے جسمین خوف ہے یعنی درست کو بخوف نادرستی کی ترک کری اور کہا حضرت عمر نی ہم چہوڑدیتی ہین نو دہائین حلال کی خوف سی پڑجانیمین حرام کی اور اسی سبب سی تہی بعض اونکی جب مستحق ہوتی سو درہم کی تو اکتفا کرتی ننانوی درہم پر اور چہوڑتی ایک درہم کو پردہ اپنا اور آگ کی درمیان مین زیادتی کی ڈرسی اور تہی بعض اونکی کہ لیتی تہی او چیز کو جو لیتی ساتہہ نقصان ایک دانہ کی اور دیتی اوسکو جو دیتی ساتہہ نقصان ایک دانہ کی یعنی ایک دانہ بہر کی زیادتی اور کمی انہین رہنے دیتی تہی بلکہ لین دین مین پورا پورا اختیار کہتی اور اسیواسطے بند کرلی عمر بن عبد العزیز نی ناک اپنی واسطی بچنی کی مشک کی خوشبو سی جو بیت المال مین سی تہا تولا جاتا تہا سامنی اوسکی اور کہا اوسکی خوشبو سی تو نفع ہوتا ہے اور اسی جگہہ سی ہے یہہ پرہیزکرنی زینت سی اور کہانی خوشبون سی ڈرسی ایسا نکی کہ سرکشی کرنی جی بلا لی شہوتون منع کی گئی طرف اور اسی سے چہوڑدینا نظر کرنا طرف تجمل اہل دنیا کی پس تحقیق نظر کرنا جنبش دیتا ہی اسباب رغبت کو دنیا مین اور اسیواسطے فرمایا اللہ تعالی نی ورنہ پسارا اپنی آنکہین سیچیز پر جو برتنے کو دی ہمنی اون بہت سی لوگون کو رونق دنیا جینی اور اسیلی کہا عیسی علیہ السلام نی مت دیکہو طرف مال دنیا والونکی سو تحقیق چمک اونکی مالونکی لیجاتی ہی مزا تمہاری ایمان کا اور کہا اگلون نی جسکا کپڑا پتلا اور باریک ہوا پتلا اور باریک ہوا ایمان اوسکا پس حلال اچہا ستہرا وہ حلال ہی جو الگ ہی اس طرح کی ڈرسی نہین اوسمین خوف آفت کا

والرابعة ورع الصديقين وهو عذر عن غير ما لا يراد بتناوله القوة في طاعة الله تعالى اذا كان قد تطرق
الى بعض اسبابها معصية ومن ذلك حكي ان ذا النون المصري رحمه الله كان محبوسا جائعا فبعثت اليه
امرأة صالحة من طيب مالها طعاما على يدي السجان فلم يأكل منه ثم اعتذر بانه جاءني على طبق ظالم اي
بيد السجان ومن ذلك ترك بشر الحافي لشرب الماء من الانهار التي حفرها السلاطين واطفاء بعضهم سراجا
اشعله غلامه من بيت ظالم وشرب بعضهم الدواء اذ اشارت اليه امرأته بالمشي والتردد فقال هذه مشية لا اعرف
لها وجها وانا الحاسب نفسي على جميع حركاتي وهذه رتبة قوم فهموا القول تعالى قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون
فرأوا كل ما لم يكن لله صرفا وليس هذا من عشك وعش اصحابك فادرج واجتهد ان تفي بورع العدول الذي يتعلق
به الفقه بغيته يعني ان تضيف اليه شيئين جو تہا درجہ صدیقین کا ہی اور وہ بچنا ہی ہر اوس چیز سے کہ نہ ارادہ کیجاوے
اوسکی کہانی سی طاقت اور توانائی اسکی فرمان برداری میں اس لئے کہ کبھی راہ پا جاتی ہی طرف بعضی اسباب اوسکی کی معصیت
یعنی نافرمانی اور اسی سبب سے حکایت کی گئی ہی ذوالنون مصری سے کہ وہ تھی قید میں بہوکی پس بہیجا اونکی پاس
ایک عورت نیکبخت نی اچھی مال اپنی سی کہانا قید والون کی ہات سو نہ کہایا اونہون نی اور عذر کیا کہ وہ لائی میری پاس
طبق پر ظالم کی یعنی ہات قید والون کی اور اسیطرح چہوڑ دینا بشر حافی کا پینا پانی اون نہرون سے جسکو کہودا بادشاہون
نی اور بجہانا بعض اگلی نی اوس چراغ کو کہ جلایا تہا اوسکو اوسکی غلام نی گہر سی ایک ظالم کی اور پی لیا بعض اگلی نی دوا پس
اشارہ کیا اوسکیطرف اوسکی عورت نی ٹہلنے کا سو کہا یہہ ایک ٹہلنا ہے کہ نہیں جانتا میں اوسکی لئی کوئی وجہ اور میں
حساب لیا کرتا ہون اپنی جی پر اپنی سب حرکتون کا اور یہہ رتبہ ہی اوس قوم کا جنہون نی پورا کیا اسکی قول کو کہ اللہ نی
اوتاری سر چہوڑ دی اونکو اپنی بکبک میں کہیلا کریں پس خیال کیا ہر اوس چیز کو جو نہو واسطی اللہ کی حرام اور یہہ نہیں گہونسلا
تیرا اور تیری نصیحت کنیوالی کا یعنی یہہ تیرا مرتبہ نہیں یہہ تو اونہین کا کام تہا سو تو اپنی راہ لی اور کوشش کر ساتہ اسکی کہ پورا
کری تو درمیان کی پرہیزگاری کو جسکا فتوی دیتی ہین فقیہ ان تجکو چاہئی کہ زیادہ کری تو اوسپر دو چیزین احدہما ان تحترز
عن مواقع غرورهم ولا تلتفت الى قولهم من وهب الى آخر السنة ماله من زوجته واستوهب منها مالها سقط
الزكوة عنهما فالحنين عنوا به ان السلطان لا يطالبهما بالزكوة لان مطمح نظره ظاهر الملك فهو صادق ودرجة
الفقهاء وفتواهم ذكر ما يتعلق بالظواهر فيحكمون بالبراءة عن الزكوة اذا سقط طلب الساعي ويحكمون بصحة
الصلوة اذا امتنع القتل عن السلطان بجريان صورة الصلوة اذ ليس بايديهم الا القانون الذي يستعمله
السلطان في السياسة لينتظم امر المعيشة الدنيوية التي هي منزل من منازل الطريق كما سبق واما اذا كنت تنظر
الى ما ينفعك عند جبار الجبابرة غدا وسلطان السلاطين فلا تلتفت الى هذا واعلم ان المقصود من الزكوة
ازالة رذيلة البخل فانه مهلك كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مهلكات شح مطاع الحديث وهنا مال
الزكوة لاجل دفع الزكوة جعل الشح مطاعا فكيف يكون ذلك منجيا وكذا من يسيء معاشرة زوجته حتى تبرأ عن
المهر فانه لا يحل المهر بينه وبين الله تعالى وان كان الفقيه يفتي بسقوط المهر وصحة الابراء لان الله تعالى يقول فان طبن
لكم عن شيء منه نفسا فكلوه هنيئا مريئا وليس هذه الحيلة طيبة النفس بل طيبة القلب والفقيه لا يميز بين الامرين

لان شغفه بقطع الخصومات الظاهرة والحجامة وشرب الدواء البشع لا يطيب به النفس بل يطيب به القلب و
كذلك كل ما يا باه الطبع ويريده العقل المصلحة في العاقبة وهذا باب طويل حاصله ان لا تستحل مال غيرك الا برضا
مطلق صافي ينبغي ان لا تاكل من سوال فان سالت فاحذر ان تسال على الملاء فربما يعطي بالحياء وذلك ليس
مقرونا بالرضاء فان المستحيي يوثر الازالة الملك على الم الحياء ولا فرق بين ان تاخذ ماله بضرب ظاهره بالسوط وبين
ان تضرب باطنه بسوط الحياء فالكل مصادرة واحذر ايضا ان يعطيك بالدين وذلك بان يعطيك لظنه انك
ورع تقي فتاكل بالدين ويكون من شرط حله ان لا يكون في باطنك ما لو اطلع عليه المعطي لامتنع عن العطاء ولا
فرق بين ان ياخذ بالتصوف والتقوى وهو ليس متصفا به باطنا وبين من يزعم انه علوي ليعطي وهو كاذب فكل
ذلك حرام عند ذوي البصائر وان افتى الفقيه بالحل بناء على الظاهر ایک یہہ کہ بچی تو اونکی غرور کی جہون سی
اور نہ پروا کری اونکی قول کیطرف جو یہہ ہے کہ جسنی بخشا وقت تمام ہونی سال کے مال اپنا اپنی بی بی کو اور مانگ لیا اوس سی مال
اوسکا ساقط ہو گئی زکوٰۃ دونون سی یعنی میان بی بی سی سو اگر اونہون نی قصد کیا اس سی اسباب کو کہ تحقیق بادشاہ نہ طلب کریگا
ادن دونو سی زکوٰۃ کو اسواسطی کہ محل نظر اوسکا ظاہر ملک ہی سو یہہ بات سچی ہی اور خبر فقہا کا ہی ور اونکا فتوی اوسی پر ہی جو متعلق
بظاہر ہو پس یہہ حکم کرتی ہین ساتہہ جہتکاری کی زکوٰۃ سی جسوقت کہ ساقط ہو جاوی طلب کرنا ساعی کا اور حکم کرتی ہین ساتہہ صحیح
ہونی نماز کی جسوقت کہ منع ہو قتل بادشاہ سے ساتہہ جاری ہونی صورت نماز کی اسلیے کہ نہیں اونکی ہاتہون مین سوا اوس قانون کی
کہ جاری کرتا ہی اوسی شاہ باوہ سیاست کے لیے تا کہ منتظم ہو جاوی امر دنیا کا جو ایک منزل ہی منزلون راہ سی جیسا اوپر گذرا اور
لیکن تو جسوقت کہ نظر کری اوس چیز کیطرف جو نفع دیوی تجکو نزدیک زبردست سب دستون کی کل کی روز اور بادشاہ
بادشاہون کی سو مت پروا اور توجہ کر تو اسکیطرف اور جان کہ تحقیق غرض زکوٰۃ دینی سی دور کرنا بری عادت بخل کا ہی کہ
وہ ہلاک کرنیوالی ہی جیسا کہ فرمایا آنحضرت نی درود اللہ کا اونپر اور سلام تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین ایک کنجوسی اطاعت کی
گئی دوسری خواہش نفس کا مطیع ہونا تیسری غرور کرنا آدمی کا اپنی نفس پر اور بخشنا مال زکوٰۃ کا واسطی نکالنی زکوٰۃ کی ہی
ٹہرا بخل کو مطاع یعنی اطاعت کیا گیا پس تحقیق وہ ہو جاتا ہی مطاع بسبب قبول کرنی اوسکی اوس چیز کو جسکی خواہش کرتا ہی
اور کہا گیا ہی کہ یہہ نہ تہا مطاع پس کیونکر ہو ویگا نجات دینی والا اور اسیطرح ہر وہ شخص جو بری طرح کرتا ہی گذران اپنی
بی بی سی یہانتک کہ چہوڑ دیتی ہی مہر کو سو ایسا مہر نہین حلال ہوتا اوسکی اور اللہ کی درمیان اگرچہ فقیہ فتوی دی ساقط
ہو جانی مہر پر اور صحیح ہونی ابرا یعنی پاک ذمہ ہونی پر ہو اسواسطی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی پہر اگر وہ اوس مین سے کچہہ چہوڑ دین تم کو
دل کی خوشی سی تو وہ کہا او رچتا یعنی عورت مومن کا مہر پورا خوشی سی ادا کرو پہر اگر وہ خوشی سی کچہہ چہوڑ دی تو روا ہے
اور نہین ہی یہہ خوشی نفس کی بلکہ ہی خوشی دل کی اور فقیہ نہین فرق کرتا ان دونون مین اسلیے کہ وہ فریفتہ ہی ساتہہ
فیصل کرنی خصومات ظاہر کی اور حجامت اور پینا کڑوی دوا کا نہین خوش کرتا نفس کو بلکہ خوش ہوتا ہی اوس سی دل اور
اسیطرح ہر حال ہی ہر اوس چیز کا جسکی مخالفت کرتی ہتی طبیعت اور چاہتی ہی اوسکو عقل کسی مصلحت سی عاقبت مین اور یہہ
ایک باب ہی لنبی اور حاصل اسکی یہہ ہی کہ نہ حلال کر تو مال اپنی غیر کا مگر ساتہہ رضامندی مطلق صاف کے اور چاہی کہ نہ کہا وے
تو سوال کر کی پہر اگر سوال ہی کری تو تو بچ اس سی کہ سوال کری تو گروہ مین پس بہت ہی کہ دیگا شرم سی اور یہہ نہین ہے

نزدیک ساتھہ جیسا سند کی کی ہو تحقیق حرم والا اختیار کرتا ہی تکلیف نکالنی کی لکی شرم کی تکلیف پر اور کچھہ فرق نہین ہی نہین کہ
لی تو مال اوسکا ظاہر مین کوڑی ہی مار کر اور اوسین کہ مار کی تو اوسکی باطن کو ساتھہ کوڑی حیا کی پس یہہ سبب گویا تاوان
لیتا ہی اور یہی مجرا اسکے کہ وہی تجکو قرض لیکر اور یہہ اسیلئی کہ وہ دیتا ہی تجکو اس گمان سی کہ تو پرہیزگار متقی ہی سو تو کہا وے
قرض کا مال اور ہی اوسکی حلال ہونیکی شرط سی یہہ کہ ہو تیری باطن مین ایسی چیز کہ اگر آگاہ ہو جاوی او سپر دینی والا البتہ
باز رہی دینی سی سو کچھہ فرق نہین اوس شخص مین کہ لیوی صوفی اور متقی بنکر او حالانکہ وہ ایسا نہین ہے اور ساتہین کہ وہ
گمان کرتا ہی سید ہونیکا تاکہ کچھہ دیا جاوی اور وہ جہوٹا ہی پس یہہ سب حرام ہی نزدیک عقل والون کی اگرچہ فتوی دی
فقیہ اوسکی حلال ہونیکا موافق ظاہر کی الثانی ان تراجع قلبك وان افتوك فان الاثم حزاز القلوب والذي
يضرك ما حاك في قلبك ولذلك قال عليه الصلوة والسلام استفت قلبك وان افتوك وهذا شي
يطول ذكره ولكن اعلم على الجملة ان المحذور من الحرام اظلام القلب والمطلوب من الحلال تنويره وذلك ينشعب
من اعتقادك لا بنفس المعتقد فمن وطي امرأته على ظن انها اجنبية فاذا هي منكوحته حصل الظلام القلب
ولو وطي اجنبية على ظن انها زوجته لم يحصل وكذلك في النجاسات والطهارات المؤثرة في تنوير القلب
وهمك واعتقادك وما امرنا ان تصلي وثوبك طاهر بل ان تصلي وانت تعتقد انه طاهر فاستشعار الطهارة
يؤثر في اشراق القلب وان لم يكن على وفق الحال ولذلك نقول ان من صلي ثم تذكر انه كان معه نجاسة فليس
عليه الاعادة على الاصح لانه صلى الله عليه وسلم خلع نعليه في اثناء صلوته لما اخبره جبرئيل ان عليه قذرا واستمر
فيها ولذلك يشدد الامر على الموسوس فانه ما لم يطمئن قلبه باعتقاد الطهارة فيجب عليه الاستقصاء والمعاودة
واولئك قوم شددوا على انفسهم فشدد الله عليهم وهلكوا باستقصائهم كما قال صلى الله عليه وسلم هلك
المتنطعون وكذلك في الحلال انت متعبد بما يطمئن اليه قلبك لا بما يفتي به المفتي فاستفت قلبك دوسری
یہہ کہ رجوع کر تو اپنی دلکی طرف اگرچہ فتوی دین تجہکو پس تحقیق گناہ قلق ہے دلونکا اور جو چیز کہ نقصان پونہچاوی تجہکو
وہ نہین اثر کریگی تیری دلمین اور اسواسطے فرمایا آنحضرت نی درود اللہ کا اونپر اور سلام تو فتوی پوچھہ اپنی دل سی اور اگرچہ
فتوی دین تجہکو اور یہہ ایک ایسی چیز ہے کہ بیان اوسکا بہت ہی لیکن تو جان لی مجملا اسبات کو کہ بچنا حرام سی واسطے تاریکی دلکی ہے
ایسی جسمین دل تاریک ہوا اور غرض حلال سی روشن ہونا اوسکا ہی اور یہہ پیدا ہوتا ہی تیری اعتقاد سی نہ جی ہی معتقد
پس جو شخص جماع کری اپنی عورت سے اس گمان پر کہ وہ اجنبی ہی اور وہ ناگاہ منکوحہ تہی حاصل ہوگی تاریکی دلکی اور اگر
جماع کری ایک عورت اجنبی سے اس گمان پر کہ وہ اوسکی بی بی ہی نہین حاصل ہوگی یعنی تاریکی اور اسیطرح حال ہی اون
نجاستوں اور طہارتوں مین جو اثر کرتی ہین روشن کرنے مین دلکی ور تیری قصد کی اور تیری اعتقاد کی اور تو حکم نہین کیا گیا
کہ نماز پڑہی تو اور تیرا کپڑا پاک ہو بلکہ نماز پڑہی تو اور تو اعتقاد رکہتا ہی کہ کپڑا پاک ہی سو تحقیق آگاہی پاکی پر اثر کرتی ہی
روشن کرنے مین دل کی اگرچہ نہو موافق حال کی اور اسیلئی تو کہتا ہی جو شخص نماز پڑہی پہر یاد آوی اوسی کہ اوسکی لگی
ہوئی تہی نجاست سو نہین لازم اوسپر پہیر کر پڑہنا موافق مذہب اصح کی اسواسطی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوتار ڈالی
پاپوش اپنی درمیان اپنی نماز کی جسوقت خبر دی اونکو جبرئیل علیہ السلام نی کہ اوسمین نجاست ہی اور پڑہا کئی نماز اور اسی لیے

مشکل ہوتا ہی کام وسوسہ والی پر پس تحقیق جب تلک نہ ٹہکانی ہو دل اوسکا ساتہہ اعتقاد پاکی کی لازم ہی او سپر سری سی پڑہنا اور سپر کربر پڑہنا اور یہہ ایک قوم ہی کہ مشکل ڈالی انہون نی اپنی جیون پر پس مشکل اور سختی کریگا اللہ او نپر اور مست جائین گے سبب اپنی پڑہنی کی جیسی کہ فرمایا آنحضرت نی اونپر درود اور سلام ہلاک ہو گئی تشدد کرنیوالی پس اسیطرح سی حلال مین توماندہ کرتا ہی اپنی آپکو ساتہہ اوس شی کے کہ اطمینان پکڑی اوسکیطرف جی تیرا اور جسکا فتوی دیتا ہی مفتی سو تو پوچہہ فتوی اپنی جی سی

فصل ایاک ان تشدد علی نفسک فتقول موال الدنیا کلھا حرام وقد اختلطتھا الایدی العادیۃ والمعاملات الفاسدۃ فاقنع فی الحشیش ترھیا واتناول من الجمیع متوسعا لا افصل فیہ بین حلال وحرام بل علم قطعا ان الحلال بین والحرام بین وبینھما امور متشابھات کذلک کان من عصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک یکون ابد الدھر واستھل من السھل الذی ذکرنا فانک غیر متعبد بما ھو فی نفسہ حلال بل بما ھو فی اعتقادک حلال لا تعرف سببا ظاھرا فی تحریمہ فقد توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مزادۃ مشرک وتوضأ عمر رضی اللہ عنہ من جرۃ نصرانیۃ ولو عطشوا لشربوا منہ وشرب الماء النجس حرام ولکن استصحبوا یقین الطھارۃ ولم یترکوھا بتوھم النجاسۃ فکذلک کل ما صادفتہ فی ید رجل مجھول عندک حالہ فلک ان تشتری منہ وان تاکل من ضیافتہ تحسینا للظن بالمسلم فان الاصل ان ما فی یدہ فھو حلال وما تصادفہ فی ید رجل عرفتہ بالصلاح فھو اولی بان تعتقدہ حلالا نعم الحذر یجب فیما تصادفہ فی ید سلطان ظالم او رجل عرفتہ بالربوا وبیع الخمر فیجب الحذر منہ حتی تسال وتستقصی وتعرف انہ من این حصل فان ظھر لک جھۃ اصولہ وانہ حلال فلک اخذہ والا فاعتماد علی العلامۃ الظاھرۃ وھی قرینۃ حالہ وھذا اذا کان الکثر لہ حالہ کذلک وان کان الکثر حلالا فلک ان تاکل منہ وان ترکتہ فذلک ورع فقد کتب بعض ولاۃ ابن المبارک بالبصرۃ من البصرۃ الیہ یسالہ عن معاملۃ رجل یعامل السلطان فقال ان کان لا یعامل غیر السلطان فلا تعاملہ وان کان یعامل غیرہ ایضا فعاملہ وفی الجملۃ الناس فی حقک ستۃ اقسام

خبردار جو تونی سختی کی اپنی جی پر پس کہے تو سب مال دنیا کی حرام ہین اور تحقیق ناپاک کردیا اوسکو ہاتون گردانی اور معاملون فاسدنی سو مین قناعت کرتا ہون سوکہی گہاس پر پا کہاتا ہون سب مین سی کشادگی کرکی مین نہین فرق کرتا اوسمین حلال اور حرام کا بلکہ جانتا ہون بالیقین کہ حلال کہلا ہوا ہی حرام کہلا ہوا ہی اور دونون کے درمیان مشتبہ کی کام ہین اسیطرح تہا حال زمانہ مین آنحضرت کی اور ایسا ہی رہیگا ہمیشہ کو اور آنکہہ کہول دیکہہ تو اوس بہید کو جو ذکر کیا ہمنی سو تحقیق تو نہین معتقد ہی اوسکا جو حقیقت مین حلال ہی بلکہ اوسکا جو تیری اعتقاد مین حلال ہی تو نہین جانتا کوئی سبب ظاہر مین اوسکی حرام ہونیکا پس تحقیق وضو کیا رسول اللہ نی توشہ دان سی ایک مشرک کی اور وضو کیا حضرت عمر نی ایک بدہنی سی جو نصرانی عورتکا تہا اور اگر پیاسی ہوتی تو پی لیتی اوس سی اور پینا نجس پانی کا حرام ہی لیکن کرلیا اوسکی ساتہہ یقین پاکی کا اور نہ ترک کیا اوسکو وہم سی ناپاکی کی پس اسیطرح جو پاوی تو ہات مین ایسی شخص کے کہ نہین معلوم تجکو حال اوسکا سو تجکو جائز ہی کہ خرید کری اوس سی اور یہہ کہ کہاوی تو اوسکی مہمانی سی واسطی نیک گمان کرنی کی ساتہہ مسلمان کی پس تحقیق اصل بات یہہ ہی کہ جو اوسکی ہات مین ہی وہ حلال ہی اور جو پاوی تو ہات مین ایسی آدمی کی کہ جانتا ہی تو اوسکی نیکبختی کو

پس جو اولی ہی ساتھہ اسکی کہ اعتقاد کری تو اوسکو حلال اور بچنا واجب ہی اوس چیز سی جسکو یاد ہی تو بات بین بادشاہ
ظالم کی یا اوس آدمی کی جسکو جانتا ہی تو سود خوار اور شراب بیچنی والا سو واجب ہی اوس سی بچنا یہانتک کہ پوچھی تو اور
خوب پوچھی تو اور جان لی تو کہ اوسنی کہان سی حاصل کیا پس اگر ظاہر ہو تجھکو وجہ اوسکی حصول کی اور وہ حلال ہو پس لے تو
اوسکو اور نہین تو بچا کر اوپر علامت ظاہر کی اور یہہ تفسیر اوسکی حال کا ہی اور یہہ وہ وقت ہی کہ جب ہو اگر حال اوسکا مع
راور اگر ہو اکثر مال حلال ہو تو کہا اومین سی پہر اگر چھوڑ دیگا تو اوسکو تو یہہ پرہیزگاری ہی پس تحقیق لکہا بعضی وکیلون
ابن المبارک نی بصرہ سی اوسکیطرف پوچھتا تہا اوس سی معاملہ کرنیکو ساتھہ ایسی آدمی کی جو معاملہ کرتا ہی بادشاہ
سی پس کہا ابن المبارک نی اگر وہ نہین معاملہ کرتا کسی اور سی سواے بادشاہ کی تو مت معاملہ کر اوسکی ساتھہ
اور اگر معاملہ کرتا ہی کسی اور سی بہی پس معاملہ کر تو اوس سی اور فی الجملہ لوگ تیری حق مین چہہ
طرح پر ہین احدہا ان یکون مجہولا فکل من مالہ والحد لیس بواجب بل
ہو محض ورع والثانی ان تعرفہ بالصلاح فکل منہ ولا تورع والورع فیہ وسوسۃ فان ادی الی
الایذاء والایحاش فہو معصیۃ وحرام لما فیہ من الایذاء ولما فیہ من سوء الظن بالرجل الصالح والثالث ان تعرفہ
بالظلم والربو حتی علمت ان کل مالہ او اکثرہ حرام کالسلاطین الظلمۃ وغیرہم فما لہم حرام والرابع ان تعرف
ان اکثر مالہ حلال ولا یخلو عن حرام کرجل لہ تجارۃ ومیراث وہو مع ذلک فی عمل السلطان فذلک لا اخذ
بالاغلب لکن الترک من الورع المہم والخامس ان یکون مجہولا عندک حالہ لکن تری علیہ علامۃ الظلم کالقباء
والقلنسوۃ وہیئۃ الاتراک والظلمۃ فہذہ علامۃ ظاہرۃ توجب الحذر فلا تاکل من مالہ الا بعد التفتیش
والسادس ان تری علیہ علامۃ الفسق لا علامۃ الظلم کطول الشارب وانقسام شعر الراس قزعا او رایتہ یشتم
غیرہ او ینظر الی امراۃ فان علمت لہ مالا موروثا او تجارۃ لم یحرم مالہ بذلک وان کان امرہ مجہولا عندک
فہذا فیہ نظر لان علامۃ الفسق اضعف دلالۃ من علامۃ الظلم ولکن الاظہر عندی انہ لا یحرم مالہ لان
الید والاسلام دلیل علی الملک دلالۃ ظاہرۃ اظہر من دلالۃ ہذہ العلامۃ علی التحریم ولیست ہذہ
الدلالۃ اقوی من دلالۃ المجوسیۃ والنصرانیۃ علی نجاسۃ الماء ولم یلتفت الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولا عمر رضی اللہ عنہ واما علامۃ الظلم فقد ضاہا ما اذا رایت ظبیۃ تبول فی ماء ثم وجدت الماء متغیرا ولم یمکن
ان یکون من طول المکث وامکن ان یکون من البول فانہ یجب اجتنابہ احالۃ علی السبب الظاہر فہو اولی ہذا کلہ
علیہ ان یستفتی قلبہ فاذا وجد فی قلبہ حزازۃ فلیجتنبہ فالاثم حزازات القلوب وحکاکات الصدور
ولکن ہہنا دقیقۃ یغفل عنہا اہل الورع وہو انہ حیث یکون الترک من الورع او من حزازۃ فی النفس
فلا یجوز الترک والسؤال بحیث یؤذی فالمجہول اذا قدم الیک طعاما فان سالتہ انہ من این استوحش
وتاذی والایذاء حرام وسوء الظن حرام وان سالت عن غیرہ بحیث یدری زاد الایذاء وان سالت
بحیث لا یدری فقد تجسست واساءت الظن وبعض الظن اثم وتسببت بالغیبۃ والتہمۃ وکل ذلک
حرام وترک الورع لیس بحرام فعلیک الا التلطف بالترک فان لم یمکن الا بالایذاء فعلیک ان تاکل فان تطییب
قلب المسلم وصیانتہ عن الاذی اہم من الورع فایاک ان تکون من القراء المغرورین الذین لا یدرکون

دقائق الورع واعرض رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صدقة بريرة ولم يسأل
يحمل اليه الهدايا فلا يسأل نعم سأل في اول قدومه الى المدينة عما حمل اليه انه هدية او صدقة لان ذلك
ليس فيه ايذاء ولان قرينة الحال كان يقتضي الامكان في الصدقة والهدية لانهما على وتيرة واحدة وكان
يدعى الى الضيافات فيجيب ولا يسأل ولم ينقل السؤال الا نادرا في محل الريبة فان قلت فلو وقع طعام حرام
في سوق فهل يشترى من ذلك السوق فاقول ان تحققت ان الحرام هو الاكثر فلا تشتر الا بعد التفتيش
وان علمت ان الحرام كثير وليس بالاكثر فلك الشرى والتفتيش من الورع ولقد كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم واصحابه يشترون في اسفارهم من الاسواق مع علمهم بان فيهم اهل الربوا والغصب واهل
الغلول في الغنيمة وكانوا لا يتركون المعاملة معهم وهذا الباب يستدعي شرحا طويلا فان رغبت فيه
فطالع كتاب الحلال والحرام من كتب الاحياء لتشهد عند مطالعته بانه لم يصنف في فنه مثله في التحقيق
والتحصيل والاحاطة بجميع التفاصيل ایک یہہ کہ ہونا معلوم پس کہا اوسکی مال سے او ربچنا واجب نہین بلکہ یہہ بڑا
تقوی ہے دوسری یہہ کہ تو پہچانتا ہوا وسکو ساتھہ صلاحیت کی پس کہا اوس سے او رمت پرہیز کر اور پرہیز کرنا اسمین وسوسہ
ہے پہر اگر ہووے ہو طرف ایذا اور وحشت کے پس وہ گناہ اور حرام ہے اوسکی سبب جہا وسمین ہے ایذا سے اور بسبب اوسکی جو اوسمین
ہے بدگمانی سے ساتہہ مرد نیک کی تیسری یہہ کہ جانتا ہو تو اوسکا ظلم اور سود خواری یہانتک کہ تجھکو معلوم ہو کہ سب مال
اوسکا یا اکثر حرام کا ہے مثلا بادشاہون ظالم کی اور سوا اونکی سو مال انکا حرام ہے چوتہی یہہ کہ جانتا ہو تو کہ تحقیق اکثر مال اوسکا حلال
ہے اور نہین خالی حرام سے مثل اوس آدمی کی کہ اوسکی لیئے تجارت اور میراث ہے اور وہ باوجود اسکی عمل مین بادشاہ کی ہے پس
تجھکو لینا چاہیئے ساتہہ غلبہ کے لیکن ترک کرنا بڑی پرہیزگاری ہے پانچوین یہہ کہ ہونا معلوم نزدیک تیری حال اوسکا لیکن تو
دیکھتا ہے اوسپر نشانی ظلم کی مثل قبا اور کلاہ کی اور شکل ترکون اور ظالمون کی پس یہہ نشان ظاہر ہے واجب کرتی ہے بچنے کو
سوت کہا تو اوسکی مال سے مگر بعد دریافت کرنی کی چہٹی یہہ کہ دیکھی تو اوسپر نشانی فسق کی نہ نشانی ظلم کی مثل لمبی موچہون
اور تقسیم کرنی بال سر کی کاکل کی طرح یا دیکھی تو اوسکو گالی دیتی ہوئی کسی کو یا دیکھتا ہے کسی عورت کی طرف پس اگر تجھکو
معلوم ہے کہ ہے اوسکی لیئے مال موروثی یا سوداگری تو نہین حرام ہوتا اوسکا مال اس سبب سے اور اگر ہے حال اوسکا نا معلوم نزدیک
تیری سو اسمین تامل ہے اسلئے کہ نشانی فسق کی بہت ضعیف ہے دلالت کرنے مین نشانی سے ظلم کی لیکن بہت ظاہر میری نزدیک یہہ
کہ نہین حرام ہوتا مال اوسکا اسواسطے کہ ظاہر مال اور اسلام دلالت کرتا ہے ملک پر ایسی دلالت جو بہت ظاہر ہے دلالت کرنے سے ان
نشانیون سے حرام ہونی پر اور نہین یہہ دلالت تو تیز دلالت سے عورت مجوسی اور نصرانی کی اوپر نجاست پانی کی کہ نہ پروا کی اوسکی
رسول الله صلی اور نہ حضرت عمر نے یعنی جبکہ حضرت نے اسی صاف علامت پر خیال نکیا تو یہہ علامت فسق کے اوس سے کہین کمتر
ہے اور لیکن نشانی ظلم کی پس مشابہ ہے اوسکی جیسی کہ جسوقت دیکھا تہنی ایک ہرنی کو کہ پیشاب کرتی ہے پانی مین پہر پایا تہنی پانی کو
متغیر اور نہین یہہ تغیر کچہہ پہری رہنے پانی سے اور ہے پیشاب کی سبب سے پس بچنا اوس سے واجب ہے حوالہ کرنے کو اوپر سبب
ظاہر کی پہر اسکی پوچہنا بھی لازم ہے اور پہر فتوی پوچہی اپنی دل سے پس جب کہ پاوے اپنی دل مین سوزش پس چاہیے کہ
بچی اوس سے سو گناہ سوزش ہے دلون کی اور چہپا ہے سینون کا لیکن سمجھ اسپر ایک باریک بات ہے جس سے غافل
ہین تقوی والی اور وہ یہہ ہے کہ اس حیثیت سے کہ ہے ترک کرنا پرہیزگاری ہے یا اوس سوزش سے جو جی مین ہے پس

نہین جائز ہی ترک اور سوال اسطرح پر کہ ایذا دوی پس نا معلوم جب لادی ہاں سی تیری کہانا سو اگر پوچھیگا تو اوس سی کہ
کہان سی حاصل کیا وحشت ہوگی اور ایذا پائیگا اور ایذا دینا حرام ہی اور بدگمانی حرام ہی اور اگر تو پوچھیگا کسی اور
سو تحقیق تلاش کریگا اور بدگمانی کریگا تو اور بعضی گمان گناہ ہوتی ہین اور تجسس کریگا تو ساتھہ غیبت اور تہمت کی
اور یہہ سب حرام ہی اور چھوڑنا پرہیزگاری کا حرام نہین پس نہین چاہی تجہکو مگر مہربانی چھوڑنی نہین پہر اگر ممکن ہو
مگر ساتھہ ایذا دینی کی پس تجہکو لازم ہی کہ کہا دی تو پس تحقیق خوش کرنا دل ایک مسلمان کا اور بچانا اوسکا ستانی سی
ضرور زیادہ ہی پرہیزگاری سی سو نگاہ رکھہ تو اپکو اس سی کہ ہو تو اون قاریون غرور والون سی جو نہین جانتی باریکین
پرہیزگاری کی اور جان کہ تحقیق رسول اللہ نی کہایا صدقہ سی بریرہ کی اور نہ پوچھا حال صدقہ دینی والی کا اور بہی
جاتی تہی آپ کی پاس تحفی سو نہین پوچھتی ہان پوچھا تہا پہلی بار آنی ہی مین مدینہ کیطرف اوس چیز سی جو لائی گئی تہی
آپکی پاس کہ وہ صدقہ ہی یا ہدیہ لیکن کہ آپ نہین کچہہ ستانا نہین اور اس لئی کہ قرینہ حال کا چاہتا تہا ہونی صدقہ اور ہدیہ
کو اور برابر ایک ہی طرح کی اور تہی آنحضرت کہ بلائی جاتی طرف دعوتون کی پس قبول فرماتی اور نہ پوچھتی اونہین سوال
ہو اور پوچھنا آنحضرت صلعم سی مگر نادر یعنی بہت کم شک کی جگہہ مین پس اگر کہی تو کہ جو واقع ہو کہانا حرام بازار مین یعنی بکتا ہو
سو کیا خرید کرون مین بازار سی پس مین کہتا ہون کہ اگر ثابت ہو کہ حرام اکثر ہی تو مت خرید کر تو مگر بعد دریافت کی اور اگر
معلوم ہی تجہکو کہ حرام کسی قدر ہی اکثر نہین سو تجہکو اختیار ہی خریدیگا اور دریافت کرلینا پرہیزگاری سی ہی اور تحقیق تہی
رسول اللہ اور صحابہ اونکی خرید کرتی تہی اپنی سفرون مین یعنی حالت سفر مین بازارون سی حالانکہ وہ جانتی تہی کہ ہم
اونمین سود خوار اور غصب کرنیوالی اور خیانت کرنیوالی غنیمت مین اور تہی کہ نہ شک کرتی تہی معاملہ کرنا اونکی ساتھہ
اور یہہ بات چاہتی ہی ایک شرح دراز کو سو اگر رغبت کرے تو اوسمین مطالعہ کر کتاب الحلال والحرام کتاب احیاء العلوم
تاکہ گواہی دی تو وقت مطالعہ کرنی اوسکی ساتھ کہ نہین تصنیف کی گئی اوسکی فن مین یعنی جس علم مین وہ ہی مثل
اوسکی تحقیق اور تفصیل اور احاطہ مین ساتھہ سب تفاصیل کے **الاصل الثامن فی القیام بحقوق المسلمین وحسن الصحبة معهم** اصل آٹھوین بیان مین متعد ہونی کی واسطی حقوق مسلمان لوگون کی اور اچھی صحبت رکھنی کی اونکی
ساتھہ وهو رکن من ارکان الدین اذ الدین معناه السفر الی الله ومن ارکان السفر حسن الصحبة مع
منازل السفر مع المسافرین والخلق کلهم سفر سیرهم العمر سیر السفینة براکبها اور یہہ ایک رکن ہی دین کی
ارکانون مین سی اسلئی کہ دین کی معنی سفر کرنا اللہ کیطرف اور سفر کی ارکان سی ہی اچھی صحبت اور بودوباش رکہنا
منزلون مین سفر کی ساتھہ مسافرون کی اور سب خلق مسافر ہی لئی پہرتی ہی اونکو زندگی مثل لئی پہرنی کشتی کے
اپنی سوارون کو واعلم ان الانسان فی الدنیا اما ان یکون وحده او مع خواصه من اهل وولد وقریب
وجار او یکون مع عموم الخلق فهذه ثلثة احوال وعلیه حسن الصحبة واداء الحقوق فی جمیع هذه الاحوال
اور جان تحقیق آدمی دنیا مین یا یہہ کہ رہی اکیلا یا ساتھہ اپنی خواص کے اہل اور اولاد اور قرابتی اور ہمسایہ مین سی یا ساتھہ
تمام خلق کی پس یہہ تین حالتین ہین اور لازم ہی آدمی پر اچھی صحبت اور ادا کرنا حقوق کا ان سب حالون مین الحالة
الاولی ان یکون وحده فلیعلم انه بنفسه عالم وان باطنه یشتمل علی اصناف من الخلق مختلفی الطبائع

والاخلاق فان لم یحسن صحبتهم ولم یقم بحقوقهم هلك واصناف جنود الباطن کثیرة وما یعلم جنود
ربك الا هو واستقصینا بعضه فی کتاب عجائب القلب ونذکر الآن امراء الاجناد ورؤسها فنقول
فیك شهوة تجذب بها الی نفسك المنافع وغضب تدفع به عن نفسك المضار وعقل تدبر به الامور وترعی
به الرعیة فانت باعتبار غضبك کلب وباعتبار شهوتك بهیمة کالفرس مثلا وباعتبار عقلك ملك وانت
مامور بالعدل بینهم والقیام بحقوقهم والاستعانة بهم لتقتنص بمعونتهم سعادة الابد فان رضت الفرس
وادبت الکلب وسخرتهما للملك تیسر لك الظفر بما طلبت وان سخرت العقل فی استنباط الحیل لتحصیل ما یستفاد
الکلب بغضبه ولحاجة الفرس بحرصه وجشعه اشرفت علی العطب فضلا من ادراك مقصود الطلب وصرت
منکوسا معکوسا فاجرا ظالما لان الظلم وضع الشیء فی غیر موضعه ولو رایت شخصا جعل فی طاعة ملك کلب
وخنزیر فلم یزل یضطر الملك الی ان یسجد للخنزیر والکلب فهل تراه ظالما مستوجبا للعنة ولو کشفت لك
حالك عند متابعتك او عند فتابك عن نفسك کما وصفناه وفی الاستغراق بالله لرایت کل من اطاع
شهوته او غضبه ساجدا للکلب والخنزیر اذ لم یکن الکلب کلبا بالصورة بل بالمعنی وکذلك تری نفسك
بعد الموت لان المعانی فی عالم الآخرة تستتبع الصورة ولا تتبعها فیتمثل کل شیء بصورة یوازی معناه واما
هذه العالم فعالم التلبیس فقد یودع معنی الخنزیر والکلب فی صورة انسان فلا تغتر به فان ذلك ینکشف
یوم تبلی السرائر فعلیك ان تحسن صحبة رفقائك الثلثة فتکسر شره الشهوة بسورة الغضب وتقلل من غلو
الغضب بخداع الشهوة وتسلط احدهما علی الآخر فان ذلك بلیغ جدا فی تقویمهما حتی ینقادا للعقل والشرع
فلیستعملهما العقل حیث ینفعهما کما یستعمل الصائد الفرس والکلب عند الحاجة ویسکنهما عند
الاستغناء وشرح هذه الریاضة والصحبة طویل ذکرناه فی کتاب ریاضة النفس پہلی حالت یہ ہی کہ ہی تہا
پس چاہیی کہ جانی کہ وہ اپنی جی سی ایک جہان ہی اور اوسکا باطن مشتمل ہے طرح طرح کی خلق پر جنکی طبیعتیں اور عادتیں مختلف
ہیں پس اگر نہ اچھی طرح برتی کا اونکی صحبت کو اور نہ قیام کریگا اون کی حقوق پر مٹ جاویگا اور قسمتیں باطن کے لشکر کی بہت
ہیں اور نہیں جانتا کوی تیری رب کے لشکروں کو مگر وہی اور ہمنی جمع کیا ہے بعض اوسکا کتاب عجائب القلب میں اور اب
ہم ذکر تی ہیں لشکر کی میروں اور اوسکی سرداروں کا سو ہم کہتے ہیں تجہہ میں ایک شہوت ہی کہ کہینچتا ہی تو اوس سی نفع اور
ایک غضب یعنی خشم اور غصہ ہی کہ دفع کرتا ہی تو اوسکی سبب اپنی جی سی نقصان کو اور ایک عقل ہے کہ تدبیر کرتا ہی تو اوس
سی کاموں کی اور نگاہ رکہتا ہی اوس سی رعیت کو پس تو باعتبار اپنی غضب کے کتا ہی اور باعتبار اپنی شہوت کی جانور ہے
جیسی گہوڑا اور باعتبار اپنی عقل کے بادشاہ ہی اور تو حکم کیا گیا ہی ساتہہ انصاف کرنی کی اونکی درمیان میں اور قیام کرنیکی
ان کی حقوق کی اور اونکی مدد کرنیکی تاکہ شکار کرے تو یعنی حاصل کرے اونکی مددگاری سی سعادت ابدی کی پس اگر تعلیم کیا تونی
گہوڑی کو اور ادب سکہایا تونی کتی کو اور قید کیا تونی اون دو کو بادشاہ کا آسان اور حاصل ہو گئی تجہکو فتح جسکی طلب
کی اور اگر قید کیا تونی عقل کو نکالتی ہین حیلوں کی اوس چیز کے حاصل کرنی کی لئی جسکو چاہتا ہی کتا اپنی غصہ اور
خوشامد سی اور گہوڑا اپنی حرص اور آرزو سی کنارے لگی گا تو ہلاکی کی بڑہ کر پانی مقصود طلب سی اور ہو جائیگا تو سرنگون

اور لشا قاہر ظالم اسلئی کہ ظلم رکہنا ایک چیز کا ہی غیر جگہہ اوسکی مین اور اگر دیکھی تو ایک شخص کو کہ ہی اوسکی فرمان بری مین
بادشاہ اور کتا اور سور پس ہمیشہ چاہتا ہی بادشاہ یہہ کہ سجدہ کری سور اور کتی کو سو کیا تو دیکھتا ہی اوسکو ظالم لائق لعنت
کی اور اگر کہول دیا جاوی تجہہ پر حال تیرا وقت تیری سونی کی یا وقت فنا ہونی تیری کی تب سے جی سی جیسا کہ بیان کیا
تہا ہمنی بکا بیان مین مستغرق ہو جانی کی اللہ کی یاد مین البتہ دیکھی تو ہر اوس شخص کو جو طاعت کرتا ہی اپنی شہوت
اور غضب کی سجدہ کرنیوالا کتی یا سور کو اسلئی کہ نہین ہی یہہ کتا ظاہر مین بصورت کتی کی بلکہ ہی باطن مین اور سبلح یہ
دیکھیگا تو اپنی جی کو بہی مرجانی کی اسلئی کہ باطن کی چیزین عالم آخرت مین تابع ہونگی صورتونکی اور نہین تابع ہونگی صورتین
اوسکی پس بن جائیگی ہر چیز ایسی صورت جو ہوگی شکل اوسکی باطن کی اور لیکن یہہ جہان یعنی دنیا سو یہہ جہان مکر کا ہی پس
کبہی کبہی جاتی ہین معنی سور اور کتی کی انسان کی صورت مین سو مت غرور کر تو انسان ہونی پر پس تحقیق یہہ حال کہ جانتی
اوس دن جب یہہ جانچی جاوین بہید سو تجہکو لازم ہی کہ اچہی طرح رکہی تو صحبت اپنی تینون رفیقون کی ساتہہ پس تو شہوت
کی فساد کو غصہ کی شدت سی اور کم کر غضب کے جوش کو شہوت کی مکر سی اور غالب کر دی ایک کو ان دونون سی دوسری
پر پس یہہ بہت عقل کی بات ہی اوسکی مضبوط رکہنی مین یہانتک کہ ہو جاوی فرمان بردار عقل اور شرع کا پہر برتی اون
دونونکو عقل ایسی جگہہ کہ نفع لی اون دونو سی جیسیکہ استعمال کرتا ہی شکاری گہوڑی اور کتی کو وقت حاجت کی
اور باندہ رکہتا ہی اون دونون کو وقت نہونی حاجت کی اور بیان اس ریاضت اور صحبت کا دراز ہی ہمنی ذکر کیا
اوسکو کتاب ریاضۃ النفس مین الحالۃ الثانیۃ صحبتک مع عموم الخلق واقل درجات حسن الصحبۃ کف الاذی منہم
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ وفوق ذلک ان تنفعہم وتحسن الیہم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لعلی رضی اللہ عنہ الخلق کلہم عیال اللہ واحبہم الی اللہ انفعہم لعیالہ وفوق ذلک ان تحتمل الاذی منہم وتحسن مع ذلک
الیہم وذلک درجۃ الصدیقین قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ عنہ ان اردت ان تسبق الصدیقین
فصل من قطعک واعط من حرمک واعف عمن ظلمک ہذہ جملۃ الامر وتفصیل ہذہ الحقوق کثیرۃ
ونقتصر من جملتہا علی عشرین وظیفۃ دوسری حالت صحبت رکہنا تیرا ساتہہ تمام خلق کی اور کمتر درجہ حسن صحبت کا باز
رکہنا اونکا ستانی سی فرمایا آنحضرت نی مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان اوسکی زبان اور ہاتہہ سی اور ما فوق اسکی یہہ ہی کہ
نفع پہنچاوی تو اونکو اور احسان کری تو ساتہہ اونکی فرمایا آنحضرت نی علی مرتضی سی خلق اولاد ہی اللہ کی اور بہت دوست
الہین کا اسکیطرف بہت نفع پہنچانیوالا ہی اوسکی عیال کی لئی اور ما فوق اسکی یہہ ہی کہ اوٹہاوی تو تکلیف اونکی سی
اور باوجود اسکی احسان کرتا رہی اونکی ساتہہ اور یہہ درجہ صدیقین کا ہی فرمایا آنحضرت نی علی مرتضی سی اگر چاہتا ہی تو کہ بڑہ جاوی
صدیقین سی یعنی مرتبہ مین پس ملاپ کر اوس سی جو جدائی کری تجہہ سی اور دی اوسکو جو محروم رکہی تجہکو اور معاف کر اوس
سی جو ظلم کری تجہہ پر یہہ ہی مجمل اس امر کا اور تفصیل ان حقون کی بہت ہی اور ہم اکتفا کرتی ہین اوبیسین وظیفہ
کی **ف** اللہ تعالی اولاد سی لکہی یہان مجازا فرمایا یعنی جیسی آدمی اپنی اہل و عیال کو پرورش کرتا ہی ویسی ہی وہ
اپنی مخلوق کو **ف** جو آپ سی برائی کری اوسکی بدلے مین آپ نیکی کرین کہ اس سے زیادہ مرتبہ رعایت حقوق مین نہین ہی ۱۲
بدی را بدی سہل باشد جزا ۔ اگر مردی احسن الی من اسا ۔ منجملہ حقوق مسلمانون کی یہہ ہی کہ اپنی ہات اور زبان سے

اسیکو ایذا دیوی اور دوسری ایذا دیکھ کر بیقرار ہو جاوی اور تدبیر اوسکی دفع کی کری حدیث شریف مین آیا ہی کہ حکم مسلمانونکا
اتفاق مین مانند جسم کی ہی یعنی اگر ایک عضو دردناک ہو تو تمام اعضا کو قرار نہین ہوتا ایسی ہی دوسری مسلمان کی تکلیف کو
دیکھکر بیتاب ہو جاوی اور اوسکی دفع مین کوشش تمام کری ؎ بنی آدم اعضای یکدیگرند ؛ کہ در آفرینش زیک جوہرند
چو عضوی بدرد آورد روزگار ؛ دگر عضوہا را نماند قرار ؛ منہا ان لا یحب للناس ما لا یحب لنفسہ قال صلی اللہ علیہ وسلم
من سرہ ان یتزحزح عن النار فلتاتہ منیتہ وہو یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ولیات
الی الناس ما یحب ان یوتی الیہ ایک اوسمین یہہ ہی کہ نہ دوست رکھی لوگون کی لئی جو نہین دوست رکھتا اپنی جی کی
لئی یعنی آنچہ برخود نمی پسندی بر دیگری ہم مپسند فرمایا آنحضرت صلعم نی جسکو خوش آوی یہہ بات کہ دور کیا جاوی آگ سی سو
چاہیی کہ آوی موت اوسکی اور وہ گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ نہین کوئی لایق بندگی کی سوا اللہ کی اور تحقیق محمد بہیجی ہوئی
ہین اللہ کی اور کری آدمیون کی ساتھہ وہ کام کہ دوست رکھتا ہی یہہ کہ کیا جاوی اوسکی ساتھہ ومنہا ان یتواضع لکل
احد ولا یفتخر علیہ فان اللہ تعالی لا یحب کل مختال فخور وان تکبر علیہ غیرہ فلیحتمل قال اللہ تعالی خذ العفو وامر
بالعرف واعرض عن الجاہلین اور منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ فروتنی کری ہر کسی سی اور فخر نکری اوسپر پس تحقیق اللہ بزرگ
کو نہین خوش آتا جو کوئی ہو اترانا بڑائی کرتا اور اگر تکبر اور غرور کری اوسپر غیر اوسکا سو چاہی کہ برداشت کری فرمایا اللہ
صاحب نی خو بکر معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلون سی منہا ان توقر المشائخ وترحم الصبیان
قال علیہ الصلوۃ والسلام لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا وقال علیہ الصلوۃ والسلام من
اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم قال علیہ الصلوۃ والسلام ما وقر شاب شیخا لشیبہ الا قیض اللہ لہ فی
شیبہ من یوقرہ وہذا بشارۃ بطول الحیوۃ اور منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ عزت کری بڈہون اور بزرگون کی اور رحم اور شفقت
کری لڑکون پر فرمایا آنحضرت صلعم نی نہین ہی ہمارے پیروی کرنی والون سی وہ شخص جو نہ رحم کری ہماری چہوٹون پر اور
نہ عزت کری ہماری بڑون کی اور فرمایا آنحضرت صلعم نی اللہ کی بزرگی سی ہی بزرگی کرنا بڈہی مسلمان کی اور فرمایا آنحضرت صلعم
نی نہ عزت کی کسی جوان نی کسی بڈہی کی اوسکی بڑہاپی کی سبب سے مگر مقرر کرتا ہی اللہ اوسکی بڑہاپی کی لئی ایسی شخص کو
جو عزت کرتا ہی اوسکی اور یہہ فرمانا حضرت کا خوشخبری دیتا ہی اوسکو دراز زندگی کی ف اور حدیث مین آیا ہی کہ
مہربانی کرنیوالا مہربانی کرتا ہی وپر رحمن رحم کروا وپر جو زمین مین ہین رحم کریگا تمپر جو آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی *
ومنہا ان یکون مع کافۃ الخلق مستبشر طلق الوجہ قال صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون من حرمت علیہ النار
قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال علی الہین اللین السہل القریب وقال علیہ الصلوۃ والسلام ان اللہ یحب السہل الطلق
اور منجملہ اسکی یہہ ہی کہ ہووی ساتھہ تمام خلق کی کشادہ پیشانی شگفتہ رو فرمایا آنحضرت صلعم نی کیا تم جانتی ہو کون ہی وہ جسپر
حرام ہوئی آگ یعنی دوزخ بولی اللہ اور اوسکا رسول دانا ہی فرمایا نرم گوی سہل گیر یعنی آسان ہو اور نزدیک اور فرمایا آنحضرت
نی اللہ دوست رکھتا ہی مرد نرم گوی کشادہ رو کو ومنہا اصلاح ذات البین بین المسلمین ولو بالمبالغۃ والزیادۃ
فی الکلام قال صلی اللہ علیہ وسلم لیس بکذاب من اصلح بین اثنین فقال خیرا وقال صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من
درجۃ الصلوۃ والصیام والصدقۃ قالوا بلی قال اصلاح ذات البین وافساد ذات البین ہی الحالقۃ

اور منجملہ اوسکی صلح کرا دینا ہی آپسمین مسلمانون کی اگرچہ ہو بات مبالغہ اور زیادتی کلام کی فرمایا آنحضرت نے وہ جہوٹا نہین جو صلح کرا دے
درمیان دو آدمیون کی پہر کہی بہلی بات اور فرمایا آنحضرت نے کیا نہ خبر دون مین تمہین اوسکی جو بہتر ہی نماز اور روزہ اور
صدقہ سی درجہ مین بولی ہان دیجئے فرمایا صلح کرا دینا آپسمین اور خرابی ڈالنا آپسمین یہہ ہی حالقہ یعنی منڈانیوالی نیکیون کا
ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ نہین درست بولنا مگر تین چیزون مین ایک جہوٹ بولنا مرد کا اپنی بی بی سی تاکہ راضی
کردے اوسکو یعنی مثلا بی بی سی محبت نہین رکھتا اور اوسکی خوش کرنی کی لئی کہدی کہ مین تجہکو بہت چاہتا ہون اور
اسیطرح اور روایت مین بی بی کو بہی خاوند سی جہوٹ بولنا جائز آیا ہی یعنی دونو کو اظہار محبت کرنا جائز ہی اگرچہ خلاف واقع
ہوتا کہ محبت و الفت بڑہی اور دوسری جہوٹ بولنا لڑائی مین یعنی جہاد مین مثلا کہی کہ اور لشکر چلا آتا ہی ہماری مدد کی
لئی یا دشمن سی کہی کہ دیکہنا تجہکو پیچہی سی کوئی مارنیکو آیا اگرچہ خلاف واقع ہو یہہ کہنا جائز ہی اور تیسری جہوٹ بولنا
آپس مین صلح کرا دینی کی لئی یعنی مثلا دو شخصون مین عداوت ہی اور یہہ ایک سی کہتا ہی دوسرے کیطرف سی کہ وہ تمہاری
تعریف کیا کرتا ہی اور تیری نسبت بعض نہین کہتا تاکہ وہ ملجاوین یہہ حدیث مشکوۃ مین ہے اور ان جگہون مین جہوٹ بولنا جائز اسلئے
ہوا کہ اگر بیان واقعی کرتا ہی تو فتنہ برپا ہوتا ہی اور جہوٹ بولنی مین فتنہ فرو ہوتا ہی آری دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی
فتنہ انگیز و منہا ان لا یسمع بلاغات الناس بعضہم علی بعض ولا یبلغ بعضہم ما سمعہ من بعض
قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات وقال من نم الیک نم عنک اور منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ نہ سنی پہنچانا لوگون کا
بعضی اونکی کا بعض پر اور نہ پونہچاوی بعض اونکی کو جو سنا ہے بعض سی فرمایا آنحضرت نے نہین داخل ہوگا جنت مین
سخن چین اور کہا گیا ہی جو چغلخوری کری تیری پاس یعنی کسیکی چغلخوری کریگا تیری یعنی کسیکی پاس س ہر کہ عیب
دگران پیش تو خواہد آورد ۞ بی گمان عیب تو پیش دگران خواہد برد ف سخن چین وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت
ہو یہہ ایک کی بات دوسرے کو پونہچایا کری تا عداوت بڑہی یا حاکم کی آگی چغلیان کہایا کرتا ہی تا وہ زیر و زبر کری
ور اکثر فتنہ و فساد مسلمانون مین بسبب چغلخوری کی پیدا ہوتا ہی اور منافق عہد ہمایون عہد آنحضرت کی بہی یہی تی
ہی کہ خبرین مسلمانونکی کافرون کو پونہچایا کرتی اور فتنہ انگیزی منظور رکہتی اور یہہ عیب چغلخوری آدمی کو خوار اور نظرون سی
گیر اور دلون سی دور کر دیتی ہی اور لوگ ایسی آدمی سی متنفر ہوتی ہین نعوذ باللہ منہ و منہا ان لا یزید فی الہجرۃ
عند الوحشۃ علی ثلثۃ ایام وقال علیہ الصلوۃ والسلام لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام وقال
علیہ الصلوۃ والسلام من اقال مسلما عثرتہ اقال اللہ عثرتہ یوم القیمۃ اور منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ زیادہ نکری
جدائی وقت وحشت کی یعنی اگر کسی سی کچہہ رنجیدہ ہو تو اوس سی بہت سی جدائی اختیار نکری فرمایا آنحضرت نے نہین
درست ہی مسلمانکو یہہ کہ چہوڑ دی اپنی بہائی کو تین دن سی زیادہ اور فرمایا آنحضرت نے جو شخص معاف کردے مسلمان
کی اوسکی لغزش کو معاف کریگا اللہ اوسکی لغزش کو دن قیامت کی و منہا ان یحسن الی کل من کان اہلا ولم
یکن اہلا قال صلی اللہ علیہ وسلم اصنع المعروف فان لم یصب اہلہ فانت اہلہ اور منجملہ اوسکی یہہ ہی احسان
کری ہر کسی سی خواہ وہ اوسکی لائق ہو یا نہ لائق ہو فرمایا آنحضرت نے نیکی کر پس اگر نہین پونہچی گی اپنی اہل کو سو تو ہی اوسکا
اہل ف نیکی کرنا چاہی اگرچہ نا اہل کی ساتہہ ہو اسلئی کہ وہ اگر اسکا اہل نہین ہی تو تمہو پر نیکی کرنیوالا تو اہل ہی

ف ثُمّ التّزع جمیلًا ولو فی غیر موضعه ٭ ولا یضیع جمیل اینما زرعا یعنی نیکی کر اگرچہ اپنی محل پر نہو سلئی کہ نہین ضایع
ہوتی نیکی جہان کہین کیجاوی منقول ہی کہ ایک شخص حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی پاس
آیا اور کہا کہ کچھہ مال رکہتا ہون سوای مال زکوٰۃ کی اور اوسکی اہل کو نہین جانتا ہون کہ کون ہی پس کس پر تصدق
کرون مین فرمایا التصدق کر ہر کسی پر خواہ اہل ہو یا نا اہل تا تجھکو بہی حقتعالی وہ چیز دی کہ تو اوسکا اہل ہی اور وہ
چیز کہ تو اوسکا اہل نہین منہا ان یخالق الناس کل صنف باخلاقہم فلا یلتمس من الجاہل الغنی ما یلتمس
من الورع العالم قال داود صلوات اللہ وسلامہ علیہ الٰہی کیف لی ان یحبنی الناس واسلم فیما بینی وبینک
فاوحی اللہ تعالی الیہ خالق اہل الدنیا باخلاق الدنیا وخالق اہل الآخرۃ باخلاق الآخرۃ منجملہ اوسکی یہہ ہی
کہ خلق کری ہر گروہ سی اونکی اخلاق کی موافق پس نہ التماس کری ایک جاہل موٹی سمجھہ والی سی جو التماس کری ایک
پرہیزگار عالم سی کہا داود نی اوپر اللہ کی درود اور سلام ای اللہ میری کیونکر ہو کہ دوست رکہین مجھکو لوگ اور مین
سلامت رہون اوس مین جو میری تیری درمیان ہی سو سند بہیجا اللہ نی اونکی پاس کہ اہل دنیا والون سی دنیا والونکی
طرح اور اہل آخرت والون سی آخرت والونکی طرح **ف** ہر کسی سی اوسکی طرز اور طور کی موافق ملنا جلنا چاہیی ومنہا
ان ینزل الناس منازلہم فیزید فی اکرام ذی المنزلۃ وان کانت منزلتہ فی الدنیا فان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بسط رداءہ لبعضہم وقال اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ اور منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ اوتاری لوگون کو اونکی
مرتبہ مین یعنی جسکا جتنا مرتبہ ہو اوسکی اتنی قدر کری پس بہت سی کری بزرگی مرتبہ والی کی اگرچہ ہو یہہ مرتبہ اوسکا دنیا
ہی مین سو تحقیق رسول اللہ نی درود اللہ کا اوپر اور سلام بچہادی چادر اپنی واسطی بعض اونکی کی اور فرمایا
جب آوی تمہاری پاس کوئی بزرگ عزت والا کسی قوم کا پس بزرگی اور آو بہگت کرو اوسکی ومنہا ان یستر عورات
المسلمین قال صلی اللہ علیہ وسلم لا یری امرء من اخیہ عورۃ فلیسترہا علیہ الا دخل الجنۃ وقال صلی اللہ
علیہ وسلم یا معشر من آمن بلسانہ ولم یدخل الایمان فی قلبہ لا تغتابوا المسلمین ولا تتبعوا عوراتہم
فان من تتبع عورۃ اخیہ المسلم یتتبع اللہ عورتہ ومن یتتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف بیتہ اور منجملہ
اوسکی یہہ ہی کہ چہپاوی عیب مسلمانون کا فرمایا آنحضرت نی نہین دیکہتا کوئی آدمی اپنی بہائی سی کوئی عیب پہر
چہپاتا ہی اوسکو اوسپر مگر یہہ کہ داخل ہوگا جنت مین اور فرمایا آنحضرت نی ای گروہ اون لوگون کی جو ایمان لائی
اپنی زبان سی اور نہ داخل ہوا ایمان اونکی دلمین مت غیبت کیا کرو مسلمانون کی اور نہ پڑو اونکی گناہونکی دری
پس جو شخص کہ دری ہوتا ہی عیب اپنی بہائی مسلمان کی دری ہوتا ہی اللہ اوسکی عیبون کی اور جسکی عیب کی دری ہوا
اللہ رسوا کرتا ہی اوسکو اگرچہ ہو وہ اپنی گہر مین یعنی چہپا بیٹھا ہو **ف** اور حدیث مین وارد ہی جسنی دیکہا عیب کسیکا
پہر ڈہانپ دیا اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند اوسکی کہ زندہ کیا موؤدہ کو **ف** موؤدہ اوسکو کہتی ہین کہ ایام جاہلیت
مین جیتی بیٹی کو گاڑ دیتی تہی اور جسکہ ماعز نی جو زمانہ آنحضرت مین بعلت زنا مبتلا ہوا تہا زنا کی خبر دی فرمایا کہ اگر چہپایا تو
اس عیب کو تو بہتر ہوتا اور اسی پردہ پوشی کی لئی علمانی کہا ہی کہ توبہ گناہ پوشیدہ کی پوشیدہ کری اور توبہ گناہ آشکار کی
آشکار کری اور جسکہ پردہ پوشی اپنی عیب کی لازم ہوئی تو عیب کسیکے اور مسلمانون کو بہی لازم ہی بسبب حق اسلام کے اور ظاہر کرنا نہین

گناہ کی ہتک حرمت شرع اور فساد دین ہوتا ہی۔ اس لئی یہہ بات ٹھہری کہ ثبوت زنا میں اتنی احتیاط کی ہی کہ چار گواہ وقوع
ثابت ہو اور اگر ثابت نہو مدعی کو حد قذف یعنی بہتان زنا کی ماری جاوی اور صفت ستاری خاصہ خدا کا ہی ف
پیر می دید بینند عیبہای بد٭ ہمان پردہ پوشید بالای خود٭ ومنها ان یتقی مواضع التہمة صیانة القلوب للناس
عن سوء الظن ولسانهم عن سوء الغیبة قال صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا مواضع التہم وکلّم هو صلی اللہ علیہ وسلم
احدی نسائه فمرّ به رجل فقال یا فلان هذه زوجتی صفیة فقال یا رسول اللہ من کنت اظن فیه فانی لا
اظن فیك فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم اور منجملہ اونکی یہہ ہی کہ
اگر ہو سکی بدنامی کی جگہہ سی واسطی بچا رکھنی دل لوگون کی بدگمانی سی اور اونکی زبان کو غیبت سی فرمایا آنحضرت ؐ نی جو ہو
کی جگہہ سی اور کچہہ باتین کی آنحضرت ؐ نی ایک بی بی اپنی سی پس گذرا سامنی اونکی ایک آدمی سو فرمایا آپ نی ای فلانی یہہ
ہی بی بی میری صفیہ پس بولا وہ ای رسول اللہ آپکی جنبت گمان بدی پس تحقیق مین نہین بدگمانی کرتا آپکی حق مین
پس فرمایا آنحضرت ؐ نی تحقیق شیطان البتہ پہرتا ہی اولاد آدم مین جگہہ خون کی ف یعنی جیسی خون ہر ہر رگ مین پہرتا ہی
اسیطرح شیطان بھی آدمی کی بدن مین ہر ہر رگ مین گشت کرتا ہی اوس سی نڈر ہونا چاہئی اور حضرت عمر ایک شخص پر گذری
کہ وہ سر راہ ایک عورت سی باتین کر رہا تہا پس انہون نی اوسپر درہ کو اوٹہایا اوسنی کہا یا امیر المومنین یہہ میری بی بی
ہی فرمایا کیون نہ ایسی جگہہ باتین کی تو نی کہ نہیں دیکھتا کوئی اور گمان بد نہ لیجاتا ومنها ان یسعی فی قضاء حوائج
المسلمین ولو بشفاعة قال صلی اللہ علیہ وسلم اشفعوا الیّ توجروا وانّی ارید الامر فاؤخره کی تشفعوا الیّ
فتوجروا وقال علیہ الصلوة والسلام من مشی فی حاجة اخیه ساعة من لیل او نهار قضاها او لم یقضها کان
خیرا له من اعتکاف شهرین وقال صلی اللہ علیہ وسلم قیامك مع اخیك ساعة خیر من اعتکاف سنة اور منجملہ
اوسکی یہہ ہی کہ سعی کری حاجت روائی مین مسلمانون کی اگرچہ ہو ساتہہ سفارش کے فرمایا آنحضرت ؐ نی سفارش کرو
میری طرف ثواب پاوگی تم اور مین ارادہ کرتا ہون ایک کام کا پہر ڈہیل کرتا ہون تاکہ سفارش کرو تم میری طرف پس اجر
پاؤ تم اور فرمایا آنحضرت ؐ نی جو چلی اپنی بہائی کی حاجت برآری کی لئی ساعت بہر رات اور دن سی بر لاوی اوسکو
یا نہیں یہہ بہتر اوسکی لئی دو مہینی کی اعتکاف سی اور فرمایا آنحضرت ؐ نی کہڑا ہونا تیرا ساتہہ بہائی تیری کی یعنی واسطی
حاجت روائی اوسکی کی ساعت بہر بہتر ہی یکسال کی اعتکاف سے ف فرمایا آنحضرت ؐ نی جو کوئی ہو کی اپنی بہائی کی حاجت
روائی مین ہوتا ہی اللہ اوسکی حاجت روائی مین اور جو کوئی دور کرتا ہی کسی مسلمان سی سختی دور کریگا اللہ اوس سی
سختیون کو دن قیامت کی اور یہہ بہی فرمایا ہی کہ مدد کرو اپنی بہائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم عرض کیا صحابہ نی
کہ یا رسول اللہ مدد کرنا ظالم کا کیونکر ہی فرمایا ساتہہ منع کرنیکی ظلم سے یعنی اوسکی مدد یہی ہی کہ اوسکو ظلم سی باز رکہی
ومنها ان یبادر بالسلام علی کل مسلم ویصافحه لیکون له فضل البدایة قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی
المسلمان فتصافحا قسمت بینهما سبعون رحمة تسع وستون لاحسنهما بداءة اور منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ شتابی کری
سلام کرنی مین ہر مسلمان پر اور مصافحہ کری تاکہ ہووی اوسکی لئی بزرگی ابتدا کرنی کی فرمایا آنحضرت ؐ نی جب ملین دو
مسلمان آپس مین پس مصافحہ کرین تقسیم کیجاتی ہی اونکی درمیان ستر رحمتین انہتر واسطی اوسکی جو اچھی ابتدا کری

ف سلام کرنا سنت ہے اور حقوق اسلام سے ہے نہ حق آشنائی اور صحبت سے اور جواب دینا فرض ہے اور سلام اور جواب
بصیغہ جمع کہے اگرچہ مخاطب ایک ہو اسلئے کہ اوسکے ساتھ کے فرشتے ہیں اوسمین داخل ہو جاوین عمالانی لکھا ہے کہ افضل سلام
یہہ ہے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور ایسے ہی جواب اسکا اگرچہ وعلیکم اور وعلیکم السلام بھی کافی ہے اور چاہیے کہ
وقت سلام کرنے کے جھکے نہیں کہ حدیث میں اس سے منع آیا ہے عیسی نے محی السنہ سے نقل کیا ہے کہ جھکنا پشت کا مکروہ ہے
سبب وارد ہونے حدیث صحیح کے اسکی منع میں اور رسالۃ المومنین میں شیخ ابو المنصور سے نقل کیا ہے کہ اگر پشت ٹیڑھی کرے
یا سر جھکاوے کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہے اسلئے کہ منصوص تعظیم سے یہہ عبادت اور بعضے مشائخ نے تشدید بہت کی ہے اور کہا ہے
کاد الانحناء ان یکون کفرا لکھا ہے کہ جھکنا قریب کفر کے ہو ف مصافحہ کرنا سنت ہے جسوقت کہ دو مسلمان آپسمین ملین
اور چاہیے کہ دونو ہاتھ سے ہو اور طریق مسنون یہہ ہے کہ وقت مصافحہ کے ہتھیلی پر ہتھیلی رکھے اور سر انگلیون کے نہ پکڑے
کہ بدعت ہے ومنها ان ينصر اخاه في غيبته ويذب عن عرضه وماله قال صلى الله عليه وسلم ما من امرء ينصر
مسلما في موضع ينتهك فيه من عرضه ويستحل حرمته الا نصره الله تعالى في موطن يحب فيه نصره وما من
احد خذل مسلما في موضع ينتهك فيه حرمته الا خذله الله في موضع يحب فيه نصرته اور منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ مدد کرے
اپنے بھائی کی اوسکی پس پشت اوسکی آبرو اور مال سے فرمایا آنحضرتؐ نے نہیں کوئی آدمی کہ مدد کرتا ہے ایک مسلمان کی
ایسی جگہہ مین جہان جاتی ہے آبرو اوسکی اور ہوتی ہے بے حرمتی اوسکی مگر مدد کریگا اللہ اوسکی ایسی جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہے
اوسمین مدد اپنی اور نہیں کوئی کہ چھوڑ دے ایک مسلمان کو ایسی جگہہ جہان جاتی ہو اوسکی حرمت مگر یہہ کہ چھوڑ دیگا اللہ
اوسکو ایسی جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہے اوسمین مدد اپنی ومنها ان يداري اهل الشر ليسلم منهم قالت عائشة
رضي الله عنها استاذن رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له فبئس رجل العشيرة فلما
دخل الان القول حتى ظننت ان له عنده منزلة فلما خرج راجعته في ذلك فقال يا عائشة ان شر الناس
عند الله منزلة يوم القيامة من تركه الناس اتقاء فحشه وقال عليه الصلوة والسلام ما وقى به الرجل
عرضه فهو له صدقة وقال صلى الله عليه وسلم خالطوا الناس باعمالهم وزايلوهم بالقلوب اور منجملہ اوسکے یہہ ہے کہ
مدارا کرے فساد والون سے تا کہ سلامت رہے اون سے کہا عائشہ نے رضی ہو اوس سے اللہ اذن چاہا ایک مرد نے آنحضرتؐ
سے یعنی آنے کا پس فرمایا کہ آنے دو اوسکو سو کیا برا ہے مرد قبیلہ کا پس جب وہ آیا نرم گفتگو کی اوس سے یہانتک کہ میں نے
گمان کیا کہ اوس مرد کے لیے کچھ مرتبہ ہے پاس آنحضرتؐ کے سو جب وہ نکل گیا پوچھا میں نے آنحضرتؐ سے اس بات میں یعنی کہا
تہا کہ پہلے آپ نے اوسکو مکروہ رکھا اور جب وہ آیا تو اسطرح آپ پیش آئے فرمایا اے عائشہ تحقیق بہت برا آدمی اللہ کے نزدیک مرتبہ
مین دن قیامت کے وہ ہے جسکو چھوڑ دین لوگ ڈر کر اوسکی فحش سے اور فرمایا آنحضرتؐ نے جس چیز سے کہ بچاوے آدمی اپنی
آبرو کو وہ اوسکے لیے صدقہ ہے اور فرمایا آنحضرتؐ نے ملو جلو لوگون سے اونکے کامون مین اور چھوڑ دو اونکو دلون سے ف
ظاہر مین اہل شر سے مدارا کرتا رہے سلامت رہنے کے لیے اور دل سے اونکو دور رکہے اور سمجھے رہے کہ یہہ لوگ نا اہل ہین
ف آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است * با دوستان تلطف با دشمنان مدارا * اور یہہ امر نفاق نہیں ہے بلکہ
یہہ دفع کرنا شر کا ہے نفاق وہ ہے کہ اہل خیر کیطرف سے دلمین برائی رکہے اور زبان سے نرمی کرے ابو درداء سے

کما کرتی ہین انکسار کرتی ہین ایک قوم کی موجہہ پر اور دل ہماری لعنت کرتی ہین اونپر اور کہا ابن عباس نی تفسیر مین اس آیت
کی ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ یعنی مسلمان دور کرتی ہین فحش اور ایذا کو ساتھہ سلام اور مدارات کی ومنہا ان محترز
مخالطۃ الاغنیاء ویکثر مخالطۃ المساکین قال صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم ومخالطۃ الموتی قیل ومن ہم قال الاغنیاء
وقال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین وکان سلیمان صلوات اللہ وسلامہ
علیہ اذا رای مسکینا فی المسجد جلس الیہ وقال مسکین جالس مسکینا وقال موسی الٰہی این اطلبک
قال عند المنکسرۃ قلوبہم اور منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ بچی ملنی جلنی سی تونگرون کی اور بہت ملا جلا کری محتاجون درویشون
سی فرمایا آنحضرتؐ نی خبردار جو تم ملی جلی مُردون سی کہا گیا وہ کون لوگ ہین فرمایا تونگر اور فرمایا آنحضرتؐ نی ای میری
اللہ جلا مجہکو محتاج اور مار مجہکو محتاج اور اوٹھانا مجہکو گروہ مین محتاجون کی اور تہی حضرت سلیمانؑ جب دیکہتی کسی
مسکین کو مسجد مین بیٹہتی اوسکی پاس اور کہتی مسکین نی بیٹہا ایک مسکین کے پاس اور کہا حضرت موسیٰ نی ای میری اللہ
کہان ڈہونڈون تجہکو کہا شکستہ دلونکی پاس کہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ کو کوئی نام بہت پیارا نہ تہا مگر کہ کہا جاتا یا مسکین
یعنی مسکین کہنی کو بہت دوست رکہتی تہی کعب احبار نقل کرتی ہین کہ جہان قرآن مین یا ایہا الذین آمنوا واقع ہی
بجای اوسکی توریت مین یا ایہا المساکین آیا ہی اور حدیثین فضائل فقرا اور مساکین مین بہت وارد ہین از انجملہ یہہ ہے
ف فرمایا آنحضرتؐ نی جہانکا مین بہشت مین سو دیکہی مین اکثر رہنی والی اوسکی محتاج اور وارد ہی کہ داخل ہونگی فقیر
جنت مین پہلی تونگرون سی پانسو برس کہ آدہا دن ہی یعنی قیامت کی بعضی موضع کا ہزار برس کا دن ہوگا اور فرمایا
حضرت نی ڈہونڈو مجہکو اپنی ضعیفون مین پس سوا اسکی نہین کہ رزق دی جاتی ہو یا مدد کی جاتی ہو سبب اپنی ضعیفون
کی برکت کی اور فرمایا آنحضرتؐ نی بچا تو اپنی آپ کو چین سی پس تحقیق بندی اللہ کی نہین ہوتی چین والی غرضکہ ان
روایات سی بزرگی فقرا کی اور مذمت غنا کی ثابت ہوئی پس بہرحال آدمی کو ان کی صحبت سے احتراز اور فقرا کی صحبت
سی الفت چاہئی ہرچند کہ یہہ ظاہر مین مفلس ہین مگر باطن مین جو انکو غنا حاصل ہی وہ کب کسی دوسرے کو نصیب ہے
آری ع خوش بمیدان فقر تاختہ ایم + ہمہ بردیم گرچہ باختہ ایم + جاننا چاہئی کہ یہہ وہ لوگ ہین جنکی حق مین حضرت
فرماتی ہین رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یعنی بعضی پریشان بال غبار آلودہ دہکی دئی نکالی
گئی ہین دروازون سی اگر قسم کہاتی ہین اللہ پر یعنی اعتماد کرکی البتہ سچ کر دکہاوی اوسکو اللہ اور مراد فقرا سی وہ ہین
جو اللہ کی راہ مین فقیر ہوی نہ وہ لوگ جو ظاہر مین دریوزہ گری کرتی ہین اور مرتکب صغائر اور کبائر کی ہوتی ہین
جیسی ہماری وقت کی پیرزادی کہ مسند تکیہ لگا کر اور بعضی ہولی کپڑی پہن کر دیت اور فقیری کی پردہ مین خوب مال مارتی
ہین اللہ کی بندی ہرگز ایسی نہین ہوتی اور اونسی کبہی اگرچہ اونہین کوئی جان سی مار ڈالی اور ذبح کری امر خلاف
صادر نہین ہوتا اور حدیث مین جو مذکور ہین وہ یہی ہین کہ ظاہر انکا بہت خراب خستہ ہے یعنی مفلسی اور تنگی تکلیف مین
بسر کرتی ہین اور رات دن سوای اپنی پروردگار حقیقی کی کسی سی کچہہ غرض نہین رکہتی اگرچہ ظاہر مین مفلس ہین لیکن باطن
مین تونگری کی راہ سی سب سے زیادہ امیر ہین آری ع ما اگر چشم از نعیم دو جہان بردوختیم + دولت باقی و ملک جاودانی
آن ماست + بی سر و سامان مبین ما را کہ در ملک دو کون + ہر سر و سامان کہ دیدی از سر و سامان ماست

ومنها ان لا يجالس الا من يفيده في الدين فائدة او يستفيد منه فاما اهل الغفلة فيحذرهم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الوحدة خير من الجليس السوء والجليس الصالح خير من الوحدة واذا اكثر مجالسة اهل الغفلة
ينتقص من دينه بكل جلسة شيء فليقدر ان كل واحد منهم لو كان ياخذ منه في كل جلسة سلكا من ثوبه
او شعرا من لحيته كيف يحذره خيفة ان يصير على القرب قردا عاريا فالحذر لاجل الدين اولى اور منجملہ اوسکی یہہ ہے
کہ نہ بیٹھے مگر اوس شخص کے پاس کہ بتلادے اوسکو کوئی فائدہ دین مین یا فائدہ لیوے اوس سے لیکن غفلت والے پر
حذر کرے اوس سے فرمایا آنحضرتؐ نے تنہائی بہتر ہے بُرے یار سے اور اچھا یار بہتر ہے تنہائی سے اور جب زیادہ ہوئی نشست
غفلت والون کے ساتھہ پس کم ہو جاتی ہے اوسکے دین مین ہر نشست سے ایک چیز سو چاہئے کہ ٹہراوے اس طرح پر کہ اگر ہر کوئی
اونمین سے لیوے ہر جلسہ مین ایک تاگا اوسکے کپڑے سے یا ایک بال اوسکی داڑھی سے کیونکر حذر کریگا اس ڈر سے کہ ہو
جاوے کہین عنقریب مرد بے بال داڑہی اور عاری یعنی ننگا پس بچنا دین کے لئے بہتر ہے ومنها ان يعود مرضهم
ويشيع جنائزهم ويزور قبورهم ويدعو لهم في الغيبة ويشمت العاطس وينصف الناس من نفسه يتبع
وينصح اذا استنصح الى غير ذلك من حقوق وكثرت فيه الاخبار اثرنا فيها الاختصار وجملتان يعمل في
حقهم ما يحب ان يعمل في حقه من احسان واهتمام وكف اذى اور منجملہ اوسکی یہہ ہے کہ عیادت کرے اونکے بیمارون کے
اور ساتھہ جاوے پیچھے جنازون کے اور زیارت کرے اونکے قبرون کی اور دعا کرے اونکے حقمین پس پشت اور جواب دے چھینک کا اور
انصاف کرے لوگون کا اپنے جی سے اور نصیحت کرے جب نصیحت چاہے کوئی اور سوا اسکے اور حق ہین کہ وارد ہوئین اونمین
حدیثین بہت اور ہمنے اختیار کیا اختصار کو اور مجمل اوسکا یہہ ہے کہ کرے اونکے حقمین وہ کام کہ دوست رکھتا ہے یہہ کرے اوسکو اپنے
لئے احسان اور کوشش اور باز رکھنے تکلیف اور ستانے سے **ف** یعنی ہر کام مین مسلمانونکا شریک رہے آداب عیادت سے یہہ ہے
کہ بیمار کے پاس بہت نہ بیٹھے مگر یہہ کہ بیمار راضی ہو بہت بیٹھنے سے اور حال اوسکا بہت نہ پوچھے اور اظہار رقت کا کرے اور
اوسکے لئے دعا کرے اور اوسکے عیبون کیطرف نظر نکرے یعنی جیسے آنکھہ سوجی ہو یا منہ اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ پوری عیادت مریض کے یہہ ہے کہ اپنا ہاتھہ بیمار کی پیشانی یا ہاتھہ پر رکھے ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ عیادت ایکبار سنت ہے
اور زیادہ اس سے نفل اور بعضون نے کہا کہ عیادت بعد تین دن کے کرے لیکن یہہ قول قابل اعتماد کے نہین اور سنت نزدیک
محدثین کے عیادت اول مرض مین ہے نہ بعد گذرنے تین دن کے اور اکثر علما اسپر ہین کہ عیادت مقید کسی وقت پر نہین
ہے جب چاہے کرے **ف** حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی مسلمان کے جنازہ پر حاضر ہوا اوسکو ثواب ہے برابر ایک قیراط کے ہوتا
ہے اور قیراط مانند کوہ احد کے ہے اور مقصود جنازہ کے حاضر ہونے سے ادا کرنا حق میت کا اور عبرت پکڑنا ہے اور آداب تعزیت
سے یہہ ہے کہ غمگین ہووے اور بات کم کرے اور تبسم نکرے اور مصیبت زدہ کو تسلی دے **ف** زیارت قبور سنت ہے اور مقصود
اوس سے دعا اور نرمی دل کی ہے حضرت عمرؓ جب زیارت قبرون کی کرتے اتنا روتے کہ ریش مبارک تر ہو جاتی اور فرماتے
کہ مینے سنا ہے آنحضرتؐ کو کہ فرماتے تہے قبر اول منزل ہے آخرت کی منزلون سے اگر اوس سے نجات ہووے تو کار اوسکے
بعد آسان ہے اور اگر اوسمین نجات نہوئی تو دشوار ہے اور آداب زیارت قبر کے یہہ ہین کہ گہر مین دو رکعت نماز پڑہے اور ہر رکعت
مین سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور تین بار سورہ اخلاص پڑہے اور ثواب اوسکا میت کو بخشے بعد اوسکے راہ مین بات نکرے

اور جب وہان پہنچی جوتا اوتاری اور سامنی میت کی مونہہ کی کہڑا ہووی اور سلام کری جیسیکہ زندون پر کرتا ہی سبب
اونکی قبلہ کیطرف مونہہ کرکر کہڑا رہی اور بہتر جگہہ مین کہڑا ہونا اولی ہی اور قرآن پڑہی اور اسکی دعا کری اور قبر
کو بوسہ نہ دی اور زیارات دیر تک کہی یہہ فسادی کی عادات سی ہی اور یہہ دعا پڑہی السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین
والمسلمین یرحم اللہ لنا ولکم والمتقدمین منکم والمتاخرین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ اور اوقات زیارت
کی یہہ ہین دن پیر کا اور جمعرات اور جمعہ اور ہفتہ اور زیارت کرنا دن جمعہ کی بعد نماز جمعہ کی اولی ہی اور راتین متبرک
بہی اولی ہین خصوصا شب برات اور چاہیے کہ کسی مردہ اور زندہ کو بنظر حقارت نہ دیکہی اگرچہ فاسق ہو شاید خاتمہ اوسکا
بہلا ہی پر پوست حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است * کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد والحالۃ الثالثۃ الصحبۃ مع من عدا
سوی عموم الاسلام بخاصۃ کجوار او قرابۃ او ملك قال صلی اللہ علیہ وسلم اول خصمین یوم القیامۃ جاران وقال
اذا رمیت کلب جارك فقد اذیتہ وقیل لہ علیہ السلام ان فلانۃ تصوم النہار وتصلی اللیل وتوذی جیرانہا فقال ہی فی النار
وقال صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون ما حق الجار ان استعان بك اعنتہ وان استقرض منك اقرضتہ وان افتقر
جدت علیہ وان مرض عدتہ وان مات اتبعت جنازتہ وان اصابہ خیر ہنأتہ وان اصابتہ مصیبۃ عزیتہ
ولا تستطیل علیہ بالبناء فتحجب عنہ الریح الا باذنہ وان اشتریت فاکہۃ فاہد لہ فان لم تفعل فادخلہا سرا
ولا یخرج بہا ولدك لیغیظ بہا ولدہ ولا توذہ بقتار قدرك الا ان تغرف لہ منہا اتدرون ما حق الجار
والذی نفسی بیدہ لا یبلغ حق الجار الا من رحمہ اللہ واما القرابۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی
انا الرحمن وہذہ الرحم شققت لہا اسما من اسمی من وصلہا وصلتہ ومن قطعہا قطعتہ وقال علیہ الصلوۃ
والسلام صلۃ الرحم تزید فی العمر وقال علیہ السلام توجد ریح الجنۃ علی مسیرۃ خمسمائۃ عام ولا یجد
ریحہا عاق ولا قاطع رحم وقال علیہ الصلوۃ والسلام بر الوالدین افضل من الصلوۃ والصیام والحج والعمرۃ
والجہاد فی سبیل اللہ وقال علیہ الصلوۃ والسلام بر الوالدۃ علی الوالد ضعفان وقال علیہ الصلوۃ والسلام ساووا
بین اولادکم فی العطیۃ واما المملوك فقد قال صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم اطعموہم
مما تاکلون واکسوہم مما تلبسون ولا تکلفوہم من العمل ما لا یطیقون فان اللہ ملککم ایاہم ولو شاء لملکہم
ایاکم وقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم مملوکہ طعاما فکفاہ حرہ ودخانہ وعلاجہ وقربہ الیہ فلیجلسہ ولیاکل
معہ ولیاخذ لقمۃ فلیروغہا ولیضعہا فی یدہ ولیقل کل ہذہ وسئل صلی اللہ علیہ وسلم کم نعفو علی المملوك
فی الیوم واللیلۃ فقال سبعین مرۃ فجملۃ حق المملوك ان یشرکہ فی طعمتہ وکسوتہ ولا یکلفہ فوق
طاقتہ وان یعفو عن زلتہ ولا ینظر الیہ بعین الکبر والازدراء ویعلمہ مہمات دینہ واما حقوق المنکوحۃ
فتزید علی ہذا اذ یجب مع القیام بواجباتہا حسن العشرۃ والمطایبۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم
خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی وکان صلی اللہ علیہ وسلم من افکہ الناس مع نسائہ والاخبار الکثیرۃ من ان تحصی
تیسری حالت صحبت رکہنا اون سی جو سلوک کرتی ہین سوا عموم اسلام کی کسی سبب خاص کی ایسی مثل ہمسایگی اور بہائی بندی
اور ملک کی فرمایا آنحضرتؐ نی پہلی دو جہگڑنی والی دن قیامت کی دو پڑوسی ہونگی اور فرمایا آنحضرتؐ نی جب کہ پتہر

مارا کوئی اپنی پڑوسی نی ہی پر سوتحقیق ستاتا ہی تو لی اوسکو اور کہا گیا آنحضرت سی کہ فلانا شخص روزہ رکہتا ہی تمام دن اور
نماز پڑہتا ہی تمام رات اور ستاتا ہی اپنی پڑوسی کو فرمایا دوزخ مین ہی اور فرمایا آنحضرت نی کیا تو جانتا ہی کیا حق ہی پڑوسی کا
اگر مدد چاہی تجہسی مدد کرا وسکی اور اگر قرض چاہے تجہسی قرض دی اوسکو اور اگر محتاج ہو جاوی بخشش کر اوسپر اور اگر بیمار ہو
عیادت کر اوسکی اور اگر مر جاوی ساتہ جا اوسکی جنازہ کی اور اگر پہنچی اوسکو کچہہ بہتری مبارکباد دی اوسی اور اگر پہنچی
اوسی کوئی مصیبت ماتم پرسی کر اوسکی اور اپنا مکان اتنا بلند نکر کہ رکی ہوا اوسکی گہر کی مگر اوسکی اجازت سی اور اگر خرید
کریتو کوئی میوہ سو ہدیہ بہیج اوسکو پس اگر نکری تو لیا سو لیجا اوسکو چہپا کر اور نہ نکلنی دی اوسی لیکر اپنی اولاد کو تاکہ ہٹکری
اوس سی اولاد اوسکی اور ستا اوسکو ساتہہ کہانی اپنی دیگ کی مگر یہہ کہ دی تو اوسکو اوسمین سی تم جانتی ہو کیا حق ہے
پڑوسی کا قسم اوسکی جسکی ہاتہہ مین ہی جان میری نہین پہنچتا پڑوسی کی حق کو مگر وہی شخص کہ رحم کری اوسپر اللہ اور لیکن
بیان بہائی بندی کا سو تحقیق فرمایا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ صاحب نی مین ہون رحمن اور یہہ ہی رحم مشتق کیا مینی نکالا
مینی اوسکی لئی ایک نام اپنی نام سی پس جو کوئی ملاوی اوسی ملاؤن مین ساتہہ اوسکی یعنی جو سلوک کری ناتی والون سی
سلوک کرون مین اوس سی اور جو کوئی کاٹی اوسکو قطع کرون مین اوس سی فرمایا آنحضرت نی سلوک کرنا ناتی والون سے
زیادہ کرتا ہی عمر کو اور فرمایا آنحضرت نی پائی جاتی ہی خوشبو بہشت کی پانسو برس کی راہ سی اور نہین پاویگا اوسکی
خوشبو کو نافرمانی کرنیوالا ماباپ کا اور کاٹنی والا ناتی کا اور فرمایا آنحضرت نی نیکی کرنا ماباپ سی بہتر ہی نماز اور روزہ
اور حج اور عمرہ سے اور جہاد سی جو اللہ کی راہ مین ہو اور فرمایا آنحضرت نی حق ماں کا بیٹی پر دو حصہ ہے یعنی نسبت باپ کی
اور فرمایا آنحضرت نی برابری رکہو اپنی اولاد مین بیچ بخشش کے یعنی سبکو برابر دو اور لیکن حق مملوک کی پس تحقیق کہا
اونکی حق مین آنحضرت نی ڈرو اللہ سی اونکی حق مین جنکی مالک ہوی تمہاری ہاتہہ کہلاؤ اونکو جسمین سی تم کہاتی ہو اور
پہناؤ اونکو جس مین سی تم پہنتی ہو اور نہ تکلیف دو اونکو اوس کام کی جسکی طاقت نہین رکہتی پس تحقیق اللہ نی مملوک کیا
اونکو تمہارا اور اگر چاہتا مملوک کر دیتا تمکو اونکا اور فرمایا آنحضرت نی جسوقت کہ کفایت کری ایک تم مین کا اپنی مملوک کو
کہانی کو سو کفایت کری اوسکی سوزش اور دہوئین اور علاج اور اوسکی نزدیک تو نیکو اوسکیطرف پس چاہیی کہ بٹہاوے
اوسکو ساتہہ اور کہاوی یا لیوی ایک نوالہ سو دیوی اوسکو اور چاہیی کہ رکہدی اوسکو اوسکی ہاتہہ مین اور کہی کہا اسکو
اور پوچہی گئی آنحضرت کہ کہانتک بخشین ہم مملوک سی ہر دن رات مین فرمایا ستر مرتبہ پس محل حق مملوک کا یہہ ہی کہ شریک
کری تو اوسکو اپنی کہانی اور پہننی مین اور نہ تکلیف دی اوسکو زیادہ اوسکی طاقت سی اور بخشدی اوسکی بہول چوک کو
اور نہ دیکہی اوسکیطرف غرور اور حقارت کی نظر سے اور سکہاوی اوسکو ضروریات دین اوسکی اور لیکن حق بی بی کے
سو زیادہ ہین اس سی سلکی کہ واجب ہی ساتہہ قیام کرنی کی ساتہہ واجبات اوسکی کے اچہی طرح صحبت و عشرت کرنا
اور فرمایا آنحضرت نی بہتر تم مین وہ ہی جو بہتر ہی تم مین اپنے اہل کے ساتہہ اور مین بہتر ہون تم مین ساتہہ اہل اپنی کی اور رہتی
آنحضرت بہت خوش طبعی کرنیوالی لوگون مین ساتہہ عورتون اپنی کی اور حدیثین اس سی زیادہ ہین کہ شمار کیجاوین

ف مصنف نی اول حق پڑوسی کا بیان کیا پہر ناتی والون کا پہر مملوک کا پہر منکوحہ کا اسمین یہہ اشارہ ہی کہ حق ہمسایہ
کا سب سی زیادہ ہی اور اوسکی بعد مرتبہ اہل قرابت کا ہی پہر اوسکا جو اپنی ملک مین ہو جیسی لونڈی غلام پہر بی بی کا

اور دوست ہی **ف** ہمسایہ کا حق اس سی زیادہ ہی کہ بیان ہو سکی احادیث اس باب مین کثرت سے وارد ہین چنانچہ کچھہ
لکھی ہین حقوق ہمسایہ کی یہہ ہی کہ ابتدا سلام کری اور اوس سی نرمی اور تھوڑی سی چیز پر جہگڑا نکری اور اوسکا
حال بہت نہ پوچھی خصوصًا اوس وقت کہ مذکور اوسکی اسلئی نکلا و سکو شرم آویگی اپنی تکلیف کی بیان کرنی مین اور جب
یہہ مذکور سیلگا تو وہ بلا سبب رنجیدہ ہوگا اور غم و راحت مین اوسکا شریک ہی اور اوسکی خطا سی درگذری اور اوسکی
قصور معاف کری اور کوٹھی پر سی اوسکی گہر مین نہ دیکھی اور اگر اوسکی پرنالی سی پانی آوی تو نہ لڑی اور اوسکی راہ تنگ نکری
اور اوسکی لونڈی پر نظر بد نرکھی اور اگر ہمسایہ کہین جاوی تو اوسکی گہر کی محافظت کری منقول ہی ایک بزرگ نی لوگون کی
آگی چوہون کی بہتایت کی حکایت کی لوگون نی کہا کہ بلی کیون نہین رکھتی ہو کہا کہ چوہی جاتی رہینگی مین ڈرتا ہون
کہ بلی کی آواز سنکر ہمسایہ کی گہر مین چلی جاوینگی پس جو کچھہ کہ مین اپنی لئی نا پسند کرون دوسری کی گہر کی لئی کیونکر
پسند کرون اور حق ہمسایہ کا فقط دفع کرنا ایذا کا اوس سی نہین ہی بلکہ اوس پر رحمت و شفقت کری اور اوسکی ایذا پر تحمل ہو
آیا ہی کہ فردای قیامت مین ہمسایہ فقیر ساتھہ غنی کی جہگڑیگا کہ کیون نہ اوسکی ساتھہ احسان کیا **ف** مجمل حقوق اہل قرابت
کی یہہ ہین معلوم کرنا چاہی کہ صلہ رحم ایک واجب ہی منجملہ واجبات دین کی یعنی اگر اقربا اوسکی محتاج ہون اور اوسکو
دسترس ہو تو خبرگیری اونکی نان و نفقہ سی واجب ہے اور رحم اوس قرابت کو کہتی ہین کہ بواسطہ پیٹ کی ہو اگرچہ دور ہو اور نزدیک ہو
اسکی قرابت اس طرحکی ہو کہ حرام ہوا اوس سی نکاح تو اوسکو ذی رحم محرم کہتی ہین پس ہو سکتا ہی کہ ایک شخص ذی رحم ہی اور محرم بہی جیسا بیٹا ماما اور بہائی
اور بہن اور مثل اوسکی اور یہہ ہی ہو سکتا ہی کہ ایک شخص محرم ہو لیکن ذی رحم نہو جیسی بہن بہائی دودہ شریک اور یہہ بہی ہو سکتا ہی کہ ذی رحم ہو اور
محرم نہو جیسی چچا اور خالہ کی بیٹی اور رعایت حقوق اقربا اور رحم مین حدیثین بہت وارد ہوئی ہین آیا ہی کہ اکرام کرے
ماباپ کی دوستون کا اور ماں کی حق زیادہ ہین باپ کی حقوق سی بسبب مہربانی اور خبرگیری کرنیکی علمانی لکھا ہی کہ سلوک کرنا ایا
نانی والون سی وہ ہی کہ ناتا دار اوس سی انقطاع کرتی جاوین اور یہہ سلوک کرتا رہی اونسی اور یہہ صلہ رحم واجب ہی
اگرچہ ہدیہ اور دعا اور سلام ہو اور کبھی کبھی اون سی ملتا رہی کہ اسمین الفت زیادہ ہوتی ہی اور چچا اور بڑی بہائی اور ماموں
کو بجای باپ کی سمجھی اور خالہ اور پہوپہی کو بجای ماں کی سمجھی توقیر اور خدمت اور اطاعت مین حقوق والدین سی یہی ہی یہہ کہ
تحمل کری اونسی اور اونکی خدمت کری جبتک زندہ ہین اور اونکو رنج نہ دی اگرچہ تہوڑا ہو اور اپنی آواز کو اونکی آواز پر بلند
نکری فرمایا اللہ صاحبانی ولا تقل لہما اف مت کہہ اونسی اف یعنی بگاڑ کر کلام مت کر بعضی بزرگ ماباپ کی ساتھہ کہانا نہین
کہاتی تہی کہ مبادا کچھہ بی ادبی واقع ہو اور حضرت ابوہریرہ صبح کی وقت اپنی ماں کی دروازی پر جاتی اور کہتی
سلام ہو تجہپر ای ماں میری اور رحمت اللہ کی اور اوسکی برکتین جزا دی تجہکو اللہ مجہسی نیک جیسے پرورش کیا تو نی
مجکو چہوٹی عمر مین پس جواب دیتین اونکو ماں اونکی کہ تجہکو بہی جزا دی اللہ مجہسی نیک جیسی سلوک کیا تونی مجہسی
بڑی ہوکر پہر نکلتی ابوہریرہ اور پہر آتی اور کہتی مانند اسکی اور چاہی کہ بڑا جانی ماباپ کی حکم اور فروتنی کری اونکی
ساتھہ اور آپ اونکی خدمت کیا کری اور پر موقوف نرکہی اور علاوہ اونکی خدمت سی اگرچہ مشرک ہون اور مصاحب ہو اونکا
دنیا مین اچھی طرح فرمایا اللہ صاحبانی وصاحبہما فی الدنیا معروفًا اور بعد موت کی بہی حقوق کی رعایت رکہی کفنا وی
اور دفنا وی بعد فاتحہ اور پہر جبکہ ہوں وہ کافر **ف** ملک کی دو قسمین ہین ایک ملک نکاح ہی کہ اوسکو ملک متعہ کہتی ہین

دو سرے ملاحظہ کرنا اوسکو مطلب مین کہتی ہین پہلی قسم کا بیان آگی مذکور ہوگا اور دوسری قسم کی یہی حقوق ہین کہ اون کی رعایت واجب
ہی مجمل حقوق انکی وہی ہین جو مصنف رحمہ اللہ نی بیان کیی یعنی کہلانی پلانی پہنانی مین قصور نکری اور ایذا نہ دی اور خطا کو
معاف کری اور حالت غضب مین تحمل کری آنحضرت نی فرمایا ہی کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ تم سب نگہبان اور حاکم ہو اور تم سب
پوچھی جاؤگی اپنی رعیت سی حق تعالی سبکو توفیق نیک کام کی دی **ف** مرد کو لایق ہی کہ اپنی بی بی سی خوش گذران
کری اور حسن اخلاق سی پیش آوی اور اوسکو آرام مین رکہی اور اوسکی نان ونفقہ کی خبر اور لباس وغیرہ کی بہی اپنی اوپر
لازم جانی اور حتی المقدور اونکو رنج نہ پہونچاوی اور تفصیل اسکی کتب مبسوطہ مین مذکور ہی **فصل** من الاصول فی امر
الصحبۃ اتخاذ الاخوان فی اللہ تعالی قال اللہ تعالی لبعض انبیائہ اما زہدک فی الدنیا فقد استعجلت
الراحۃ واما انقطاعک الی فقد تعززت بی فہل والیت فی ولیا وہل عادیت فی عدوا وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اللہ تعالی یوم القیمۃ این المتحابون فی جلالی الیوم اظلہم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی فاوحی اللہ تعالی الی
عیسی صلوات اللہ علیہ لو انک عبدتنی بعبادۃ اہل السموات والارض وحب فی اللہ لیس وبغض فی اللہ لیس ما اغنی عنک
ذلک شیئ وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان حول العرش منابر من نور علیہا قوم لباسہم من نور ووجوہہم من نور لیسوا
بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء فقالوا یا رسول اللہ صفہم لنا فقال المتحابون فی اللہ والمتجالسون
فی اللہ والمتزاورون فی اللہ مصاحبت کی قاعدون مین سی اختیار کرنا ہی بہائی اور دوستونکا اللہ کی لئی فرمایا اللہ صاحب
نی بعضی پیغمبرون اپنی سی لیکن زہد تیرا دنیا مین تیری راحت کی لئی ہی یعنی بی رغبت رہنا دنیا کی چیزون سی باعث آرام کا
ہی کہ اوسکی طلب مین سعی اور مشقت کرنی نہین پڑتی بخلاف طالب عیش کی کہ بڑی مشقت مین رہتا ہی اور انقطاع تیرا سب سی
اور رجوع کرنا میری طرف تیری عزت کی لئی ہی ظاہر ہی کہ جسنی رجوع الی اللہ کی عزت پائی اور جو دربدر پہرتا ہی وہ خوار ہی
سو کیا دوستی تو نی کسی سی میری لئی اور کیا دشمنی رکہی تو نی میری لئی یعنی خاص میری لئی یہہ ہی کہ دشمن رکہی تو میری
دشمنون کو اور دوست رکہی تو میری دوستون کو فرمایا آنحضرت صلعم نی کہیگا اللہ برتر دن قیامت کی کہان ہین دوستی رکہنی والی
آپسمین سبب میری بزرگی کی آجکی دن مین سایہ دونگا اونکو اپنی سایہ مین جس دن کہ نہین ہی سایہ مگر سایہ میرا اور وحی بہیجی اللہ تعالی
نی طرف عیسی علیہ السلام کی کہ اگر عبادت کری تو میری برابر عبادت آسمان اور زمین والون کی اور دوستی اللہ کی لئی اور دشمنی اللہ
کی لئی نرکہی تو تو یہہ عبادت تیری کام نہین آتی کی اور فرمایا آنحضرت صلعم نی تحقیق عرش کی آس پاس منبر ہین نور کی اوسپر ایک قوم
ہی اونکا لباس نور ہی اور اونکی موہنہ نور کی ہین نہین وہ نبی اور شہید حسد کرینگی اونپر پیغمبر اور شہید پوچہا صحابہ نی یا رسول اللہ
کیسی حال اونکا ہمسی فرمایا دوستی رکہنی والی آپسمین اللہ کی لئی اور بیٹہنی والی پاس ایک دوسری کی اللہ کی لئی اور ملاقات
کرنیوالی آپسمین اللہ کی لئی **ف** اللہ کی خوشی کی لئی اچہی لوگون سی محبت رکہی اور برون سی بغض اور دشمنی حدیث شریف
مین وارد ہی کہ جو کوئی بہائی چارہ کرتا ہی کسی سی اللہ کی لئی اوسکو بہشت مین ایسا درجہ ملتا ہی کہ کسی عمل سی وہ درجہ
نہین ملسکتا اور یہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ دعا کی حضرت نی ای اللہ مت رکہہ مجہپر فاسق کا احسان اور نہ اوسکی محبت
دی مجہکو واعلم ان کل حب لا یتصور دون الایمان باللہ والیوم الآخر فہو حب فی اللہ ولکنہ علی درجتین
احدہما ان تحبہ لتناول منہ فی الدنیا نصیبا یوصلک الی الآخرۃ کحبک استاذک وشیخک بل تلمیذک

الذي يقوم بما تشتغل به من الخدمة فالذي يفرغ قلبك عن كنس بيتك وغسل ثوبك لتتفرغ بسببه لطاعة الله
بل المنفق عليك المال اذا كان غرضك من ذلك فراغة القلب لعبادة الله جان تحقیق ہو دوستی کہ نہین سمجھی
جاتی ہی سوا ایمان لانے کے اللہ پر اور دن آخرت پر وہ دوستی ہی اللہ کی لیئے لیکن اوسکی دو درجہ ہین ایک یہہ کہ دوست رکھی تو
اوسکو اسلئے کہ حاصل کری تو اوس سی دنیا مین کچھہ ایسا فائدہ کہ پہنچا دیوی تجھکو آخرت کی طرف جیسی دوست رکھنا تیرا استاد
اور شیخ کو بلکہ شاگرد کو جسکی تعلیم سی بڑہتا ہی علم تیرا بلکہ خادم کو جو فارغ کرتا ہی تیری دلکو تیری گھر کی صاف کرنی سی اور
تیری کپڑی دہونی سی تاکہ فارغ ہو تو اوسکی سبب سی اللہ کی بندگی کی لیئے بلکہ وہ آدمی جو خرچ کرتا ہے
تیرے اوپر مال اپنا اگر ہو تیری غرض اس سی فارغ کرنا دل کا اللہ کی بندگی کی لیئے ف پہلا درجہ حب للہ کا یہہ ہی کہ محبت
تیری کسی سی بسبب دین اور تقوی کی ہو اور اسلئے کہ وہ مدد کریگا دین کی باتون مین اور یہہ محبت اوسکی وسیلہ آخرت کا ہو نہ فقط
دنیا ہی مین پس اگر محبت شاگرد کی استاد سی اس سبب سی ہی کہ اوسکی علم سی کوئی فائدہ دنیا کا حاصل کریگا تو یہہ حب للہ نہین
ہی اور تیری محبت احسان کرنیوالے سی کہ حاجت ضروری اوس سی نکلتی ہی اور وہ گویا مددگار ہی فراغ دل پر اور عبادت پر
محبت للہ ہی بلکہ محبت تیری اوس لیئے ہی کہ اوسکا ہونا باعث فراغ خاطر اور محافظت اور حضور عبادت کا ہی حب للہ ہی
والثانية وهي اعلى ان تحبه لانه محبوب عند الله ومحب لله وان لم يتعلق به غرض لك في الدنيا والآخرة من
علم ومعرفة او معونة على دين او غيره وهذا اكمل لان الحب اذا غلب تعدى الى كل من هو من المحبوب بسبب
حتى يحب الانسان محب محبوبه ومحبوب محبوبه بل يحب الكلب الذي يكون في سكة محبوبه وبين
سائر الكلاب وافتراق الحب بقدر غلبة الحب ومن احب الله لم يمكنه ان لا يحب عباده المرضيين عنده الا
ان ذلك قد يقوى حتى يحمله على ان يسلك بهم مسلك نفسه بل يؤثرهم على نفسه وقد يقصر عن ذلك
وفضلهم بقدر حبه وقوته وكذلك يبغض لا محالة من يبغضه ويخالف امره ويظهر اثر ذلك في مجانبته
ومهاجرته وتغطية الوجه عند مشاهدته ولذلك قال صلى الله عليه وسلم اللهم لا تجعل للفاجر علي يدا فيحبه قلبي
حذرا من ان يقدح ذلك في البغض في الله وبالجملة من لا يصادف من نفسه الحب في الله والبغض في الله بهذه
الاسباب فهو ضعيف الايمان وهذا له تحقيق وتفصيل طالب في كتاب الصحبة والاخوة في الله ۞
دوسرا درجہ اور وہ اعلی ہی یہہ کہ دوست رکھے تو اوسکو اسلئے کہ وہ دوست اللہ کا ہی اور دوست رکھتا ہی اللہ کو اور یہہ کہ متعلق
ہو اوس سی کوئی غرض تیری دنیا اور آخرت مین علم سی اور معرفت سی اور مدد دین وغیرہ پر اور یہہ درجہ بہت کمال
کا ہی اسلئے کہ جب محبت غالب ہوتی ہی تب متعدی ہوتی ہی طرف ہر اوس شخص کی جو دوست ہی کسی سبب سے یہانتک
کہ دوست رکھتا ہی آدمی اپنی دوست کی چاہنی والی کو اور اپنی دوست کی دوست کو بلکہ فرق کرتا ہی اوس کتی مین جو اپنے
دوست کی گلی مین رہتا ہی اور درمیان سب کتون کی اور سوا اسکی نہین ہی کہ سرایت محبت کی بقدر غلبہ محبت کی ہی اور جو
شخص کہ اللہ کو دوست رکھیگا نہین ہو سکتا کہ نہ دوست رکھی اوسکی بندون کو جو اوسکی نزدیک دوست ہین مگر یہہ کہ
کبھی غالب آ جاتا ہی یہہ یہانتک کہ برانگیختہ کرتا ہی اوسکو اسبات پر کہ سمجھی انکو جانکی برابر بلکہ اختیار کری انکو اپنی جی پر
یعنی جان سی بھی زیادہ عزیز رکھی اور کبھی قاصر اور عاجز ہوتا ہی اس سی اور بزرگی انکی ہوتی ہی بقدر اوسکی درجہ

اور قوت کی اوسیطرح پر دشمنی رکہتا ہی ضرور کر اوس شخص سی جو دشمن رکہتا ہے اوسکو اور مخالفت کرتا ہی اوسکی حکم کی
اور اسکا اثر ظاہر ہوجاتا ہی اوس سی کنارہ کرتی ہین اور اوسکی چہوڑ دیتی ہین اور چہپاتی ہین موہنہ کی وقت اوسکی دیکہنی
کی اور اسی لیی فرمایا آنحضرت صلعم نی ای میری اللہ مت رکہہ اوپر میری کسی فاجر کا کچہہ احسان پس دوست رکہی اوسکو دل میرا یہہ
کہا حضرت نی ڈر کر اس سی کہ کچہہ نقصان پوہنچاوی یہہ بات بغض للہ مین اور بالجملہ جو شخص نہین پاتا اپنی جی مین حب للہ
اور بغض للہ ساتہہ ان اسباب کی پس وہ سست ایمان ہی اور اسکی لیی ایک تحقیق اور تفصیل ہے تو طلب کر اوسکو کتاب الصحبۃ
والاخوۃ فی اللہ سی **ف** دوسرا درجہ حب کا یہہ ہی کہ اوسمین کوئی وسیلہ آخرت اور دنیا کا منظور نہو اور یہہ بہت اعلی
درجہ ہی کہ دعوی اوسکا ہر کسی سی ممکن نہین اور اسیطرح بغض للہ ہی کہ تو کسیکو دشمن رکہی اسلیی کہ وہ گناہ اور مخالفت کرتا ہے
اوسکی حکم کی اور اوسکی درجات متفاوت ہین یعنی بغض کا قرار کسی سی بہت رکہی اور اسیطرح اوسنی جو بدعت والی ہین اور لوگونکو
بدعت کیطرف بلاتی ہین پس ایسی شخص سی سلام نکری اور اوسکی سلام کا جواب نی اور اوسکی تعظیم نکری اور اوسکا مخالف
اور منکر رہی اور اوس سی سستی اور نرمی نکری اور بطریقہ ملامت اور زجر کا نچہوڑی کہ اسکی ترک مین اہانت فی الدین ہوتی ہی اور
علی ہذا القیاس ہر کسی سی اوسکی حال کی موافق بغض رکہی

الاصل التاسع فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

نوین اصل بیان مین امر معروف اور نہی منکر کی **ف** امر حکم کرنا اور معروف شرع کی امور اور نہی منع کرنا اور منکر خلاف شرع
ف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر منجملہ فرایض دین کی ہی بحکم آیات اور احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم کی لیکن
فرض کفایہ ہی فرض عین نہین اگر ایک شخص بہی مسلمانون سی بجالاوی تو اورون سی ساقط ہوجاتا ہی فرمایا اللہ صاحب نی
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر تم ہو بہتر سب امتون سی جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین حکم
کرتی ہو اچہی باتون کا اور منع کرتی ہو بری باتون سی پس اچہا ہونا اس امت کا بیان کیا ساتہہ امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر کی اور یہہ بہی فرمایا ہی تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان مدد کرو نیکی اور تقوی پر اور
مدد نکرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ سب کلام بنی آدم کا باعث ضرر ہی مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
اور یاد حق تعالی کی اور فضایل مین اون لوگون کی جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتی ہین اور حب للہ اور بغض للہ
رکہتی ہین حدیث شریف مین آیا ہی کہ وہ بہشت کی بالاخانون مین ہونگی کہ وہ اوپر ہین شہدا کی بالاخانون سی اور ہر بالاخانہ
کے تین تین لاکہہ دروازی ہونگی یاقوت اور زمرد کی اور ہر ایک کا تین تین سو حورون سی نکاح کیا جاوی گا جب
وہ انکی طرف دیکہی گا یہہ کہینگی کہ تجہکو یاد ہی کہ تونی فلانی وقت حکم اچہی بات کا اور منع بری بات سی کیا تہا ہم جزا
ہین اوسکی قال اللہ تعالی ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم
المفلحون وقال والمؤمنون والمؤمنات بعضہم اولیاء بعض یامرون بالمعروف الآیۃ وقال سبحانہ وتعالی کانوا
لایتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون فرمایا اللہ صاحب نی اور چاہیی کہ رہین تم مین ایک جماعت بلاتی نیک کام
پر اور حکم کرتی پسند بات کو اور منع کرتی ناپسند کو اور وہی پوہنچی مراد کو فرمایا کہ ایمان والی مرد اور عورتین ایک دوسری کی
مددگار ہین سکہاتی ہین نیک بات اور منع کرتی ہین بری سی اور فرمایا اللہ صاحب نی آپسمین منع نکرتی بری کام سی جو کر رہی
تہی کیا برا کام ہی جو کرتی تہی قال ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ فی خطبۃ ایہا الناس انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ

رتا اور دفع اسکی خلاف تاویل اسکا یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم وانی سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من قوم عملوا بالمعاصی وفیهم من یقدر ان ینکر علیهم فلم یفعل الا یوشک
ان یعمهم الله بعذاب من عنده قالت عائشة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عذب اهل قریة فیها ثمانیة عشر الفا
اعمالهم اعمال الانبیاء قالوا یا رسول الله کیف ذلک قال لم یکونوا یغضبون لله ولا یامرون بالمعروف ولا ینهون
عن المنکر کہا حضرت ابو بکر صدیق نے رضی الله عنہ نے خطبہ مین ای لوگو تم پڑہتی ہو اس آیت کو اور تاویل کرتی
ہو اوسکی برخلاف اوسکی معنی کی ای ایمان والو تمکو لازم ہی فکر اپنی جان کا تمہارا کچھہ نہین بگاڑتا جو کوئی بہکا جب
تم ہوئی راہ پر اور تحقیق مین سنا ہی آنحضرت سے کہ فرماتی تہی نہین کوئی قوم کہ بری کام کرتی ہین اور انمین وہ شخص ہی جسکو
طاقت ہی اسکی کہ منع کری اونکو سو نہین منع کرتا سنتا ہی قریب ہی کہ گرفتار کری اون سبکو الله ایک اپنی پاس کی عذاب
سی کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا آنحضرت نے عذاب دئی جاینگے لوگ ایک گاؤن کی کہ اوسمین اٹھارہ ہزار آدمی ہونگی عمل اونکی
مانند اعمال انبیا کی ہونگی عرض کیا اصحاب نے یا رسول الله یہہ کیسلی ہوگا فرمایا وہ تہی کہ غصہ کرتی الله کی لئی اور نہ حکم کرتی
بہلی چیزونکا اور نہ منع کرتی بری باتونسی **فصل** کل من شاهد منکرا او سکت علیه فهو شریک فیه
فالمستمع شریک المغتاب ویجری هذا فی جمیع المعاصی حتی فی مجالسة من یلبس الدیباج ویتختم بالذهب ویجلس
علی الحریر وفی الجلوس فی دار او حمام علی حیطانها صور او فیها اوان من ذهب او فضة وفی الجلوس فی مسجد
یسیء الناس الصلوة فیه فلا یتمون الرکوع والسجود والجلوس فی مجلس وعظ یجری فیه ذکر البدعة وفی
مجلس مناظرة ومجادلة یجری فیه الایذاء والافحاش بالسفه والشتم وبالجملة من خالط الناس کثرت معاصیه
وان کان تقیا فی نفسه الا ان یترک المداهنة ولا یاخذه فی الله لومة لائم ویشتغل بالحسبة والمنع وانما یسقط
عنه الوجوب بامرین جو شخص دیکہی کوئی امر خلاف شرع اور چپ ہی رہی سو وہ شریک ہی اوسمین پس سننی والا شریک ہی
غیبت کرنیوالی کا اور جاری ہوتا ہی یہہ قاعدہ سب گناہون مین یہانتک کہ پاس بیٹہنی مین اوس شخص کے جو پہنتا ہی دیبا
اور انگوٹہی سونی کی اور بیٹہتا ہی حریر پر اور جاری ہوتا ہی بیٹہنی مین اندر ایسی گہر اور حمام کی جسکی دیوارون پر تصویرین
ہون یا اوسکی اندر برتن ہون سونی چاندی کی اور بیٹہنی مین ایسی مسجد کی کہ بری طرح پڑہین لوگ نماز اوسمین پس نہ پورا
کرین رکوع اور سجدہ کو اور بیٹہنا ایسی وعظ کی مجلس مین جہان ذکر چلتا ہو بدعت کا یا مجلس مین مناظرہ اور مجادلہ کی کہ جسمین ہوتی ہو
ایذا اور وحشت بیوقوفی اور گالی گفتہ سی اور بالجملہ جو صحبت کی خلق کا لوگون سی بہت ہونگی گناہ اوسکی اگرچہ وہ پرہیزگار ہو
اپنی جی سی مگر یہہ کہ چہوڑ دے دین مین سستی کرنیکو اور نہ روکی اوسکو الله کی راہ مین ملامت کرنیوالی کی اور مشغول
ہو احتساب و منع مین اور سوا اسکی نہین کہ ساقط ہوجاتا ہی اوس سی وجوب سبب دو امر کی احدهما ان یعلم انه لو انکر
لم یلتفت الیه ولم یترک المنکر ونظر الیه بعین الاستهزاء وهذا هو الغالب فی منکرات یرتکبها الفقها
ومن یزعم انه من الدین فههنا یجوز السکوت ولکن یستحب الزجر باللسان اظهارا لشعار الدین وهما لم
یقدر علی الزجر باللسان یجب ان یفارق ذلک الموضع فلیس یجوز مشاهدة المعصیة بالاختیار فمن جلس
فی مجلس الشرب فهو فاسق وان لم یشرب ومن جالس مغتابا او لابس حریر او اکل حرام فهو فاسق فلیقم من موضع

ایک یہہ کہ معلوم ہو کہ اگر وہ منع کریگا بُری بات سی نہین لحاظ کرینگی اوسکی طرف اور نہین چہوڑینگی بُری بات کو اور دیکہی
لگین اوسکو چشم مسخرگی سی اور یہہ اکثر ہوتا ہی اون منکرات مین جنکو کرتی ہین فقیہ اور جو شخص گمان کرتا ہی کہ وہ دین سی ہی
پس یہان چُپ رہنا روا ہی لیکن مستحب ہی منع کردینا زبان سی واسطہ ظاہر کرنی طریقہ دین کی اور جبکہ نہ قادر ہو سوا زبان کی
منع کرنیکی پر واجب ہی کہ چہوڑ دی اس جگہہ کو یعنی وہان سی اوٹہہ جاوی پس نہین جائز ہی دیکہنا گناہ کا اختیار سی پس
جو شخص کہ بیٹہی مجلس مین شراب کی سو وہ فاسق ہی اگرچہ نہ پی اور جو شخص بیٹہی غیبت کرنی والی پاس اور حریر پہننی والی کی پاس
اور حرام کہانی والی کی پاس سو وہ فاسق ہی پس چاہیی کہ اوٹہہ کہڑا ہو اوس جگہہ سی وثانیہما ان یعلم انہ یقدر
علی المنع من المنکر بان یری زجاجۃ فیہا خمر فیرمیہا فینکسرہا او یسلب آلۃ الملاہی من یدہ ویضربہ علی الارض ولکن
یعلم انہ یضرب او یصاب بمکروہ فہہنا یستحب الحسبۃ لقولہ تعالی وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک ولا
یجب الا ان المکروہ الذی یصیبہ لہ درجات کثیرۃ یطول النظر فیہا ذکرناہا فی کتاب الامر بالمعروف من الاحیاء
وعلی الجملۃ فلا یسقط الوجوب الا بمکروہ فی بدنہ بالضرب او فی مالہ بالاستہلاک او فی جاہہ بالاستخفاف لوجہ یقدح
فی مروتہ فاما خوف استیحاش المنکر علیہ او خوف تعرضہ لہ باللسان وعداوتہ لہ او توہم سعیہ فی المستقبل
بما یسوءہ او یحول بینہ وبین زیادۃ خیر یتوقعہ فکل ذلک موہوم او امور ضعیفۃ لا یسقط الوجوب بہا دوسری یہہ
کہ معلوم ہو کہ وہ قدرت رکہتا ہی منع کرنی پر خلاف شرع سی اسطرح پر کہ دیکہی ایک شیشہ کہ اوسمین شراب ہی سو پتہر ماری اوسکو
پس ٹوٹ جاوی یا چہین لی اوسکی ہات سی ہتیار لہو کی اور دی ماری اوسکو زمین پر لیکن جانتا ہو کہ وہ البتہ ماریگا اور
پہونچیگا کوئی مکروہ پس اسوقت مین مستحب ہی احتساب کرنا بحکم فرمانی حقتعالی کی تو منع کر خلاف شرع سی اور صبر کر اوسپر جو
تجکو پہونچی یعنی مکروہ سی اور واجب نہین مگر یہہ کہ وہ مکروہ جو اوسکو پہونچیگا اوسکی لئی بہت درجی ہین دراز ہوتی ہی
اوسمین نظر یعنی اوسکو ذکر کیا کتاب الامر بالمعروف مین کتب احیاء العلوم سی اور بالجملہ نہین ساقط کرنا وجوب کو مگر وہ مکروہ
جو اوسکی بدن مین ہو مار کوٹ سی یا اوسکی مال مین ہو ہلاک ہوجانی سی یا اوسکی مرتبہ مین اوسکی سبکی کرنی سے
اسطرح پر کہ عیب لگی اوسکی مروت مین اور لیکن ڈرنا ناخوش آنی خلاف شرع کا اوسپر اور خوف اوسکی جہگڑنی کا زبان سی اور
اوسکی دشمنی اسکی لئی یا وہم اسکا کہ سعی کریگی زمانہ آیندہ مین ساتہہ اوس چیز کی جو بُری لگی اوسکی یا مانع آوی اوسکی اور درمیان
اوس زیادتی خیر کی جسکی آرزو رکہتا ہی پس یہہ سب وہم ہین اور سست کام ہین نہین ساقط ہوتا وجوب انسی

فصل

عمدۃ الحسبۃ شیئان اللطف والرفق والبداءۃ فی الوعظ علی سبیل اللین لا علی سبیل الانف والترفع والادلال
بدالۃ الصلاح فان ذلک یؤکد داعیۃ المعصیۃ ویحمل العاصی علی المناکرۃ والایذاء ثم اذا اذاہ ولم یکن
حسن الخلق غضب لنفسہ وترک الانکار للہ واشتغل بشفاء غلیلہ منہ فیصیر عاصیا وینبغی ان یکون کارہا للحسبۃ
یود لو ترکت المعصیۃ بقول غیرہ فانہ اذا احب ان یکون ہو المعترض کان ذلک لما فی نفسہ من دالۃ الاحتساب وغرتہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یامر بالمعروف ولا ینہی عن المنکر الا رفیق فیما یامر بہ رفیق فیما ینہی عنہ حلیم فیما یامر بہ
حلیم فیما ینہی عنہ فقیہ فیما یامر بہ فقیہ فیما ینہی عنہ ووعظ المامون واعظ بعنف فقال یا رجل
ارفق فقد بعث اللہ من ہو خیر منک الی من ہو شر منی وامرہ بالرفق فقال فقولا لہ قولا لینا وروی

ابو امامة ان غلاما شابا اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا نبى الله اتاذن لى فى الزنى فصاح الناس به فقال
صلى الله عليه وسلم قربوه ادن منى فدنا منه فقال عليه الصلوة والسلام اتحبه لامك فقال لا جعلنى
الله فداك فقال صلى الله عليه وسلم كذلك الناس لا يحبونه لامهاتهم اتحبه لابنتك قال لا قال عليه السلام
كذلك الناس لا يحبونه لبناتهم حتى ذكر الاخت والعمة والخالة ويقول كذلك الناس لا يحبونه ثم وضع يده
على صدره وقال اللهم طهر قلبه واغفر ذنبه وحصن فرجه فلم يكن شئ ابغض اليه بعد ذلك من الزنى
وقال بعضهم للفضيل ان سفيان بن عيينة قبل جوائز السلطان فقال الفضيل ما اخذ منهم الا دون حقه ثم
خلا به وعاتبه بالرفق فقال سفيان يا ابا على ان لم نكن من الصالحين فانا نحب الصالحين عمدہ احتساب چیزین
مین ایک مہربانی و نرمی اور شروع کرنا ساتھ نصیحت کی نرمی کی راہ سے نہ سرزنش اور تکبر اور نازکی راہ سے ساتھ
دلالت صلاح کی پس تحقیق یہہ سرزنش وغیرہ مضبوط کرتی ہی گناہ کی خواہش کو اور برانگیختہ کرتی ہی گنہکار کو انکار
اور ایذا پر پہر جسکو ستایا اوسکو اونکیا اچھا خلق غصہ کریگا اپنی جی پر اور چہوڑیگا انکار جو اللہ کی لئی ہی اور مشغول
ہوگا اپنی کینہ کی دور کرنی مین اوس سے سو ہوجاویگا گنہگار بلکہ چاہی کہ ہوجاویگا مکروہ جاننی والا احتساب کو دوست
رکہیگا کہ چہوڑ دیتا مین گناہ کو کسی اور کی تئین سے پس جب کہ دوست رکہیگا یہہ کہ ہووی وہی انکار کرنیوالا یہہ ہو
تعالی اوسکی جو اوسکی جی مین ہی احتساب کے دلالت و رغبت سے فرمایا آنحضرت نے نہ حکم کری اچہی کامون کا اور نہ
منع کری بری کامون سے مگر وہ شخص جو نرمی کری اوس امر مین جسکا حکم کرتا ہی اور اوس چیز مین جس سے منع کرتا ہی
بردباری رکہتا ہو اوس چیز مین جسکا حکم کری اور بردباری رکہتا ہو اوس چیز مین جس سے منع کری علم اور فہم رکہتا ہو
اوس مسئلہ مین جسکا حکم کری اسیطرح علم اور فہم رکہتا ہو اوس چیز مین جس سے منع کری اور نصیحت کی مامون کو ایک
واعظ نے سرزنش کرکی سو کہا مامون نے ای آدمی نرمی کر تحقیق بہیجا اللہ نے اوس شخص کو جو بہتر ہی تجہہ سے
اوس شخص کی طرف جو بدتر ہی مجہہ سے اور حکم کیا اوسکو نرمی کرنیکا سو فرمایا کہو تم دونو اوسکو نرم بات اور روایت کی ابو
امامہ نے کہ ایک لڑکا جوان آیا آنحضرت کی پاس سو کہا کیا آپ اجازت دیتی ہین مجہکو زنا کی پس چیخی لوگ اوسپر سو فرمایا
آنحضرت نے آرام دو اسکو آرام دو اسکو پہر فرمایا پاس آ میری پس پاس گیا وہ آنحضرت کی سو فرمایا آپ نے کیا تجہکو خوش
آتی ہی یہہ بات یعنی زنا کرنا اپنی ماسی بولا نہین مجکو قربان کری اللہ تیرپر پہر فرمایا آنحضرت نے ایسی ہی لوگ بہی نہین
خوش رکہتی اسبات کو اپنی ماؤن سی کیا خوش آتی ہی تجہکو یہہ بات اپنی بیٹی سی بولا نہین فرمایا اسیطرح سی لوگ بہی
خوش نہین رکہتی اسبات کو اپنی بیٹیون سی یہانتک کہ ذکر کیا آنحضرت نے بہن اور چچی اور خالہ کا اور یہی کہتی تہی اسیطرح
لوگ نہین خوش رکہتی اسبات کو پہر رکہا آنحضرت نے ہاتہہ اپنا اوسکی سینہ پر اور کہا ای اللہ میری پاک کردی اسکا دل اور
بخشدی اسکا گناہ اور روک رکہہ اسکی شہوت کی جگہہ کو پس نہ تہی کوئی چیز بہت دشمن طرف اوسکی بعد اس معاملہ کی زنا سی
اور کہا اونکی بعض نے فضیل سی کہ تحقیق سفیان بن عیینہ نے قبول کرلیا بادشاہ کی انعام کو سو کہا نہین لیا اونہین
سی مگر کم اپنی حق سی پہر الگ لیگئی اونکو اور خفا ہوئی نرمی سی پس کہا اونہی ای ابا علی اگر نہین ہون مین نیکبختون
سی سو تحقیق دوست رکہتا ہون مین نیکبختون کو ۔ ع گرچہ از نیکان نیم خود را بہ نیکان بستہ ام ٭ ف احتساب کے

کئی درجی ہین اسلئی کہ مقصود اس سی یہی ہی کہ کسیکو گناہ کرنی سی ظاہر مین منع کری سو اگر یہہ ساتہہ لطف اور نرمی اور وعظ اور نصیحت کی میسر آوی تو حاجت جنگ و جدل کی نہین ہے چو کاری بر آید بلطف و خوشی * چہ حاجت بہ تندی و گردن کشی * درجہ اول جتنا کا معرفت ہی یعنی جاننا معصیت گناہ کا اسلئی کہ جبتک اوسی بجانتا ہوگا تو منع کرنا نہین ہوسکتا لیکن اسکو بہ تجسس معلوم نکری کہ تجسس حرام ہی دوسرا درجہ تعریف ہے یعنی تبلانا اور جتا دینا منکر کا دوسری جسپر جتا بائ کرتا ہی اسلئی کہ ہوسکتا ہی کہ اوسنی جرأت گناہ کی بسبب جہل کی کی ہو اور لایق ہی کہ جتانی مین شیوہ حلم اور خلق کا مرعی رکھی کہ اس سی کام نکلتا ہی اور زجر و توبیخ مین ایذا ہوتی ہی اور ایذا دینا کسیکو علی الخصوص مسلمان کو جہت حرام ہی ہے مباش در پی آزار و ہرچہ خواہی کن * کہ در طریقت ما غیر ازین گناہی نیست * اور تیسرا درجہ نہی ہی یعنی منع کرنا ساتہہ وعظ اور نصیحت کی یعنی ڈرانا خدا کی عذاب سے اور یہہ طریقہ جاری ہی حق مین جاہل اور متجاہل کی یعنی جو کہ گناہ کو جانی اور پہر اوسپر اصرار کری جیسی ظالم اور شرابی اور زانی اور سخن چین انکو اسطرحپر نصیحت کری کہ آیات اور احادیث اور اقوال صحابہ وغیرہ کو جو اس باب مین وارد ہوئی ہین بیان کری تا انکی دلمین اوسکا کچہہ اثر ہو چوتہا درجہ سرزنش کا ہی یعنی جب نرمی اور لطف سی نہ سمجہی تب ترش روئی اور بدمزگی اور غصہ سی سمجہا دی اور یہہ درجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قصہ سی سمجہا جاتا ہی کہ اونہون نی اول نصیحت کے اور نرمی اور لطف سی سمجہایا جب دیکہا یہہ کچہہ اثر نہین کرتا تب فرمایا اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون اور مراد ہماری بُرا کہنی سی فحش بکنا نہین ہی کہ کسیکو نسبت زنا وغیرہ کی کری بلکہ کچہہ اسطرح سی برا کہی کہ خالی سچ سی نہو مثلا کہی ای فاسق اور ای جاہل اور ای احمق خدا سی ڈر اور اپنی آپ کو اپنی ہاتہہ سی ہلاک مت کر اور مثل اسکی اور اسمین سچ یون ہوا کہ جو کوئی فاسق ہی احمق پہلی ہی اگر احمق نہوتا تو گناہ کیون کرتا اور قدر ضرورت سی زیادہ برا نہ کہی اور پانچوان درجہ تغیر ہی یعنی بگاڑ دینا خلاف شرع کا ہاتہہ سی جیسی توڑ ڈالنا مزامیر وغیرہ کا اور بہا دینا شراب کی مٹکی کو اور اوتار لینا ریشمی کپڑونکا اور یہہ طریقہ غیر زبان اور دلمین متصور ہی اور جو گناہ کہ زبان و دل سی ہو اوسکا بگاڑنا ہاتہہ سی نہین ہوسکتا اور اسمین بہی قدر ضرورت سے زیادہ نہ بڑہی اور چہٹا درجہ تہدید کا ہی یعنی ڈرانا اسطرحپر کہ کہی اگر تو چہوڑتا ہی تو چہوڑ دی نہین تو تیرا سر توڑ ڈالونگا اور تیری گردن مارونگا اور تہدید قبل از فعل کری اسلئی کہ اگر غرض اس تہدید کرنی مین حاصل ہوجاوی تو مار کوٹ کے حاجت نہین اور ساتوان درجہ مباشرت ضرب کا ہی ساتہہ ہات اور پاؤن وغیرہ کی اوس چیز مین کہ جسمین حاجت ہتیار اور مددگار کی نہو اور یہہ ہر شخص کو بشرط ضرورت جائز ہی اور اسمین بہی شیوہ سہولت کا لازم ہی اور ایسی جگہہ نماری کہ خوف مرجانی کا ہو آٹہوان درجہ استمداد کا ہی یعنی آپ تنہا قادر نہو اور حاجت معین اور ناصر کی ہو لوگون کو اور اسباب جنگ و قتال کو جمع کری اور اسمین مقابلہ واقع ہو اور اس درجہ مین اختلاف ہی کہ آیا بغیر اذن امام کی ثابت ہی یا نہین بعضی قایل ثبوت کی ہین اور بعضی نہین واللہ اعلم العمدة الثانیة ان یکون المحتسب قد ابتدأ بنفسه فهذبها وترك ما نهى عنه اولا قال الحسن البصري اذا كنت تامر بالمعروف فكن من اخذ الناس به والا هلكت هذا هو الاولى حتى ينفع كلامه والا استهزأ به وليس هذا شرطا بل يجوز الاحتساب للعاصي ايضا عن انس رضي الله عنه قلنا يا رسول الله لا نأمر بالمعروف حتى نعمل به كله قال بل مروا بالمعروف وان لم

تعلموا به کله وانهوا عن المنکر وان لم تجتنبوه کله وقال الحسن البصری یرید الناس ان یظفر الشیطان منا بهذه الخصلة وهو ان لا نامر بالمعروف حتی نأتی به کله یعنی ان هذا یودی الی حسم باب الحسبة فمن ذی الذی یعصم عن المعاصی دوسری عمدہ بات احتساب مین یہہ ہی کہ شروع کری محتسب اوسکو اپنی جی سی سو آراستہ کری اوسکو اور چہوڑدی اوسکو جو منع ہی یعنی قبل از احتساب اپنی نفس کو آراستہ بمعروف کری کہا حسن بصری نی جب تو حکم کری کسیکو نیک کام کرنیکا سو ہو تو بڑی اختیار کرنیوالی لوگون سی ساتہہ اوسکی اور نہین تو تو ہلاک ہوجائیگا اور یہہ بہت اولیٰ طریقہ ہی یہانتک کہ نفع دیوی اوسکی بات اور نہین تو مسخراپن کرین گی اوس سی یعنی جب آپ وہ کام نہ کیا اور دوسریکو اوسکا حکم کیا تو اوس سی مسخر کی اور ٹہٹہا کرین گی کہ خود فضیحت دیگران را نصیحت اور یہہ بات کچہہ شرط نہین بلکہ جائز ہی احتساب کرنا گنہگار کو بہی کہا انس نے کہا ہمنی آنحضرت صلعم سی کیا نہ حکم کرین ہم نیکی کا جب تک کہ نہ عمل کرین ہم اوس سب پر فرمایا نہین بلکہ حکم کرو تم نیکی کا اگرچہ نہ بجالاؤ تم اوس سب کو اور منع کرو برائی سی اگرچہ نہ بچو تم اوس سب سے اور کہا حسن بصری نے لوگ چاہتی ہین کہ فتح پا جائی شیطان ہمسی ساتہہ اس خصلت کے اور وہ یہہ ہی کہ نہ حکم کرین ہم نیکیکا جب تک کہ نہ کرلین ہم اوس سب کو مراد یہہ ہی کہ یہہ خصلت ہو دی ہوئی طرف منقطع ہوجانی دروازی احتساب کے سو کون ہی ایسا شخص جو پاک ہو گناہون سی **ف** بعض نی احتساب مین عدالت کو شرط کیا ہی اور اوسپر دلیلین عقلی اور نقلی لائی ہین منجملہ اوسکی یہہ ہی کہ فرمایا اللہ صاحب نے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم کیا حکم لوگون کو کرتی ہو نیک کام کا اور بہولتے ہو آپ کو اور فرمایا لم تقولون ما لا تفعلون کیون کہتی ہو جو نہین کرتی اور حدیث مین ہی کہ آنحضرت صلعم نی شب معراج مین ایک قوم کو دیکہا کہ فرشتی اونکی دہان آگ کی مقراضون سی کاٹتی ہین پوچہا تم کون لوگ ہو کہا ہم وہ جماعت ہین کہ لوگون کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتی تہی پر آپ کچہہ نکرتے تہی اسکا جواب یون دیا ہی کہ یہہ انکار بسبب ترک کرنی عمل کی ہی نہ اسلیئی کہ اورون کو کیون حکم کیا پس حاصل یہہ ہی کہ جیسی لوگون کو حکم کرو آپ بہی ویسے کرو نہ یہہ کہ اگر آپ نکرو تو اورون کو بہی نکہو اور منجملہ دلایل عقلی کی یہہ دلیل ہی کہ اس تقدیر پر احتساب کافر کا بہی مسلمان پر جائز ہو اسلیئی کہ کہنا کافر کا مسلمان کو کہ زنا مت کر فی نفسہ حق ہی اور کرنا اس کافر کا کفر کو منافی اسکی نہین ہی حالانکہ علما اسکی عدم جواز کے قایل ہین جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ منع ہونا احتساب کافر کا مسلمان پر اس جہت سی نہین ہی کہ کلام اسکا فی حد ذاتہ حق نہین بلکہ اسلیئی کہ احتساب متضمن ایک طرح کی حکومت اور تحکم کو ہی اور کافر مسلمان پر حکومت ہی نہین رکہتا لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا نہین مقرر کی اللہ نی کافرون کی لئی مسلمانون پر راہ اور فاسق چونکہ مسلمان ہے فی الجملہ مستحق حکومت کا ہی اور یہہ ہم نہین کہتی کہ کافر اپنی اس زنا کے منع کرنی پر ماخوذ یا معذب ہوگا اور سوا اسکی اور بہی دلائل ہین جو کتب مبسوطہ مین مذکور ہین جو چاہی وہین دیکہہ لی **الاصل العاشر فی اتباع السنة** اصل دسوین بیان مین سنت کی پیروی کرنی کی **ف** طریقہ اور روش اور عادت آنحضرت صلعم کو سنت کہتی ہین پس اسکی پیروی کرنا اسطرح پر ہی کہ جو کام آنحضرت صلعم نی خواہ از قسم عبادات ہون یا عادات کئی آپ بہی ویسا ہی حتی المقدور کری اور جو کام کہ آنحضرت نی نہین کئی یا وہ آنحضرت کی کام کی مخالف ہین اوسکو چہوڑدی خواہ وہ کام کسی دیندار یا مولوی یا فقیہ یا مرشد کا یا کسی امام مذہب کی دین کا ہو جب اوسکو سنت سے مخالفت ہوئی تو وہ لائق رد کی ہی سو

مرد ہی فاضل ہو یا استاد و پیر ٭ یا ولی ہو یا کہ ہو شیخ و فقیر ٭ زندہ ہو مردہ ہو یا نزدیک دور ٭ خرق عادت یا کرامت ہو ظہور ٭ ہو رسالہ یا کہ ہو کوئی کتاب ٭ مجتہد ہو یا فقیہ اوسکا خطاب ٭ جو سنت کی موافق ہووی وو ٭ تو عمل اوسپر مناسب ہی کرو ٭ ورنہ ہو سنت سے اوسکو اتفاق ٭ چھوڑ دی اوسکو وہ ہی کار نفاق ٭ ہی خطا کی پیروی کرنا خطا ٭ یہہ نہیں منصب کسیکو ہی عطا ٭ اعلم ان مفتاح السعادۃ اتباع السنۃ والاقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جمیع مصادرہ وموارده حركاته وسكناته حتى فى هيئة اكله وقيامه ونومه وكلامه ولست اقول ذلك فى العبادات فقط فانه لاوجه لاهمال السنن الواردة فيها بل ذلك فى امور العادات فيحصل الاتباع المطلق قال الله تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله وقال الله تعالى ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا فعليك ان تلبس السراويل وانت قاعد وتعمم قائما وتبتدى باليمين فى تنعلك وتاكل بيمينك وتقلم اظفارك وتبتدى بمسبحة اليد اليمنى وتختم بابهامها وفى الرجل تبتدى بخنصر اليمنى وتختم بخنصر اليسرى وكذلك فى جميع حركاتك وسكناتك فلقد كان محمد بن اسلم لا ياكل البطيخ لانه لم ينقل اليه كيفية اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه وسهى احدهم فلبس الخف وابتدأ باليسرى فكفر عنه بكر حنطة فلا ينبغى ان تتساهل فى امثال ذلك فتقول هذا مما يتعلق بالعادات ولا معنى للاتباع فيه فان ذلك يغلق عليك بابا عظيما من ابواب السعادة

جان تحقیق کنجی نیکبختی کی پیروی کرنا سنت کا ہی اور پیروی کرنا رسول اللہ کا درود اللہ کا اونپر اور سلام بیچ سب مصادر اور موارد حرکات اور سکنات اونکی کی یہانتک کہ بیچ طرز کہانی اور کہڑی ہونی اور سونی اور بات کرنی اونکی کے اور مین نہین کہتا کہ یہہ پیروی فقط عبادات ہی مین کری اسلئی کہ نہین کوئی وجہ چہوڑ دینی اون سنتون کی جو وارد ہوئین اسباب مین بلکہ پیروی کری عادت کی کامون مین بہی اسمین حاصل ہوتی ہی مطلق پیروی فرمایا اللہ صاحب نے اگر تم محبت رکہتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہی یعنی جو کوئی اسکی محبت کا دعوا کری تو اوسطرح محبت کری جسطرح محبوب چاہے نہ جسطرح اپنا جی چاہی اور اوسیطرح چاہی تو محبوب اوسکو چاہی اور فرمایا اللہ صاحب نے اور جو دی تمکو رسول سو لی لو اور جس سی منع کری سو چہوڑ دو سو تجکو لازم ہی کہ پہنی تو ازار کو بیٹھہ کر اور پگڑی باندہی تو کہڑی ہوکر اور شروع کری تو دہنی طرف سی جوتی پہنی مین اور کہائی تو دہنی ہات اپنی سی اور ترا شی تو اپنی ناخن اور شروع کری تو دہنی ہات کی دانگلی سے جو مسبحہ یعنی سبابہ ہی اور تمام کری تو اوسکی بہام پر اور پاون مین شروع کری تو دہنی خنصر سے اور تمام کری تو بائین خنصر پر اور اسیطرح اپنی سب حرکات اور سکنات مین تحقیق تہی محمد بن اسلم کہ نکہاتی تہی طبیخ اسلئی کہ نہ منقول ہوئی طرف اونکی کیفیت کہانی رسول اللہ کی اوسکو اور بہول گیا ایک اونمین کا سو پہن لیا موزہ بائین طرف سی پس کفارہ دیا اوسکا ایک کر گیہون پس نہین لایق تجہکو کہ سستی کری تو ایسی کامون مین اور کہی تو کہ یہہ قبیل سی ہی جو متعلق بعادات ہین اور اسمین پیروی کرنی کی کیا معنی سو یہہ بات بند کر دیتی ہی تجپر ایک بڑی دروازی کو دروازون سعادت سی **ف** روش آنحضرت خواہ بر سبیل عبادت ہو یا عادت اوسکی پیروی کرنا منتج حسنات اور مثمر برکات اور مفاتح ابواب سعادت سی یہہ نہ سمجہنا چاہی کہ عادات کی پیروی سی کیا حاصل اسلئی کہ یہہ باعث فقدان سعادت ہوتا ہی

فصل لعلك تشتهى الوقوف على السبب لم رغب فى الاتباع فى هذه الافعال وتستبعد ان يكون

حصلة امرهم يقتضي هذا التشبه بالعظيم في مخالفتنا على ان الكثر في حادثة السن طريق التجمل والكمال شرح كي
لينفي ان يفهم ذلك فحصر في ترك التواضع من الاسراف شاید کہ تجہکو خواہش ہو وقت ہونی کی ویسے سبب پر جو رغبت دلاتا ہی پیروی
کی ان افعال مین اور تو بعید جانتا ہی یہہ کہ ہو وی اوسکی نتیجی کوئی امر ضروری جو مقتضی ہیں اسمین کی سنت کو مخالف
کرنیمین سو جان کہ تحقیق یہہ بہید ایک کی ان سنتون مین سی درازی نہین اوٹھا سکتی یہہ کتاب اوسکی شرح کو
لیکن لایق ہی تجہکو کہ سمجہ لی تو کہ یہہ منحصر ہی نہین تم مین اسرار ہی **ف** حاصل یہہ ہی کہ جب ہمنی بہت تاکید کی
تجہکو انحضرت کی پیروی کرنیکی عادات مین تو شاید تجہکو اسکی فکر ہو کہ یہہ اتنی تشدید اسباب مین کسلئی ہی اور فایدہ اسمین
کیا ہی سو حال یہہ ہی کہ ہر سنت کی بیچ ان سنتون مین سی ایک راز ہی کہ جسکی شرح درازی ہی پر تیری فہمایش
کی لئی مثلا ہم تین راز بیان کرتی ہین الاول انا نبهناك في موضع على العلاقة التي بين الملك والملكوت
وبين الجوارح والقلب وكيفية تاثر القلب بعمل الجوارح والقلب كالمرآة ولا يتجلى فيه حقايق الحق
الا بتصقيله وتنويره وتعديله اما تصقيله فبازالة خبث الشهوات وكدورت الاخلاق الذميمة
واما تنويره فبانوار الذكر والمعرفة ويعين عليه العبادات الخالصة اذا اديت على الكمال من الحرمة بمقتضى
السنة واما تعديله فبان يجري جميع حركات الجوارح على قانون العدل اذ اليد لا تصل الى القلب حتى
يقصد تعديله فيحدث فيه هيئة معتدلة صحيحة لا اعوجاج فيها وانما النصرف في القلب بواسطة
تعديل الجوارح وتعديل حركاتها ولهذا كانت الدنيا مزرعة الآخرة ولهذا يعظم حسرة من مات قبل التعديل
لانسداد طريق التعديل بالموت اذا انقطعت علاقة القلب عن الجوارح فمهما كانت حركات الجوارح
بل حركات الخواطر ايضا موزونة بميزان العدل حدث في القلب هيئة عادلة مستوية تستعد لقبول
الحقايق على نعت الصحة والاستقامة كما تستعد المرآة المعتدلة لمحاكات الصور حقيقية صحيحة من غير
اعوجاج ومعنى العدل وضع الاشياء مواضعها مثاله ان الجهات مثلا اربعة وقد خص منها جهة القبلة
بالتشريف فالعدل ان تستقبل في احوال الذكر والعبادة والوضوء اليها وان تنحرف عنها عند قضاء الحاجة
وكشف العورة اظهارا لفضل ما ظهر فضله وللعين زيادة على اليسار غالبا بفضل القوة فالعدل تفضيلها
على اليسار فلا تستعمل في الاعمال الشريفة كاخذ المصحف والطعام وتترك اليسار للاستنجاء وتناول القاذورات
وقلم الظفر مثلا تطهير لليد فهو اكرام فينبغي ان تبتدأ بالافضل ورتبه لا يستقل عقلك بالتفطن لترتيب
فيه وكيفية البداية فاتبع فيه السنة وابتدأ بالمسبحة من اليمين لان اليد افضل من الرجل واليمنى
افضل من اليسرى والمسبحة التي بها الاشارة في كلمة التوحيد افضل من ساير الاصابع ثم بعد ذلك
تدور من يمين المسبحة وللكف ظهر في جهة ما يقابله فاذا جعلت الكف وجه اليد كان يمين
المسبحة من جانب الوسطى فقدر اليدين متقابلتين بوجههما وقدر الاصابع كانها اشخاص فتدور
المقراض من المسبحة الى ان تختم بابهام اليمنى كذلك فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم والحكمة فيما ذكرناه
واذا انت تعودت رعاية العدل كذلك في جميع دقايق الحركات صار العدل والصحة هيئة

راسخة في قلبك واستوى صورته وبه تستعد لقبول صورة السعادة ولذلك قال الله تعالى فاذا سويته
ونفخت فيه من روحي فروح الله سبحانه وتعالى مفتاح ابواب السعادة ولم يكن نفخها الا بعد التسوية ومعنى
التسوية يرجع الى التعديل ووراء هذا سر يطول كشفه وانما نريد الرمز الى اصله فان كنت لا تقوى على فهم
حقيقته فالتجربة تنفعك فانظر من تعود الصدق كيف تصدق رؤياه غالبا لان الصدق حصل
في قلبه هيئة صادقة تتلقى لوائح الغيب في النوم على الصحة وانظر كيف يكذب رؤيا الكذاب حتى رؤيا الشاعر
الذي تعود التخيلات الكاذبة فاعوج لذلك صورة قلبه فان كنت تريد ان تلج جناب القدس فاترك ظاهر
الاثم وباطنه واترك الفواحش ما ظهر منها وما بطن واترك الكذب حتى في حديث النفس انتهى۔ پہلا بھید یہی کہ ہمنی تجکو
اگاہ کر دیا ہی بہت جگہہ اوس علاقہ پر جو درمیان ملک اور ملکوت اور درمیان اعضا اور دل کی ہی اور اثر قبول کرنا دلکا
اعضا کی اعمال سی اور دل مثال ایک آئینہ کی ہی کہ نہیں ظاہر ہوتین اوسمین حقیقتین حق کی مگر اوسکی صیقل اور روشن
اور اعتدال کرنی سی صیقل کرنا اوسکا سیاہی دور کرنی ناپاکی شہوتون اور کدورت کی عادتون کی ہی اور لیکن روشن کرنا
اوسکا سو ساتھہ نورون ذکر اور معرفت کی ہی اور مقرر ہوتین اوس پر عبادتین خالص جب کہ ادا کری تو پوری حرمت سی موافق
حکم سنت کی اور لیکن تعدیل اوسکی سو اسطرح پر ہی کہ جاری ہون سب حرکتین اعضا کی اوپر قاعدہ عدل کی اسلئی کہ ہاتھہ نہین
پونہچا دل تک کہ قصد کرین اوسکی تعدیل پس پیدا ہو جاوی اوسمین ایک صورت معتدل صحیح کہ نہین کجی اوسمین اور سوا اسکی نہین
کہ تصرف دلمین ہوتا ہی بواسطہ تعدیل اعضا کی اور تعدیل اوسکی حرکتون کی اور اسی لئی ہی دنیا کہیت آخرت کا اور اسی لئی
بڑی ہوتی ہی حسرت اوس شخص کی جو مر گیا پہلی تعدیل کی بسبب بند ہو جانی راہ تعدیل کی موت سی جبکہ منقطع
ہو گئی علاقہ دلکی اعضا سی پس جسوقت کہ ہونگی حرکتین اعضا کی بلکہ حرکتین خاطرون کی تولینگی ساتھہ ترازوئی عدل کی
پیدا ہوگی دلمین ایک صورت عدل والی برابر کہ مستعد ہوگی واسطی قبول کرنی حقیقتون کی اوپر صفت صحت اور استقامت کے
جیسی کہ مستعد ہوتا ہے آئینہ معتدل واسطی حکایت کرنی صورتون صحیحہ کی بغیر کجی کی اور معنی عدل کی رکہنا چیزونکا ہی اپنی محل
پر اور مثال اسکی یون ہی کہ تحقیق طرفین چار ہین اور خاص کر لیگئی اونمین سی جہت قبلہ کی ساتھ بزرگی کی پس عدل یہہ ہے
کہ مونہہ کری تو وقت ذکر اور عبادت اور وضو کی اوسکی طرف اور پھیر لی تو مونہہ کو اوسکی طرف سی وقت پاخانہ پھرنی
اور ستر کہولنی کی واسطی ظاہر کرنی بزرگی اوسچیز کی جسکی بزرگی ظاہر ہوئی اور داہنی کو زیادتی ہی بائین پر اکثر بسبب بزرگی
قوت کی پس عدل بزرگی دینا اوسکا ہی بائین پر سو استعمال کر تو داہنی کو اچھی کامون مین مثل لینی قرآن اور کہانی کی
اور چھوڑ رکہہ بائین کو استنجی اور چھوڑنی ناپاکیون کی لئی اور ترشنا ناخن کا مثل پاک کرنا ہی ہاتھ کا سو وہ بزرگی ہی
پس لائق ہی کہ شروع کری تو ساتھہ افضل کی اور نہین ٹہکانی ہوتی عقل تیری ساتھہ معلوم کر لینی ترتیب اوسکی
کی اور کیفیت اوسکی شروع کرنی کی سو پیروی کر اسمین سنت کی اور شروع کر سیدہے ہاتھ کی مسبحہ سی اسلئی کہ ہاتھ افضل ہی پاؤن
سی اور داہنا افضل ہی بائین سی اور مسبحہ وہ ہی جس سی اشارہ کرتی ہین کلمہ توحید مین اور وہ افضل ہے سب انگلیون سی پھر
اسکی بعد دور کر تو داہنی ہاتھ کی مسبحہ سی اور ہتیلی کی لئی ایک پشت ہے اوس جہت کو جو اوسکی مقابل ہی پس جسوقت کہ کریگا
تو ہتیلی کو طرف ہاتھ کی ہوگی یمین مسبحہ کی واسطی اوسکی جانب سی سو ٹہرا دے تو ناخنون کو مقابل ساتھہ دونو مونہون اوسکی

اور پھرا انگلیون کو گویا وہ تخاص مین پس دور کرینگی متلاصق بجہ سی یہانتک کہ تمام ہوجاینگی تا تبہ بہانمین کی الیاہی
کیاہی آنحضرت نی درود اللہ کا اوپر اور سلام اور حکمت اسمین وہی ہی جو ہمنی ذکر کی پس جسوقت کہ تو عادت کریگا رعایت عدل
کو اسطرح پر جیسے سب یکیون حرکات کی ہوجاویگی عدالت اور صحت ایک صورت مضبوط تیری دلمین اور برابر ہوگی وہ صورت
اور اوسکی سبب سے مستعد ہوگا تو واسطی قبول کرنی صورت سعادت کی اور اسی لئی فرمایا اللہ تعالی نی پہر جب ٹہیک بنا چکون اوسکو
پہونکون اوسمین ایک اپنی جان پس روح اللہ پاک کی کنجی ہی سعادت کے دروازونکی اور نہ تہا پہونکنا اوسکا مگر پیچھی برابر کرنی کی اور معنی تسویہ
کی پہرنی مین تعدیل کی طرف واسکی بعد ایک اور بہید ہی کہ درازہی بیان اوسکا اور ہم نہین ارادہ کرتی مگر اشارہ کرنا
اوسکی اصل کیطرف پس اگر تجکو طاقت نہین اوسکی حقیقت سمجہنی کے سو تجربہ یعنی آزمایش نفع دیگی تجکو پس خیال کر کہ جسنی عادت
ڈالی سچ کی کیونکر سچی ہوتی ہی خواب اوسکی اس لئی کہ سچ نی پیدا کردی اوسکی دلمین ایک صورت صادقہ کہ پاتی ہی
جہلک غیب کی سوتی مین اچہی طرح سی اور دیکھ کہ کیونکر جہوٹی ہوتی ہی خواب جہوٹی کی یہانتک کہ خواب شاعر کا جسنی
عادت ڈالی ہی جہوٹی خیالون کی سو کجہ ہوگئی اس سبب سی صورت اوسکی دلکی پس اگر ہی تیرا ارادہ کہ داخل ہو تو بارگاہ قدس
مین سو چہوڑدی ظاہر گناہ اور باطن کو اور چہوڑدی فحش کاموں کو جو کہلی ہین اور جو چہپی ہین اور چہوڑدی جہوٹ کو
یہانتک کہ اپنی جی کی بات مین بہی الرابعة انی تعلم ان الاشیاء الموثرة فی بدنک بعضها یعقل تاثیره بنوع من
المناسبة الی الحرارة والبرودة والرطوبة والیبوسة کقولک ان العسل یضر المحرور وینفع البارد مزاجه
ومنها ما لا یدرک بالقیاس ویعرفه بالخواص فتلک الخواص لم یوقف علیها بالقیاس بل مبدا الوقوف
علیها الوحی والالهام والتجربة فالمقناطیس یجذب الحدید والسقمونیا یجذب خلط الصفراء من اعماق العروق
لا علی القیاس بل بخاصیة وقف علیها اما بالالهام او بالتجربة واکثر الخواص عرفت بالالهام واکثر التاثیرات
فی الادویة وغیرها من قبیل الخواص فکذلک فاعلم ان تاثیرات الاعمال فی القلب ینقسم الی ما یفهم وجه مناسبته
لعلمک بان اتباع الشهوات یوکد علاقتک مع هذا العالم فیخرج من الدنیا منکوس الراس مولیا وجهه الی هذا العالم اذ
فیه محبوبه وتعلم بان المداومة علی ذکر الله تعالی یوکد الانس بالله سبحانه وتعالی ویوجب الحب حتی یعظم
اللذة عند فراق الدنیا والقدوم علی الله اذ اللذة علی قدر الحب والحب علی قدر المعرفة والذکر ومن الاعمال
ما یوثر فی الاستعداد للسعادة الاخرة او شقاوتها بخاصیة لیست علی القیاس لا یوقف علیها الا بنور النبوة
فاذا رایت النبی صلی الله علیه وسلم قد عدل من احد المباحین الی الاخر واثره علیه وقدر به علیها فاعلم انه اطلع بنور
النبوة علی خاصیة فیه وکوشف به من عالم الملکوت کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایها الناس ان
الله عز وجل امرنی ان اعلمکم ما علمنی وادبکم بما ادبنی لا یکثرن احدکم الکلام عند المجامعة فانه یکون منه خرس
الولد ولا ینظرن احدکم الی فرج امراته اذا هو جامعها فانه یکون منه العمی ولا یقبلن احدکم امراته اذ هو جامعها
فانه یکون منه صمم الولد ولا یدیمن احدکم النظر فی الماء فانه یکون منه ذهاب العقل وهذا امثال ما اردنا ان
نعرفک من اطلاعه علی خواص الاشیاء بالاضافة الی امور الدنیا لنقیس به اطلاعه علی ما یوثر فی الاشیاء بالخاصیة فی السعادة
والشقاوة ولا ترض لنفسک ان تصدق محمد بن زکریا الرازی المتطبب فیما یذکر من خواص الاشیاء

والاحجار والادویة ولا تصدق سید سایر البشر محمد بن عبد الله مقتدی اهل السعادة فی الدین صلی الله
علیه وسلم فیما یخبر عنه وانت تعلم انه مکاشف من العالم الاعلی بجمیع الاسرار وهذا یهدیک علی الاتباع فیما لا تفهم
وجه الحکمة فیه علی ما ذکرناه فی المسئلة الاولی. دوسرا بھید یہہ ہے کہ معلوم کر تو سہا کو کہ تحقیق وہ چیزین جو اثر کرتی ہین تیری بغیر
معلوم ہو جانی ہی تاثیر بعض اونکی کی ساتھہ ایک قسم کی مناسبت سی طرف حرارۃ اور برودۃ اور رطوبت اور یبوست کی
مثل قول تیری کہ تحقیق شہد ضرر کرتا ہی گرم مزاج کو اور نفع بخشتا ہی سرد مزاج کو اور بعض ونمین سی وہ ہین جو نہین
معلوم ہوتین قیاس سی اور اوسکو خواص کہتی ہین اور یہہ ایسی خواص ہین کہ نہین وقوف ہوتا اوپر قیاس سی بلکہ اصل
اوپر وقوف ہونیمین وحی اور الہام یا تجربہ ہی پس مقناطیس کھینچتا ہی لوہی کو اور سقمونیا کھینچتی ہے خلط صفرا کو رگون کی
اندر سی نہ قیاس پر بلکہ بسبب اوس خاصیت کی جو موقوف ہی اوسپر یا الہام سی یا تجربہ سی اور اکثر خواص معلوم ہوتی
ہین الہام سی اور اکثر تاثیرین دواؤن مین اور غیر اوسکی مین از قسم خواص ہین پس اسیطرح جان کہ تحقیق تاثیرین
عملون کی دلمین منقسم ہوتی ہین طرف اوسکی جو سمجھی جاتی ہین وجہ اوسکی مناسبت کی تیری علم کی ساتھہ اسطرح کہ پھیر دے
کرنا خواہش نفس کا مضبوط کرتا ہی اوسکی علاقہ کو ساتھہ اس جہان کی پس نکلتا ہی دنیا ہی اوندہی سرکی ہوئی مونہہ اپنا
طرف اس جہان کی سلیئی کہ اسمین ہی محبوب وسکا اور مثل تیری علم کی ساتھہ اسبات کی کہ تحقیق ہمیشگی کرنا اللہ کی ذکر پر
مضبوط کرتا ہی انس کو ساتھہ اسپاک کی اور ثابت کرتا ہی محبت کو یہانتک کہ بہت مزا پاتا ہی وقت چھوٹنی دنیا کی اور آنیکی
اللہ کیطرف سلیئی کہ مزا بقدر محبت کی ہوتا ہی اور محبت بقدر معرفت اور ذکر کی اور اعمال مین سی وہ ہین جو اثر کرتی ہین سعادت
ہونیمین واسطی سعادت اور شقاوت آخرت کی اوس خاصیت سی جو نہین موافق قیاس کی وہ نہین معلوم ہوتی مگر نور
نبوت سی پس جبکہ دیکھا تونی آنحضرت ؐ کو کہ تحقیق پھر گئی ایک دو مباحون سی طرف دوسری کی اور اختیار کیا اوس دوسری کو
باوجود قدرت آنحضرت ؐ کی اوپر اختیار کرنی ان دونو کی سو جان کہ تحقیق مطلع ہوئی آنحضرت نور نبوت سی اوس خاصیت
پر جو اوسمین ہے اور کھل گیا آپ پر عالم ملکوت جیساکہ فرمایا آنحضرت ؐ نی ای لوگون تحقیق اللہ غالب بزرگ نی حکم کیا مجھکو کہ
سکھاؤن مین تمکو جو سکھایا مجھکو اور ادب دون مین تمکو جو ادب دیا مجھکو نہ بہت باتین کری ایک تم مین کا وقت صحبت دارے
کی اسلیئی کہ اس سی پیدا ہوتا ہی لڑکا گونگا اور نہ دیکھی ایک تم مین کا طرف فرج عورت اپنی کی جس وقت کہ وہ جماع کرتا ہو
اوس سی سلیئی کہ اس سی ہوجاتا ہی لڑکا اندھا اور نہ بوسے ایک تم مین کا اپنی عورت کی جس وقت کہ جماع کرتا ہو اوس سے
اسلیئی کہ اس سی ہوجاتا ہی لڑکا بہرا اور نہ بہت دیکھا کری ایک تم مین کا طرف پانی کی کہ اس سی عقل جاتی رہتی ہی
اور یہہ تو ایک مثال ہی کہ ارادہ کیا ہمنی اوس سی پہچاننی تیری کو اونکی مطلع ہونی سی خواص اشیا پر نسبت امور دنیا
کی تاکہ قیاس کری تو اوس سی اونکی اطلاع کو اوس چیز پر جو اثر کرتی ہی ساتھہ خاصیت کے سعادت اور شقاوت مین اور تو مت
راضی ہو اپنی جی کی لیئی اسبات پر کہ تصدیق کری تو محمد بن زکریا رازی طبیب کے اوسمین جو ذکر کرتا ہی خواص سی چیزون اور
پتھرون اور دواؤن کی اور تصدیق نکری تو تمام لوگون کی سردار کی جو محمد بن عبد اللہ پیشوا اہل سعادت ہین دین
مین درود اللہ کا اوپر اوسکی اور سلام اوسمین جسکی خبر دی اونہون نی اور تو جانتا ہی کہ اونہون نی کھولی ہین عالم اعلی سے
سب بھید اور یہہ بیان آگاہ کردیگا تجھکو اوپر پیروی کرنیکی اوس چیز مین کہ تو نہین سمجھتا کوئی سبب حکمت کا اوسمین موافق اوسکی

جو ہو کر آتا ہی جیسی بہیمہ میں قوت ... تو عجب ہی کہ آدمی جنیب عیرہ کی امور دنیا میں تصدیق کرتا ہی اور جو کچہہ وہ
نجومی نسبت ... وغیرہ سی بیان کرتا ہی اوسکو سچ جانتا ہی اور مقدمہ دین میں آنحضرت کی خبر دینے والی کی تصدیق نہیں
کرتا اور اوس میں شک شبہہ نکالتا ہی حالانکہ آنحضرت منجملہ بشر کی سب سے اشرف مخلوقات میں اونکی تصدیق تو سب سے پہلی چاہیی

السر الثالث سعادة الانسان في ان يتشبه بالملائكة في التورع عن الشهوات وكسر النفس الامارة
بالسوء ويبعد عن مشابهة البهيمة المهملة سدى التي تسترسل في اتباع الهوى بحسب ما يقتضيه طبعها من غير حاجز
ومهما تعود الانسان في جميع اموره ان يفعل ما شاء من غير حاجز الا اتباع مراده وهواه وغلب على قلبه صفة
البهيمة فيتحصل له ان يكون في جميع حركاته ملجما بلجام يصده عن غير الطريق كيلا تنسى نفسه العبودية
ولزوم الصراط المستقيم فيكون اثر العبودية ظاهرا عليه في كل حركة اذ لا يفعل شيئا بحسب طبعه بل
بحسب الامر فلا ينفك في جميع احواله عن مصادمات الرياضة بايثار بعض الامور على بعض ومن التزم مائدة
كلب مثلا حتى لا يمكن ترديده بحكم طبعه بل بحكم غيره فنفسه اقوم والى قبول الرياضة الحقيقية اقرب ممن جعل زمامه
في يد هواه تسترسل استرسال البهيمة وتحت ذلك سر عظيم من تزكية النفس وهذه فائدة تحصل بوضع
الشارع كيفما وضعه وللفائدة الحاكمية والخاصية لا تتغير بالوضع وهذا يتغير بالوضع فان المقصود
ان لا يكون مخلى واختياره وذلك يحصل بالمنع عن احدى الجانبين اي جانب كان وفي مثل هذا يتصور ان
يختلف الشرائع لانه ثمرة الوضع فيكفيك هذه التنبيهات الثلث على ملازمة الاتباع في جميع الحركات والسكنات

تیسرا بہید یہہ ہی کہ تحقیق نیکبختی آدمی کی اسمین ہی کہ مشابہت پیدا کری ساتہہ فرشتونکی بچنی مین شہوتون سی اور توڑنی مین نفس کے
جو بدی سکہاتا ہی اور دور رہی مشابہت سی جانورون کی جو بلی قید چہٹی ہوئی ہین پیروی کرتی ہین خواہش نفس کے
موافق اوسکی جسکو چاہتی ہی طبیعت بغیر مانع کی اور جب عادت کریگا انسان اپنی سب کامون مین یہہ کہ کری جو چاہی
بغیر مانع کی بالوف ہوگا پیروی کرنیکو اپنی مراد اور خواہش کی اور غالب ہو جاینگی اوسکی دل پر صفت جانورون کی پس مصلحت
اوسکی یہہ ہی کہ ہو وی اپنی سب حرکتون مین مقید ساتہہ ایسی لگام کی جو روکی اوسکو بے راہی سی تاکہ نہ بہول جاوی جی
اوسکا بندگی کو اور لازم پکڑنی سیدہی راہ کو پس ہوگا اثر بندگی کا ظاہر اوسپر ہر حرکت مین اسلئے کہ نہین کریگا کوئی کام
موافق طبیعت کی بل کریگا موافق حکم کی پس نہین جدا ہوگا اپنی سب حالون مین ریاضت کی صدمون سی ساتہہ مقدم
کرنی بعضی کامون کی بعضون پر اور جسنی ڈالدی باگ اپنی ہاتہہ مین کسی کی مثلا یہانتک کہ نہین ممکن چلنا پہرنا اوسکا اپنی جی
سی بلکہ غیر کی حکم سی پس نفس اوسکا بہت مضبوط ہی اور طرف قبول کرنی ریاضت حقیقی کی بہت قریب ہی اوس شخص کے نسبت
کہ جسنی دی ہی باگ اپنی ہاتہہ مین خواہش نفس کے چہوڑ رکہا ہی اوسکو مثل چہوڑ رکہی جانورون کی اور اسکی نیچی ایک
بڑا بہید ہی پاک کرنی نفس کا اور یہہ ایسا فایدہ ہی جو حاصل ہوتا ہی شارع کی بنانی سی جسطرح بنایا اوسکو اور فایدہ حکمی اور
خاصیت نہین بدلتی بنانی سی اور یہہ بدل جاتا ہی بنانی سی تحقیق غرض یہہ ہی کہ نہو خالی ساتہہ اختیار اپنی کی
اور یہہ بات حاصل ہوتی ہی ساتہہ منع کی ایک دو جانب سی کوئی جانب ہو اور مثل اسکی مین ہو سکتا ہی کہ مختلف ہو جاوین اپنا
اسلئے کہ یہہ پہل ہی بنانی کا بس کفایت کرتی ہین تجکو یہہ تین تنبیہیں اوپر بندگی لازم پکڑنی پیروی کی سب حرکتون اور سکنات

فصل هذا التحريض الذي ذكرناه انما هو في العادات اما في العبادات فلا اعرف لترك السنة من غير
وجهاً الا كفر خفي او حمق جلي بيانه انه صلى الله عليه وسلم اذا قال تفضل صلوٰة الجماعة على صلوٰة الفرد
بسبع وعشرين درجة فكيف تسمح نفس المؤمن بتركها من غير عذر بغير يكون السبب فيه اما حمق او غفلة بان لا
يتفكر في هذا التفاوت العظيم ومن يستحمق غيره اذا اثر واحدا على اثنين كيف لا يستحمق نفسه اذا اثر
واحدا على سبع وعشرين لا سيما فيما هو عماد الدين ومفتاح السعادة الابدية واما الكفر فهو ان يخطر
بباله ان هذا ليس كذلك وانما ذكره للترغيب في الجماعة والا فاي مناسبة بين الجماعة وبين هذا
العدد المخصوص من بين سائر الاعداد وهذا كفر خفي قد ينطوي عليه الصدر وصاحبه لا يشعر به وما اعظم
حماقة من يصدق المنجم والطبيب في امور ابعد من ذلك ولا يصدق النبي صلى الله عليه وسلم المكاشف باسرار
الملكوت فان المنجم لو قال لك اذا انقضى ستة وعشرون يوما من اول تحويل طالعك اصابتك نكبة واحترز
ذلك اليوم واجلس في بيتك فلا تزال في تلك المدة تستشعر وتترك جميع اشغالك ولو سالت المنجم عن سببه
لقال لك انما قلت ذلك لان بين درجة الطالع وموضع الزحل سبعا وعشرين درجة فتتاخر النكبة بكل درجة
يوما او شهرا واذا قيل لك هذا هوس اذ لا مناسبة له فلا تصدقن به فلا يزيل قلبك عن الاستشعار تقول
في افعال الله تعالى عجائب لا يعرف مناسبتها ولعلها خواص لا تدرك وقد عرفت بالتجربة ان ذلك مما يوثر
وان لم تعرف مناسبته ثم اذا آل الامر الى خبر النبوة عن الغيب انكرت مثل هذه الخواص وطلبت المناسبة الصحيحة
فهل لهذا سبب الا شرك خفي بل كفر جلي اذ لا محالة سواه وسبب هذا التكاسل كله انه لا يهمك امر اخرتك فان
امر دنياك لما كان يهمك فتحتاط فيه بقول المنجم والاختلاج والتفاول الامور البعيدة عن المناسبة غاية البعد
وتتفاول للاحتمالات البعيدة لان الشفيق بسوء الظن مولع ولو تفكرت لعلمت ان هذا الاحتياط بالخطر
الابدي اولى فان قلت ففي اي جنس من الاعمال ينبغي ان يتبع السنة فاقول في كل ما ورد فيه السنة والاخبار
كثيرة فيه وذلك كقوله صلى الله عليه وسلم من احتجم يوم السبت والاربعاء فاصابه برص فلا يلومن الا نفسه
وقد احتجم بعض المحدثين يوم السبت وقال هذا الحديث ضعيف فبرص وعظم ذلك حتى غلبه فراى رسول الله
صلى الله عليه وسلم في المنام فشكا ذلك فقال لم احتجمت فقال لان الراوي كان ضعيفا فقال اليس كان
قد نقل عني فقال تبت يا رسول الله فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفاء فاصبح فقد زال ما به وقال من
احتجم يوم ثلثاء السبعة عشر كان دواء السنة وقال من نام بعد العصر فاختلس عقله فلا يلومن الا نفسه وقال
اذا انقطع شسع نعل احدكم فلا يمشي في نعل واحد حتى يصلح شسعه وقال اذا ولدت امرءة فليكن اول ما تاكل
الرطب فان لم يكن فتمر فانه لو كان شيء افضل منه اطعمه الله مريم حين ولدت عيسى وقال اذا اتى احدكم
بالحلواء فليصب منه واذا اتى بالطيب فليمس منه وامثال ذلك في العادات كثيرة ولا يترك شيء منها عن سنن يهہ تحریص
جو ذکر ہمنے کیسوا اسکی نہیں کہ وہ عادات میں ہے لیکن عبادات میں پس نہیں جانتا میں وجہ اسکی ترک کرنی سنت کی بغیر عذر کی
کوئی وجہ مگر کفر خفی اور حماقت جلی بیان اسکا یہہ ہی کہ جب فرمایا آنحضرت نے کہ بزرگی ہی نماز جماعت کو نماز تنہا پر

ستائیس درجہ پس کیونکر جرأت کریگا جی مسلمان کا اوسکی ترک کرنی پر بغیر عذر کی ان مو کا سبب اسمین یا حماقت یا غفلت
اسطرح پر کہ نہ دہیان کری اس بڑی فرق مین اور جو شخص کہ احمق جانتا ہی اپنی نفس کو جب وہ اختیار کری ایک کو دو پر
کیونکر نہین احمق جانیگا اپنی جی کو جب وہ اختیار کریگا ایک کو ستائیس پر خصوصا اوس خبر مین جو سنتون مین کا ہی اور کنجی
ہی سعادت ابدی کی اور لیکن کفر سو وہ یہہ ہی کہ گذری اوسکی جی مین یہہ بات کہ یہہ ایسا نہین ہی یعنی جماعت مین آنا ثواب
بیان کیا نہین ہی اور سوا اسکی نہین کہ ذکر کیا اوسکو واسطی ترغیب دلانی کی جماعت مین اور نہین تو کیا مناسبت ہے
درمیان جماعت کی اور درمیان اس عدد مخصوص کے سبب دون مین سی اور یہہ کفر ہی چہپا ہوا کبہی آجاتا ہی دل پر جے
اور اوسکو جی والا نہین جانتا اور کیا بڑا احمق ہی وہ شخص جو تصدیق کرتا ہی نجومی اور طبیب کے اون کامون مین جو بہت بعید
مین حس سی بہی اور نہین تصدیق کرتا آنحضرت کی جو کہولنی والی ہین بہید ملکوت کو پس اگر نجومی کہی تجہسی کہ جب
گذر جاویگی ستائیس دن شروع تحویل طالع تیری سی تو پہنچیگی تجہکو کچہہ سختی اور آزار سو بچ اس دن سی اور ہتیار اپنی اتر
پس ہمیشہ اس وقت مین ڈرتا رہیگا تو اور چہوڑ دیگا تو سب کام اپنی اور اگر پوچہی تو نجومی سی کیا سبب ہی تو کہیگا البتہ
کہیگا تجہہ سی کہ سوا اسکی نہین کہ کہا مینی یہہ اسلیئی کہ درمیان درجہ طالع کی اور درمیان موضع زحل کی ستائیس درجہ
مین پس متاخر ہوتی ہی سختی سات ہزار درجہ کی ایک دن یا ایک مہینہ اور جب کہ کہا جاوی تجہکو کہ یہہ ہوس ہے اسلیئی کہ نہین
مناسبت ہی اسکی اوس وقت تصدیق کر تو اسکی پس نہین جانیگا تیری دل سی ڈر اور تو کہیگا کہ اسدی کامون مین عجائبات ہین
کہ اونکی مناسبت نہین معلوم ہوتی اور شاید کہ ایسی خاصیتین ہون جو سمجہہ مین نہین آتین اور تو نی پہچان لیا ہی تجربہ سی
کہ تحقیق یہہ اثر کرتا ہی اگرچہ نہ معلوم ہو تجہی مناسبت پہر جب پہرا اپنا طرف بہتری کی نبی سے انکار کیا تو نی اسکا
اور طبیب کے تو نی مناسبت صحیح پس نہین ہی باعث اسکی کوئی سبب مگر شرک چہپا ہوا بلکہ کفر کہلا ہوا اسلیئی کہ نہین کوئی محل دوسرے
لئی سوا اسکی اور سبب اس سب سستی کا یہہ ہی کہ نہین غمگین کرتا تجکو امر آخرت تیری کا یعنی تجہکو کچہہ آخرت کا اندیشہ نہین
ہی بس تحقیق امر تیری دنیا کا ہر گاہ کہ غمگین کرتا ہی تجہکو سو احتیاط کرتا ہی تو اوسمین نجومی کی کہنی پر اور فال لینی
پر اور اون کامون پر جو نہایت بعید ہین مناسبت سی اور تو فرمان بر ہوتا ہی گمان بعید کا اسلیئی کہ مہربان
سات بدگمانی کی زلفیہ ہی اور اگر دہیان کری تو تو تجکو معلوم ہو جاوی کہ یہہ احتیاط اندیشہ آخرت کی لئی لائق تر
ہی پس اگر ہی تو کسطرح کی کامون مین ٹالتی ہی پیروی کرنا سنت کے سو مین کہتا ہون جس خبر مین وارد ہوی
سنت تعیین شنبہ مین بہت ہین فرمایا آنحضرت نی جو حجامت کریگا دن ہفتہ اور چہار شنبہ کے ہو جاویگی اوسکو بیماری
برص کی تو نہ ملامت کری مگر اپنی جی کو اور تحقیق حجامت کرائی بعض محدثون نی دن ہفتہ کی اور کہا یہہ حدیث
ضعیف ہی سو ہو گئی اوسکو بیماری برص کی اور مشکل پڑی اوس پر سو دیکہا آنحضرت کو خواب مین اور شکایت کی
اس بیماری کی سو فرمایا آپ نی کیون حجامت کی تو نی بولا راوی ضعیف تہا فرمایا کیا نہین نقل کی تہی ہی یعنی
آخر یہہ منع ہمین ہی تو اوسنی نقل کیا تہا پہر کیا وجہ تہی اوسکی نہ ماننی کی سو بولا توبہ کی مینی ای رسول اللہ پس
دعا کی آنحضرت نی آرام ہو جاوی کی سو صبح کی اوسنی اور تحقیق زایل ہوگئی تہی بیماری اوسکی اور فرمایا جو حجامت
کراوی دن سہ شنبہ کی سترہوین ہو دوا ایک سال کی اور فرمایا جو شخص کہ سووی بعد عصر کی زایل ہو جاویگی

عمل اوسکی سونہ ملاست لکری گراپنی ہی کو اور فرمایا جسوقت کہ ٹوٹ جاوی تسمہ تمہاری جوتی کا سو نہ چلی ایک جوتی پہن کر یہانتک کہ درست کری اوسکی تسمہ کو اور فرمایا جسوقت کہ جنی عورت پس چاہیی کہ کہاوی سب سی پہلی طلب کو پھر اگر یہہ میسر آوی تو تمر کو پس تحقیق اگر ہوتی کوئی چیز بہتر اس سی تو کہلاتا اوسکو اللہ حضرت مریم کو جسوقت کہ جنا اونہوں نی عیسی علیہ السلام کو اور فرمایا جسوقت کہ لاوی کوئی تم مین کا حلوا یعنی شیرینی کو پس چاہیی کہ لی لی اوسمین سی اور جسوقت کہ لاوی خوشبو کو پس چاہیی کہ سونگہہ لی اوسمین سی اور مثل ان حدیثون کی عادات مین بہت ہین اور نہین کوئی چیز اوسمین سی خالی کسی بہید سی **ف** یعنی ہر ایک مین کچہہ نہ کچہہ بہید ہی **خاتمۃ** فی ترتیب الاوراد تعطف علی الاصول العشرۃ اعلم ان ہذہ العبادات التی فصلناہا منہا ما یمکن الجمع بینہا کالصوم والصلوۃ والقراءۃ ومنہا ما لا یمکن الجمع کالقراءۃ والذکر وکالقیام بحقوق الناس والصلوۃ فینبغی ان یکون من ہو مرید لتوزیع اوقاتہ علی اصناف الخیرات من صباحہ الی مسائہ وتعلم ان مقصود العبادات تاکید الانس بذکر اللہ تعالی للانتقال الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور ولن یسعد فی دار الخلود الا من قدم علی اللہ تعالی محبا لہ ولا یکون محبا للہ الا من کان عارفا باللہ مکثرا لذکرہ ولا یحصل المعرفۃ والحب الا بالفکر والذکر الدائم ولن یدوم الذکر فی القلب الا بالمذکرات وہی العبادات المستغرقۃ للاوقات علی التعاقب والاختلاف فان لکل صنف منہا زیادۃ تاثیر فی التذکیر ومنع الملال وسقوط اثرہ عن القلب بالدوام الذی ینتہی الی جد الاعتیاد نعم ان کنت ذاہبا الی اللہ مستغرقا بہ لم تفتقر الی ترتیب الاوراد بل ورد واحد وہو ملازمۃ الذکر وما اراک تکون کذلک فان ذلک من اعز الامور فاذا لم یکن والہا مستہترا فعلیک ان ترتب وردک واجل الاوراد ہو من وقت انتباہک من النوم الی طلوع الشمس وینبغی ان یجمع فی ہذا الوقت الشریف بعد الفراغ عن الصلوۃ بین الذکر والدعاء والقراءۃ والتفکر فان لکل واحد اثرا آخر فی تنویر القلب وتعرف کیفیۃ ذلک وتفصیلہ من کتاب بدایۃ الہدایۃ او من کتاب ترتیب الاوراد من الاحیاء وکذلک تفعل بین الطلوع والزوال وبین الزوال والغروب وبین العشائین فانہ من اشرف الاوقات لان النشاط انما یتوفر بان یتنوع وردک وقت لتکون فی کل وقت عبادۃ اخری تنتقل من بعضہا الی البعض وہذا ان کنت من العباد فان کنت متعلما او معلما او والیا فالاشتغال بذلک فی بیاض النہار افضل من العبادات البدنیۃ بل اصل الدین العلم الدینی الذی بہ یحصل التعظیم لامر اللہ والنفع الذی یصدر عن الشفقۃ علی خلق اللہ وکذلک ان کنت معیلا محترفا فالقیام بحق العیال الکسب الحلال افضل من العبادۃ البدنیۃ ولکنک فی جمیع ذلک لا ینبغی ان تنفک عن ذکر اللہ بل تکون کالمستہتر بمعشوقہ المدفوع الی الشغل من الاشغال الضرورۃ وقتہ فہو یعمل بیدہ وہو غایب عن عملہ حاضر بقلبہ مع معشوقہ وحکی عن ابی الحسن الخرقانی انہ کان یعمل بالمسحاۃ دائما وکان یقول اعطینا الید واللسان والقلب فالید للعمل واللسان للخلق والقلب للحق ولنقتصر علی ہذا القدر فی قسم الاعمال الظاہرۃ ففیہ کفایۃ ان شاء اللہ تعالی

خاتمہ بیچ بیان ترتیب وظیفون کی جو راجع ہوتی ہین دس اصول پر جان یہہ عبادتین کہ جنکی تفصیل کے ہمنی بعض انمین سی وہ ہین کہ ممکن ہی جمع درمیان انکی جیسی روزہ اور نماز اور قراءت اور بعض انمین سی وہ ہین کہ نہین ممکن ہی جمع

درمیان اونکی مثل قراءت اور ذکر اور تسبیح کے مستعد ہو بیچ ادا کرنے حقوق لوگون کی اور نماز کی پس لائق ہی یہہ کہ ہووی بہت نزدیک
کامون تیری سی تقسیم کرنا تیری وقتون کا اوپر طرح طرح کی نیکیون کی صبح سی لیکر شام تک یعنی ہر ہر وقت ہر ہر نیکی کے
لیی مقرر ہو اور جان تو کہ تحقیق مقصود عبادت سی مضبوط کرنا انس کا ہی ساتہہ ذکر اللہ کی واسطی رجوع کرنی کی طرف اوسکی ہمیشہ
اور کنارہ کرنی کی غرور سی یعنی دنیا سی اور نہین ہوتا سعید ہمیشگی مین یعنی آخرت مین مگر وہ شخص جو آیا اللہ کی پاس اور
وہ دوست رکہتا تہا اوسکو اور نہین ہوتا دوست اللہ کا مگر وہ شخص جو پہچانتا ہی اوسکو بہت کرتا ہی اوسکی یاد اور نہین
حاصل ہوتی معرفت اور دوستی مگر فکر سی اور ذکر سی جو ہمیشہ ہو اور نہین ہوتا ہمیشہ ذکر دل مین مگر ساتہہ ذکر اوسکی اور
عبادتون مین جنہون نے گہیر لیی وقتون کو نوبت بنوبت اور اوسکی اقسام کی مختلف ہونیکو زیادہ تاثیر ہی بیچ دور ہونی
ملال کی اور ساقط ہو جاتی ہین اوسکی ترک دلسی ساتہہ اوسکے ہمیشگی کے جو منتہی ہوتی عادت کی بسبب ان اگر
ہی ہو جاتی والا اللہ کی ذات مین اور مستغرق اوسمین نہین حاجت تجاوز ترتیب وظیفون کی بلکہ ہر وظیفہ ایک ہے
سکی اور وہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ہی اور مین نہین گمان کرتا تجکو کہ ہووی تو ایسا تحقیق بہلا تین بہت اوقات یہی ہین پس جب کہ نہو
تو فی الحقیقت اور شیفتہ ہی لازم ہی تجہ سے یہہ کہ ترتیب دی تو اپنی وظیفون کو اور ایک وظیفہ جو جب وقت سی جگی تو اپنی نیند سی
نکلنی آفتاب تک اور لائق ہی کہ جمع کری تو اس وقت بزرگ مین بعد فراغ کی نماز سی درمیان ذکر اور دعا کی اور قراءت اور فکر کے
اپنی کہ ہر ایک کو انمین سی ایک دوسرا اثر ہی دلکی روشن کرنی مین اور معلوم کر تو اوسکی کیفیت اور تفصیل کتاب بدایۃ الہدایہ سی اور کتاب
ترتیب الاوراد سی جو منجملہ کتب احیاء العلوم کی ہی اور اسیطرح پر کری تو درمیان طلوع آفتاب اور زوال کی اور درمیان زوال
اور غروب کی اور درمیان دونو عشا کی پس یہہ بہتر اوقات سی ہین لائق کہ خوشی ہو اسکی نہین کہ زیادہ ہوتی ہی ساتہہ نیز
کرنی وظیفہ ہر وقت کی تاکہ ہووی سروقت بیچ ایک عبادت دوسری کی منتقل ہو بعض اوسکی سی طرف بعض کے اور بہلہ وقت
ہی جبکہ ہو تو عابد وقتون سی لیکن اگر ہی تو معلم یا متعلم یا والی پس مشغول ہونا ساتہہ اسکی روشنی مین وقتکی افضل ہے عبادتون نفلی
سی کیونکہ اصل دین مین وہ علم دینی ہی کہ جس سی حاصل ہوتی ہی پیروی اللہ کی حکم کی اور وہ نفع جو صادر ہوتا ہی مہربانی کے
راہ سی خلق پر اور ایسی ہی اگر ہی تو صاحب عیال پیشہ ور الائین قائم کرنا ساتہہ حقوق عیال سی ساتہہ کسب حلال کے افضل ہے
عبادت بدنی سی لیکن چاہیی کہ ان سب حال مین نہین لائق ہی کہ جدا ہو تو اللہ کی یاد سی بلکہ ہو تو مانند عاشق کی ساتہہ معشوق اپنی کی
مشغول کسی شغل مین بسبب ضرورت وقت اپنی کی پس وہ کام کرتا ہی بدن سی اور غائب ہی اپنی کام سی حاضر ہی اپنی دل سی
ساتہہ معشوق اپنی کی حکایت کی گئی ہی ابی الحسن خرقانی سی کہ وہ بنایا کرتی تہی سحاتہ اور کہتی تہی ہم دل کی مین ہات
اور زبان اور دل ہو مات واسطی کام کی ہی اور زبان واسطی لوگون کی اور دل واسطی حق تعالی کے اور ہم اقتصار کرتی مین
اوپر اسیقدر کے قسم مین اعمال ظاہر کی پس ہمین کفایت ہی اگر چاہا اللہ نی ف اعلی درجہ وظیفون کا یہ ہی کہ دل مشغول
ذکر ہو اگرچہ ظاہر مین کچھہ کام کاج کرتا ہو ایسلی کہا ہی دست بکار دل بیار سمجھ ایک ایک ہوتا ہی کہ جس سی آتی وغیرہ
کو اپنا ان مین ڈالتی ہین

القسم الثالث فی تزکیۃ القلب عن الاخلاق المذمومۃ

تیسری قسم بیچ
پاک کرنی دلکی بری عادتون سی قال اللہ تعالی قد افلح من زکیہا فرمایا اللہ تعالی نی مراد کو پہنچا جس نی اوسکو
سنوارا والتزکیۃ ھو التطہیر و قال صلی اللہ علیہ وسلم الطہور شطر الایمان فافہم ہذا کمال الایمان

بتزكية القلب عما لا يحبه الله وتحليته بما يحب الله فالتزكية شطر الايمان وكيف يستعد بالطهارة من لا يعرف
النجاسة فلنذكر الاخلاق المذمومة وهي كثيرة ولكن ترجع شعبها الى عشرة اصول اور تزكيه كى معنى
تطهير كى هين يعنى پاك كرنا فرمايا آنحضرت نى پاك رهنا آدها ايمان هى پس سمجهه اس سى كه كمال ايمان كا ساتهه پاك كرنى دل كى
هى اوس چيز سى جسكو نهين دوست ركهتا الله اور آراسته كرنا ساتهه اوس چيز كى جسكو دوست ركهتا هى الله ليكن پهلى تين
شاخين اوسكيطرف دس اصلون كى **الاصل الاول فى شرة الطعام** اصل پهلى بيان مين زيادتى كهانى كى
وهو من الامهات لان المعدة ينبوع الشهوات اذ منها تتشعب شهوة الفرج ثم اذا غلب شهوة الماكول
والمنكوح انشعبت منه شهوة المال اذ لا يتوصل الى قضاء الشهوتين الا به وينشعب من شهوة المال
شهوة الجاه اذ يتعسر كسب المال دونه ثم عند حصول المال والجاه وطلبهما تزدحم الآفات كلها كالكبر والرياء
والحسد والحقد والعداوة وغيرها ومنبع جميع ذلك البطن ولهذا عظم رسول الله صلى الله عليه وسلم امر الجوع وقال
ما من عمل احب الى الله من جوع وقال لا يدخل ملكوت السموات من ملأ بطنه وقال سيد الاعمال الجوع وقال الفكر نصف العبادة وقلة الطعام هي العبادة وقال
افضلكم عند الله اطولكم جوعا وتفكرا وابغضكم الى الله كل اكول نؤوم شروب وقال ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن
حسب ابن آدم لقيمات تقمن صلبه وان كان لا محالة فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث لنفسه وقال ان الشيطان
ليجري من ابن آدم مجرى الدم فضيقوا مجاريه بالجوع والظمأ وقال صلى الله عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها
اديموا قرع باب الجنة يفتح لكم قالت وكيف نديم قال بالجوع قال كلوا واشربوا في انصاف البطون فانه جزء
من النبوة اور وه اصول سى هى اصلى كه عمده دريا هى شهوتون كا اوس سى نكلتى شهوت فرج كى پهر جب غالب هوتى
هى شهوت كهانى اور نكاح كى نكلتى هى اوس سى شهوة مال كى اصلى كه نهين پهونچ سكتا طرف لانى ان دونو
شهوتون كى مگر ساتهه مال كى اور نكلتى هى مال كى شهوت سى شهوت جاه كى اصلى كه مشكل هے حاصل كرنا مال كا بغير
اوسكى پهر وقت حاصل هونى مال ودرجاه كى اور اوسكى طلب كى هجوم كرتى هين سب آفتين مثل غرور اور ريا اور حسد
اور كينه اور دشمنى وغيره كى اور اصل ان سب كى شكم هى اور اسى لئى بڑا ٹهرايا آنحضرت نى مقدمه بهوك كا اور فرمايا
نهين كوئى عمل بهت پيارا الله كيطرف بهوك سى اور فرمايا نهين داخل هوتا ملكوت مين آسمانون كى جسكا پيٹ بهرا هوا اور
فرمايا سردار سب عملونكا بهوك هى اور فرمايا دهيان كرنا آدهى عبادت هى اور كم كهانا يهه عبادت هى اور فرمايا بهتر تم مين كا نزديك الله كى وه هے
جسكى بهت بهوك اور فكر هو اور بهت دشمن تم مين كا نزديك الله كى هر بهت كهانى والا اور سونى والا اور پينى والا اور فرمايا نه بهرا
آدمى نى كوئى برتن برا پيٹ سى كفايت هين ابن آدم كو كتنى نواله جو سيدها ركهين اوسكى پشت كو پس اگر هى ضرورت
بهرنا پس تهائى ركهى كهانى كى لئى اور تهائى پينى كى لئى اور تهائى دم آنى كى لئى اور فرمايا كه تحقيق شيطان پهرتا هے ابن آدم مين جگهه خون
كى سو تنگ كرو اوسكى راهون كو بهوك پياس سے اور فرمايا آنحضرت صلى الله عليه وسلم نے عائشه سى هميشه ٹهوكو دروازه جنت كا كهل جائيگا تمهارى لئى
كها عائشه نى كيونكر هميشه ٹهوكين هم كها بهوك پياس سے اور فرمايا كهاؤ اور پيو آدها پيٹ سو يهه ايك حصه هى نبوت كا
ف كم كهانا پينا معرفت زياده كرتا هى اور بهوك سى زياده كهانا حرام هى مگر مهمان كى خاطر يا اگلى دن كى روزه كى نيت
سى اور نصف شكم كهانا سنت هى اور اوسقدر كه جسمين قوام زندگى هو فرض هى اور اوسقدر كه جسمين كهڑى هو كر نماز پڑه لى

اور فوت روزہ کی بھی حاصل بحث ہی اور بعض کے نزدیک یہہ فرض ہی لذاتی الدر المختار ف محمد علی رفعت نے
اپنی بہار مین کیا خوب بات کہی ہی کہ جو آدمی بہ سنان پر قانع ہوا اور اس بوستان پر خزان یعنی دنیا مین صبر نکری جاوے
کو اوسے بزرگی ہی بنان وہ ہے جو موصوف باوصاف جمادی ہوا اور شرطین تسلیم کی جمادی سیکہی اور مرتبہ رضا کی اوس سی
سنگ کی اصلی کہ اگر ایک ٹکڑا پتہر سی تراش لین اور اوسکو کسی خزانہ پر رکہدین پہر اوٹہالین اور کسی ویرانہ مین پھینک
دین ہرگز وہ زخم سنان سی دردمند اور وصول گنج فراوان سی خرسند اور اوسکی گم ہوجانی سی اندوہ مند نہوگا اور
اسکو کمال مرتبہ تسلیم کہتی ہین بس آدمی کہ سنگدل ہی باوصفان وسطون کی شرائط بندگی مین ہم سنگ سنگ بہی
نہین ہوسکتا ہے ف چگونہ گوہیند ای آدمی کہ انسانی + اگرچہ عبادت سنگ ہم نرسی + فصل لعلک تشتہی
ان تعلم السر فی تعظیم الجوع ووجہ مناسبۃ بطریق الآخرۃ فاعلم ان لہ فوائد کثیرۃ ولکن ترجع
اصولها الی سبعۃ شاید کہ تجکو خواہش ہو معلوم کرنی بہید کی بڑی ٹہرانی مین بہوک کی اور وجہ اوسکی مناسبت کے
راہ آخرت کی لئی پس جان کہ تحقیق اوسکی لئی بہت سی فائدہ ہین لیکن پہرتی ہین اوسکی اصلین طرف سات قسم کے
ف یعنی بہوک کو جو بہت مہتم بالشان اور اعظم سہرایا ہے اسمین کیا نکتہ اور بہید ہی سو کہا کہ اوسکی فائدہ سات
طرح پر ہین احدها صفاء القلب ونفاذ البصیرۃ فان الشبع یورث البلادۃ ویعمی القلب قال
صلی الله علیه وسلم من اجاع بطنه عظمت فکرته وفطن قلبه ولا یخفی ان مفتاح السعادۃ المعرفۃ
ولا تنال الا بصفاء القلب فلذلک کان الجوع قرع باب الجنۃ ایک اونمین سی صاف ہونا دلکا ہی اور تیز ہونا
نظر کا ہی پس تحقیق سیری پیدا کرتی ہی کند ذہنی کو اور نابینا کردیتی ہی دلکو فرمایا آنحضرت نے جسنی بہوکا رکہا
اپنی پیٹ کو بڑہ گئی فکر اوسکی اور دانا ہوگیا دل اوسکا اور نہین پوشیدہ ہی کہ کنجی نیکبختی کے معرفت ہی اور وہ
نہین ملتی مگر دل کی صفا ہونی سی پس اسی لئی ہی بہوک ٹہوکنا دروازہ جنت کا الثانیۃ رقۃ القلب حتی
یدرک به لذۃ المناجاۃ والتأثر بالذکر والعبادۃ قال الجنید رحمه الله یجعل احدکم بینه وبین
الله مخلاۃ من الطعام ویرید ان یجد حلاوۃ المناجاۃ ولا یخفی علیک ان احوال القلب من الخشیۃ
والخوف والرقۃ بالمناجاۃ والانکسار بالهیبۃ من مفاتیح ابواب الجنۃ فان کان باب المعرفۃ فوقه فالجوع
قرع لهذا الباب ایضا ثم علیک بکتاب کسر الشهوتین من کتب الاحیاء ففیه بقیۃ الفضائل ایضا
دوسری رقت ہی دلکی یہانتک کہ پائی جاتی ہی اوس سی لذت مناجات کی اور اثر ذکر اور عبادت سی کہا جنید بغدادی
رحمہ اللہ نی کرتا ہی ایک تم مین کا درمیان اپنی اور درمیان اللہ کی ایک توبرہ کہانی سی اور چاہتا ہی کہ پاوی مزا
مناجات کا اور نہین پوشیدہ ہی کہ تحقیق احوال دلکی ترس اور ڈر اور رقت سی ساتہ مناجات کی اور انکسار سی ساتہ ہیبت
کی کنجیون سی دروازون جنت کی ہین پس اگر ہی دروازہ معرفت کا اوپر اوسکی تو بہوک کاتی ہی واسطی کہٹکہٹانی
اس دروازہ کی بہی پہر تجکو لازم ہی مطالعہ کرنا کتاب کسر الشہوتین کا کتب احیاء سی سو اوسمین باقی فضائل ہین
من الثالثۃ ذل النفس وزوال البطر والطغیان منها فلا یکسر النفس شیء کالجوع والطغیان منها داع الی
الغفلۃ عن الله تعالی وهو باب الجحیم والشقاوۃ والجوع اغلاق لهذا الباب وفی اغلاق باب الشقاوۃ

فتح باب السعادة ولذلك لما عرضت الدنیا علیه صلی الله علیه وسلم قال لا اجوع یوما واشبع یوما فاذا
جعت صبرت وتضرعت واذا شبعت شکرت تیسری ذلیل ہونا نفس کا اور زائل ہونا اوس سی سرکشی اور طغیان کا اور
نہین توڑتی نفس کو کوئی چیز مثل بہوک کی اور طغیان نفس کا ملاتا ہی طرف غفلت کے اللہ سی اور یہہ دروازہ ہی دوزخ
اور بدبختی کا اور بہوک بند کرتا ہی اس دروازہ کا اور بند ہونین دروازہ بدبختی کی کہلنا دروازہ نیکبختی کا ہی اور اسی
واسطی جب جہاڑی گئی دنیا آنحضرت پر فرمایا نہین سیر ہوون مین تو ایکدن اور بہوکا ہوون مین ایکدن پس جب بہوکا
رہتا ہون صبر کرتا ہون اور گڑگڑاتا ہون اور جب سیر ہوتا ہون شکر کرتا ہون ف ابو ہریرہ کہتی ہین کہ نکلی آنحضرت
دنیا سی اور نہین سیر ہوئی جو کی روٹی سی اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا آپ نی نہین ہی واسطی ابن آدم کی
کچہہ حق سوا ان چیزون کی ایک گہر کہ رہی تو مین اور کپڑا کہ ڈہانکی اوس سی ستر اپنا اور خشک روٹی یعنی بغیر سالن
کی اور پانی الرابعة ان البلاء من ابواب الجنة لان فیه مشاهدة طعم العذاب به یعظم الخوف من
عذاب الآخرة ولا یقدر الانسان علی ان یعذب نفسه بشیء کالجوع فانه لا یحتاج فیه الی تکلف
ویرتبط به فوائد اخری فیکون مشاهدة بلاء الله تعالی علی الدوام چوتہی یہہ کہ تحقیق بلا ہی دروازی
جنت کی سلئی کہ اوسمین ہی دیکہنا عذاب کی مزہ کا اور اوسکی سبب سی بڑہتا ہی ڈر عذاب آخرت کا اور نہین طاقت
رکہتا انسان اپنی اوپر کہ دکہہ دیوی اپنی جی کو ساتہہ کسی چیز کی مانند بہوک کی سو تحقیق اوسمین نہین حاجت پڑتی طرف
تکلف کے اور اوس سی لگی ہوئی ہین اور بہی فائدہ پس ہوگا دیکہنا والا اللہ کی بلا کا ہمیشہ ف بہوک ایک بلا ہی
اور جب آدمی بہوکا رہا تو اوسکو عذاب آخرت کا ڈر رہیگا گویا کہ وہ ہر وقت دیکہتا ہی اللہ کی عذاب کو پس خواہ نخواہ
اوس سی ڈرنا پڑا اور یہی غرض ہی الخامسة کسر سائر الشهوات التی هی منابع المعاصی وقال ذو النون ما شبعت
قط الا عصیت او هممت وقالت عائشة رضی الله عنها اول بدعة حدثت بعد رسول الله صلی الله علیه
وسلم الشبع لان القوم لما شبعت بطونهم جمحت بهم نفوسهم الی الدنیا پانچوین توڑنا ہی سب شہوتون کا
جو اصل ہین گناہون کی کہا ذو النون مصری نے نہوا مین سیر کبہی مگر یہہ کہ گناہ کیا مین یا قصد کیا یعنی گناہ
کرنی کا اور کہا ام المومنین عایشہ رضی اللہ عنہا نی پہلی بدعت جو پیدا ہوئی بعد رسول اللہ کی سیر شکمی ہی اسلئی کہ قوم
کی لوگ جب بہری پیٹ اونکی کہینچ لیگئی اونکو جی اونکی دنیا کیطرف ف اس سی معلوم ہوا کہ آنحضرت کی زمانی میں
سبہی کم کہاتی تہی جب آنحضرت نی اس جہان کو چہوڑا لوگ زیادہ کہانی لگی اوسکو حضرت عائشہ نی تعبیر بہ بدعت کیا
اور کہا یہہ پہلی بدعت سی ہی پس جب کہ مقدمہ عادات مین ایسا کچہہ فرمایا تو اوس بدعت کا حال جو دین مین یعنی عبادات وغیرہ مین
نکالی گئی کیا ہوگا السادسة خفة البطن للتهجد والعبادة وزوال النوم المانع من العبادة فان راس
مال السعادة العمر والنوم ینقص العمر اذ یمنع عن العبادة واصله کثرة الاکل قال ابو سلیمان الدارانی
من شبع دخل علیه ست آفات فقد حلاوة العبادة وتعذر حفظ الحکمة وحرمان الشفقة علی الخلق لانه اذا
شبع ظن الخلق کلهم شباعا وثقل العبادة وزیادة الشهوات وان سائر المؤمنین یدورون حول المساجد
وهو یدور حول المزابل چہتی ہلکا ہونا پیٹ کا تہجد اور عبادت کی لئی اور دور ہونا نیند کا جو منع کرتی ہی

عبادت سی پس تحقیق سیری سے کیجتی ہے عمر اور نیند کم کرتی ہی عمر کو اسلئی کہ منع کرتی ہی عبادت سی اور حاصل اس قید کی بہت کہانا ہی کہا ابو سلیمان دارانی نی جو پیٹ بہر کہاتا ہی تو داخل ہوتی ہین اوسپر آفتین کم ہو جاتی ہی لذت عبادت کی اور مشکل پڑتا ہی یاد رکہنا حکمت کا اور جدا ہونا مہربانی کا مخلق سی اسلئی کہ جب پیٹ بہرا گمان کرتا ہی جب خلق کو سیر شکم اور گران ہونا معدہ کا اور زیادہ ہونا شہوتون کا اور تحقیق کہ سب مسلمان پہرتی ہین گرد مسجدونکی اور یہہ پہرتی ہیں گرد پاخانون کی **ف** جب زیادہ کہاوی گا بیشک زیادہ پئیگا اور جب حاجت ہوگی پاخانہ کو بہی ضرور جائیگا اور جو کم کہاتا ہی وہ کم پیتا ہی اور جب اوسکو حاجت کی کچہہ ضرورت نہوئی تو وہ فارغ بیٹہا کیا کریگا خواہ مخواہ مسجد مین جائیگا اور عبادت کریگا

فصل لعلك تقول قد صار الشبع والاكثار من الاكل لي عادة فكيف اتركها فاعلم ان ذلك يسهل على من اراد بالتدريج وهو ينقص كل يوم من طعامه لقمة حتى ينقص عشاه في مدة شهر فلا يظهر اثره ويطيب التقليل عادة ثم اذا رغبت في التقليل فلك نظر في القدر والوقت والجنس اما القدر فله ثلث درجات اعلاها وهي درجة الصديقين الاقتصار على قدر القوام وهو الذي يخاف من النقصان منه على العقل والحيوة وهو اختيار سهل التستري رحمه الله وكان يرى ان صلوته قاعدا للضعف بالجوع افضل من الصلوة قائما مع قوة الاكل الثانية ان تقنع بنصف مد كل يوم وهو ثلث الرطل وذلك كان عادة عمر وجماعة من الصحابة اذ كان قوتهم في الاسبوع صاعا من شعير الثالثة المد الواحد وما جاوز ذلك فهو مشاركة مع اهل العادة وميل عن طريق السالكين الى الله وقد يؤثر في المقادير اختلاف الاحوال والاشخاص وغير ذلك فالاصل فيه ان يمد اليد اذا صدق جوعه ويكف وهو بعد صادق الاشتهاء وعلامة الصدق للجوع ان يشتهي اي خبز كان من غير ادم واذا استقل الاكل بغير ادم فهو علامة الشبع

شاید کہ تو کہی تحقیق ہوگئی سیری اور بہت کہانا عادت میری سو کیونکر ترک کرون مین اوسکو پس جان کہ یہہ آسان ہی اوس شخص پر جو ارادہ کری آہستہ آہستہ چہوڑنیکا اوس طرح پر کہ کم کری ہر دن اپنی کہانی سی ایک لقمہ یہانتک کہ کم کری اوس سی ایک وقت ایک مہینی کے مدت مین سو نہین ظاہر ہوگا اثر اوسکا اور ہو جائیگا کم کہانا عادت پہر جبکہ رغبت کری کم کہانی مین پس تجہکو چاہی نظر کرنا اندازی اور وقت اور جنس مین لیکن اندازہ سو اوسکی تین درجہ ہین اعلی اوسکا درجہ ہی صدیقونکا کفایت کرنا ہی بقدر قوام کی اور قوام وہ ہی کہ ڈر لگتا ہو اوس سی کم کرنی مین عقل کا اور زندگی کا یعنی اگر اوس سی بہی کم کہاوی تو عقل جاوی یا مر جاوی اور یہہ مختار ہی سہل تستری کا اور تہی وہ گمان کرتی کہ تحقیق نماز پڑہنا اونکا بیٹہہ کر بسبب ناتوانی کی بہوک سی بہتر ہی نماز پڑہنی سی کہڑی ہو کر کہانی کی قوت سی دوسرے یہہ کہ قناعت کری آدہی مد پر ہر روز اور مد ہوتا ہی دو تہائی رطل کا اور یہہ تہی عادت حضرت عمر کی اور ایک جماعت کی صحابہ مین سی اسلئی کہ تہا قوت انکا ہر ہفتہ مین ایک صاع جو سی تیسری پورا ایک مد اور جو اس سی بڑہا سو وہ شارکت ہی عادت والون سی اور پہرنا ہی راہ سی سالکین الی اللہ کی اور کبہی اثر کرتا ہی مقدار مین خلاف حالون اور لوگون کا اور اسکی سوا پس اصل اوسمین یہہ ہی کہ بڑہاوی ہاتہہ کہانیکو جبکہ سچی ہو بہوک اوسکی یعنی جبکہ اشتہا کامل ہو نہو کہینچ لی اور ابہی بہوک باقی ہی اور پہچان خوب بہوک ہونی کی یہہ ہی کہ خواہش کری جس روٹی کی ہو بغیر سالن کی اور جبکہ گران بار ہو جاوی کہانی والا بغیر سالن کی تو یہہ پہچان ہی

سیر شکمی کی **ف** کہانا کہانی میں تین درجہ ہیں ایک یہہ کہ اتنا کہاوی کہ جسمیں جیتا رہی اور عقل بہی سلامت رہی
دوسری یہہ کہ آدہا مد کہاوی تیسری یہہ کہ پورا ایک کہاوی اور چونکہ حال لوگونکا مقدار میں متفاوت ہوتا ہی اسلیی یہہ کہا
کہ جب خوب بہوک لگی تب کہاوی اور ابہی پیٹ نہیں بہرنے پاتا کہ اوتہہ کہڑا ہوا اور اگر سوکہی روکہی روٹی کوبہی پیٹ بہرکر کہایا
توبہی حکم میں سیر شکموں ہی کی رہا **ف** مد ایک پیمانہ ہوتا ہی دو رطل کا یا ایک رطل اور ثلث کا یا پری دونوں کف آدمی
کی جب کہ دونوں ہتیلی کو پہیلاوی اور کسی چیز سی بہرلی اور صاحب قاموس کہتا ہی کہ مینی امتحان کیا پس پایا پری دوکف کو
موافق پیمانہ مذکور کی اور رطل کہتی ہیں آدہی من کو جسکی بارہ اوقیہ ہوتی ہیں اور اوقیہ ہوتا ہی چالیس درم کا اور صاع
چار مد کا ہوتا ہی اما الوقت ففیہ درجات علاها ان یطوی ثلثة ایام فما فوقها فقد کان الصدیق رضی الله
عنه یطوی ستة ایام وابراهیم بن ادهم والثوری سبعا وبعضهم انتهى الى اربعين يوما وقيل من يطوى
اربعين يوما ظهر له لا محالة سر من عجائب الملكوت ولا يمكن ذلك الا بالتدريج اما الاوسط فان يطوي يومين
والادنى ان ياكل في اليوم مرة واحدة فمن اكل مرتين لم يكن له حالة جوع اصلا فيفوت قدرك فضيلة
الجوع اور لیکن وقت سو اوسمیں درجہ ہیں اعلی اوسکا یہہ ہی کہ نکہاوی تین دن یا اس سی اوپر پس تحقیق تہی حضرت ابوبکر
صدیق کہ نکہاتی چہہ دن اور ابراہیم بن ادہم اور سفیان ثوری سات دن اور بعضی اونکی نی پورا کیا ایک چلہ اور
کہا گیا ہی کہ جو نکہاوی ایک چلہ ظاہر ہوا اوسکی لیی ضروری بیشک ایک بہید عجائب ملکوت سی اور یہہ نہیں ممکن مگر ساتہہ
تدریج کی لیکن میانہ روی سو یہہ ہی کہ نکہاوی دو دن اور کمتر یہہ ہی کہ کہاوی ہر دن میں ایک بار پس جو شخص کہ کہاوی دو بار
نہو گی اوسکو حالت بہوک کی پس ہوگا کہ چہوڑا اوسنی بہوک کی فضیلت کو اما الجنس فاعلاه خبز البر مع الادام
وادناه خبز الشعير من غير ادام والمداومة على الادام مكروه جدا وقال عمر لولده مرة خبزا ولحما ومرة خبزا
وسمنا ومرة خبزا ولبنا ومرة خبزا ومرة خلا ومرة خبزا وزيتا ومرة خبزا وملحا ومرة خبزا قفارا وهذا
تنبيه على الاحسن في اهل العادة فاما السالكون للطريق فقد بالغوا في ترك الادام بل في ترك الشهوات
جملة حتى كان يشتهي بعضهم الشهوة عشر سنين وعشرين سنة وهو يخالف نفسه ويمنع شهوتها وقال النبي
صلى الله عليه وسلم شرار امتي الذين غذوا بالنعيم ونبتت عليه اجسادهم وانما همتهم الوان الطعام وانواع اللباس و
يتشدقون في الكلام وقد شرحنا طرق السلف في ترك الشهوات في كتاب كسر الشهوتين لیکن جنس سو بہتر اور عمدہ
روٹی گیہوں کی ہی مع سالن کے اور ادنا اوسمیں روٹی جو کی ہی بغیر سالن کے اور ہمیشگی کرنا سالن پر بہت مکروہ ہی کہا
حضرت عمر نی اپنی بیٹی سی کہا ایکبار روٹی اور گوشت اور ایکبار روٹی اور گہی اور ایکبار روٹی اور دودہ اور ایکبار
روٹی اور سرکا اور ایکبار روٹی اور روغن اور ایکبار روٹی اور نمک اور ایکبار خالی روٹی یعنی بغیر کسی چیز کے
اور یہہ آگاہ کرنا ہی اوپر بہت اچہی طریقہ کی عادت والوں میں لیکن سالکوں راہ کی سو اونہوں نی مبالغہ کیا ہی
ترک کرنیمیں سالن کی بلکہ ترک کرنیمیں سب خواہشوں کی یہانتک کہ تہی بعض اونکی کہ خواہش ہوتی اونکو ایکبار دس
بیس برس میں اور وہ مخالفت کرتی اپنی جی کی اور روکتی اوسکی خواہش کو اور فرمایا آنحضرت نی بری لوگ
میری امت کی وہ ہیں جو غذا دی گئی ہوں ساتہ نعمتوں کی اور بڑہ گئی ہوں اوپر جسم اونکے اور سوا اسکی نہیں قصد

اتنا طرح طرح کی بناتا ہی اور طرح طرح کی باتین جہوٹ بناتی ہی زبان کو اوسمین بیان کیا ہی جبکہ پیدا کرتی کا ذکر کرینگی تو انشون کی کتاب کسر الشہوتین مین **ف** اس حدیث مین احتمال ہی کہ لفظ غدوا کا بدل ہو تو ہمعنی صوت مین بہہ معنی ہونگی کہ صبح کی اونہون کی اور بڑہ گئی انکی جسم تشدق کی معنی بتکلف فصیح باتین کرنا **الاصل الثانی فی** **بیتشمر ذوالکلام** سہل کرنا دوسری زبان مین بناوٹی کلام **ف** اسکی دو معنی ہین یا یہہ بہت باتین کری یا یہہ کہ جہوٹ بولی اور یہہ دو نوامر مذموم ہین حدیث شریف مین وارد ہی سب کر وہہ بہت باتین بغیر ذکر اسد کی تحقیق بہت باتین کرنا بغیر ذکر ادیکی سبب سخت دلی کا ہی اور بہت دور لوگون مین اسد سی سخت دل ہی اور فرمایا ہی آنحضرتؐ نی خبردار ہو تو جہوٹ بولا تحقیق جہوٹ راہ بتاتا ہی گناہ کی اور گناہ راہ بتاتا ہی دوزخ کی وذلک لابد من قطعہ فان الجوارح کلہا تورث اعماقا فی القلب ولکن اللسان خصیصۃ لانہ یودی عن القلب ما فیہ من الصور فیقتضی کل کلمۃ صورۃ فی القلب محاکیۃ لہا فاذا کان کاذبا حصلت فی القلب صورۃ کاذبۃ واعوج بہا وجہ القلب واذا کان فی شی من الفضول مستغنی عنہ اسود وجہ القلب واظلم حتی تنتہی کثرۃ الکلام الی اماتۃ القلب ولذلک عظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر اللسان فقال من یکفل لی ما بین لحییہ ورجلیہ اکفل لہ بالجنۃ وسئل علیہ الصلوۃ والسلام عن اکثر ما یدخل الناس النار فقال الاجوفان الفم والفرج وقال وہل یکب الناس فی النار علی مناخرہم الا حصائد السنتہم وقال من صمت نجا وقال لمعاذ ای الاعمال افضل فاخرج صلی اللہ علیہ وسلم لسانہ ووضع علیہ یدہ وقال ان اکثر خطایا ابن ادم فی لسانہ وقال من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت وقال من کثر کلامہ کثر سقطہ ومن کثر سقطہ کثرت ذنوبہ ومن کثرت ذنوبہ فالنار اولی بہ ولہذا کان الصدیق رضی اللہ عنہ یضع حجرا فی فمہ لیمنع نفسہ من الکلام اور یہہ کلام اسکا ضروری جہوڑنا چاہی پس تحقیق سب اعضا اثر کرتی ہین انکی اعمال دل میں لیکن زبان خاص ہی سا تہہ اسکی اسلئی کہ یہہ بیان کرتی جو دل مین ہوتا ہی صورتون سی سو خواہش کرتا ہی ہر کلمہ ایک صورت کی ہونی کو دل مین جو حکایت کری اوسکی پس اسی لئی جب کہ ہوتا ہی آدمی جہوٹا بن جاتی ہی دل مین ایک صورت جہوٹی اور ٹیڑہا ہو جاتا ہی اوسکی سبب سی مونہہ دل کا اور جب کہ ہوتا ہی آدمی بیان کرنیمین کچہہ بیہودہ زائد بات کی جسکی حاجت نہین تو سیاہ رو ہو جاتا ہی دل اور تاریک یہانتک کہ منتہی ہوتی ہی زیادتی کلام کی طرف تاریکی دلکی یعنی دل یا دہ کلام مرجاتا ہی اسیواسطی بڑا ٹہرایا رسول اسد نی امر زبان کا اور فرمایا جو کوئی ضامن ہو میری لئی زبان اپنی کا اور ستر اپنی کا ضامن ہونگا مین اوسکی لئی جنت کا اور پوچہی گئی آنحضرتؐ اون چیزی جو بہت داخل کرینگی لوگون کو آگ مین فرمایا دو خالی چیزین مین مونہہ اور ستر اور فرمایا نہین ڈالینگی لوگون کو ناک کی بل مگر پیدا ہوئی باتین اونکی زبانون کی اور فرمایا جو کوئی چپکا رہا یعنی بری باتون اور بیہودہ سی نجات پائی اور کہا معاذ نی آنحضرتؐ سی کونسا عمل بہت بہتر ہی پس نکالی آنحضرتؐ نی زبان اپنی اور رکہا اوسپر ہاتہ اپنا اور فرمایا اکثر قصور بنی آدم کی اوسکی زبان مین ہی اور فرمایا جو کوئی ایمان لایا ہو اسد پر اور روز آخرت پر سو چاہی کہ کہی بہتر بات یا چپ رہی اور فرمایا جسکا بہت ہوا کلام بہت ہوئی بہول چوک اوسکی اور جسکی بہول چوک بہت ہوئی بہت ہوئی گناہ اوسکی اور جسکی بہت ہوئی گناہ پس آگ لائق تر ہی ساتہہ اوسکی اور اسیواسطی تہی حضرت ابوبکر صدیق رکہتی اپنی مونہہ مین ایک کنکری پتہر کی تاکہ باز رہی اونکی جی کو بات کرنی سی **فصل** اعلم ان فی اللسان

عشرين آفة شرحها في كتاب آفات اللسان ويطول ذكرها ويكفيك الان العمل بآية واحدة قال الله تعالى
لاخير في كثير من نجويهم الاية معناه ان لا تتكلم فيما لايعنيك ويقتصر على المهم ففيه النجاة وقال انس استشهد غلام
منا يوم احد فوجد على بطنه صخرة مربوطة من الجوع فمسحت امه التراب عن وجهه وقالت هنيئا لك الجنة
يا بني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدريك لعله كان يتكلم بما لايعنيه ويمنع ما لايضره وحد ما لا
يعني هو الذي لو تركه لم يفت به ثواب ولم يحر به ضرر ومن اقتصر من الكلام على هذا قل كلامه فليحاسب
العبد نفسه عن كثرة ما لايعنيه انه لو ذكر الله تعالى بدلا عن تلك الكلمة لكان ذلك كنزا من كنوز
السعادة فكيف يسمح العاقل بترك كنز واخذ مدرة هذا لو لم يكن فيه اثم وان كان فيه اثم فهو كترك
كنز واخذ شعلة من نار ومن جملة ما لايعني حكاية احوال الناس واحوال الاسفار واحوال اطعمة البلاد
وعاداتهم واحوال الصناعات والتجارات وهو ما ترى الناس يخوضون فيه جان كه تحقيق زبان مين بيس آفتين
هين بيان كيا هي اوسكو كتاب آفات اللسان مين اور دراز هي ذكر اوسكا اور كفايت كرتا هي تجهكو اس گهڑي عمل ايك
آيت پر فرمايا الله تعالى ني كچهه بهلي نهين اكثر اونكي مشورت معنى اس آيت كي يهه هين كه نه كلام كري تو اوس چيز سي كچهه
فائده نهين تجهكو اور كفايت كري تو ضروري بات پر كه اسمين نجات هي اور كها انس ني حاضر كيا گيا ايك لڑكا هم مين سي
دن احد كي سو پايا گيا اوسكي پيٹ پر ايك پتهر بندها هوا بهوك سي پس پونچها اوسكي ماں ني خاك كو اوسكي مونهه سي اور كها گوارا
هو تجهكو جنت اي بيٹي ميري سو فرمايا آنحضرتؐ ني تجهي كيا معلوم شايد كه بات كي هو اوسني بيفائده اور منع كيا هو اوس
چيز كو جو نقصان نهين كرتي اور تعريف بيفائده بات كي يهه هي كه اگر چهوڑ دي جاوي نه فوت هو كوئي ثواب اور نه هو كچهه
ضرر اور جو كوئي اكتفا كري كلام سي اسقدر پر تهوڑا هو گا بات كرنا اوسكا پس چاهي كه حساب ليوي بنده اپني جي كا وقت
بولني اوسكي بيفائده بات كه اگر وه ذكر كرتا الله كا عوض هين سن كلمه كي تو هوتا يهه ايك خزانه خزانون سعادت
سي پس كيونكر جرئت كريگا عقل چهوڑني پر خزانه كي اور ليني پر ڈهيلون كي يهه اوس وقت هي كه اگر نهو كچهه گناه اور اگر هوا اوسمين
گناه پس مانند چهوڑني تيري كي هي خزانه كو اور مانند ليني ايك شعله كي هي آگ سي اور منجمله باتون بيفائده كي حكايت كرنا
هي لوگون كي احوال كي اور سفرون كي احوال كي اور شهرون كي كهانا كي اور اونكي عادتون كي احوال كي اور صنعتون
اور سوداگرون كي احوال كي اور يهه وه هي كه جسمين ديكهتا هي تو لوگون كو گهستا هوا **فصل** لعلك تريد ان تعرف
تفصيل بعض هذه الآفات فاعلم ان غالب على الالسنة من جملة العشرين آفة خمسة الكذب والغيبة
والمماراة والمدح والمزاح الآفة الاولى الكذب قال صلى الله عليه وسلم لايزال العبد يكذب ويتحرى الكذب
حتى يكتب عند الله كذابا وقال صلى الله عليه وسلم ويل للذي يحدث فيكذب ليضحك منه الناس ويل له ويل له وقيل يا رسول الله
ايزني المؤمن ايسرق قال قد يكون ذلك فقيل ايكذب قال لا انما يفتري الكذب الذين لا يؤمنون وقال الا انبئكم
باكبر الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين ثم كان متكئا فقعد فقال الا وقول الزور وقال كل خصلة
يطبع عليها المؤمن الا الخيانة والكذب شايد تجهكو خواهش هو كه معلوم كري تو تفصيل ان آفتون كي سو جان كه تحقيق
غالب هي زبانون پر منجمله بيس كي پانچ آفتين هين جهوٹ هي اور غيبت هي اور جهگڑا هي اور تعريف هي اور دل لگي هي جهوٹ

اُفت جھوٹ ہی ورحقیق فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہی اور قصد کرتا ہی جھوٹ کو یہانتک لکہا جاتا ہی نزدیک
کی بڑا جھوٹا اور فرمایا آنحضرت نے بڑی خیانت ہی یہ کہ تو کسی شخص سے جو بات کرتا ہی وہ جھوٹ بتاتا ہی حالانکہ وہ سچی جانکر سنتا ہی اسکو اور اس سے پوچھا گیا
گیا آنحضرت سی کیا زنا کرتا ہی مسلمان کہا چوری کرتا ہی فرمایا کبھی ہوتا ہی ایسا بھی پوچھا کیا جھوٹ بولتا ہی فرمایا نہیں سوا اسکے نہیں کہ گہڑا
ہی جھوٹ کو وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتی اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو سب سے بڑی گناہ کی کہ شرک کرنا ہی ساتھ اللہ کی اور ناخوش کرنا
ماباپ کی پھر تکیہ لگائی آنحضرت سوا اوٹہ بیٹھی اور فرمایا سنتا ہی اور جھوٹی بات اور فرمایا ہر خصلت پر عادت پکڑ جاتی ہی مسلمان مگر خیانت
اور جھوٹ **فائدہ** کسی کی خواہسکو نہیں بیجنی مسلمان خائن اور جھوٹا نہیں ہوتا **فصل** اعلم ان الكذب حرام في كل شيء

الا للضرورة حتى ان امرأة قالت لولدها الصغير تعال حتى اعطيك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذا كنت تعطيه
قالت تمرة قال ان لم تعطه كتبت عليك كذبة وليحذر الانسان الكذب حتى في التخيل وحديث النفس فان ذلك يثبت
في النفس صورة معوجة حتى يكذب الرؤيا ولا ينكشف له في النوم اسرار الملكوت والتجربة تشهد لذلك نعم يرخص
في الكذب اذا كان الصدق يفضي الى محذور اخر اشد من الكذب فيباح كما تباح الميتة اذا ادى تركها الى محذور
اخر اشد منه كما هو فوات الروح قالت ام كلثوم ما رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في شيء من الكذب الا في ثلث الرجل
يقول القول يريد به الاصلاح والرجل يقول القول في الحرب والرجل يحدث امرأته وهذا لان ستر الحرب لو وقف
عليه اجترأ العدو واستر الزوج لو وقف عليه المرأة تباغضه فساد اعظم من فساد الكذب وكذلك
المتخاصمان يلتقي بينهما العداوة فاذا امكن الاصلاح بكذب فذلك اولى فهذا ما ورد فيه الخبر وفي معناه
كذب الانسان ليستر مال غيره عن ظالم وانكاره لسر غيره بل انكاره لمعصية نفسه فان المجاهرة بالفسق والظهار جرم
وانكاره جناية نفسه على غيره لتطييب قلبه وانكاره مع زوجتين ليكون سببا الحب وكل ذلك يرجع الى دفع الضرر
ولا يباح لجلب زيادة مال وجاه وفيه يكون كذب اكثر الناس ثم اذا اضطر الى الكذب فيعدل الى المعاريض ما امكن
حتى لا يعتاد نفسه الكذب كان ابراهيم اذا طلب وهو في الدار يقول لخادمه قولي اطلبه في المسجد وكان الشعبي يخط
دائرة ويقول للخادمة ضعي الاصبع فيها وقولي ليس هو ههنا وكان بعضهم يعتذر عند الامير ويقول ما قمت
فارقت ما رفعت جنبي من الارض الا ما شاء الله وكان بعضهم اذا سئل عما قال فيقول ان الله ليعلم ما قلت من ذلك
من شيء فيوهم النفي بحرف ما وهو يريد غيره ويباح المعاريض لغرض خفيف كقوله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة
عجوز وكما قال للبعير في عين زوجك بياض لان هذه الكلمات وهمت خلاف ما اراد فيه يشمل ذلك مع
النساء والصبيان لتطييب قلوبهم بالمزاح وكذلك من يمتنع عن اكل طعام فلا ينبغي ان يكذب ويقول لا اشتهي
اذا كان يشتهي بل يعدل الى المعاريض قال صلى الله عليه وسلم لامرأة قالت ذلك لا تجمعي كذبا وجوعا

جان تو کہ جھوٹ حرام ہی ہر چیز مین مگر ضرورت کی لیے یہانتک کہا ایک عورت نی اپنی چھوٹی لڑکی سی آ مین کچھ تجھکو دیتی ہون
پس فرمایا آنحضرت نے کیا دیتی تو اگر وہ آتا کہا چھوہارا فرمایا اگر نہ دیتی تو لکھا جاتا تجھ پر جھوٹ پس چاہیے کہ بچے آدمی جھوٹ
سی یہانتک کہ خیالات اور جی کی باتون میں کیونکہ اس سی یہ ثابت ہوتا ہی نفس میں ایک صورت کج یہانتک کہ جھوٹ بولتا ہی
خواب ور نہین کہلتی اوسپر بھید ملکوت کی اور تجربہ اسکا گواہ ہی ہان رخصت ہی جھوٹ مین اوس وقت کہ سچ پہونچاتا ہو طرف

کسی اور ممنوع کی جو سخت تر ہو جھوٹ سی سو مباح ہوتا ہی جیسا کہ مباح ہوتا ہی مردار جسوقت کہ مودی ہو ترک اسکا طرف کسی اور ممنوع کی جو سخت تر ہی مردار کی کہانی سی اور وہ فوت ہونا روح کا ہی کہا ام کلثوم نی نہین رخصت دی آنحضرتؐ نی کسی چیز مین جھوٹ کی مگر تین مین بات کہی آدمی اور مراد اوسکی صلح کرا دینا ہو اور کہی آدمی بات لڑائی مین اور آدمی بات بناوی اپنی عورت سی اور یہہ اسلئی درست ہوا کہ تحقیق بہید لڑائی کی اگر واقف ہو جائی اوسپر تو جرات کری دشمن اور بہید مرد کی اگر واقف ہو جاوی اوسپر عورت تو پیدا ہوا اوس سی فساد جو بڑا ہی جھوٹ کی فساد سی اور ایسی ہی دو جھگڑنیوالی کہ ہمیشہ رہتی ہی اونمین دشمنی بیچ جب ہو سکتی ہو صلح جھوٹ سی تو بہلا ولی ہی یہہ وہ ہی جسمین وارد ہوی حدیثین اور اسکی حکم مین ہی جھوٹ آدمی کا واسطی چھپانی مال غیر اپنی کی ظالم سی اور انکار اوسکا واسطی چھپانی مال غیر اپنی کی یعنی مال چھپاوی اور کہی کہ مینی مال غیر نہین چھپایا بلکہ انکار اوسکا اپنی نفس کے معصیت کے لئی پس تحقیق کوشش ساتھہ فسق کی اور ظاہر کرنا اوسکا حرام ہی اور انکار اوسکا اپنی نفس کی خیانت کا اپنی غیر پر تاکہ خوش کری جی اوسکا اور انکار اوسکا اپنی عورت سی یہہ کہ نہی محبت اوسکی دوست تر طرف اوسکی اور یہہ سب راجع ہی طرف دفع ضرر کی اور نہین مباح واسطی کہینچنی زیادہ مال اور جاہ کی اور اسمین ہوتا ہی جھوٹ اکثر آدمیونکا پہر جب نشان ہو طرف جھوٹ کی تو چاہی کہ رجوع کری طرف معاریض کے جتنا ہو سکی یہانتک کہ نہ عادت پکڑی نفس اوسکا جھوٹ کی تہی ابراہیم جب کوئی بلاتا اونکو اور وہ ہوتی گہر مین کہتی لونڈی سی کہہ دی اس شخص کو کہ ڈہونڈ ابراہیم کو مسجد مین اور تہی شعبی کہینچتی ایک دائرہ اور کہتی لونڈی سی کہہ اسمین انگلی اور کہدی کہ وہ نہین ہی یہان اور تہی بعض اونکی عذر کرتی پہر کی بلانی کا اسطرح کہ کہتی جب سی چہوڑا مینی نکلونہ اوٹہایا مینی پہلو اپنا زمین سی مگر جتنا چاہا اللہ نی اور تہی بعض انکی کہ انکار کرتی اپنی کہی کا اور کہتی کہ تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچہہ کہ مینی کہا ہی اسمین پس وہم جاتا یعنی سننی والون کو نفی کا ساتہہ حرف ما کی اور وہ اسکی سوا ارادہ کرتا تہا اور مباح معاریض کسی غرض خفیف کے لئی بہی مثل قول آنحضرتؐ کی نہین داخل ہوگی بہشت مین بوڑہیا اور ہم سوار کرینگی تجکو اونٹ کی بچی پر اور تیری خاوند کی آنکہہ مین سفیدی ہی اسلئی کہ یہہ کلمی دوسری معنی مین خلاف مقصود کی پس مباح ہی مثل اوسکی لڑکون اور عورتون کی ساتہہ اونکی دل خوش کرنیکو ساتہہ ٹہٹہی کی اور ایسی ہی جو باز رہی کہانا کہانی سی پس نہین لائق کہ جھوٹ بولی اور کہی مجہی بہوک نہین ہی اور اوسکو بہوک لگی ہو بلکہ رجوع کری معاریض کیطرف فرمایا آنحضرتؐ نی ایک عورت سی جسنی کہی تہی بہت مت جمع کر تو جھوٹ اور بہوک کو ف حتی المقدور جھوٹ نہ بولی اور جب بغیر اسکی کام نہ چلی تب رجوع بمعاریض کری معاریض وہی جھوٹ کو کہتی ہین جو پیرایہ راستی مین ہو اور مثال اوسکی کتاب مین گذری الآفة الثانیة الغیبة

قال الله تعالی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا وقال صلی الله علیه وسلم الغیبة اشد من الزنا واوحی الله سبحانه وتعالی الی موسی علیه السلام من مات تائبا من الغیبة فهو اخر من یدخل الجنة ومن مات مصرا فهو اول من یدخل النار وقال صلی الله علیه وسلم مررت لیلة اسری بی علی قوم یخمشون وجوههم باظفارهم فقیل لی هولاء الذین یغتابون الناس واعلم ان حد الغیبة کما بینه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تذکر اخاک بما یکرهه لو بلغه وان کنت صادقا سواء ذکرت نقصا فی نفسه او عقله او فعله او قوله او نسبه او داره او دابته او شیئا مما یتعلق به حتی قولک انه واسع الکم وطویل الذیل وحین ذکر رجل عند رسول الله صلی الله علیه وسلم

فقيل ما عجزه فقال تعتبيه واشارت عائشة رضي الله عنها بيدها الى امرأة انها قصيرة فقال اغتبتها
فهذا يعلم ان الغيبة لا تقتصر على اللسان بل لا فرق بين ان يحصل التفهيم باليد والرمز او بالاشارة والحركة
والمحاكاة والتعريض المفهم كقولك ان بعض من مر بنا او بعض صدقائنا الخ واعلم ان اخبث الغيبة غيبة القراء يقولون
الحمد لله الذي لم يبتلنا بالدخول على السلطان لطلب الدنيا ونعوذ بالله من قلة الحياء وهم يفهمون المقصود
من ذلك ويقولون ما احسن احوال فلان لولا انه بلى بما ابتلى به امثالنا وهو قلة الصبر عن الدنيا فينال ان
يراؤا اغراضهم بذلك الغيبة فيجمعون بين الغيبة وبين الرياء واظهار التشبه باهل الصلاح في الحذر من الغيبة
وهذا خبايث ثم يغترون بها ويظنون انهم تركوا الغيبة وكذلك قد يغتاب واحد فيغفل عنه الحاضرون
فيقول سبحان الله ما اعجب هذا حتى ينبه القوم للاصغاء فيستعمل ذكر الله في تحقيق خبثه ويقول قلبي مشغول
بفلان تاب الله علينا وعليه ليس غرضه الدعاء بل التعريف ولو قصد الدعاء لاخفاه ولو اغتم قلبه لاجله
لكتم عيبه ومعصيته وكذلك قد يظهر تعجبا من كلام المغتاب حتى يزيد نشاطه في الغيبة والمستمع احد
المغتابين كذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فكيف اذا حرك نشاطه بالتعجب وكذلك قد يقول دع غيبة
الناس وهو بقلبه غير كاره لغيبته انما غرضه ان يعرف بالتورع وذلك لا يخرجه عن اثم الغيبة ما لم يكرهه بقلبه
ويورطه في اثم الرياء بل يخرجه من الاثم ان يكره قلبه ويكذب المغتاب فلا يصدق بقلبه فانه فاسق يستوجب
التكذيب في المسلم المذكور بالغيبة يتحقق احسان الظن به قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله سبحانه وتعالى
حرم من المسلم دمه وماله وان يظن به ظن السوء فالغيبة بالقلب حرام كما انه باللسان حرام الا اذا اضطر الى معرفته
بحيث لا يمكنه التجاهل انما يرخص في الغيبة في ستة مواضع الاول المتظلم يذكر ظلم الظالم عند سلطان
ليدفع ظلمه فاما عند غير سلطان وغير من يعين على الدفع فغيبة ذكر الحجاج عند بعض السلف فقال
ان الله لينتقم للحجاج ممن اغتابه كما ينتقم من الحجاج لمن ظلمه والثاني الذي يستعان به على تغيير المنكر يجوز
ان يذكره ايضا والثالث المستفتي اذا افتقر الى ذكر السؤال كما قال هند يا رسول الله ان ابا سفيان رجل شحيح لا يعطيني
ما يكفيني وهذا كله شكاية ولكن انما تحل اذا كان فيها فائدة والرابع تحذير المسلم من شر الغير اذا سأله انه لو لم
يذكره لقبلت شهادته كما يذكر المنكر ويعامل وينكح وينتصر به فيذكره لمن تقع به تضرره فقط والخامس
ان يكون معروفا باسم فيه عيب كالاعمش والاعرج والعدول الى اسم اخر اولى والسادس ان يكون مجاهرا بذلك
لا يكره ان يذكر به كالمخنث وصاحب الماخور قال الحسن ثلثة لا غيبة لهم صاحب الهوى والفاسق المعلن بالفسق والامام
الجائر وهو لا يجمعهم انهم مجاهرون لا يكرهون الذكر واصحاب ذكر الفاسق بمعصية يخفيها ويكره
ذكرها لا يجوز من غير ضرورة و تنذات دوسری غیبتہی فرمایا اللہ صاحب نے بہلا خوش لگتا ہے تم میں سے کسیکو کہ کہاوی
گوشت اپنی بہائی کا جو مردہ ہوا اور فرمایا آنحضرت نے کی غیبت کا گناہ بڑا ہے زنا سے اور وحی کی اللہ نے حضرت موسی کیطرف
کہ جو کوئی مری توبہ کر کی غیبت سے پس وہ آخر اون لوگونکا ہی جو داخل ہونگی بہشت میں اور جو کوئی مری ہٹ کر کی پس وہ اول
اون لوگونکا ہی جو داخل ہونگی آگ میں اور فرمایا آنحضرت نے کی گذری میں شب معراج میں ایک قوم پر جو نوچتی تہی اپنا مونہ

اپنی ناخن سی لیس کہا تہہ سی یہہ وہ لوگ ہین جو غیبت کرتی ہین لوگون کی اور جان کہ تحقیق تعریف غیبت کی جیسی کہ بیان کی ہی
آنحضرتؐ نی یہہ ہی کہ ذکر کری تو اپنی بہائی کا اوسطرح کہ برا مانی اگر پہنچی یہہ خبر اوسکو اگرچہ ہو تو سچا برابر ہی کہ ذکر کری تو کسی
نقص کا اوسکی بدن مین یا اوسکی عقل مین یا اوسکی کام مین یا اوسکی بات مین یا اوسکی ذات مین یا اوسکی گہر مین یا اوسکی جانور مین
یا اوس چیز مین جو اوسکی ساتہہ متعلق ہو یہانتک کہ یہہ کہنا تیرا کہ وہ کشادہ آستین یا دراز دامن ہی اور جب کہ ذکر کیا گیا
ایک آدمی پاس آنحضرتؐ کی اور کہا گیا کہ کیا بڑا عاجز ہی وہ فرمایا تم نی غیبت کی اوسکی اور اشارہ کیا عائشہ رضی اللہ عنہا نی اپنی ہاتہہ
سی طرف ایک عورت کی وہ ٹہنگنی ہی پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ غیبت کی تو نی اوسکی پس اس سی معلوم ہوا کہ کچہہ غیبت ہونا
زبان پر نہین ہی بلکہ نہین ہی فرق بیچ حاصل ہو جاوی تفہیم ساتہہ ہاتہہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی یا حرکت کی یا حکایت کی یا تعریض کی
جو سمجہی جاوی مثل کہنی تیری کی کہ تحقیق بعض ادمیون کی جو گذری ساتہہ میری یا بعضی دوست میری ایسی ہین اور جان کہ تحقیق
بہت بری غیبت غیبت قاریون کی ہی کہتی ہین سب تعریف ایسی اللہ کو ہی جسنی نہ مبتلا کیا ہمکو ساتہہ داخل ہونی کی
بادشاہ پر طلب دنیا کی لئی اور پناہ مانگتی ہین ہم اللہ سی کم ہونی شرم سی اور وہ سمجہتی ہین مطلب کو اس سی اور کہتی ہین کیا
اچہا ہوتا حال فلانی کا اگر نہ مبتلا ہوتا وہ ساتہہ اوسکی جسمین مبتلا ہین ہم جیسی اور وہ کمی صبر کی ہی سو ہم سوال کرتی ہین
اللہ سی کہ بچاوی ہمکو اور غرض اونکی اس کہنی سی غیبت ہی سو جمع کرتی ہین غیبت اور ریا کو اور ظاہر کرنی مشابہت کو ساتہہ نیکیون
کی بچتی ہین غیبت سی اور ہینہ پاکیان ہین پہر وہ غرور کرتی ہین اس سی اور گمان کرتی ہین کہ اونہون نی چہوڑ دیا غیبت
کو اور ایسی ہی کبہی غیبت کرتا ہی ایک آدمی اور غافل ہوتی ہین اوس سی حاضرین پس کہتا ہی پاک ہی اللہ کیا عجیب بات ہی
یہانتک کہ ہوشیار ہوتی ہی قوم سی کی لئی سو کرنی لگتا ہی ذکر اللہ کا اپنی خبث کی ثابت کرنیکو اور کہتا ہی میرا دل لگا ہوا ہی
فلانی مین قبول کری اللہ توبہ ہماری اور اوسکی اور نہین ہی غرض اوسکی دعا بلکہ تعریف ہی اور اگر قصد کرتا وہ دعا کا تو چہپاتا
اوسکو اور اگر رہتا حریص اسکا اوسکی لئی البتہ چہپاتا اوسکی عیب اور گناہ کو اور ایسی ہی کبہی ظاہر کرتا ہی تعجب کو کلام سی غیبت کرنیوالی
کی یہانتک کہ بہت خوش ہوتا ہی وہ غیبت مین اور سننی والا ایک غیبت کرنیوالون سی ہی ایسی فرمایا ہی آنحضرتؐ نی پس کیونکر جسوقت
کہ حرکت کری اوسکی خوشی تعجب سی اور ایسی ہی کبہی کہتا ہی چہوڑ لوگون کی غیبت اور وہ اپنی دل مین نہین مکروہ جانتا غیبت کو
سوا اسکی نہین کہ غرض اوسکی یہہ ہی کہ تعریف کیا جاوی ساتہہ پرہیزگاری کی اور یہہ کہنا نہین نکالتا اوسکو گناہ سی غیبت کی جبتک
نہ مکروہ جانی اپنی دل سی اور ڈالتا ہی گناہ مین پاکی بلکہ نکالتا ہی گناہ سی یون کہ مکروہ جانی دل مین اور جہٹلادی غیبت
کرنیوالی کو سو نہ تصدیق کری اوسکی اپنی دل سی اسلئی کہ وہ فاسق ہی لایق جہٹلانی کی اور مسلمان جو ذکر کیا گیا ہی ساتہہ
غیبت کی مستحق ہی کہ نیک گمان ہو ساتہہ اوسکی فرمایا آنحضرتؐ نی کہ تحقیق اللہ پاک نی حرام کیا مسلمان کی خون اور مال کو
اور یہہ کہ کیجاوی اوسکی ساتہہ بدگمانی پس غیبت دل سی حرام ہی جیسی کہ زبان سی حرام ہی مگر یہہ کہ مضطر ہو طرف معرفت اوسکی کی اسطرح
پر کہ ہو سکی تجاہل اور سوا اسکی نہین کہ رخصت ہی غیبت مین چہہ جگہہ ایک مظلوم کہ ذکر کری ظلم ظالم کا پاس بادشاہ کی اسلئی کہ دفع
کری اوسکی ظلم کو اور لیکن پاس غیر بادشاہ کی یا اوسکی جو نہین مدد کرسکتا دفع پر سو غیبت ہی ذکر کیا گیا حجاج نزدیک
بعضی سلف کی پس کہا کہ بیشک اللہ بدلا لیگا حجاج کی لئی اوس سی جسنی غیبت کی اوسکی جیسی کہ بدلا لیگا حجاج سی اوسکا جسپر
ظلم کیا دوسری وہ شخص کہ مدد چاہتی ہین اوس سی بگاڑنی پر خلاف شرع کی درست ہی کہ اوسکا ذکر کرنا تیری

تو بھی پوچھنے والا جب محتاج ہو طرف ذکر کرنے سوال کی جیسا کہا ہند نے کہ تحقیق ابا سفیان ایک مرد بخیل ہی نہیں دیتا
مجھکو جو کفایت کرے مجھکو اور یہہ سب شکایت ہی لیکن یہہ جب درست ہی کہ جب جہین کچھہ فائدہ ہو جو تھی ڈرانا مسلمان کا شر
غیر کی جبکہ جانتا ہو گرنہ ذکر کرونگا البتہ قبول لیجاوےگی گواہی اوسکی جیسے کہ ذکر کرتا ہی نزکی یا کچھہ معاملہ کرے یا نکاح کرتا ہو
ایسا اوس سے کچھہ ضرر پہونچے اوس کو ذکر کردے اوسکو اوسکی برائی کہ اندیشہ ہو ضرر پہونچنے کا اوسکو فقط پانچویں یوں کہ مشہور ہو اوس
نام سے جہین کچھہ عیب ہو جیسے چندہا اور لنگڑا اور بہرا دوسرے نام کیطرف جیسے جو اچہا ہو بہتر ہی جیسے یہہ کہ موٹا ہر ساتہہ اوس
عیب کی نہ برائی اوسکی کرے جیسے مخنث اور شراب والا کہا حسن نے تین ہین کہ نہین غیبت اونکی کسی مراد ہوس والا اور فاسق ظاہر
کرنا ظاہر میں اور امام جور والا اور یہہ سب کہلا کہلی کرتے ہین نہین چہپاتی ذکر سے اور صحیح یہہ ہی کہ ذکر فاسق کا اوس گناہ کہ جسکو
چہپاتا ہی اور برا مانتا ہی اوسکی ذکر سے نہین درست بغیر ضرورت اور عذر کی **فصل** علاج النفس فی کفہا
عن الغیبۃ ان یتفکر فی الوعید الوارد فیہ وفی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغیبۃ اسرع فی حسنات العبد
من النار فی الیبس وورد ان حسنات المغتاب تنقل الی دیوان المظلوم بالغیبۃ فینظر فی قلۃ الحسنات وکثرۃ
غیبتہ وانہ ینتہی الی الافلاس علی القرب ثم یتفکر فی عیوب نفسہ فان کان فیہ عیب تشغل بنفسہ عن غیرہ
وان کان فاقترف صغیرۃ فیعلم ان ضرر صغیرۃ نفسہ اکثر من ضرر کبیرۃ غیرہ وان لم یکن
فیہ عیب فیعلم ان جہلہ بعیوب نفسہ اعظم عیوبہ ومتی یخلو الانسان من عیب ان خلا عنہ فلیشکر اللہ بدلا عن الغیبۃ
فان ثلب الناس واکل لحم المیتۃ من اعظم العیوب فلیحذر منہ ثم مہما سبق لسانہ الی الغیبۃ فینبغی ان یستغفر اللہ
ویذہب الی المغتاب ویقول ظلمتک فاعف عنی ویستحلہ فان لم یصادفہ فلیکثر من الثناء علیہ ومن الدعاء لہ
ومن الحسنات حتی اذا نقل بعضہا الی دیوان المظلوم بقی لہ ما یکفیہ فہی کفارۃ الغیبۃ علاج نفس کے اوسکی
باز رکہنے میں غیبت سے یہہ ہی کہ دہیان کرے اوس وعید کو جو اوسکی حق مین وارد ہی اور اس قول میں آنحضرت کی کہ تحقیق
غیبت بہت جلدی بندی کی نیکیوں میں آگ سے خشکی میں اور آیا ہی کہ تحقیق نیکیاں غیبت کرنیوالے کی نقل کیجاتیں ہیں
طرف دیوان مظلوم کی ساتہہ غیبت کی پس دیکہے کمی میں اپنی نیکیوں کی اور زیادتی میں غیبت کی قسمتہ جہوتی ہی اور اوسکی افلاس
کیطرف عنقریب پہر جاتا ہی کہ دہیان کرے اپنی نفس کی عیبوں میں سو اگر ہو اوس میں کوئی عیب تو مشغول ہو ساتہہ اپنی نفس کے
اپنے غیر سے یعنی غیر کا عیب نکہے اپنی عیب میں مشغول ہو اور اگر کیا ہو کوئی گناہ چہوٹا تو جانے نقصان اوسکا اس اپنی
نفس کے چہوٹے گناہ سے بہت ہی اوسکی نقصان سے اوسکی غیر کی بڑی گناہ سے یعنی یوں سمجھے کہ میرا صغیرہ گناہ اور کی
کبیرہ سے بہت برا ہی اور اسکا ضرر اوسکی نسبت زیادہ ہی اور اگر نہو اوس میں کوئی عیب پس چاہی کہ جانے کہ جہل اوسکا اوسکی
نفس کے عیبوں سے بڑا عیب ہے یعنی آپ میں عیب نسمجہنا یہہ خود ایک بڑا عیب ہی اور کہاں خالی ہوتا ہی آدمی عیب سے
پہر اگر خالی ہو اوس سے تو شکر کرے اللہ کا بدلے غیبت کی سو تحقیق کہ غیبت لوگوں کی اور کہانا گوشت مردار کا بڑی عیبوں
سے ہی سو بچے اوس سے پہر جب نکلجائے منہہ سے غیبت تو لائق ہی کہ بخشش چاہی اللہ سے اور جاوے طرف اوسکی جسکی غیبت کے
اور کہی میں نے ظلم کیا تجہہ پر سو معاف کر مجہہ سے پس چاہیے کہ معاف کرے اور اگر نہ پاوے اوسکو تو بہت تعریف کرے اوسکی اور بہت دعا دے
اوسکو اور بہت کرے نیکیاں یہانتک کہ جب نقل کیجاویں بعض اونکی طرف دیوان مظلوم کی باقی رہے واسطی اوسکی جو کفایت

کری اوسکو سو یہہ کفارہ ہی غیبت کا ف جب غیبت غیبت والی کو پونہچ جاوی تو بعضون نی کہا ہی کہ ضرور ہی بیان کرنا اوسکا
اوسکی بخشوانی مین اور بعضون نی کہا ہی یہی کافی ہی کہ کہی مینی غیبت کی ہی تیری سو بخش اوسکو اور وارثون کی بخشنی
کا اوسکی موت کی بعد کچہہ اعتبار نہین اور اگر غیبت اوس تک نہین پونہچی تو کفایت ہی ندامت اور استغفار اللہ تعالی سی اپنی
لئی اور اوسکی لئی بہی یہ ہی کہ گناہ مین کمی ہو جاوی اور حدیث شریف مین یون آیا ہی کہ نہین بخشی جاتی غیبت کرنیوالی کی
یہانتک کہ بخشی اوسکو وہ جسکی غیبت کی الثالثة المراء والمجادلة قال صلی اللہ علیه وسلم من ترک المراء وهو محق بنی له بیت
فی اعلی الجنة ومن ترک وهو مبطل بنی له بیت فی ربض الجنة وهذا لان الترک علی المحق اشد وقال صلی اللہ علیه وسلم
لا یستکمل عبد حقیقة الایمان حتی یدع المراء وهو محق وحد المراء هو الاعتراض علی کلام الغیر بادخال الخلل فیه
اما فی اللفظ واما فی المعنی والباعث علیه اثارة الترفع باظهار الفضل وسببه ما خبث الرعونة واثارة السبعیة التی
فی الطبع المتشوق الی تنقیص الغیر وتجهیله وقهره فالمراء والمجادلة تقویة لهذین الخبیثین المهلکین بل الواجب ان
یصدق بما سمعه من الحق ویسکت علی ما یسمعه من الخطا الا اذا کان فی ذکره فائدة دینیة وان کان یسمع
منه فیذکره برفق لا بعنف تیسری آفت لڑنا جہگڑنا ہی فرمایا آنحضرت صلعم نی جو کوئی چہوڑی جہگڑنا اور وہ حق دار ہی بنایا جاویگا
اوسکی لئی گہر جنت کی اوپر اور جو کوئی چہوڑی اور وہ باطل ہو بنایا جاویگا اوسکی لئی گہر فصیل بہشت مین اور یہہ اسلئی ہی
کہ چہوڑنا حق دار پر دشوار ہی اور فرمایا آنحضرت صلعم نی نہین پورا کرتا بندہ ایمان کی حقیقت کو جبتک نہ چہوڑی جہگڑنا اور
وہ حق دار ہو اور تعریف مراء یعنی جہگڑنیکی اعتراض کرنا ہی غیر کی کلام پر ساتہہ داخل کرنی خلل کی اوسمین یا لفظ مین
یا معنی مین اور سبب اوسکا کبہی بلندی ہوتی ہی ساتہہ ظاہر کرنی فضل کی اور اوسکا سبب ناپاکی غرور کی ہی یا سبعیت
جو طبیعت مین ہی جسکو شوق ہی طرف ناقص اور جاہل ٹہرانی غیر کی اور اوسکی قہر کے پس لڑنا جہگڑنا قوت ہی ان دونون
ناپاکیون کی لئی جو ہلاک کرتی ہین بلکہ واجب یہہ ہی کہ تصدیق کری اوسکی جو سنا ہی حق بات سی اور چپ رہی اوس سی جو سنی
خطا سی لیکن اگر ہو اوسکی ذکر مین کوئی فائدہ دین کا اور اگر سنی اوسکو تو ذکر کری نرمی سی نہ سرزنش سی الرابعة
المزاح والافراط فیه یکثر الضحک ویمیت القلب ویورث الضغینة ویسقط المهابة والوقار والخوف قال النبی
صلی اللہ علیه وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمة یضحک به جلساءه فیهوی به ابعد من الثریا وقال صلی اللہ علیه وسلم
لا تمار اخاک ولا تمازحه واعلم ان الیسیر منه فی بعض الاوقات لا باس به لا سیما مع النساء والصبیان تطییبا لقلوبهم
نقل ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لکنه قال انی لا امزح ولا اقول الا حقا ویعسر علی غیره ضبط ذلک وقد
روی انه صلی اللہ علیه وسلم سابق عائشة رضی اللہ عنها فی العدو وقال العجوز لا تدخل الجنة ای لا یبقی عجوزا
فی الجنة وقال صلی اللہ علیه وسلم لصبی یا ابا عمیر ما فعل النغیر والنغیر ولد العصفور کان یلعب به الصبی وقال النبی صلی اللہ
علیه وسلم لصهیب وهو یاکل التمر اتاکل التمر وانت رمد فقال انما اکل بالشق الآخر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
فهذا وامثاله من المفاکهة لا باس بها بشرط ان لا یتخذ عادة چوتہی خوش طبعی ہی اور اوسمین افراط کرنا زیادہ کرتا ہی
ہنسنی کو اور مار ڈالتا ہی دلکو اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور کہو دیتا ہی ہیبت اور وقار اور ڈر کو فرمایا آنحضرت نی البتہ آدمی
بولتا ہی ایک بات ہنستی ہین اوس سی ہمنشین اوسکی سو گرتا ہی بسبب اوسکی دور تر ثریا سی اور فرمایا آنحضرت نی نہ جہگڑ کر

اپنی جانی ہی اور نہ ولی کی اور اوس ہی اور جان کر جہوٹ اسما ہین ہی جیسی خوش درست ہی خواص عورتون اور لڑکون سی
اونکی دل خوش کرنیکو یہہ نقل کیا گیا ہی رسول اللہ سی لیکن آپنی فرمایا مین خوش طبعی کرتا ہون اور نہین کہتا مگر سچ کی اور شکل ہی
دوسری پر اسکا ضبط اور روایت کی گئی ہی کہ آنحضرت بڑہ گئی عائشہ سی دوڑنی مین اور کہا ایک بڑہیا کو کہ نہین داخل ہوگی جنت
مین بڑہیا یعنی نہین باقی رہیگی جنت مین بڑہیا یعنی بڈہی جوان ہو جائیگی اور فرمایا آنحضرت نی ایک لڑکی سی یا ابا عمیر کیا
فعل نغیر اور نغیر کہتی مین چڑیا کی بچی کو اور یہہ لڑکا اوس سی کہیلتا تہا اور فرمایا صہیب سی اور وہ کہاتا تہا کہجور کیا تو کہجور کہاتا
ہی اور تیری آنکہہ درد کرتی ہی بولا دوسری جانب سی کہاتا ہون پس مسکرا دیے آنحضرت سو یہہ اور مثل اسکی خوش طبعی ہی اسکا
کچہہ ڈر نہین بشرطیکہ عادت نہ پکڑی **ف** یہہ بڑہیا قرآن پڑہی ہوئی تہی آنحضرت نی یہہ فرمایا تب رونی کہا کیا سبب ہے
بولی آپ کیا نہین پڑہتی ہی قرآن کر فرمایا ہی اللہ صاحب نی انا انشأنٰہن انشاء فجعلنٰہن ابکارا یعنی وہ عورتین اوتہائین
الیہ اوتہان پر پہر کیا اونکو کواریان **ف** ایسی خوش طبعی جسمین جہوٹ نہو اوسکا کچہہ مضائقہ نہین الآفة الخامسة المدح
كما جرت به عادة الناس عند زيارة المحتشمين من ابناء الدنيا وكما جرت به عادة الوعاظين والمذكرين فانهم
يمدحون من يحضر مجالسهم من الاغنياء وفي المدح ست آفات اربع على المادح واثنتان على الممدوح فالاولى فيه انه قد
يفرط فيه فيذكره بما ليس فيه ويكون كاذبا الثانية انه قد يظهر به من الحب ما لا يعتقده فيكون منافقا مرائيا الثالثة
انه يقول ما لا يحققه فيكون مجازفا كقوله انه ورع وانه متق وغير ذلك مما لا يتحقق مدح رجل عند رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ويحك قطعت عنق صاحبك ثلثا ثم قال ان كان لا بد احدكم مادحا اخاه فليقل احسب فلانا ولا ازكي على الله
احدا حسيبه الله ان كان يرى انه كذلك الرابعة انه يفرح الممدوح به وربما يكون ظالما فيعصي بادخال السرور
على قلبه قال صلى الله عليه وسلم ان الله يغضب اذا مدح الفاسق وقال الحسن من دعا للفاسق بالبقاء فقد احب ان يعصى الله
عز وجل فان الظالم والفاسق ينبغي ان يذم ليفتر رغبتهما في الظلم والفسق واما الممدوح فلحوق الآفتين
فيه ان يحدث فيه كبرا واعجابا وهما مهلكان وكذلك قال صلى الله عليه وسلم قطعت عنق صاحبك الثانية ان يفرح به
فيفتر عن العمل ويرضى عن نفسه بخديعة قال صلى الله عليه وسلم لو مشى رجل الى رجل بسكين مرهف كان خيرا له من
ان يثني عليه في وجهه اما اذا سلم المدح عن هذه الآفات في المادح والممدوح فلا بأس به وربما مدح النبي صلى الله عليه وسلم
لو وزن ايمان ابي بكر بايمان العالمين لرجح وقال صلى الله عليه وسلم لو لم ابعث لبعثت يا عمر وقد اثنى على كثير من الصحابة
اذا علم ان ذلك يزيد في نشاطهم ولا يورثهم عجبا **ف** پانچوین تعریف جیسی کہ جاری ہوئی ساتہہ اوسکی عادت لوگون کی وقت
زیارت کرنی حشمت والون کی ابناء دنیا سی اور جیسا جاری ہوئی ساتہہ اوسکی عادت واعظون اور نصیحت کرنیوالون کے
پس یہہ تعریف کیا کرتی ہین اونکی جو حاضر ہون انکی مجلسون مین امیرون مین سی اور مدح کرنی مین چہہ آفتین ہین چار مدح
کرنیوالی پر اور دو ممدوح پر لیکن مدح کرنیوالا سو پہلی آفت اوسمین یہہ ہے کہ وہ کبہی زیادتی کر جاتا ہی تعریف مین سو ذکر کرتا
اوسکو اوس چیز کی ساتہہ جو نہین ہی اوسمین اور ہوتا ہی جہوٹا دوسری یہہ کہ کبہی وہ ظاہر کرتا ہی اوس محبت کو جسکا معتقد
نہین سو ہوتا ہی منافق دکہانیوالا تیسری یہہ کہ وہ کہتا ہی ایسی چیز جسکو ثابت نہین کر سکتا سو ہوتا ہی بیہودہ گو مثل اوسکی
قول کی کہ وہ پرہیزگار ہی اور منصف ہے اور سوا اسکے اوس چیز سی جسکو ثابت نکر سکی تعریف کیا گیا ایک آدمی سامنی

رسول اللہ صلعم نے سو فرمایا وای تجھکو کاٹا تونے اپنے صاحب کی گردن کو یہہ کہا تین بار اگر ہو ضرور ایک تمہاری کو مدح اپنے بھائی
کی سو چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہون مین فلانے کو ایسا اور نہین پاک کرتا اللہ پر کسیکو حساب کرنیوالا اوسکا اللہ ہی اگر جانے کہتا
کہ تحقیق وہ ایسا ہے ہی جو تھی یہہ کہ خوش ہو ممدوح اوس سے اور اکثر ہوتا ہی ظالم سو گنہگار ہوتا ہی مدح کرنیوالا ساتھہ داخل کرنے
خوشی کی اوسکی دلمین فرمایا آنحضرت صلعم نے اللہ غصے ہوتا ہی جب تعریف کیا جاوے فاسق اور کہا حسن نے جو کوئی دعا دے فاسق
کو زندگی کی سو تحقیق خوش آیا اوسکو یہہ کہ نافرمانی کرے اللہ تعالے کی بس تحقیق کہ ظالم اور فاسق لائق اسکی ہین کہ برا
کہا جاوے لوگ نکو تاکہ نقصان پذیر ہو رغبت اونکی ظلم اور فسق مین اور لیکن ممدوح پر سو ایک ان دو آفتون مین سی یہہ کہ
پیدا ہوا اوسمین غرور اور تکبر اور یہہ دو تو ہلاک کرتے ہین اور اسی لئی فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کاٹا تونے اپنے صاحب کی گردن
کو دوسرے یہہ کہ خوش ہوگا اوس سی بس باز رہیگا عمل سی اور راضی ہوگا اپنی نفس سے ساتھہ مکر کی فرمایا آنحضرت صلعم نے
اگر جاوے کوئی آدمی طرف کسی آدمی کی ایک تیز چھری لیکر تو یہہ بہتر ہے اوسکی لئی اسبات سے کہ تعریف کرے اوسکی اوسکی مونہہ پر
لیکن جب محفوظ ہو تعریف ان آفتون سی مادح اور ممدوح ہین تو اوسکا ڈر نہین اور اکثر اچھا کہتے ہین اوسے فرمایا آنحضرت صلعم
نے اگر تولا جاوے ایمان ابوبکر کا ساتھہ ایمان جہان والون کے البتہ غالب آوے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے اگر مین مبعوث نہوتا تو مبعوث
ہوتا تو اے عمر اور تحقیق کہ تعریف کی آنحضرت صلعم نے اکثر اصحاب مین سے سب معلوم کرلیا کہ یہہ زیادہ کرے گی اونکی خوشی کو اور نہین
سبب ہوگی اونکی غرور کا **ف** ظالم فاسق کی تعریف درست نہین کہ اسمین دونو گنہگار ہوتے ہین مگر شرط مذکور یعنی جب
مادح اور ممدوح دونون آفات سی محفوظ ہون **فصل** حق علی الممدوح ان یبالغ فی خطر الخاتمة ودقایق
الرياء وآفات الاعمال ويتذكر ما يعرفه عن نفسه من القبائح الباطنة لاسيما في افكاره وخبث نفسه ما لو عرفه
المادح لكف عن المدح وينبغي ان يظهر كراهة المدح ويكره بالقلب واليه الاشارة بقوله صلى الله عليه وسلم
احثوا التراب في وجوه المداحين وقال بعضهم لما اثني عليه اللهم ان عبدك هذا تقرب الي بمقتك وانا اشهدك على مقته وقال علي
رضي الله عنه لما اثني عليه اللهم اغفر لي ما لا يعلمون ولا تواخذني بما يقولون واجعلني خيرا مما يظنون انك
تعلم وهم لا يعلمون حق ہے ممدوح پر یہہ کہ تامل کرے خاتمہ کی اندیشہ مین اور ریا کے باریکیون مین اور کامون کی آفتون
اور یاد کرے کہ جس چیز کو پہچانتا ہے اپنی نفس سے برائیون پوشیدہ سی خصوصا اپنی فکرون مین اور اپنی نفس کے باتون مین
کہ اگر جانے اوسکو مادح تو باز رہے تعریف کرنے سی اور لائق ہی کہ ظاہر کرے کراہت مدح کی اور مکروہ جانے جی سی اور
اسی کیطرف ہے اشارہ ساتھہ قول آنحضرت کی ڈالو خاک کو مونہہ مین تعریف کرنیوالون کی اور کہا بعض اونکی نے جب تعریف کی
اونکی اے میرے اللہ تحقیق یہہ بندہ تیرا نزدیک ہوا مجھہ سی ساتھہ اوسکی جس سی بیزار ہی تو اور مین گواہ کرتا ہون تجھکو اوسکی
بیزاری پر اور کہا علی نے جب تعریف کی اونکی اے اللہ میرے بخش مجھکو جو نہین جانتے اور مت پکڑ تا مجھکو ساتھہ اوسکی جو کہتے ہین
اور کر مجھکو بہتر اوس سی جسکا گمان کرتے ہین تو جانتا ہے اور وہ نہین جانتے **ف** اور اپنی تعریف آپ کرنا مذموم ہے
اور اللہ صاحب نے منع کیا فرمایا ولا تزكوا انفسكم لیکن اگر کوئی شخص پیشوا ہو اور اپنی تعریف اسلئے کرے کہ لوگ اوسکی پیروی
کرین تو روا ہے جیسے کہ آنحضرت نے فرمایا انا سيد ولد آدم ولا فخر یعنی مین ہون سید انبیا مجھکو فخر نہین فخر اوسپر کرتا ہون جسنی مجھکو
یہہ دیا یہہ اسلئے فرمایا کہ لوگ پیروی کرین اور کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے اجعلني على خزائن الارض اني حفيظ عليم

الاصل الثالث في الغضب اعلم ان الغضب شعلة نار اقتبست من نار الله الموقدة
التي تطلع على الافئدة ومن غلب ذلك عليه فقد نزع الى عرق الشيطان فانه مخلوق من النار وكسرة الغضب
من المهمات في الدين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب
وقال الغضب يفسد الايمان كما يفسد الصبر العسل وقال ما غضب احد الا اشفى على جهنم وقال له رجل يا رسول الله اي شيء
اشد فقال غضب الله فقال فما يبعدني عنه قال ان لا تغضب وقال رجل لرسول الله صلى الله عليه وسلم مرني بعمل
وقلل فقال عليه السلام لا تغضب ثم اعاد عليه مرارا وهو يقول لا تغضب وكيف لا تعظم آفة الغضب وهو يحمل في
الظاهر على الضرب والشتم واطلاق اللسان وفي الباطن على الحقد والحسد واضمار السوء والشماتة والعزم على
افشاء السر وهتك الستر والفرح بمصيبة المغضوب عليه والغم بمسرته وكل واحد من هذه الخبائث مهلكة جان کہ تحقیق غصہ
ایک شعلہ آگ کا ہی کہ چنا گیا ہی اللہ کی آگ سلگائی ہوئی سی وہ جو جہانک لیتی ہی دلوں پر جس کسی پر غالب آئی یہ ہو گیا مانند
شیطان کے پس وہ پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور توڑنا غصہ کے شدت کو ضروریات دین سی ہی فرمایا آنحضرت نے نہیں ہی توی پہلوان
قوی تو وہ ہی جو مالک ہو اپنی نفس کا نزدیک غصہ کے اور فرمایا کہ غصہ بگاڑ دیتا ہی ایمان کو جیسے بگاڑ دیتا ہی ایلوا شہد کو اور
فرمایا آنحضرت نے نہ غصہ کیا کسی نے مگر قریب ہوا جہنم سی اور کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون چیز بہت سخت ہی کہا اللہ کا
غضب کہا پھر کون چیز نجات دیگی مجھکو اللہ کے غضب سے کہا یہ کہ نہ غصہ کری تو پس پھر عرض کی اوسنی کئی بار اور وہ
کہتی تھی کہ نہ غصہ کر تو اور کیونکر نہ بڑی ہو آفت غصہ کی اور وہ برانگیختہ کرتی ہی ظاہر مین مار اور گالی اور زبان درازی
پر اور باطن مین کینہ اور حسد اور چھپانا بدی اور شماتت پر اور فاش کرنی بھید پر اور پھاڑنی پردہ پر اور خوشی پہنچا
مصیبت کی اوسکی جس پر غصہ کیا اور غم اوسکی خوشی سی اور ہر ایک ان بلاؤں میں سی ہلاک کرنے والی ہی

فصل

في علاج صفة الغضب بوظيفتين احديهما كسره بالرياضة ولسنا نعني بكسره اماطته فانه لا يزول اصلا ولا
ينبغي ان يزول بل ان زال وجب تحصيله لانه آلة القتال مع الكفار والمنع من المنكرات وكثير من الخيرات وهو
كالكلب للصياد انما رياضته في تاديبه حتى ينقاد للعقل والشرع فيهيج باشارة العقل والشرع ويسكن باشارتهما ولا يخالفهما
كما ينقاد الكلب للصياد وهذا ممكن بالمجاهدة وهو تعويد الحلم والاحتمال مع التعرض للمغضبات والثانية
ضبط الغضب عند الهيجان بالكظم ويعين عليه علم وعمل اما العلم فهو ان يعلم انه لا سبب لغضبه الا انه
انكر ان يجري الشيء على مراد الله تعالى لا على مراده وهذا غاية الجهل والآخر ان يعلم ان غضب الله عليه اعظم من غضبه
وان فضل الله عليه اكثر من فضله وكم عصاه وخالف امره فلم يغضب عليه وان خالف غيره فليس امره الزم على عبده
واهله ورفيقه من امر الله عليه واما العمل فهو ان يقول اعوذ بالله من الشيطان الرجيم اذ يعلم ان ذلك من الشيطان
فان لم يسكن فيجلس ان كان قائما ويضطجع ان كان قاعدا كذلك ورد الخبر فاختلاف الحال يؤثر في التسكين
فان لم يسكن فيتوضأ قال صلى الله عليه وسلم ان الشيطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا
غضب احدكم فليتوضأ وقال عليه الصلوة والسلام الا ان الغضب جمرة في قلب ابن آدم الا ترون الى

عینیه وانتفاخ اوداجه فمن وجد من ذلك شيئا فليلصق خده بالارض وهذا اشارة الى تمکين اعز
الاعضاء من اذل المواضع ليناول الكبر فانه السبب الاعظم فى الغضب ليعلم انه عبد ذليل فلا يليق به الكبر
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل ليدرك بالحلم درجة الصائم القائم وانه ليكتب جبارا وما يملك
الا اهل بيته وقال صلى الله عليه وسلم من كظم غيظا ولو شاء ان يمضيه امضاه ملأ الله قلبه يوم القيمة امنا و
ايمانا وقال ما من جرعة احب الى الله تعالى من جرعة غيظ يكظمها عبد وما كظمها عبد الا ملأ الله جوفه ايمانا

تجہکو لازم ہی غصہ کیوقت دو وظیفہ ایک توڑنا اوسکا ریاضت سے اور نہین مراد ہماری توڑنی سی کہو دینا اوسکا اسلئی کہ اوسکے اصل نہین جاتی اور نہ جاویگی بلکہ اگر جاتی رہی تو واجب ہے حاصل کرنا اوسکا اسلئی کہ وہ ہتیار لڑای کا ہی ساتہہ کافرون کی اور منع کرنیکا خلاف شرع سی اور بہت سی نیکیون کا اور وہ کتا ہی شکاری کا سوا اسکی نہین کہ ریاضت اوسکی دب دینی مین ہی یہانتک کہ مطیع ہو جاوی عقل کا اور شرع کا پس جوش ماری ساتہہ اشارہ عقل اور شرع کی اور ساکن ہو جاوی اونہین دونوکے اشارہ سی اور نہ مخالفت کری ان دونوکی جیسی مطیع ہوتا ہی کتا شکاری کا اور یہہ ہو سکتا ہی کوشش سی اور یہہ عادت ڈالنا ہی حلم اور بردباری کے باوجود تعرض کرنیکی ساتہہ مغضبات کی دوسرے روکنا غصہ کا وقت جوش کی ساتہہ فرو کہانی غصہ کی اور اسپر مدد کرتی ہین علم اور عمل لیکن علم سو یہہ جانی کہ نہین کوئی سبب اوسکی غصہ کی لئی مگر یہہ کہ اوسنی پسند نہ کیا جاری ہونا چیز کا موافق اللہ کی خواہش کی نہ اوسکی خواہش کی موافق اور یہہ بڑی نادانی ہی دوسری یہہ جانی کہ البتہ غصہ اللہ کا اوسپر بڑا ہی اسکی غصہ سی اور مہربانی اللہ کی بڑی ہی اسکی مہربانی سی اور کتنی بار نافرمانی کی اللہ کی اور مخالفت کی اوسکی حکم کی سو نہ غصہ کیا اسپر اور اگر مخالفت کری اوسکی اوسکا غیر سو نہین زیادہ لازم ہی مراد اسکا اوسکی بندی اور اہل اور رفیق پر اللہ کی حکم سی اوسپر اور لیکن عمل سو یہہ کہی کہ مین پناہ چاہتا ہون اللہ کی بدی سی شیطان راندی گئی کی اسلئی کہ جانتا ہے کہ یہہ غصہ شیطان کیطرف سی ہی پہر اگر ساکن نہو پس بیٹہہ جاوے اگر کہڑا ہو اور لیٹ جاوی اگر بیٹہا ہو ایسی ہی وارد ہوئے حدیثمین سو مختلف ہونا احوال کا اثر کرتا ہی تسکین مین پہر اگر تسکین نہو تو وضو کری فرمایا آنحضرت صلعم نی البتہ شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور نہین بجہائی جاتی آگ مگر پانی سی پس اگر غصہ کری ایک تم مین کا سو چاہئے کہ وضو کری اور فرمایا کہ البتہ غصہ ایک چنگاری ہے دلمین ابن آدم کی کیا تم نہین دیکہتی طرف سرخ ہو جانی دونو آنکہون اوسکیکی اور پہول جانی رگون گردن اوسکی کی سو جو کوئی پاوی اسمین سی کچہہ تو چاہی کہ چمٹا دیوی رخسارون کو زمین سی اور یہہ اشارہ ہی طرف جگہہ دینی نفیس عضا کی بدترین جگہون سی تاکہ ٹوٹ جائی غرور اسلئی کہ یہی بڑا سبب ہے غصہ مین اور تاکہ جانی کہ یہہ ایک بندہ ہے ذلیل پس نہین لائق اسکو غرور فرمایا آنحضرت صلعم نی تحقیق آدمی پالیتا ہی ساتہہ حلم کی درجہ نمازی اور روزہ دار کا اور وہ لکہا جاتا ہی متکبر اور وہ نہین مالک ہوتا مگر اپنی گہر والون کا اور فرمایا آنحضرت صلعم نی جسنی کہایا غصہ کو اور اگر چاہتا کہ جاری کری اوسکو تو جاری کرتا اوسکو بہر دیگا اللہ دل اوسکا دن قیامت کے امن اور ایمان سی اور فرمایا آنحضرت صلعم نی نہین کوئی گہونٹ بہت دوست طرف اللہ کی غصہ کی گہونٹ سی کہ پیوی اوسکو بندہ اور نہین پیتا اوسکو کوئی بندہ مگر بہر دیگا اللہ اوسکی پیٹ کو ایمان سی

ف ابن عباس سی آیہ ادفع بالتی ہی احسن کی تفسیر مین منقول ہی کہا وہ صبر ہی نزدیک غصہ کی اور معاف کرنا وقت برائی کے

پس جب کہ ٹلی لوگ ایسا بچا ینگا اوسکو الله آفات نفس اور حلق سی اور سب ہو جاینگی اوسکی دشمن کو بادہ دوست قرابتی ہین اور
حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی روکے اپنا غصہ روکیگا اوس سی اپنا عذاب اللہ دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کری اللہ
کیطرف قبول کرتا ہی اوسکی عذر کو **الاصل الرابع فی الحسد** اصل چوتھی بیان مین حسد کے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب وقال صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا ینجو منهن احد الظن والطیرة والحسد
وسأحدثکم بالمخرج من ذلک اذا ظننت فلا تحقق واذا تطیرت فامض واذا حسدت فلا تبغ وقال علیه السلام
دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة وقال زکریا علیه السلام قال الله تعالی الحاسد عدو
لنعمتی متسخط لقضائی غیر راض لقسمتی التی قسمت بین عبادی فرمایا آنحضرت نے حسد کھا جاتا ہی نیکیون کو
جیسی کھا جاتی ہی آگ لکڑی کو اور فرمایا تین چیزین ہین نہین نجات پاتا اونسی کوئی گمان ہی اور فال بد ہی اور حسد ہے
اور مین بتائی دیتا ہون تمکو اوس سی نکلنی کی راہ جب تو گمان کری تو مت ثابت کر اور جب تو فال بد لی تو اوسکا ذکر اور
جب تو حسد کری تو مت ڈھونڈ اور فرمایا آنحضرت نی آئی ہی طرف تمہاری بیماری اگلی امتون کی کہ وہ حسد ہی اور
دشمنی جڑ اوکھیڑنیوالی دین کی ہی اور کہا زکریا علیہ السلام نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی حسد کرنیوالا دشمن ہے میری نعمت کا ناراض
ہی میری حکم سی راضی نہین میری قسمت سے جو کی بانٹی اپنی بندونکو درمیان اعلم ان الحسد حرام وهو ان تحب زوال
النعمة من غیرک وتحب نزول مصیبته ولا یحرم المنافسة وهی ان تغبط وتشتهی لنفسک مثله ولا تحب زوال
منه ویجوز ان تحب زوال النعمة ممن یستعین بها علی الظلم والمعصیة لانک لا ترید زوال النعمة وانما ترید زوال
الظلم بعلامته انه لو ترک الظلم والمعصیة لم تحب زوال نعمته وسبب الحسد اما الکبر واما العداوة واما خبث
النفس اذ یبخل بنعمة الله تعالی علی غیره من غیر غرض له فیه اور جان کہ تحقیق حسد حرام ہے اور وہ یہہ ہے کہ دوست رکھی تو زوال
نعمت کو اپنی غیر سی یا دوست رکھی تو نازل ہونا کسی مصیبت کو ساتھ اوسکی اور حرام نہین منافسہ یعنی یہہ کہ حسد کری تو اور خواہش
کری تو اپنی نفس کی لئی مثل اوسکی اور نہ دوست رکھی تو اوسکی زوال کو اوس سی اور جائز ہی یہہ کہ دوست رکھی تو زوال
نعمت کو اوس شخص سی جو مدد چاہتا ہے نعمت سی ظلم اور گناہ پر اسلئی کہ تو نہین ارادہ کرتا زوال نعمت کا اور سوا اسکی نہین
کہ ارادہ کرتا ہی تو زوال ظلم کا اور پہچان اسکی یہہ ہی کہ اگر وہ چھوڑ دی ظلم اور گناہ کو تو نہ دوست رکھی تو زوال اوسکی نعمت
کا اور سبب حسد کا یا غرور ہی یا دشمنی ہی یا خبث نفس ہی اسلئی کہ بخل کرتا ہی ساتھ نعمت اللہ کی اپنی غیر پر بغیر کسی غرض کے جو اوسکو
اوسکی ساتھ ہو **فصل** اعلم ان الحسد من الامراض العظیمة للقلب ومرض القلب لا یداوی الا بمعجون العلم
والعمل فاما العلاج العلمی فهو ان یعلم ان حسده یضره ولا یضر محسوده وینفعه اما انما یضره فهو ان
یبطل حسناته ویعرضه لسخط الله تعالی اذ یسخط قضاء الله ویشح بنعمته التی وسعها من خزائنه علی عباده فهذا
ضرره فی دینه اما ضرره فی دنیاه فانه لا یزال فی غم دائم وهم لازم وذلک مراد عدوه منه فان اهم
اغراض المحسود واکمل النعمة علیه حزن الحاسد فقد کان یرید المحنة لعدوه فحصلت له والحسود
قط لا یخلو عن الغم والمحنة اذ لا یزال عدائه او واحد منهم فی نعمة واما انه ینتفع عدوه ولا یضره فان النعمة
لا تزول بحسده وانما یضاعف حسناته اذ ینقل الیه حسنات الحاسد لا سیما اذا طول اللسان فیه فانه مظلوم

من

من الحاسد فقد طلب الحاسد زوال نعمة الدنيا منه فاضاف اليه نعمة الاخرة وحصل لنفسه مع عذاب الدنيا عذاب الاخرة فهو كمن رمى عدوه ليجرح فلم يصب عدوه وعاد الى عينه فاعماها وزاد عليه شماتة عدوه ابليس به فانه فاته النعمة وفاته الرضا بالنعمة ولو رضي به لكان له فيه ثواب لاسيما اذا حسد على العالم والورع فان يحب العالم والورع يعظم ثوابه واما العمل فهو ان يحكم الحسد فكلما يتقاضاه من قول وفعل فيخالفه ويعمل بنقيضه فيثني على المحسود ويظهر الفرح بنعمته ويتواضع له وبذلك يعود المحسود صديقا له ويزايله الحسد ويتخلص من اثمه والمه فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم جان کہ حسد بری بیماریوں سی ہی دل کی لئی اور دل کے بیماری نہیں دوا کیجاتی مگر ساتھہ معجون علم اور عمل کی لیکن علاج علمی سو یہہ جانی کہ اوسکا حسد اوسیکو ضرر کرتا ہی اور ضرر نہیں پہنچتا محسود کو بلکہ اوسی نفع دیتا ہی لیکن وہ جو ضرر ہوتا ہی سو یہہ ہی کہ باطل ہو جاتین ہین نیکیان اوسکی اور اوسکو عوض کرتا ہی بعد کی غصہ کی لیئی سلئی کہ غصہ کرتا ہی حکم اللہ کی سی اور بخل کرتا ہی ساتھہ اوسکی نعمت کے جسکو کشادہ کیا اوسنی اپنی خزانی سی اپنی بندو نپر یہہ ہی ضرر اوسکا اسکی دین مین اور لیکن ضرر اوسکا اسکی دنیا مین یہہ ہی کہ وہ ہمیشہ رہتا ہی غم دائم اور اندوہ نہانی مین اور یہہ اسکی دشمن کی مراد ہی اس سی پس تحقیق بہت ضروری غرض محسود کی اور کہانا نعمت کا اوسپر غم حاسد کا ہی سو تحقیق تہا وہ ارادہ کرتا محنت کا اپنی دشمن کی لیئی پس حاصل ہوگی اوسکی لیئی اور حسود نہیں جاتے ہوتا غم اور محنت سی کبھی اسلئی کہ ہمیشہ دشمن اوسکی یا ایک اویکن کا ہوتا ہی نعمت مین اور لیکن یہہ بات کہ حسد نفع دیتا ہی اوسکی دشمن کو اور نہیں ضرر کرتا اوسکو یون ہی کہ تحقیق نعمت نہیں جاتی رہتی اسکی حسد کرنیسی اور اور سوا اسکی نہیں کہ دوچند ہوتی ہین نیکیان اوسکی اسلئی کہ نقل کیجاتی ہین اوسکیطرف نیکیین حاسد کے خصوصا جبکہ دراز ہووی زبان اوسکی حقمین سو وہ مظلوم ہی حاسد کا پس تحقیق طلب کیا حاسد نی زوال نعمت دنیا کا اوس سے سو زیادہ کردیا اوسکیطرف نعمت آخرت کو اور حاصل کیا اپنی جی کی لیئی ساتھہ عذاب دنیا کی عذاب آخرت کا پس یہہ مثل اوس شخص کے ہی جسنی پہینکا اپنی دشمن پر ایک پتھر سو نہ پہنچا اوسکی دشمن تک اور پہرا اسکی آنکھہ کیطرف سو اندھا کردیا اوسکو اور زیادہ کیا اوسپر خوش ہونا اپنی دشمن کا جو ابلیس ہے ساتھہ اوسکی سو اوس سی فوت ہوگئی نعمت اور فوت ہوگئی رضا ساتھہ نعمت کے اور اگر راضی ہوتا ساتھہ اوسکی تو ہوتا اوسکو اوسمین ثواب خصوصا جب حسد کری عالم اور پرہیزگار پر پس تحقیق دوست رکھنی والا عالم اور پرہیزگار کا بڑا ہوتا ہی ثواب اوسکا اور لیکن عمل سو یہہ ہی کہ حکم کری حسد مین جسوقت کہ متقاضی ہو اوسکو کسی قول اور فعل ہی پس مخالفت کری اوسکی اور عمل کری اوسکی خلاف پس تعریف کری محسود کی اور ظاہر کری خوشی کو ساتھہ نعمت اوسکی کی اور فروتنی کری اوسکی لیئی اور اس تدبیر سی ہوجاتا ہی محسود دوست اوسکا اور جاتا رہتا ہی اوس سی حسد اور رہائی پاتا ہی اوسکی گناہ اور رنج سی پہر جو تو دیکہی تو جسمین تجہمین دشمنی تہی جیسی دوست ہی اہی نانی والا **ف** برابر نہین نیکی برائی کی نہ برائی برابر نیکی کی کہ کوئی برا معاملہ کری تو اوسکی مقابل کر جو اوس سی بہتر ہو اس کرنی سی دشمن ہوجاتی ہین جیسی دوست اگرچہ دلمین نہو

فصل لعل نفسك لا تطاوعك على التسوية بين عدوك وصديقك بل تكره مساءة الصديق دون العدو وتحب نعمة الصديق دون العدو ولست مكلفا بما لا يطيق فان لم تقدر على ذلك فتخلص من الاثم بامرين احدهما ان لا تظهر الحسد بلسانك وجوارحك واعمالك الاختيارية

لمخالف موجبها الثاني ان تكره من نفسك حبها زوال نعم الله عن عباده فاذا عرفت الكراهية
لباعث الدين بحب زوال نعمة الله الذي اقتضاه الطبع اندفع عنك الاثم وليس عليك تغيير الطبع فان ذلك
لا تقدر عليه في اكثر الاحوال علامة الكراهية ان تكون بحيث لو قدرت على ازالة النعمة لم تقدم على الازالة مع
حبك لها ولو قدرت على معونته في دوام نعمته او في زيادتها فعلت مع كراهتك لذلك فاذا كنت كذلك
فلا اثم عليك فيما يتقاضاه طبعك فان الطبع انما يصير مغمورا في حق المستهترين بالله الذي انقطع نظرهم عن
الدنيا وعن الخلق بل علم ان المنعم عليه ان كان في النار فما ينفع هذه النعمة وان كان في الجنة فاي نسبة
لهذه النعمة الى الجنة بل يرى كل الخلق عباد الله فيحبهم لانهم عباد محبوبه ويحب ان يظهر اثر محبوبه على عباده
وهذه حالة نادرة لا تدخل تحت التكليف شاید ترا نفس اطاعت کری تیری برابر بر درمیان تیری دشمن اور تیری
دوست کی بلکہ مکروہ جانتا ہی تو برائی دوست کی نہ دشمن کے اور چاہتا ہے نعمت دوست کی نہ دشمن کے اور تو تکلیف نہین
دیا گیا ہے اسکی طاقت نہین سو اگر ہو قدرت تجکو اسپر پس بچا ہو گناہ سی دو طرح پر ایک یہہ کہ نہ ظاہر کری تو حسد کو اپنی زبان اور ہاتہہ
پاوں وغیرہ اور اپنی اعمال اختیاری سے بلکہ مخالفت کری تو اوسکی باعث کے دوسرے یہہ کہ مکروہ جانی تو اپنی جی سی دوست رکھنا اوسکا
زوال بندہ کی نعمت کا اوسکی ہند وستی پس جب کریگا تو کراہت کو سبب دین کی سبب محبت زوال النعمت کی جسکو طبیعت اقتضا
کرتی ہی دور ہو جاویگا تجہسی گناہ اور نہین لازم تجہکو بدلنا طبیعت کا بس نہین قدرت تجہکو اوسپر اکثر احوال مین اور پہچان
کراہت کی یہہ ہی کہ ہو تو اسطرح پر کہ اگر قدرت پاوی تو اوسکی نعمت کے زائل کرنی پر پیش قدمی کری تو زوال پر باوجود محبت تیری
کی واسطی زوال کے اور اگر قدرت پاوی تو اوسکی مدد کری پر ہمیشہ رہنی مین اوسکی نعمت کے یا اوسکی زیادتی مین تو کری تو
باوجود تیری کراہت کے اسکی لیے پس جب تو ہوگا ایسا سو نہین گناہ تجہپر اوس مین جسکا اقتضا کرتی ہی طبیعت پس تحقیق سوا
اسکی نہین کہ طبیعت ہو جاتی ہی مغلوب حق مین اوسکی جو مستغرق ہی ساتہہ اللہ کی قطع کر لیا اپنی نظر کو دنیا اور خلق
بلکہ جانی کہ اگر منعم علیہ یعنی جسکو نعمت ملی ہی اگر ہووی آگ مین پس کیا فائدہ اس نعمت کا اور اگر ہو بہشت مین پس کونسی
نسبت ہے اس نعمت کو بہشت سی بلکہ دیکھی سب خلق کو بندی اللہ کی سو دوست رکہی اونکو اسلیے کہ وہ بندی ہین اوسکی معشوق
کی اور دوست رکہی کہ ظاہر ہو اثر اوسکی معشوق کا اوسکی بندون پر اور یہہ حالت نادر ہی نہین داخل نیچی تکلیف کے ف یعنی
اسکو کوئی مکلف نہین **الاصل الخامس في البخل وحب المال** اصل پانچوین بیان مین بخل کے اور محبت مال کے واعلم ان البخل
من المهلكات العظيمة قال الله تعالى ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون وقال ولا يحسبن الذين يبخلون
بما آتاهم الله من فضله الآية وقال الذين يبخلون ويامرون الناس بالبخل الآية وقال النبي صلى الله عليه وسلم اياكم والبخل
فانه اهلك من كان قبلكم وقال صلى الله عليه وسلم السخاء شجرة تنبت في
الجنة فلا يلج الجنة الا سخي والبخل شجرة تنبت في النار فلا يلج النار الا بخيل وقال ثلث مهلكات شح مطاع
الحديث وقال شر ما في الرجل شح هالع وجبن خالع وقال صلى الله عليه وسلم ان الله يبغض البخيل في حيوته والسخي عند
موته وقال عليه السلام السخي الجهول احب الى الله تعالى من العابد البخيل وقال عليه السلام لا يجتمع في مومن البخل وسوء الخلق
جان کہ بخل بڑی ہلاک کرنیوالی چیزونسی ہی فرمایا اللہ تعالی نی جو بچایا گیا اپنی جی کی لالچ سی تو وہی لوگ ہین مراد پانی والے

اور فرمایا اللہ صاحب نے اور نہ سمجہین جو لوگ بخل کرتی ہین ایک چیز کہ اللہ نے اونکو دی ہی اپنی فضل سی کہ یہہ بہتر ہی اونکی حق
مین بلکہ یہہ بری ہی اونکی لیئی طوق پڑیگی کا اونکی جسپر بخل کیا تہا دن قیامت کی اور فرمایا اللہ صاحب نے وہ جو بخل کرتی ہین
اور سکہاتی ہین لوگون کو بخل فرمایا آنحضرت نے بچاؤ تم اپنی آپکو بخل سی سو اوسنی ہلاک کیا اونکو جو پہلی تم سی تہی اور فرمایا
سخاوت ایک درخت ہی اوگتا ہی جنت مین سو نہین گرسی کہ جنت مین مگر سخی اور بخل ایک درخت ہی اوگتا ہی آگ مین سو نہ جایگا آگ
مین مگر بخیل اور فرمایا تین چیزین ہلاک کرنیوالی ہین ایک بخل جسکی اطاعت کیا گیا اور ایک خواہش نفسانی جسکی پیروی کی گئی اور خوش
ہونا آدمی کا ساتہہ اپنی نفس کے اور یہہ خصلت بہت بری ہی اور فرمایا بہت بری خصلت جو آدمی مین ہے ایک بخل ہے جزع اور فزع
کرنیوالا اور نامردی ہے سخت اور دشمن رکہتے ہین بخیل کو اوسکی زندگی مین اور سخی کو وقت اوسکی موت کے اور فرمایا آنحضرت نے سخی جاہل
دوست ہی طرف اللہ کی اوس عابد سی جو بخیل ہو اور فرمایا آنحضرت نے نہین جمع ہوتین مسلمان مین دو خصلتین بخل اور بدخلقی

فصل اعلم ان اصل البخل حب المال وهو مذموم اذ من لا مال له لا يظهر بخله لكنه يظهر حبه للمال ورب رجل
سخي لكنه يحب المال ليستخي به فيذكر بالسخاء فذلك ايضا مذموم لان حب المال يلهي عن ذكر الله ويصرف
وجه القلب الى الدنيا ويحكم علاقته فيها حتى يثقل عليه الموت الذي فيه لقاء الله قال الله تعالى لا تلهكم اموالكم
ولا اولادكم عن ذكر الله وقال انما اموالكم واولادكم فتنة وقال تعالى الهكم التكاثر وقال صلى الله عليه وسلم
لا تتخذوا الضيعة فتحبوا الدنيا وقيل له اي امتك شر قال الاغنياء وقال عليه السلام من اخذ من الدنيا فوق ما يكفيه
فقد اخذ حتفه وهو لا يشعر وقال رجل يا رسول الله لي لا احب الموت فقال هل لك مال فقال نعم قال قدم مالك
فان قلب الرجل مع ماله ان قدمه احب ان يلحقه وان اخره احب ان يتخلف وقال اذا مات العبد قالت الملائكة
ما قدم وقال الناس ما خلف وقال تعس عبد الدينار تعس عبد الدرهم تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش
جان کہ اصل بخل کی محبت مال کی ہی اور وہ بری ہی اسلئی کہ جسکی پاس مال نہین نہین ظاہر ہوتا اوسکا بخل لیکن وہ ظاہر کرتا ہی اپنی محبت
مال کی لیئی اور بہت سی آدمی سخی دوست رکہتے ہین مال کو تاکہ سخاوت کرین سو ذکر کئی جائین ساتہہ سخاوت کے سو یہہ بھی بد ہی
اسلئی کہ محبت مال کی غافل کر دیتی ہی اللہ کی یاد سی اور پہیر دیتی ہی مونہہ دل کا طرف دنیا کی اور مضبوط کر دیتی ہی اوسکی
علاقہ دنیا مین یہانتک کہ دشوار ہوتی ہی اوسپر موت جسمین دیدار ہی اللہ کا فرمایا اللہ صاحب نے نہ غافل کرین تمکو تمہاری مال اور
اولاد اللہ کی یاد سے اور فرمایا سوا اسکی نہین کہ تمہاری مال اور اولاد فتنہ ہین اور فرمایا غفلت مین رکہا تمکو بہتایت کی حرص نے
فرمایا آنحضرت نے مت پکڑو تم کہیتی باغ پس دوست رکہو تم دنیا کو اور کہا گیا آنحضرت سی کون امت آپکی بد ہی فرمایا تونگر اور فرمایا
آنحضرت نے جسنے لیے دنیا زیادہ حاجت سی سو لی اوسنے موت اپنی اور وہ نہین جانتا اور کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ مین نہین
دوست رکہتا موت کو سو فرمایا کیا ہی پاس تیری کچہہ مال بولا ہان فرمایا آگی بہیج مال اپنا سو تحقیق دل آدمی کا اوسکی مال کے
ساتہہ ہوتا ہی اگر آگی بہیجی اوسی دوست رکہیگا یہہ کہ ملی اوس سی اور اگر پیچہی چہوڑا اوسی دوست رکہیگا یہہ کہ پیچہی رہی اور
فرمایا جب مر جاتا ہی بندہ کہتی ہین فرشتی کیا آگی بہیجا اسنی اور کہتی ہین لوگ کیا چہوڑا فرمایا ہلاک ہو بندہ دینار کا اور بندہ
درہم کا ہلاک ہووی اور سرنگون ہووی اور جب کانٹا چبہی پس نہ نکالا جاوی

فصل اعلم ان المال ليس بمذموم
من كل الوجوه فقد قال صلى الله عليه وسلم نعم المال الصالح للرجل الصالح وقال الدنيا مزرعة الاخرة فليعف

يكن به مذموما مطلقا والعبد مسافر الى الله تعالى والدنيا منزل من منازل سفره وبدنه مركبه ولا يمكنه
السفر الى الله تعالى الا به ولا يبقى البدن الا بمطعم وملبس ولا وصول اليهما الا بالمال فمن تمكن من نفسه فائدة
المال واعلم انه آلة علف الدابة لسلوك الطريق ولم يعرج اليه ولم يأخذ منه الا قدر الزاد فان اقتصر على ذلك نال
سعادته كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها ان اردت اللحاق بي فاقنعي من الدنيا بزاد
الراكب ولا تخلعي قميصا حتى ترقعيه وقال صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل قوت آل محمد كفافا وان زاد على قدر الكفاية
هلك كما قال صلى الله عليه وسلم من اخذ من الدنيا فوق ما يكفيه اخذ حتفه وهو لا يشعر وكذا المسافر اذا اخذ ما يزيد
على زاد الطريق مات تحت ثقله ولم يبلغ مقصد سفره والزيادة على الكفاية تهلك من ثلثة اوجه احدها ان
يدعو الى المعاصي فانه يتمكن منها ومن العصمة ان لا تقدر وفتنة السراء اعظم من فتنة الضراء والصبر مع القدرة
اشد الثاني ان يدعو الى التنعم بالمباحات وهو اقل الدرجات فينبت على التنعم جسده ولا يمكنه الصبر عنه وذلك
لا يمكن ان يستديمه الا بالاستعانة بالخلق والالتجاء الى الظلمة وذلك يدعو الى النفاق والكذب والرياء والعداوة
والبغضاء وينشعب منه جملة المهلكات ولذلك قال صلى الله عليه وسلم حب الدنيا راس كل خطيئة الثالث انه يلهي
عن ذكر الله الذي هو اساس السعادة الاخروية اذ يزدحم على القلب خصومة الفلاحين ومحاسبة الشركاء
والتفكر في تدبير الحذر منهم وتدبير استنماء المال وكيفية تحصيله اولا وحفظه ثانيا واخراجه ثالثا وكل ذلك
مما يسود القلب ويزيل صفاءه ويلهي عن الذكر كما قال الله تعالى الهاكم التكاثر الى آخر السورة اور جان کہ تحقیق
مال نہیں ہی مذموم ہر وجہ سی سو فرمایا آنحضرت نی کیا خوب ہے مال اچہا مرد نیکبخت کے لئی اور فرمایا کہ دنیا کہیتی ہی آخرت
کی پس کیونکر ہوگا مذموم مطلقا اور بندہ مسافر ہے اللہ کیطرف اور دنیا ایک منزل ہی منزلون سفر اوسکی سی اور اوسکا بدن اوسکی
سواری ہی اور نہیں ہو سکتا سفر اللہ کیطرف مگر ساتہہ سواری کے اور نہیں باقی رہتا بدن مگر کہانی پہننی سی اور نہیں پہنچنا
طرف کہانی پہننی کے مگر ساتہہ مال کی لیکن جو سمجہی فائدہ مال کا اور جانی کہ تحقیق وہ ہتیار ہی چارہ جانور کا راہ چلنی
کی لئی نہ چلی وس راہ اور نہ لی وس سی مگر بقدر توشہ کی پہر اگر کفایت کے اسقدر پر تو سعید ہوگا اوس سی جیساکہ فرمایا آنحضرت
نی عائشہ سی اگر تو چاہتی ہی لحاق ساتہہ میری کے قناعت کر دنیا سی ساتہہ توشہ سوار کی یعنی اندک پر اور نہ اوتار کوئی کرتا
یہانتک کہ پیوند لگا اوسمین اور فرمایا آنحضرت نی یا الہی رزق اولاد محمد کا بقدر کفایت کے یعنی جس سی سوال نہی باز رہی
اور اگر زیادہ کیا قدر کفایت سے ہلاک ہو جیساکہ فرمایا آنحضرت نے جو کوئی لی دنیا سی زیادہ حاجت سے لی موت اپنی اور وہ نہیں جانتا
اور ایسے مسافر جب لیوے زیادہ توشہ راہ سی مر جاتا نیچی اپنی گرانی کی اور نہیں پہنچیگا اپنی سفر کی مقصد کو اور زیادتی کفایت کے
ہلاک کرتی ہی تین طرح سی ایک یہہ کہ بلاتی ہی گناہوں کی طرف اسلئی کہ گناہ ہو سکتا ہی سبب اوسکے اور بچاؤ سی ہی کہ نہ قادر
ہو تو اور فتنہ خوشی کا بڑا ہی تنگی کے فتنہ سی اور صبر باوجود قدرت کے دشوار ہی دوسری یہہ کہ بلاتی ہی طرف چین کے ساتہہ
مباحات کی اور یہہ بہت کمتر درجہ ہی پس تن رہتا ہی چین سی جسم اوسکا اور چین ممکن ہوتا اوسکو صبر اوس سے اور نہیں ممکن ہمیشگی
اوسکی مگر ساتہہ مدد چاہنے کی خلق سی اور التجا کی ظالموں سی اور یہہ بلاتی ہی طرف نفاق اور جہوٹ اور ریا اور دشمنی اور
بغض کے اور نکلتی ہیں اس سی سب ہلاک کرنیوالی چیزیں اسی لئی فرمایا آنحضرت نی محبت دنیا کی سر ہی ہر خطا کا

تیسری یہہ کہ وہ غافل کرتی ہی اسکی یاد سی جو بنیاد ہی نیکبختی آخرت کی اسلئی کہ ہجوم کرتی ہی دلپر خصومت کہیتی والونکی
اور حساب شریکونکا اور فکر کرنا ہوتا ہی اوسی بچنی کی تدبیر مین اور تدبیر جمع کرنی مال کی او کیفیت اوسکی حاصل کرنی کی
پہلی بار اوسپر نگاہ رکہنا اوسکا دوسری بار اور نکالنا اوسکا تیسری بار اور یہہ سب اوس چیز سی ہی جو سیاہ کرتی ہی دلکو اور زائل
کرتی ہی اوسکی صفائی کو اور غافل کرتی ہی اللہ کی یاد سی جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نی غفلت مین رکہا تمکو بہتایت کی حرص
نی جب تک جا دیکہیں قبرین کوئی نہین آگی جان لوگی پہر بہی کوئی نہین آگی جان لوگی کوئی نہین اگر جانو یقین کر جاننا
بیشک تمکو دیکہنا دوزخ پہر دیکہنا یقین کی آنکہہ سی پہر پوچہین تمسی اوسدن آرام کی حقیقت **فصل** لعلک تشتہی
ان تعرف مقدار الکفایۃ فتقول ما من عبد الا ویدعی ان ما فی یدہ دون مقدار کفایتہ فاعلم ان الضرورۃ
انما تدعو الی المطعم والملبس فقط فان ترکت التجمل فی الملبس فیکفیک فی السنۃ دینار ان لشتائک وصیفک
فتجربہ ثوبا خشنا یدفع عنک الحر والبرد وان ترکت التنعم فی مطعمک والشبع من الطعام فی جمیع احوالک فیکفیک
فی کل یوم مد فیکون فی السنۃ خمسمائۃ رطل ویکفیک لادامک ان لم تتوسع فیہ واقتصرت علی القلیل منہ
فی بعض الاوقات ثلثۃ دنانیر علی التقریب فی السنۃ عند رخاء الاسعار فاذا مبلغ کفایتک خمسۃ دنانیر وخمسمائۃ
رطل وھو القدر الذی نقدرہ اذا فرضنا نفقۃ الفریۃ فان کنت معیلا فخذ لکل واحد منھم مثل ذلک
فان کنت کسوبا وکسبت فی الیوم ما یکفیک لیومک فانصرف واشتغل بالعبادۃ فان طلبت الزیادۃ صرت
من اھل الدنیا وان لم تکن کسوبا وکنت مشغولا بالعلم والعبادۃ واقتنیت ضیعۃ یدخل منھا ھذا القدر دائما
فارجو ان لا تصیر بذلک من اھل الدنیا لاسیما فی ھذہ الاعصار وقد تغیرت القلوب واستولی علیھا الشح وانصرفت الھمم
عن تفقد ذوی الحاجات فاقتناء ھذا اولی من السؤال وھذا بشرط ان یکون بودک ان تتخلص من التعرض للجوع
والبرد لتطرح الضیعۃ وتترکھا فلا تکون کارھا للموت ولا محبا للضیعۃ بل یکون الضیعۃ وھی مدخل طعامک کالخلاء
الذی ھو موضع فراغک وانما تریدہ للضرورۃ وبودک لو تخلصت منہ فبھذا تخرج عن النھی فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تتخذوا الضیعۃ فتحبوا الدنیا فانک اذا قصدت الفراغۃ للاستعانۃ علی الدین کنت متزودا مسافرا لا معرجا
علی الضیعۃ وربما یحتمل بعض الاشخاص القناعۃ بالقدر الذی ذکرت لا بشدۃ ومشقۃ ولا حرج فی الدین فاری
الی الضعف من ھذا القدر لا یصیرہ من ابناء الدنیا ولا یخرج عن حزب ابناء الاخرۃ والمسافرین الی اللہ ما دام
یقصد بذلک رفع الالم الشاغل عن الذکر والعبادۃ دون التلذذ والتنعم فی الدنیا ثم ما فضل من الطعام
صرفہ الی اللباس والادام ولا یبقی بعد ھذہ الرخصۃ داعیۃ الی الزیادۃ الا بالتنعم والتصدق او الاستظھار
لواصابۃ المال فۃ اما التنعم فاعراض عن ذکر اللہ تعالی واشتغال بالدنیا واما التصدق فترک المال افضل منہ
قال عیسی علیہ السلام یا طالب الدنیا لتبر بھا ترکک لھا ابر واما الاستظھار الی الخوف آفۃ فذلک لا مرد لہ وھو سوء
الظن ولا آخر لہ بل ینبغی ان یدفع ذلک بحسن الظن بتدبیر اللہ وھو انہ ان یتصور ان تصیب المال آفۃ من حیث لا تتوقع
فتصور ان ینفتح للرزق ایضا باب لا یحتسب ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب وان فرض علی
البدن وخلافہ فلا ینبغی ان یعتقد ان سلامتہ طول عمرہ عن البلاء محتوم بل البلاء ھو الذی یصفی القلب

ویریه ویخلصه من الجنات کلها ولذلک کان مرکلا بالانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل فاکل علی نصیبا
سبحانه وتعالی اولاً انه لا یصیبک الا ما فیه خیرک وخیارتک فان مدبر الملک والملکوت اعلم بمصالحک
شاید کہ تجھکو خواہش ہو کہ پہچانی تو مقدار کفایت کا اور کہی تو کہ نہین کوئی مالدار مگر وہ دعوا کرتا ہی کہ جو اوسکی ہاتھہ مین ہی
کم ہی مقدار کفایت وسکی سی سو جان کہ تحقیق ضرورت سوا اسکی نہین کہ باقی ہی کہانی اور پہننی کیطرف پس اگر چہوڑ دی
تو زینت پہننی مین سو کفایت ہین تجہکو سال مین دو دینار تیری جاڑی اور گرمی کی لئی سو مول لی اوس سی ایک کپڑا
موٹا سخت جو دور کری تجہہ سی گرمی جاڑا اور اگر چہوڑ دی تو چین کرنا کہانی مین اور سیر کی لئی سی اپنی سب حوالون مین
سو کفایت ہی تجہکو ہر دن مین ایک مد پس ہوگا سال مین پانچ سو رطل اور کافی ہوگا تیری سالن کی لئی اگر نہ کشادگی
کری تو اوسمین اور اکتفا کری تو تہوڑی پر اوس سی بعض وقت مین تین دینار تخمینا سال مین وقت ارزانی بہاو کی پس
نہایت کفایت تیری پانچ دینار اور پانچ سو رطل ہین اور یہہ اسقدر ہین کہ قدرت رکہتی ہین ہم اوسکی جسوقت کہ فرض کرین جسم
تنہا کا پس اگر ہو عیال والا سو لی ہر ایک کے لئی اوتنی مثل اسکی پہر اگر ہو تو کسب کرنیوالا اور کسب کری تو ہر دن مین
اوسقدر کہ کافی ہو تیری دن کی لئی سو بہتر یعنی کسب سے اور مشغول ہو بندگی مین پس اگر طلب کریگا تو زیادہ ہوگا دنیادار
اور اگر نہین ہی تو کسب کرنیوالا اور ہی تو مشغول علم اور عبادت مین اور جمع کیا تو نی ایسی سرمایہ کو کہ حاصل ہوتا ہی اوس سی
اسقدر ہمیشہ سو مجھکو امید ہے کہ نہین ہوگا تو اوس سی دنیا والون مین سی خصوصاً اس روزگار مین اور تحقیق کہ بدل گئی
دل اور غالب آیا اونپر بخل اور پہر گئین ہمتین مہربانی کرنی سی حاجت والون پر پس حاصل کرنا اسکا بہتر ہی سوال سی اور
یہہ اس شرط سی کہ ہو دی تو چاہنی الارذال کا تعرض ہی بہوک اور ستر کی تا کہ ڈالدی تو سرمایہ کو اور چہوڑ دی
اوسکو سو نہو گا تو مکروہ جاننیوالا موت کا اور نہ دوست سرمایہ کا بلکہ ہوگی پونجی جو محل تیری کہانی کا مانند پاخانہ کی
جو جگہہ ہی تیری فارغ ہونیکی اور تو نہین ارادہ کرتا اوسکا مگر ضرورت سے اور چاہتا ہی رہائی اوس سی پس اسکر نکلیگا تو
منع سی جو قول مین آنحضرت کی ہی مت لو تم کہیتی باغ سو دوست رکہو تم دنیا کو پس تحقیق تو جسوقت قصد کریگا فراغت
کا واسطی مدد چاہنی کی دین پر ہوگا تو تو شہ لینی والا مسافر نہ اختیار کرنیوالا کہیتی باغ کا اور اگر نہین کر سکتی بعضی شخص
قناعت اوسقدر پر جو ذکر کیا ہمنی مگر ساتھہ سختی اور تکلیف کے اور نہین ہی تنگی دین مین سو مین گمان کرتا ہون وسکو
کہ ضعیف ہو جانی سی اسقدر سے نہین ہوتا دنیا والون سی اور نہین نکلتا گروہ سی آخرت والون کی اور مسافرون ایکطرف
جب تک کہ ارادہ کرتا ہی ساتہہ اسکی اور چہوٹ جانی غم کا جو باندہ کہتا ہی ذکر اور عبادت سی نہ لذت اور چین سی دنیا مین پہر جوڑنا
ہو کہانی سی خرچ کری اور کپڑی اور سالن مین اور نہین باقی رہیگی بعد اس حسرت کے خواہش زیادتی کی مگر ساتہہ چین
کی اور تصدق کی اور مددگاری کی اگر پہونچی مال کو کچہہ آفت لیکن چین سو منہہ پہیرنا ہی اللہ کی یاد سی اور مشغول ہونا
ہی ساتہہ دنیا کی اور لیکن تصدق سو چہوڑنا مال کا بہتر ہی اوس سی کہا عیسی علیہ السلام نی ای طلب کرنیوالی دنیا کی نیک
ہی تیرا ترک کرنا دنیا کو نیکی کرنیکی کرو اور لیکن مددگاری چاہنا خوف سی آفت کی پس اسکا کوئی پہیرنی والا نہین اور
یہہ بدگمانی ہی اور نہین ہی اسکی لئی آخر بلکہ لائق یون ہی کہ دفع کری اسکو ساتہہ نیک گمان کی اللہ کی تدبیر سی اور وہ یہہ
کہ خیال کری کہ اگر پہونچی مال کو کچہہ آفت جہان سی گمان نہو سو خیال کری کہ کہلیگا رزق کی لئی بہی دروازہ

کہ جسکا خیال نہو اور جو ڈرتا ہی اللہ سی کر دیتا ہی اللہ اوسکی لئی گذران جہان سی خیال بہی نہو اور اگرچہ فرض کیا جاے
نادراً خلاف اوسکی سو نہین لائق کہ اعتقاد کری یہہ کہ سلامتی اوسکی تمام عمر بلا سی واجب ہی بلکہ بلا وہی ہی جو زنگ چہوڑاتی
ہی دل سی اور پاک کرتی ہی اوسکو اور رہائی بخشتی ہی اوسکو سنت باکیون سی اوسی لئی تہی بلا منحصر انبیا کی لئی پہر اولیا کی لئی
پہر جو افضل ہی پہر جو افضل ہی سو بہروسا کر اللہ کے مہر پر اور جان کہ تحقیق نہین پونہچی گی تجہکو مگر وہ چیز جسمین ہے بہتری تیری
سو تدبیر کرنیوالا ملک و ملکوت کا خوب جانتا ہی تیری مصلحت کو **فصل** هو الذی ذکرته تقریب یمکن الزیادة
علیه والنقصان بالاجتهاد فی بعض الاشخاص وفی بعض الاحوال ولکن اعتقد قطعا ان المال کالدواء
والنافع منه قدر مخصوص والافراط منه قاتل والقرب من الافراط ممرض وان لم یقتل فعلیك ان تجهد
فی التقریب من الضرورة لا فی التقریب من الافراط والرفاهیة فذلك خطرة عظیم ولیس فی التقلیل الا مشقة یسیرة
فی ایام قلائل وذو الحزم لا یثقل علیه الا ان یجوع نفسه لولیمة الفردوس لعلمه بان اللذة علی قدر الجوع وہ جو ذکر کیا ہمنی
تقریب ہی ہو سکتی ہی زیادتی اوسپر اور کمی اوس سے ساتہہ کوشش کے بعضی شخصون مین اور بعضی حالون مین لیکن مجہکو
اعتقاد ہی بالیقین کہ مال مثل دوا کی ہی اور فائدہ مند اوس سی ایک اندازہ مخصوص ہی اور زیادتی اوسکی مارنی والی ہے
اور نزدیکی ساتہہ زیادتی کی بیمار کر دیتی ہی اگرچہ نہ مارے سو تجہکو لازم ہی کہ کوشش کری تو تقریب مین بقدر ضرورت کے
نہ تقریب مین ساتہہ زیادتی اور فارغ الحالی کے سو اسکا خطرہ بڑا ہی اور نہین تقلیل یعنی کمی مین مگر تہوڑی مشقت تہوڑی دنون مین اور ہوشیاری
والی پر یہہ گران نہین مگر یہہ کہ بہوکا رکہی اپنی جی کو بہشت کی ولیمہ کی لئی اسلئی کہ وہ جانتا ہی کہ لذت بقدر بہوک کی ہی **فصل**
لعلك ترغب فی معرفة حد البخل اذ الشخص الواحد قد یشك فی انه بخیل ام لا ویختلف الناس فیه فاعلم ان حد البخل منع
ما یوجبه الشرع او المروة ولا تظن ان من سلم الی زوجته وقریبه ما فرضه القاضی وضایق وراء ذلك فی لقمة فلیس
ببخیل وان من رد الخبز واللحم الی الخباز والقصاب لنقصان قدر منه یسیر فلیس ببخیل وان کان له ذلك فی الشرع فان معنی
الشرع فی هذه الامور قطع خصومة البخلاء بتقدیر مقدار یطیقه البخیل ولذلك قال الله سبحانه وتعالی ان یسألکموها
فیحفکم تبخلوا بل لا بد من مراعات المروة ودفع تقبیح الاحدوثة وذلك یختلف بالاشخاص وقدر المال ومن له مال وامکنه
ان یقطع هجو الشاعر وذمه عن نفسه بقدر یسیر فلم یفعله فهو بخیل وان لم یکن ذلك واجبا علیه اذ قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما وقی المرء به عرضه فهو له صدقة والتحقیق فیه ان المال خلق لفائدة لا لاجل امساك وفی بذله ایضا
فائدة فمهما ظهر له ان فائدة البذل اعظم من فائدة الامساك ثم شق علیه البذل فهو بخیل محب للمال والمال لا ینبغی
ان یحب لذاته بل لفائدته فیصرف الی اقوی فائدة وحفظ المروة افضل واقوی من التنعم بالاکل الکثیر مثلا وقد یحمله
البخل وحب المال علی ان یجهل اقوی الفائدتین واولاهما وذلك غایة البخل فان علم وعسر علیه البذل فهو بخیل ایضا وان
بذل تکلفا بل انما یبرأ عن البخل بان لا یثقل علیه البذل فیما ینبغی ان یبذل فیه عقلا وشرعا واما درجة السخاء فلا ینال
الا ببذل ما یزید علی واجب الشرع والمروة جمیعا شاید کہ تو رغبت کری پہچاننی مین تعریف بخل کے اسلئی کہ ایک شخص شک کیجاتی
ہی اوسمین کہ وہ بخیل ہی یا نہین او مختلف ہوتی ہین لوگ اسمین سو جان کہ تحقیق تعریف بخل کی منع کرنا اوس چیز کا ہی جسکو واجب
کری شرع یا مروت اور تو مت گمان کر کہ جس کسی نی سپرد کیا اپنی بی بی کا او اپنی قریب کو جسکو فرض کیا قاضی نی اور تنگی کی سوا

اسلی ایک بقدر مین سو وہ نہین ہی بخیل در جوکوئی تہوڑی روٹی اور گوشت طرف نان وائی اور قصائی کی ذرا سی کمی کی سبب
سو وہ نہین ہی بخیل اگرچہ یہہ جائز ہی کی لئی شرع مین تپس تحقیق یعنی شرع کی ان امورین کا تمامی بخیلون کی جہگڑی کا ساتہہ
ٹہرانی ایک مقدار کی جسکی طاقت نہی بخیل کو اور اسی لئی فرمایا اللہ صاحب نے اگر مانگی وہ تمسی مال پہر تنگ کری تو بخیل ہو جاؤ بلکہ ضروری ہی
رعایت مروت کی اور دور کرنا برائی غیبت کے اور یہہ مختلف ہوتا ہی ساتہہ شخصون کی اور اندازہ مال کی اور جس کسی کی پاس ہو مال اور
ممکن ہو اوسکو یہہ قطع کری شاعر کی ہجو کو اور اوسکی مذمت کرنیکو اپنی نفس سی ساتہہ تہوڑی چیز کی سو منکری اوسکو تپس وہ بخیل ہے
اگرچہ نہو وی یہہ واجب اوسپر اسی لئی فرمایا آنحضرت نے کہ جس چیز سے کہ بچالی آدمی اپنی آبرو وہ اوسکی لئی صدقہ ہے اور تحقیق نہین ہے
کہ مال پیدا کیا گیا ہی فائدہ کی لئی اور اسی فائدہ کی لئی اوسی کہتی ہین اور اوسکی خرچ کر نہین ہی فائدہ ہی پس جبکہ ظاہر ہوا اوسکو
کہ فائدہ خرچ کرنیکا بڑا ہی فائدہ رکہنی سی پہر شاق ہوا اوسپر خرچ کرنا سو وہ بخیل ہی دوست رکہتا ہی مال کو اور مال اس لائق نہین
کہ اوسکو بذاتہ دوست رکہین بلکہ فائدہ کی لئی پہر صرف کیا جاوی طرف تو تیر فائدہ کی اور نگاہ رکہنا مروت کا بہتر اور تو تیر ہی حرص
کرنی سی ساتہہ محبت کہانی کی اور کبہی برانگیختہ کرتی ہی کنجوسی و محبت مال کی آدمی کو اکثر نادان ہو جاتا ہی تو تیر اور اولی تر
دونون فائدون سی اور یہہ نجاست بخل سی پہر اگر جانتا ہی یعنی فائدہ اسکا اور مشکل ہوا اوسکو خرچ کرنا سو وہ بخیل ہی اگرچہ
خرچ کری بتکلف بلکہ سوا اسکی نہین کہ پاک ہوتا ہی بخل سی یون کہ نہ گران ہوا اوسپر خرچ کرنا بیچ خرچ کرنا لائق ہی عقلاً
اور شرعاً اور لیکن درجہ سخاوت کا سو نہ نہین ملتا مگر ساتہہ خرچ کرنی اوس چیز کی جو زیادہ ہو واجب شرع اور مروت پر

فصل

لعلك تريد ان تفهم علاج البخل فاعلم ان دواءه معجون مركب من العلم والعمل واما العلم فهو ان يعلم ما في البخل
من الهلاك في الدار الاخرة والمذمة في الدنيا ويعلم ان المال لا يتبعه الى قبره وانما المال لله مكنه منه
ليصرفه الى اهم اموره ويعلم ان امساك المال اذا كان ليتنعم ويعالج الشهوات فيخسر الحدود ثواب الاخرة
الذمة فقضاء الشهوة سجية البهائم وهذا سجية العقلاء وان كان ليترك لولده فكانه يترك ولده بخير ويقدم
على الله بشر وهذا عين الجهل كيف وولده ان كان صالحا فالله سبحانه وتعالى يكفيه وان كان فاسقا فيستعين
به على المعصية ويكون هو سبب في تمكينه منها فيتضرر هو بتنعم غيره واما العمل فهو ان يحمل نفسه على البذل تكلفا
ولا يزال يفعل ذلك حتى يصير له عادة ومن لطائف الحيل عليه ان يخدعه بحسن الاسم وتوقع المكافات حتى يرغب في
البذل ثم بعد ذلك يتدرج الى قمع هذه الصفات شاید کہ تیرا ارادہ ہو کہ تو سمجہی علاج بخل کے سو جان کہ تحقیق دوا اوسکی
ایک معجون ہی کہ مرکب علم اور عمل سی لیکن علم سو جانی جو کچہہ بخل مین ہی ہلاکت سی دار الآخرت مین اور مذمت سی دنیا مین اور جانی
کہ تحقیق مال نہین ساتہہ جاویگا اوسکی گور تک اور سوا اسکی نہین کہ مال اللہ کا ہی حاصل کیا ہی اوسکو دیا
تا کہ صرف کری اوسکو بہت ضروری کامون اپنی مین اور جانی کہ بند رکہنا مال کا اگر چین اور زیادتی کرنی کی لئی ہی شہوتون
مین حصول عیش کے اور ثواب آخرت کا لذیذ تر ہی اس سی اور قضا کرنا شہوت کا عادت جانورون کی ہی اور یہہ عادت عاقلون کی
ہی اور اگر اسلئی ہی کہ چہوڑی اوسکو اپنی لڑکی لئی سو گویا وہ چہوڑتا ہی اپنی بیٹی کو ساتہہ نیکی کی اور آپ جاتا ہی سامنی اللہ کی
ساتہہ بدی کی اور یہہ جہل ہی کیونکہ اوسکا بیٹا اگر ہی صالح بس اللہ پاک کافی ہی اوسکو اور اگر ہی فاسق پس مدد چاہی گا
ساتہہ اوس مال کی گناہ پر اور ہوگا وہ سبب اوسکے قدرت کا گناہ پر پس یہہ ضرر پائیگا غیر کی چین کرنی سی اور لیکن عمل سو یہہ

اور بخشش کرے اپنے نفس کو خرچ کرنے پر تکلفاً اور ہمیشہ یوں ہی کیا کرے یہانتک کہ ہو جاوے اوسکی لیے عادت اور جبلی ہوئی
حیلون سے اوسپر یہہ ہے کہ مکر دے اوسکو ساتھہ نیک نامی کے اور آرزو مندی کی یہانتک کہ رغبت کرے خرچ کرنے میں پھر پیچھے
اسکی تدریج کرے اور کھیرنے میں ان عادتوں کی **الاصل السادس فی الرعونة وحب الجاه** اصل چھٹی بیان میں خودی
اور محبت جاه کی قال الله تعالى تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا وقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم حب المال والجاه ينبتان النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل وقال صلى الله
عليه وسلم ما ذئبان ضاريان ارسلا في زريبة غنم اكثر فسادا فيها من حب المال والجاه في دين الرجل المسلم وقال
صلى الله عليه وسلم في مدح الخمول رب اشعث اغبر ذي طمرين لا يؤبه له لو اقسم على الله لابره وقال صلى الله
عليه وسلم ان اهل الجنة كل اشعث اغبر ذي طمرين لا يؤبه له الذين اذا استاذنوا على الامراء لا يؤذن لهم
واذا خطبوا النساء لم ينكحوا واذا قالوا لم ينصت لهم حوائج احدهم تتجلجل في صدره لو قسم نوره يوم القيمة
على الناس لوسعهم وقال سليمن بن حنظلة بينا نحن حول ابي بن كعب نمشي خلفه اذ رآه عمر رضي الله عنه فعلاه
بالدرة فقال انظر يا امير المؤمنين ما تصنع فقال رضي الله عنه ان هذه ذلة للتابع وفتنة للمتبوع وقال الحسن
ان خفق النعال خلف الرجال قل ما يثبت معه قلوب الحمقى وقال ايوب والله ما صدق الله عبد الا سره ان لا يشعر
بمكانه وقد عرفت هذا مذمة الشهرة والجاه الا ان يشهره الله تعالى لعبد في الدين من غير طلب عنه كما شهر الانبياء
والخلفاء الراشدين والاولياء فرمایا اللہ صاحب نے وہ گھر پچھلا ہم دینگے وہ اونکو جو نہیں چاہتے چڑھنا ملک میں اور نہ بگاڑ اٹھانا
اور آخر بھلا ہی ڈر والون کا فرمایا آنحضرت نے محبت مال اور جاہ کے پیدا کرتی ہیں نفاق کو دلمیں جیسے پانی پیدا کرتا ہے ساگ کو اور فرمایا آنحضرت
نے نہیں ہیں دو گرگ درندہ کہ چھوڑے گئے بکریوں کی گلہ میں زیادہ فساد والے ونمیں محبت مال اور جاہ کے دین میں مرد مسلمان کے اور فرمایا آنحضرت نے تعریف
گمنام کے بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو چادر والے جنکا اعتبار نہیں کیا جاتا اگر قسم کھا بیٹھیں اللہ پر تو البتہ سچ کر دکھاوے اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے بہشت والے
ہر پریشان بال غبار آلودہ دو چادر والے جنکا اعتبار نہیں کیا جاتا وہ جب اذن چاہیں امیرون پر نہ اذن ملے اونکو اور جب نکاح
کرنا چاہیں عورتوں سے نکاح کر دیں اونسے اور جب کچھہ بولیں تو کوئی چپ نہو اونکی لیے آرزوئیں اونکی موج مارتی ہیں اونکی
سینون میں اگر تقسیم کیا جاوے نور انکا دن قیامت کی لوگوں پر تو سماوے اونکو کہا سلیمان بن حنظلہ نے اس درمیان میں
کہ ہم ساتھہ ابی بن کعب کے جاتے تھے اوسکے پیچھے گرد کیا اوسکو عمر رضی اللہ عنہ نے سو مارا اوسکو ساتھہ درہ کے کہا دیکھہ اے
امیر المومنین کیا کرتا ہے تو بس کہا حضرت عمر نے یہہ رسوائی ہے پیچھے چلنے والی کی اور فتنہ ہے آگے چلنے والے کے لیے اور کہا
حسن نے کہ تحقیق آواز نعلین کے پیچھے مردوں کی کمتر ثابت رہتے ہیں اوسکے ساتھہ دل احمقوں کی اور کہا ایوب نے قسم اللہ کی
نہ تصدیق کی اللہ کی کسی بندے نے مگر خوش کیا اوسکو یہہ کہ نجانے اپنی مکان کو اور تحقیق پہچانی تونے اس سے مذمت شہرت
اور جاہ کی مگر یہہ کہ مشہور کردے اللہ کسی بندے کو بغیر اوسکی خواہش کے جیسا کہ مشہور کیا پیغمبروں کو اور خلفاء راشدین کو
اور ولیوں کو **فصل** حقيقة الجاه وهو ملك القلوب لتسخير لذي الجاه على حسب مراده ويطلق اللسان
بالثناء عليه ويسعى في حاجته وكان معنى المال ملك الدراهم للتوصل بها الى الاغراض فكذلك معنى
الجاه ملك القلوب لكن الجاه احب لان التوصل به الى المال ايسر من التوصل بالمال الى الجاه ولانه محفوظ

عن ان يسرق ويغضب لعرض له الا قدر لا نه يسري ويخدمونه من غير تكلف فان من ملك قلبه باعتقاد التعظيم فلا
يزال الشيء ويقتص قلب سائر الناس لصاحبه فيه سر آخر وهو ان الجاه معناه العلو والكبرياء والعز وهو من
الصفات الالهية والالهية محبوب للانسان بالطبع بل هو الذل الا شيئا عنده وذلك لسر خفي في مناسبة
الروح للامور الالهية وعنه العبارة بقول الله تعالى قل الروح من امر ربي فهو امر رباني تشتغفه من حيث الطبع
الاستبداد والانفراد بالوجود وهو حقيقة الالهية اذ ليس مع الله سبحانه وتعالى موجود بل الموجودات كلها
كالظل من نور القدرة فلها رتبة التبعية لا رتبة المعية فليس في الوجود مع الله سبحانه وتعالى غيره وكان
الانسان يشتهي ذلك بل في كل نفس ان يقول انا ربكم الاعلى لكن اظهره فرعون واخفاه غيره لكن ان
فاته الانفراد بالوجود فيشتهي ان لا يفوته الاستعلاء والاستيلاء على الموجودات كلها ليتصرف فيها على حسب مراده
وهو الالهية لكن تعذر ذلك على الانسان في السموات والكواكب والملائكة والبحار والجبال فاشتهى الاستيلاء على
جميعها بالعلم لان العلم نوع استيلاء ايضا كما ان من عجز عن صنع الاشياء العجيبة فيشتهي ان يعرف كيفية
الوضع وكذلك اشتهى ان يعرف عجائب البحر وما تحت الجبال ويتصور ان يتسخر له الاعيان التي على وجه الارض
من الحيوان والمعادن والنبات فيحب ان يملكها ويتمولها ويتصور ان يتسخر له الانسان فيحب ان يتسخره بواسطة
قلبه ويملك قلبه بالقاء التعظيم فيه ويحصل التعظيم بان يعتقد فيه كمال الخصال فان الاجلال يتبع اعتقاد
الكمال فلهذا يحب الانسان ان يتسع جاهه وينتشر صيته حتى الى بلاد يعلم قطعا انه لا يطأها ولا يرى اهلها
لان كل ذلك يناسب صفات الربوبية وكل ما ضاعت كانت هذه الصفة لغالبا عليه وشهوات البهيمة فيه
اضعف حقیقت جاه کی مالک ہونا دلون کا ہی تاکہ قید کری تو جاه والی کی لئی اپنی مراد کی موافق اور جاری کری زبان
کو ساتھ اوسکی تعریف کی اور کوشش کری اوسکی حاجتون مین اور سبب اسکا یہ کہ معنی مال کی مالک ہونا درہم کا ہی سبب وسیلہ پکڑنی
کی اوسکی ساتھ طرف غرضون کی پس اسیطرح معنی جاه کی مالک ہونا دلون کا ہی لیکن جاه بہت دوست ہی اسلئی کہ توصل ساتھ
اوسکی طرف مال کی آسان ہی توصل پکڑنی سی ساتھ مال کی طرف جاه کی اور اسلئی کہ وہ محفوظ ہی چوری اور غصب اور میش
آنی کسی آفت سی اور اسلئی کہ وہ چالتی ہی اور بڑہتی ہی بغیر تکلف کے پس جو کوئی مالک ہوا اپنی دل کا ساتھ اعتقاد تعظیم کے
پس ہمیشہ تعریف کریگا اور شکار کریگا سب لوگون کی دلکو اپنی صاحب کی لئی اور اسمین ایک بھید اور ہی اور وہ یہہ ہی جاه کی
معنی برتری اور غرور اور غلبہ کی ہین اور یہہ صفات خدای سی ہین اور خدائی محبوب ہی آدمی کی طبیعت سے بلکہ یہہ لذیذ تر
چیزون سی ہی نزدیک اوسکی اور یہہ ایک بھید چھپا ہوا ہے مناسبت مین روح کی ساتھ امور الہیہ کے اور اسی سی عبارت ہی قول
اللہ جل شانہ کا کہہ تو روح حکم ہی میری رب کا سو وہ ایک امر ربانی ہی پس خواہش اوسکی بالطبع تنہائی اور یکتائی ہی ساتھ وجود کے
اور یہہ حقیقت الہیہ ہی اسلئی کہ نہین ہی ساتھ اسکی کوئی موجود یعنی وہ تنہا اور یگانہ ہی بلکہ سب موجودات مثل ایک سایہ
کی ہین اوسکی نور قدرت سے پس اوسکو رتبہ تبعیت ہے پس وہی کا ہی نہ رتبہ معیت یعنی خصلت کا سو نہین ہی وجود مین اللہ کی
ساتھ کوئی غیر اوسکا اور ہر انسان خواہشمند ہکا بلکہ ہر ہر دم کہتا ہی مین ہون رب تمہارا برتر لیکن اسکو ظاہر کر دیا فرعون نی
اور چھپایا اوسکو اوسکی غیر نی لیکن اگر فوت ہوا اوسکو یعنی انسان کو یگانہ ہونا وجود مین پس چاہتا ہی کہ نہ فوت ہو

اوس سی برتری اور غلبہ سب موجودات پر تاکہ تصرف کری اوسمین موافق اپنی مرادکی اور یہہ خدائی ہی لیکن مشکل ہوا یہہ امر انسان
پر آسمانون اور ستارون اور فرشتون اور دریاؤن اور پہارون مین پس جانا غلبہ کو سب پر ساتہہ علم کی اسلئی کہ علم بہی ایکطرح
کا غلبہ ہی جیساکہ جو شخص عاجز ہوتا ہی بنانی سی چیزون عجیب کے سوچا ہتا ہی یہہ کہ معلوم کری کیفیت بنانی کی اور ایسی ہی چاہتا ہی
کہ معلوم کری عجائبات دریاکی اور جو نیچی پہارون کی ہی اور خیال کرتا ہی کہ قید مین آجائین اوسکی اعیان یعنی ذواتین
جو زمین کے اوپر ہین جانورون اور معدنون اور روئیدگی سی سو دوست کہتا ہی یہہ کہ مالک اور قادر ہو جائے اوسکا اور خیال
کرتا ہی یہہ کہ قید ہو جائین اوسکی لیی آدمی پس چاہتا ہی کہ قید کری اونکو بواسطہ انکی اور مالک ہو اونکا ساتہہ والنی تعظیم کے اوسمین اور
حاصل کری تعظیم کو یون کہ اعتقاد کری اوسمین کمال خصلتون کا پس تحقیق اجلال تابع ہوتا ہی اعتقاد کمال کے سو اسی لئی چاہتا ہے
آدمی کہ کشادہ ہو جای منزلت اوسکی اور پہیلی آوازہ اوسکا یہانتک کہ اون شہرون مین کہ جانتا ہی یقیناکہ وہ نہین زیرپا
کریگا اونکو اور نہین دیکہیگا اونکی لوگون کو اسلئی کہ یہہ سب مناسب ہین ساتہہ صفات خدائی کی اور جو ہوگا بڑا عقلمند ہوگی یہہ صفت
بہت غالب اوسپر اور شہوات بہیمہ اوسمین بہت ضعیف **فصل** لعلك تقول فاذا كان كذلك فلم كان طلب
الرفعة مذموما وهو من نتائج العقل وخواص الروح لمناسبته الامور الربانية فاعلم ان الرفعة الحقيقية طلبها محمود
غير مذموم اذ مطلوب الكل هو القرب من الله سبحانه وتعالى وذلك هو الرفعة والكمال اذ هو عز لا ذل فيه وغنى
لا فقر فيه بقاء لا فناء بعده ولذة لا كدرة لها وطلب ذلك محمود وانما المذموم طلب الكمال الوهمي دون
الحقيقي والكمال الحقيقي يرجع الى العلم والقدرة والحرية وهو ان لا يكون مقيد الغيرة ولا يتصور للعبد حقيقة القدرة
فان قدرته انما يكون بالمال والجاه وذلك كمال وهمي فانه امر عارض لا بقاء له فلا خير فيه ولا بقاء له بل قيل
اشد الغم عندي في سرور تيقن عنه صاحبه انتقالا فكيف وهذه القدرة العارضة مع سرعة انقضائها بالموت
وبافاتها قبله لا يخلو ولا يصفو عن المكدرات فمن توهم كمالا فقد ضل بل الكمال في الباقيات الصالحات التي تنال بها
القرب من الله سبحانه وتعالى ولا يزول بالموت بل تتضاعف تضاعفا غير محدود وذلك هو المعرفة الحقيقية بذات الله
سبحانه وتعالى وصفاته وافعاله وهو العلم بكل الموجودات اذ ليس في الوجود الا الله تعالى وافعاله لكن قد ينظر فيها
الناظر لا من حيث انها افعال الله سبحانه وتعالى كالذي ينظر في التشريح لغرض الطب او ينظر في هيئة العالم لمعرفة
الاستدلال باحكام النجوم فهذا لا قدر له ومن الكمال الحقيقي الحرية وهو انقطاع علائقك عن جميع علائق الدنيا
بل عن كل ما يفارقك بالموت والاقتصار في الالتفات الى الازمة الذي لا بد لك منه وهو الله تعالى كما اوحى الى داؤد
عليه السلام يا داود انا بدك اللازم فالزم بدك فالعلم والحرية من الباقيات الصالحات وهما كمالان حقيقيان
والمال والبنون زينة الحيوة الدنيا وهي كمالات وهمية والمنكوسون هم الذين عكسوا الحقيقة فاعرضوا عن طلب الكمال
الحقيقي واشتغلوا بطلب الكمال الوهمي وهم الذين يحترقون عند الموت بنيران الحسرة اذ يشاهدون انهم خسروا الدنيا
والاخرة اما الاخرة فلانهم لم يطلبوها ولم يحصلوا اسبابها من المعرفة والحرية واما الدنيا فلانهم ودعتهم وانقلبت
الى اعدائهم وهم ورثتهم ولا تظنن ان العلم والايمان يفارقك بالموت فالموت لا يهدم محل العلم اصلا وليس الموت
عدما حتى تظن انك اذا عدمت عدمت صفاتك بل معنى الموت قطع علاقة الروح من البدن الى ان يعاد اليه واذا

شعر و من لم يدر ان يبقى على علم كان عليه قبل الموت من العلم والجهل وتجهد هذا طول وحجة اسرار لا يحتمل هذا
الكتاب كشفها شايد تو كهي كه جب حال يهه هي پس كيون هوئي خواهش قدرت كي مذموم اور وه عقل كي نتيجون
اور روح كي خواهش سي هي بسبب مناسبت امور ربانيه كي سو جان تحقيق طلب كرنا رفعت حقيقي كا محمود هي مذموم نهين اسلئي كه مقصد
سب كا وهي نزديكي الله پاك كي هي اور يهي رفعت و كمال هي اسلئي كه يهه ايسي عزت هي جسمين ذلت نهين اور ايسي تونگري
هي جسمين محتاجي نهين اور ايسي بقا هي جسكي بعد فنا نهين اور ايسي لذت هي كه جسكي لئي كدورت نهين اور اسكا طلب كرنا
محمود هي اور نهين هي مذموم مگر طلب كرنا كمال وهمي كا هي حقيقي كا اور كمال علمي راجع هوتا هي طرف علم اور قدرت و آزادي
كي اور آزادي يهه هي كه نه هووي مقيد اپني غير كا اور نهين خيال مين آتي بندي كي لئي حقيقت قدرت كي اسلئي كه نهين قدرت
اوسكي مگر ساتهه مال و جاه كي اور يهه كمال وهمي هي سو يهه ايك امر عارضي هي جسكو بقا نهين سو كچهه بهتري نهين اوسمين
جسكو بقا نهين بلكه كها گيا هي سخت غم پاس هي اوس خوشي مين هي كه يقين كرتا هي اوس سي صاحب اوسكا انتقال كيونكر
اور يهه قدرت عارضي با وجود شتاب منقضي هوني اوسكي كه موت و اوسكي آفتون سي جو پهلي موت كي مين نهين تها اور نهين صاف
كدورتون سي پس جسني گمان كيا اوسكو كمال سو ڈگ گيا بلكه كمال اعمال صالحه مين هي جسكي بدولت حاصل هوتا هي قرب باري پاك كا
اور نهين زائل هوتا ساتهه موت كي بلكه دونا هوتا هي بحساب اور يهي هي معرفت حقيقي ساتهه ذات اور صفات اور افعال الله تعالى
كي اور يهه علم هي ساتهه تمام موجودات كي اسلئي كه نهين هي وجود مين مگر الله تعالى اور اوسكي افعال ليكن كبهي ديكهتا هي اوسمين
ديكهني والا اس حيثيت سي كه وه افعال هين الله تعالى كي مثل اوس شخص كي جو ديكهتا هي شطرنج مين اسلئي غرض طلب كي يا ديكهتا
شكل مين جهان كي واسطي معرفت استدلال كي ساتهه حكمون نجوم كي سو اسكي كچهه قدر نهين اور كمال حقيقي سي هي آزادي اور
وه منقطع هونا هي تيري علاقه كا تمام علاقون دنيا سي بلكه هر اوس چيز سي جو چهوڑيگي تجهكو ساتهه موت كي اور اكتفا كرنا هي تيرا
التفات مين طرف لازم تيري كي كه جس سي چاره نهين تجهكو اور روا نهين تيري جيسي كه وحي كي طرف داود عليه السلام كي ان دو
مين معين تيرا چاره جو تجهه سي ملا هوا هي سو لازم پكڑ اپني چاره كو پس علم اور آزادي اعمال صالحه سي هي اور يهه دونو دو كمال
حقيقي هين اور مال و اولاد زينت هي زندگي دنيا كي اور يهه كمالات وهمي هين اور نگون وهي لوگ هين جنهون نے لوٹ ديا
حقيقت كو پس تهك گئي طلب كرني كمال حقيقي سي اور مشغول هوئي طلب مين كمال وهمي كي اور يهه وهي لوگ هين جو جانينگي وقت
موت كي آگ حسرت كي اسلئي كه وه ديكهينگي كه اونهون نے زيان كيا دنيا اور آخرت كا ليكن حسرت اسواسطي كه نه طلب كيا اوسكو
اور نه حاصل كيا اوسكي اسباب كو معرفت اور آزادي اوس سي ليكن دنيا سو اسلئي كه رخصت كيا اوسني انكو اور پهر گئي انكي دشمنون كي طرف
اور وه دشمن انكي وارث هين تو مت گمان كر كه علم اور ايمان چهوڑ جائيگا تجهكو ساتهه موت كي سو موت نهين ڈهاتي گهر علم كا هرگز
اور نهين موت نام عدم كا يهانتك كه تو گمان كري كه جس وقت عدم هوا تو معدوم هوگئي صفتين تيري بلكه معني موت كي قطع هو جانا
علاقه روح كا هي تن سي يهانتك كه پهر سو كري اوسكي طرف اور جب مجرد هو روح بدن سي باقي رهتي هي وهي حال پر جسپر تهي
پهلي موت كي علم اور جهل سي اور سمجهنا اسكا مشكل هي اور اوسكي تحقيق بهيد مين نهين اور نهين سكتي يهه كتاب اوسكي بيان كو ۰

فصل اذا عرفت حقيقة الجاه وماهيته وانه كمال وهمي فقد عرفت طريق العلاج في قمع حب الجاه من
القلب اذ علمت ان اهل الارض لو سجدوا لك مثلا لما بقي الى مئة قرنية لا الساجد ولا المسجود له كمقد يشاء الله

تحییت بان یسلم لک المال فی محلتک فیصادمن قریتک او بلدک فلیف ترضی ان تترک ملک الابد والجاه
الطویل العریض عند الله سبحانه وتعالی وعند ملئکته بجاهک الحقیر المنغص عند جماعة من الحمقی لا ینفعونک
ولا یضرونک ولا یملکون لک موتا ولا حیوة ولا رزق ولا اجلا نعم ملک القلوب کملک الاعیان وانت محتاج
منه الی قدر یسیر لتحرس نفسک عن الظلم والعدوان وعما یشوش علیک سلامتک وفراغتک التی تستعین بها
علی دینک فطلبک هذا القدر مباح بشرط القناعة بقدر الضرورة کما فی الاموال وبشرط ان لا تکتسب بالمرایات
بالعبادة فذلک حرام کما سیاتی ولا تکتسبه بالتلبیس بان تظهر من نفسک ما انت خال عنه فلا فرق بین ملک
القلوب بالتلبیس وبین ملک الاموال فاذا حصلت الجاه بطریقه واقتصرت علی قدر التحرز من الآفات فارتجی لک السلامة
الا انک فی خطر عظیم اکثر من خطر المال لان قلیل الجاه یدعو الی کثیره فانه الذ من المال فلذلک لا یسلم الدین
غالبا الا الخامل المجهول لا یعرف کما فهمت من الاخبار جب پہچانا تونی جاہ کی حقیقت اور ماہیت کو اور یہہ کہ وہ کمال وہمی
ہی پس تحقیق پہچان لیا تونی طریق علاج کا اوسکی محبت او کہیں نہیں دی اس لیئی کہ تو معلوم کر چکا کہ تحقیق زمین والی اگر سجدہ
کرین تجہکو مثلا نہین باقی رہیگا تہوڑی ہی مدت مین نہ سجدہ کرنیوالا اور نہ سجدہ کیا گیا یعنی نہ وہ ا ورنہ تو کیونکر نہین او بخل
کرتا ہی زمانہ تجہپر یہہ کہ سپرد کری تجہکو مالک تیری محلہ کی چہ جائی گانو کی پس کیونکر خوش آتا ہی تجہکو کہ چہوڑی تو ملک ہمیشگی
کا اور یعنی چوڑی جاہ پاس اللہ پاک کی اور پاس اوسکی فرشتونکی ساتہہ ہی جاہ کی جو حقیر اور تنگ ہے نزدیک ایک گروہ کی احمقون
مین سی جو نہین نفع دیسکتی تجہکو اور نہین ضرر پہنچا سکتے تجہکو اور نہین مالک تیری لیئی موت کی ورنہ زندگی کی اور نہ روزی
اور مرگ کی ہان ملک ہونا دلون پر مثل مالک ہونی ذاتونکی ہی اور تو محتاج ہی اوس ہی طرف تہوڑی چیز کی تاکہ بچائی تو
اپنی نفس کو ظلم اور جور سی اور اوس سی جو پریشان کری تجہپر سلامتی تیری کو اور فراغت تیری کو جس سے مدد چاہتا ہے تو اپنی دین پر
سو طلب کرنا تیرا اسقدر کو مباح ہی شرط قناعت کے بقدر ضرورت پر جیسا کہ مالون مین ہی اور اس شرط سی کہ نہ کسب کری تو اوسکو
عبادت دکہلا کر پس یہہ حرام ہی جیسا کہ آگی آویگا اور نہ حاصل کری تو اوسکو ساتہہ مکر کی یون کہ ظاہر کری تو اپنی نفس سی وہ
چیز جس سی نفس تیرا خالی ہے سو نہین کچہہ فرق درمیان مالک ہونی کی دلون پر ساتہہ مکر کی اور درمیان مالک ہونیکی مالون پر
پس جسوقت کہ حاصل کریگا تو جاہ کو اوسکی طریقہ سی اور اکتفا کریگا تو بقدر بچاؤ کی آفتون سی سو امید ہی تیری سلامتی کے
مگر یہہ کہ تو ہی ایک بڑی اندیشہ مین جو زیادہ ہی مال کی اندیشہ سی اسلیئی کہ تہوڑی جاہ بلاتی ہی طرف بہت جاہ کی اسلیئی
کہ یہہ لذیذ تر ہی مال سی پس اسلیئی نہین سلامت رہتا دین اکثر مگر احمق جاہل کی لیئی جو نہین پہچانا جاتا جیسا کہ سمجہا تونی حدیثون
سی **فصل** من البواعث علی طلب الجاہ حب المدح فان الانسان یتلذذ به من ثلثة اوجه احدها انه یشعر صاحبه
بکمال نفسه والشعور بالکمال لذیذ لان الکمال من الصفات الالهیة والثانی انه یشعر بملک قلب المادح وقیام
الجاه عنده ولونه منحرا له الثالث انه یشعر صاحبه بان المادح یصغی الی مدحه فیشتهر بسببه جاهه فلذلک اذا
صدر المدح ممن بصر بصفات الکمال واسع الجاه والقدرة فی نفسه وکان علی ملأ من الناس تضاعف لذة
المدح وتزول اللذة الاولی بان یصدر من غیر اهل البصیرة فانه لا یشعر بالکمال وتزول الثانیة بان یصدر
عن خسیس لا مقدار له لان ملک قلبه لا یعتد به وتزول الثالثة بان یمدح فی الخلوة لا فی الملأ الا من حیث

يتوقع ارتياضا بما يمدح فى المآل واما الذم فانه مكروه لنقيض هذه الاسباب واكثر الخلق هلكوا فى حب
المدح وكراهة الذم ويحملهم ذلك على المراياة وفنون المعصية وعلاج ذلك ان يتفكر فى اللذة الاولى انه ان مدح
بكثرة المال والجاه فيعلم انه كمال وهمى وهو سبب فوات كمال الحقيقى فيجد بان يحزن لاجله لا ان يفرح به وان
مدح بكمال العلم والورع فينبغى ان يكون فرحه بوجود تلك الصفات وعلائها فلا بذكر غيره ان كان متصفا
بها وان لم يكن متصفا بها فهو من حماقته فهو كمن يثنى عليه غيره ويقول ما اطيب العطر الذى فى احشائك وامعائك
وهو يعلم ما فيها من الاقذار والانتان وهذا حال من يفرح بالمدح بالورع والزهد والعلم وهو يعلم من باطنه
انه خال عنها واما اللذة الثانية والثالثة وهو لذة الجاه عند المادح وغيره فعلاجه ما ذكرناه فى حب الجاه اور تزو
جو برانگیخته کرتی ہین خواہش جاه پر ایک محبت مدح کی ہی سو انسان لذت لیتا ہی اوس سی تین طرح ایک یہہ کہ جانتا ہی حسنا اوسکا
اپنی نفس کی کمال کو اور آگاہ ہی ساتھ کمال کی لیئذ ہی اسلئی کہ کمال صفات الہیہ سی ہی دوسری یہہ کہ وہ جانتا ہی اکثر ہونا
دلون پر تعریف کرنیوالون کی اور قایم ہونا جاه کا اونکی نزدیک اور ہونا اونکا قید اسکی لئی تیسری یہہ کہ جانتا ہی حسب
اوسکا یہہ کہ مدح کرنیوالا کان کہی ہی اوسکی مدح کی طرف پہیلتی ہی اوسکی سبب سے جاه اوسکی پاس اس لئی حساب ہوتی
ہی مدح اوس شخص سی جو بینا ہی ساتھ صفات کمال کے اور صاحب الجاه اور قدرت کے ہی نفس مین درمیان گروه آدمیون کے
دکہنی ہوتی ہی لذت مدح کی اور زیادہ ہوتی ہی لذت پہلی یون کہ صادر ہوا اوس شخص سی جو نہین بینا ہی اسلئی کہ وہ نہین آگاه ساتھ
کمال کی مگر زایل ہوتی دوسری یون کہ صادر ہو کسی سے جسکو کچہہ منزلت نہین اسلئی کہ ملک اوسکی دل کی شمار مین نہین اور
زایل ہوتی تیسری یون کہ مدح کیا جاوی خلوت مین نہ گروه مین مگر اسی حیثیت سی کی آرزو ہو کہ وہ اگر مدح کیا جائیگا گروه مین ولیکن
ذم سو وہ مکروہ ہی سبب خلاف مدح کی ان اسباب کے اور اکثر خلائق کو ہلاک کر دیا محبت مدح اور کراہت ذم نی اور یہہ دونون برانگیخته کرتی ہی
دکہاوی کی اور طرح طرح کی گناہون پر اور علاج اسکی یہہ ہی کہ دہیان کری پہلی لذت مین سو اگر مدح کیا جاوی ساتھہ مال و جاه کے
تو جانی کہ یہہ کمال وہمی ہی اور یہہ سبب ہی فوت ہونی کمال حقیقی کا پس لائق ہی کہ غم کیا جاوی اسکی لئی نہ یہہ کہ خوش ہو اور
اگر مدح کیا جاوی ساتھہ کمال علم اور پرہیزگاری کی پس لایق ہی کہ ہو خوش اوسکی سبب ہی تعالی ان صفتون کی بعلم
اسکے ساتھہ اسکی نہ ساتھہ ذکر غیر اسکی کی اگر ہو متصف ساتھہ اوسکی اور اگر نہین ہی متصف ساتھہ اسکی پس خوشی اوسکی ساتھہ اسکی
حماقت ہی مثل خوش ہونا اوس شخص کے کہ تعریف کری اوسپر غیر اوسکا اور کہی کیا اچھا عطر ہی جو ہی تیری احشا اور امعا مین حشا
وہ خوشبو مین ہی جگر اور دل وغیرہ ہی اور امعا انتڑیان وغیرہ اور وہ جانتا ہی جو کچھ ان مین ہی ناپاکی اور بدبوئون سی اور
یہی حال ہی اوس شخص کا جو خوش ہوتا ہی تعریف سے ساتھہ پرہیزگاری اور زہد اور علم کی اور وہ اپنی دل مین جانتا ہی کہ وہ
خالی ہی ان سی اور لیکن لذت دوسری اور تیسری اور وہ لذت جاه کی ہی نزدیک مادح اور اوسکی غیر کے سو علاج اوسکی وہ
ہی جو ذکر کی ہمنی بیان مین محبت جاه کی **الاصل السابع فی حب الدنیا** اصل ساتوین بیان مین محبت دنیا کے
واعلم ان حب الدنيا راس كل خطيئة وليس الدنيا عبارة عن المال والجاه فقط بل هما حظان من حظوظ
الدنيا وشعبتان من شعبها وشعب الدنيا كثيرة ودنياك عبارة عن حالتك قبل الموت واخرتك عبارة عن حالتك
بعد الموت وكل ما لك فيه حظ قبل الموت فهو دنياك الا العلم والمعرفة والحرية وما يبقى معك بعد الموت

فاما ايضا الذين ذكر عند الله من الصبا ئر ولكنها ليست من الدنيا وان كانت في الدنيا وهذه الحظوظ
الدنيوية يتعلق بك وتعلق بما فيه الحظ وتعلق باعمالك المتعلقة باصلاحها فهي ترجع الى اعيان موجودة
والى حظك منها والى شغلك في اصلاحها اما الاعيان فهي الارض وما عليها قال الله سبحانه وتعالى انا جعلنا
ما على الارض زينة لها لنبلوهم ايهم احسن عملا ومطلوب الادمي من الارض معادنها فللمسكن والحرث
واما نباتها فللتداوي والاقتيات واما معادنها فللنقود والاواني والالات واما حيواناتها فللمركب
والماكل واما الادميون منها فللمنكح والاستسخار وقد جمع الله سبحانه وتعالى ذلك في قوله سبحانه وتعالى زين
للناس حب الشهوات الاية واما حظك فيها فقد عبر القرآن عنه بالهوى فقال ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى وقد فصله
الله انما الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة وتفاخر الاية وذلك يندرج منه جميع المهلكات الباطنة من الكبر والبخل
والغل والحسد والرياء والتفاخر والتكاثر وحب الثناء وهي الدنيا الباطنة واما الاعيان هي الدنيا الظاهرة واما
شغلك في اصلاحها فهي جملة الحرف والصنعة التي الخلق مشغولون بها وقد نسوا فيها انفسهم ومبدأهم ومعادهم
لاستغراقهم باشغالهم وانما اشغلهم العلاقتان علاقة القلب بحب حظوظها وعلاقة البدن بشغل اصلاحها
فهذه حقيقة الدنيا التي حبها راس كل خطيئة وانما خلقت ليتزودوا فيها الى الاخرة ولكن كثرة اشتغالها وفنون
شهواتها انستهم في سفرهم ومقصدهم فقصروا عليها همتهم كانوا كالحاج في البادية يشتغل بتعهد
الناقة وعلفها وتسمينها حتى يتخلف عن الرفقة حتى يفوته الحج ويهلكه سباع البادية جان محبت دنیا کی سر ہے
ہر خطا کا اور نہیں دنیا عبارت مال اور جاہ سے فقط بلکہ یہہ دونوں دو حصے ہیں دنیا کی حصوں سے اور دو شاخیں ہیں
اوسکی شاخوں سے اور شاخیں دنیا کی بہت ہیں اور دنیا تیری عبارت ہے تیری حالت سے جو پہلی موت کی ہے اور آخرت تیری
عبارت ہے تیری حالت سے جو بعد موت کی ہے اور ہر وہ چیز کہ جسمیں تجھکو حظ ہے پہلی موت کی سو وہ دنیا ہے تیری مگر علم اور
معرفت اور آزادی اور وہ چیز جو باقی رہتی ہے بعد موت کی سو وہ بہی لذیذ ہے نزدیک عقل والوں کی لیکن وہ نہیں
ہے دنیا سے اگرچہ ہے دنیا میں اور واسطے ان حظوظ دنیویہ کے تعلق ہے ساتھ تیری اور تعلق اوسکی ساتھ جسمیں حظ ہے اور تعلق ہے ساتھ
اون اعمال تیری کی جو متعلق ہیں اوسکی صلاح اور درستی سے پس یہہ رجوع کرتی ہے طرف اون موجود کی اور طرف تیری
حظ کی اوس سے اور طرف تیری شغل کی اوسکی درستی میں لیکن وہ اعیان وہ زمین ہے اور جو اوسکی اوپر ہے کہا اللہ پاک نے ہمنے
بنایا ہے جو کچھ زمین پر ہے اوسکی رونق تا جانچیں لوگوں کو کون اونمیں اچھا کرتا ہے کام اور مقصد آدمی کا زمین سے یا ذات
اوسکی ہے رہنے اور بونے کی لئے یا روئیدگی اوسکی ہے دوا دارو اور قوت کے لئے یا معدن اوسکی ہیں نقد اور برتن اور آلات کے لئے
یا حیوان ہیں اوسکے سواری اور کہانے کے لئے اور لیکن آدمی اوسمیں سے سو ہے نکاح اور تسخیر کے لئے اور تحقیق جمع کردیا اللہ پاک نے ان سب قسموں کو اپنی قول پاک میں رجہایا ہے لوگونکو مزون کی
محبت عورتیں اور بیٹے اور ڈہیر جوڑے ہوئے سونے اور روپے کی اور گہوڑے پلے ہوئے اور مواشی اور کہیتی یہہ برتنا ہے دنیا کی زندگی میں اور
اللہ جو ہے اوسکی پاس ہے اچہا ٹہکانا اور لیکن حصہ تیرا اوسمیں سے سو تعبیر کی قرآن نے اوس سے ساتھ ہوی کے پس فرمایا
اور روکا جی کو چاو سے اور فرمایا اوسکی تفصیل میں جان رکہو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کہیل اور تماشا اور بناو اور بڑائیاں
کرتی آپسمیں اور بہتایت ڈہونڈنی مال کی اور اولاد کی اور مرتبہ مرتبہ نکلتی ہیں اوس سے سب بلائیاں جو باطن میں ہیں جیسی

خود را اور بخل اور کینہ اور حسد اور ریا اور فخر کرنا اور مباہات اور محبت تعریف کی اور یہہ ہی دنیا باطن کی اور وہ ہی دنیا ظاہر سے
مین ہی لیکن مشغول ہونا تیرا اوسکی درستی مین بس بہت ہی اور دوسری کا بیان ہی جسمین تعلق مشغول ہی اور تحقیق ہو لی
گئی اوسمین اپنی جانون کو اور آگے اپنے خدا کو اور انہاکو بسبب مشغول ہونے انکی کی شغلون مین اور سوا اسکے نہین کہ شغل انکا دو علاقہ ہیں
علاقہ دل کا اوسکی حظوظ کی محبت سی اور علاقہ بدن کا اوسکی درستی کی شغل مین پس یہہ ہے حقیقت دنیا کی جو اصل ہی بہر حال
اور سوا اسکی نہین کہ پیدا کی گئی واسطی توشہ لینی کی یعنی آخرت کی لیکن زیادتی شغلون اوسکی کی اور طرح طرح کی خوشیون
اوسکی نی انہیں دنیا بھلا دیا معاون کی سفر اور مقصد کو پس گویا کہ بیٹھی ہو ہی پر اپنی ہمتون کو اور مشغول حاجی کی مین جو مشغول
ہوا اپنی ناقہ کی کاروبار اور چارہ اور دیکھے کر تیمن اور کنگہی کرنی رفیقون سی یہان تک کہ فوت ہو گئی اوس سی حج اور ہلاک کری اسکو
کوئی درندہ جنگل کا **فصل** هذه الدنيا المذمومة المهلكة هي بعينها مزرعة الاخرة فحق من عرفها اذ يعرف
انها منزل من منازل السايرين الى الله سبحانه وتعالى وهي رباط بني على الطريق اعد فيها العلف والزاد واسباب
السفر فمن تزود منها للاخرة واقتصر منها على قدر الضرورة التي ذكرناها في المطعم والملبس والمنكح وسائر
الضروريات فقد حرث وبذر وسيحصد في الاخرة ما زرع ومن عرج عليها واشتغل بلذاتها هلك ومثال
الخلق فيها كمثال قوم ركبوا سفينة فانتهت بهم الى جزيرة فامرهم الملاح بالخروج لقضاء الحاجة وخوفهم المقام
واستعجال السفينة فتفرقوا فبادر بعضهم وقضى حاجته فرجع وبادر الى السفينة ووجد مكانا واسعا خاليا
ووقف بعضهم ينظر ازهارها وانوارها وظرايف احجارها وعجايب غياضها ونغمات طيورها فرجع الى السفينة
فلم يجد الا مكانا ضيقا حرجا واكب بعضهم على تلك الاصداف والاحجار واعجبه حسنها فلم تسمح نفسه الا بان
يستصحب شيئا منها فلم يجد في السفينة الا مكانا ضيقا وزادته الحجارة ثقلا وضيقا فلم يقدر على رميها ولم
يجد لها مكانا فحملها على عنقه وهو ينوء تحت اعبائه وتولج بعضهم الغياض ونسي المركب واشتغل بالتفرج في
تلك الازهار والتناول من تلك الاثمار وهو في تفرجه غير خال من خوف السباع والحذر من السقطات والنكبات
فلما رجع الى السفينة لم يصادفها فبقي على الساحل فافترسته السباع ومزقته الهوام فهذه صورة اهل الدنيا
بالاضافة الى الدنيا والاخرة فتاملها واستخرج وجه الموازنة فيها ان كنت ذا بصيرة یہہ دنیا جو مذموم اور
ہلاک کرنیوالی ہی بعینہٖ کہیتی آخرت کی ہی حق مین اوسکی جسنی پہچانا اوسکو اس لئی کہ پہچانتا ہی کہ یہہ ایک منزل ہی منزلون سی
اونکی جو جانیوالی ہین بطرف خدا اور یہہ ایک مانند مسافر خانہ کی ہی کہ بنایا گیا ہی راستہ پر تیار کر رکہا ہی اوسمین چارہ اور
توشہ اور اسباب سفر کو پس جو کوئی توشہ لیوی اوس سی اپنی آخرت کی لئی اور اکتفا کری اوسمین سی بقدر ضرورت جسکا ذکر کیا
ہمنی بیان مین کہانی اور پہنی اور نکاح کرنی اور سب ضروریات کی سو تحقیق اوسنی کہیتی کی اور بیج ڈالا اور قریب ہی کہ کاٹی
گا آخرت مین جو بویا ہی اور جو کوئی کہ ٹہر گیا اوسپر اور مشغول ہوا اوسکی لذتون مین ہلاک ہوا اور مثال خلق کی دنیا مین ایسے
ہی جیسی ایک قوم کہ سوار ہوئی ایک کشتی مین پس جا ٹہری وہ کشتی ساتھ انکی ایک جزیرہ مین سو حکم کیا انکو ملاح نی نکلنی کا واسطی
روا کرنی حاجت کی اور ڈرا دیا اونکو جگہ سی اور شتابی کشتی سی سو متفرق ہو گئی لوگ پس شتابی کی بعضون نی اور روا کیا
اپنی حاجت کو سو پہر فارغ ہو کر طرف کشتی کی اور پایا ایک مکان کشادہ خالی اور ٹہر رہی بعضی دیکہتی اوسکی پہولون

کلیون اور خوش رنگ پتهرون اور عجیب باغون اور نعمه جانورون کو پهر پهری کشتی کیطرف سو نه پایا مکان مگر تهوڑا سا
تنگ اور سهرنگون هو گئی بعضی ان پتیون اور پتهرون پر اور عجب مین ڈالا اونکو انکی حسن نے پس حیرت کی اونکی نفس نے
مگر کچهه مصاحب هووی کسی چیز کا اونمین سی پس پایا کشتی مین مگر ایک مکان تنگ اور زیاده کر دی اوسکو پتهرون کی گرانی
اور تنگی پس قادر هوا اوسکی پهینکنی پر اور نه پایا اوسکی لئی کوئی مکان سوا اوٹهایا اوسکو اپنی گردن پر اور وه جهکا جاتا ہے
اوسکی بوجه کی تنگی اور داخل هوئی بعضی باغون مین اور بهول گئی سواری اور مشغول هو گئی سیر مین ان پهولون کی اور
کهاتی مین ان پهلون کی اور وه اپنی اس سیر مین نهین هین خالی ڈرسی درندون کی اور بچاؤ سی افتادگی اور سختیون کی
پس جب پهری کشتی کی طرف نه پایا اوسکو پس رهگئی کنارون پر پس پهاڑ ڈالا اونکو درندون نی اور چیر ڈالا اونکو سانپ اور
بچهوون نی سو یهه هی صورت دنیا کی بنسبت دنیا اور آخرت کی پس سوچ تو اور نکال مونهه تولنی کا اوسمین اگر هی تو عقل والا

فصل من عرف نفسه وعرف ربه وعرف الدنيا وعرف الآخرة شاهد بنور البصيرة وجه عداوة الدنيا
للآخرة اذ ينكشف له قطعا ان لا سعادة في الآخرة الا لمن قدم على الله سبحانه وتعالى عارفا به محبا له وان المحبة
لا تنال الا بدوام الذكر وان المعرفة لا تنال الا بدوام الطلب والتفكر ولا يتفرغ لها الا من عرض عن اشتغال
الدنيا ولا تستولي المعرفة والحب على القلب ما لم يفرغ من حب غير الله سبحانه وتعالى ضرورة باشتغاله بحب الله
تعالى ومعرفة الله تعالى ولن يتصور ذلك الا للمعرض عن الدنيا فانزع منها بقدر الزاد والضرورة فان كنت
من اهل البصيرة فقد صرت من اهل الذوق والمشاهدة وان لم تكن كذلك فكن من اهل التقليد والايمان وانظر
الى تحذير الله سبحانه وتعالى اياك بالكتاب والسنة وقد قال الله تعالى من كان يريد حرث الآخرة الآية وقال
سبحانه وتعالى من كان يريد الحيوة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها الآية وقال الله سبحانه وتعالى فاما من طغى
وآثر الحيوة الدنيا وقال الله سبحانه وتعالى ذلك بانهم استحبوا الحيوة الدنيا على الآخرة ولعل ثلث القرآن في
ذم الدنيا وذم اهلها وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا ملعونة وملعون ما فيها الا ما كان لله
سبحانه وتعالى منها وقال صلى الله عليه وسلم يا عجبا كل العجب للمصدق بدار الخلود وهو يسعى لدار الغرور وقال
صلى الله عليه وسلم الدنيا حلوة خضرة وان الله سبحانه وتعالى مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون وقال صلى الله عليه
وسلم ان الله سبحانه وتعالى لم يخلق خلقا ابغض اليه من الدنيا وانه لم ينظر اليها منذ خلقها وقال صلى الله عليه وسلم
من اصبح والدنيا اكبر همه فليس من الله في شيء والزم قلبه اربع خصال هما لا ينقطع عنه وشغلا لا يتفرغ منه ابدا
وفقرا لا يبلغ غناه ابدا واملا لا يبلغ منتهاه ابدا وقال ابو هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا ابا هريرة الا اريك الدنيا جميعا قلت نعم فاخذ بيدي الى مزبلة فيها رؤس ناس وعذرات وخرق وعظام
ثم قال صلى الله عليه وسلم يا ابا هريرة هذه الرؤس كانت تحرص كحرصكم وتامل املكم ثم هي اليوم عظام بلا اجلاد
ثم هي صائرة رمادا وهذه العذرات الوان اطعمتهم اكتسبوها من حيث اكتسبوها ثم قذفوها من بطونهم فاصبحت
الناس يتحامونها وهذه الخرق البالية كانت رياشهم ولباسهم فاصبحت والرياح تصفقها وهذه العظام عظام
دوابهم التي كانوا ينتجعون عليها اطراف البلاد فمن كان باكيا على الدنيا فليبك وقال صلى الله عليه وسلم

علیه السلام

لیجیئن اقوام یوم القیمة اعمالهم کجبال تهامة فیومر بهم الی النار قالوا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم مصلین قال صلی الله
علیه وسلم کانوا یصلون ویصومون ویاخذون هنة من اللیل فاذا عرض لهم شی من الدنیا وثبوا علیه وقال عیسی
صلوات الله وسلامه علیه لا یستقیم حب الدنیا والاخرة فی قلب مومن کما لا یستقیم الماء والنار فی اناء واحد وقال
النبی صلی الله علیه وسلم فاحذروا الدنیا فانها اسحر من هاروت وماروت وقال عیسی صلوات الله وسلامه علیه یا معشر
الحواریین ارضوا بدنی الدنیا مع سلامة الدین کما رضی اهل الدنیا بدنی الدین مع سلامة الدنیا وقال صلوات الله علیه
ایضا للحواریین لاکل خبز الشعیر بالملح الجریش ولبس المسوح والنوم علی المزابل کثیر مع عافیة الدنیا والاخرة وروی
ان عیسی صلوات الله علیه کوشف بالدنیا فراها فی صورة عجوز هتماء علیها من کل زینة فقال لها کم تزوجت قالت
لا احصیهم فقال فطلقوک اوماتوا عنک قالت لا بل قتلت کلهم فقال عیسی علیه السلام بوسا لازواجک الباقین
کیف لا یعتبرون بازواجک الماضین جسنی پہچانا اپنی نفس کو اور پہچانا اپنی رب کو اور پہچانا دنیا کو اور پہچانا آخرت کو کہا
ساتهه نور عقل کے سو یہہ دشمن دنیا کا آخرت کی لئی ہے کہ کہلجاتا ہی اوسکو یہہ کہ نہین سعادت ہی آخرت مین مگر اوس شخص کے
لئی جو سامنی آیا الله کی اون حالین کو اوسکو پہچانتا ہی اور اوسکا دوست ہے اور تحقیق محبت نہین ملتی مگر ساتهه دوام ذکر کے
اور معرفت نہین ملتی مگر ساتهه دوام طلب اور فکر کی اور نہین حاصل ہوتا اوسکی لئی مگر وہی جو پہرا دنیا کی شغلون سی اور نہین
غالب آتی معرفت اور محبت دل پر جب تک نہ خالی ہو محبت غیر خدا کی ساتهه خالی ہون دلکی غیر الله سی بالضرور و اسکی مشغول
ہونیکی ساتهه محبت الله کے اور معرفت الله کی اور نہین تصور ہی یہہ مگر اوسکی لئی جو پہرا ہو دنیا سی قناعت کرنیوالا ہوا اوسمین سے
بقدر توشہ اور ضرورت کے سو اگر ہوگا تو عقل والون سی بتحقیق ہو جائیگا ذوق اور مشاہدہ والون سی اور اگر نہین ہی تو
ایسا پس ہو تقلید والے ایمان والون سی اور دیکهه طرف قول خدای پاک کی اور لازم پکڑ کتاب یعنی قرآن اور سنت یعنی حدیث کو
فرمایا الله صاحب نی جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کهیتی بڑہا دین ہم اوسکو اوسکی کهیتی اور جو کوئی ہو چاہتا دنیا کی کهیتی اوسکا ہم
دین کچهه اوسمین سے اور اوسکو نہین آخرت مین حصہ اور فرمایا الله صاحب نے جو کوئی ہو چاہتا دنیا کا جینا اور اوسکی رونق بہر
دین ہم اونکو اونکی رونق اسمین اور اونکو اوسمین نقصان نہین وہی ہین جنکو کچهه نہین پچهلی گهر مین سوای آگ کی اور ست
گیا جو کیا تها اوسجگہہ اور خراب ہوا جو کمائی تهی اور فرمایا الله صاحب نی سو جسنی شرارت کی اور بہتر سمجها دنیا کا جینا سو دوزخ
ہی ٹهکانا اور فرمایا الله صاحب نی یہہ سیلئی کہ اونہون نی عزیز رکهی دنیا کی زندگی یعنی جسنی دنیا عزیز رکهی اوسکو آخرت کہان
اور شاید کہ تہائی حصہ قرآن کا مذمت مین دنیا کی اور مذمت مین اوسکی لوگون کی ہو تحقیق فرمایا آنحضرت نی دنیا لعنت کی گئی ہی
اور لعنت کی گئی ہی وہ چیز جو اوسمین ہی مگر جو الله کی لئی ہی اوسمین سی اور فرمایا آنحضرت نی کیا ہی بڑا عجب ہی اوسکی لئی جو
تصدیق کری آخرت کی اور سعی کری دنیا مین اور فرمایا آنحضرت نی دنیا شیرین ہی سبز ہے اور بیشک الله چهوڑنی والا ہے
تمهارا اوسمین پس دیکهی کہ کیسا عمل کرتی ہو اور فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق الله پاک نی نہین پیدا کی کوئی خلق جو بہت دشمن ہو طرف
اوسکی دنیا سی اور اوسنی نہین دیکها اوسکی طرف جب سی پیدا کیا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نی جسنی صبح کی اور دنیا ہی بڑا
قصد اوسکا سو نہین ہی الله سی کسی چیز مین یعنی الله پاک اوس سی بری الذمہ ہی اور لازم کرا اپنی دلکو چار خصلتین ایک غم
کہ نہ قطع کری اوس سی کبهی اور شغل کہ نہ خالی ہو اوس سی کبهی اور محتاجی کہ نہ پہنچی اوسکی تونگری کو کبهی اور آرزو

کہ تو بھی اوسکی نہایت کو پہونچا ابو ہریرہ کو فرمایا آنحضرت نے ای ابو ہریرہ کیا نہ دکہلا دون مین تجھکو سب دنیا مع اوسکی ذات
پس کہا تم کیجئی پھر میرا ہاتھ پکڑا اور ایک نالہ کی طرف لیگئی او سجگہہ مین جہان پڑکین اور نجاست وغیرہ ہوتی ہی اور مین تہی سر آدمیون
کی اور پلیدی اور پرانی کپڑی اور ہڈیان پہر فرمایا آنحضرت نے ای ابو ہریرہ یہہ سر حرص کی تہی مانند تمہاری حرص کے اور
آرزو کرتی تمہاری سی آرزو پہر یہہ آجکی دن ہڈیان ہین بغیر پوست کے پہر یہہ ہو جائینگی خاکستر اور پلیدیان رنگ مین تمہاری
کہانون کی کسب کیا اوسکو جہان سی کسب کیا پہر ڈالدیا اوسکو اپنی پیٹون سی اور لوگ بہاگتی ہین اوس سی اور یہہ پرانی
کپڑی تہی اونکی زینت و لباس سو صبح کی اور ہوائین دسکو اوڑاتی ہین اور یہہ استخوان ہڈیان ہین اونکی چوپاؤن کی جنپر
دانا چارہ لاتی شہرون کی طرف سے سو جو کوئی رویا چاہی دنیا پر پس چاہی روو ی آدر فرمایا آنحضرت نے لائی جاینگی
کچہہ قومین دن قیامت کے عمل اونکی جیسی پہاڑ تہامہ کی سو حکم کیا جائیگا اونکو آگ کیطرف کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نماز
پڑہتی تہی اور روزہ رکہتی تہی فرمایا آنحضرت نے تہی نماز پڑہتی اور روزہ رکہتی اور لیتی ایک ساعت شب سے یعنی تہجد گذارتے تہی
پس جسوقت پیش آتی اونکو کوئی چیز دنیا کی دوڑتی اوسپر اور کہا حضرت عیسی نے نہین ٹہرتی محبت دنیا اور آخرت کی دل مین
مومن کے جیسی نہین ٹہرتا آگ اور پانی ایک برتن مین اور فرمایا آنحضرت نے بچو دنیا سی وہ بہت جادوگر ہی ہاروت اور ماروت سے
اور کہا حضرت عیسی نے ای گروہ یارون کی کیا راضی ہوی ساتہہ دنیا کمینی کی ساتہہ سلامتی دین کی جیسی راضی ہوی دنیا دار
ساتہہ کم دین کی ساتہہ سلامتی دنیا کی اور کہا حضرت عیسی نے البتہ کہانا جو کی روٹی کا ساتہہ کراتی نمک کے اور پہننا ٹاٹ کا
اور سونا کہوری پر بہت ہے ساتہہ سلامتی دنیا اور آخرت کی اور روایت کیگئی ہی کہ حضرت عیسی پر کہول دی گئی دنیا سو دیکہا
اوسکو شکل مین ایک بڑہیا بد صورت کے اوسپر طرح طرح کی رونق ہی سو کہا اوس سی کتنی نکاح کئی تونی بولی مین شمار نہین
کرسکتی اونکا پس کہا طلاق دی تجہکو یا مرگئی تجہسی کہا نہین بلکہ مار ڈالا مینی اون سب کو پس کہا عیسی علیہ السلام نے حیف ہی
تیری اون خاوندون کی لئی جو باقی ہین کیونکر نہین نصیحت پکڑتی ساتہہ خاوندون تیری کی جو گذر گئی ف اسیطرح
ایک بزرگ نے دنیا کو خواب مین دیکہا اور اوس سی کچہہ پوچہا جسکو کسی شاعر نے کیا خوب نظم کیا ہی ع زاہدی شد بخواب
در فکری ✤ دید دنیا بصورت بکری ✤ گفت زاہد کہ تو بزینت و فر ✤ بکر چون بکثرت شوہر ✤ گفت دنیا کہ با تو گویم راست ✤
کہ مرا ہر کہ مرد بود نخواست ✤ آنکہ نامرد بود خواست مرا ✤ این بکارت ازان بجاست مرا ✤ **فصل** اعلم ان من ظن انہ یلابس
الدنیا ببدنہ ویخلو عنہ بقلبہ فہو مغرور وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل صاحب الدنیا کمثل الماشی فی الماء
ہل یستطیع الذی یمشی فی الماء ان لا یبتل قدماہ وکتب علی بن ابی طالب الی سلمان الفارسی مثل الدنیا مثل الحیۃ
یلین مسہا ویقتل سمہا فاعرض عما یعجبک فیہا لقلۃ ما یصحبک منہا وضع عنک ہمومہا لما ایقنت من
فراقہا وکن اسر ما تکون بہا احذر ما تکون فیہا فان صاحبہا کلما اطمان منہا الی سرور اشخصتہ عنہا الی مکروہ وقال
عیسی علیہ السلام مثل الدنیا مثل شارب ماء البحر کلما ازداد شربا ازداد عطشا حتی یقتلہ واعلم ان ما اطمان الی الدنیا
وہو یتیقن انہ راحل عنہا ہو فی غایۃ الحماقۃ بل مثل الدنیا مثل دار ہیأہا صاحبہا وزینہا لضیافۃ الواردین والصادرین
فدخل واحد دارہ فقدم الیہ طبقا من ذہب علیہ بخور وریاحین لیشمہ ویترک الطبق لمن یلحقہ لا لیتملکہ فجہل رسمہ
فظن انہ وہب ذلک لہ فلما تعلق بہ قلبہ استرجع منہ فضجر وتوجع ومن کان عالما برسمہ انتفع بہ وشکرہ وردہ

جنیہ تلک من حصد وقد ذاک سنۃ اللہ سبحانہ فی الدنیا فالحاد ارضیا دعلی الجبارین لا علی المسکین لیتزودوا منہا کما یتمتعون بھا کما یستمتع بالعاریۃ ذلیتزلیلوا بجریعامہم بطیبۃ نفس من غیر تعلق القلب ۔ جان کہ جو کوئی گمان کرتا ہی کہ وہ ملا ہوا ہی دنیا کی ساتھہ بدن اپنی کی اور خالی ہی اوس سی ساتھہ دل اپنی کی سو وہ مغرور ہی فرمایا آنحضرتؐ نی کہاوت دنیا والی کی جیسی چلنی والا پانی مین کیا طاقت ہی اوسکو جو چلتا ہی پانی مین کہ نہ تر ہوین دونو پاؤن اوسکی اور لکہا علی ابن ابی طالب نی طرف سلمان فارسی کی کہ مثال دنیا کی جیسی سانپ نرم ہی چہونا اوسکا اور مارتا ہی زہر اوسکا سو پہر جا اوس چیز سی جو تعجب مین ڈالتی ہی تجہکو اوس مین بسبب اوسکی تہوڑی کی کہ جو تیری اوس مین ہی اور دور کر اپنی سی رنج و غم اوسکی بسبب اوسکی کہ یقین کیا تو نی اوسکی جدائی کا اور ہو بہت خوش اوس چیز کا کہ ہو ساتہہ اوسکی بہت بچنے والا اوس چیز کا کہ ہو اوس مین پس تحقیق دنیا والا ہر گاہ مطمئن ہوتا ہی اوس سی طرف خوشی کے پہنچاتی ہی اوسکو دنیا سی کچہہ مکروہ اور کہا حضرت عیسیؑ نی مثال دنیا کی جیسی پینی والا پانی دریا کا جتنی زیادہ پئی گا زیادہ ہوگی پیاس یہانتک کہ مار ڈالی گا اوسکو اور جان جو کوئی مطمئن ہو دنیا کی طرف اور اوسکو یقین ہی کہ وہ کوچ کریگا اوس سے سو وہ نہایت حماقت مین ہی بلکہ مثال دنیا کی جیسی ایک گہر تیار کیا اوسکو اوسکی صاحب نی اور رونق دی اوسکو آنی جانی والون کی مہمان کی لئی سو آیا اوسکی گہر مین ایک سو سامنی لایا اوسکی ایک طبق سونی سی اور پر خوشبو مین اور پہول تاکہ اوسی سونگہی اور چہوڑ دی طبق کو اوسکی لئی جو اوسی لاحق ہو وی نہ یہہ کہ مالک بنجائی اوسکا سو بہول گیا اوسکی رسم کو اور گمان کیا کہ اوسنی بخش دیا اوسکو اوسکی لئی پس جب لگ گیا اوس سی دل اوسکا پہیرنا چاہا اوس سی سو خفا ہوا اور زاری کی اور جو جانتا تہا اوسکی رسم قاعدہ کو نفع لیا اوس سی اور شکر کیا اوسکا اور پہیر دیا اوسکو ساتہہ خوشی دل اور کشادہ سینہ کی پس ایسی ہی ہی طریقہ اللہ کا دنیا مین سو وہ گہر ہی مہمانی کا جانی والون کی لئی نہ رہنی والون کی لئی تاکہ توشہ لین اوس سی جب سی نفع ہو اونکو جیسی نفع لیتا ہی ساتہہ عاریت کے پہر چہوڑ دیتا ہی اونکی لئی جو اونکی بعد آوینگی ساتہہ خوشی نفس کی بغیر متعلق ہونی دل کی ساتہہ اوسکی الاصل الثامن فی الکبر اصل آٹہوین بیان مین غرور کے

قال اللہ سبحانہ وتعالی بئس مثوی المتکبرین وقال سبحانہ وتعالی کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ سبحانہ وتعالی العظمۃ ازاری والکبریاء ردائی فمن نازعنی فیہما قصمتہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من خردل من کبر وقال صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الجبارون المتکبرون یوم القیمۃ فی صور الذر یطاءہم الناس لہوانہم علی اللہ سبحانہ وتعالی وقال صلی اللہ علیہ وسلم لبلال رضی اللہ عنہ ان فی جہنم وادیا یقال لہ جہبجب حق علی اللہ تعالی ان یسکنہ کل جبار فایاک یا بلال ان تکون ممن یسکنہ وقال اللہم انی اعوذ بک من نفخۃ الکبر وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ سبحانہ وتعالی الی من جر ثوبہ خیلاء وقال صلی اللہ علیہ وسلم من تعظم فی نفسہ واختال فی مشیتہ لقی اللہ وہو علیہ غضبان وقال صلی اللہ علیہ وسلم فی فضیلۃ التواضع ما زاد اللہ سبحانہ وتعالی عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد الا رفعہ اللہ وقال طوبی لمن تواضع فی غیر مسکنۃ واوحی اللہ سبحانہ وتعالی الی موسی صلوات اللہ علیہ انما اقبل صلوۃ من تواضع لعظمتی ولم یتعظم علی خلقی والزم قلبہ خوفی وقطع النہار بذکری وکف نفسہ

نعن الله هو انت من جهل قال نبينا صلى الله عليه وسلم اذا تواضع العبد رفعه الله سبحانه وتعالى الى السماء السابعة وقال
عليه الصلوة والسلام ان التواضع لا يزيد العبد الا رفعة فتواضعوا رحمكم الله وقال انه ليعجبني ان يحمل الرجل
الشيء في يده يكون مهنأة لاهله ويدفع به الكبر عن نفسه فرمایا الله تعالی نے سو کیا بری جگہہ ہی رہنی کی غرور والون کو
اور فرمایا الله صاحب نے اسی طرح مہر کرتا ہی الله ہر دل پر غرور والی سرکش کے فرمایا آنحضرت نے کہ کہا الله پاک برتر نے بڑائی میری
ازار ہی اور غرور میری چادر ہی سو جو کوئی چہینی مجہسی کچہہ ان دونوں میں سی توڑوں میں اوسکو اور فرمایا آنحضرت نے نہ جاویگا
بہشت میں جسکی دل میں ہو ذرہ بہرائی کی دانی کی برابر غرور اور فرمایا آنحضرت نے اوٹہائی جائینگی ظالم غرور والی دن
قیامت کی چہوٹی چیونٹیوں کی صورت میں روندینگی اونکو آدمی بسبب ونکی سہولت کے الله پر فرمایا آنحضرت نے بلال
سی کہ تحقیق جہنم میں ایک جنگل ہی جسکو ہبہب کہتی ہیں ثابت ہی الله پر یہہ کہ رکہی اوسمیں ہر متکبر کو اور بچا تو اپنی کو ای بلال
اس سی کہ ہو تو اون میں سی جو رہینگی اوسمیں اور کہا آنحضرت نے ای الله میں پناہ مانگتا ہوں تجہسی ہوا سی غرور کے
اور فرمایا آنحضرت نے الله نہیں دیکہتا اوس شخص کیطرف جو کہینچتا چلی اپنی کپڑی کو اتراتا اور فرمایا آنحضرت نے جو کوئی
بڑا بنا اپنی جی میں اور تکبر کیا اپنی چال میں ملیگا الله سی اور وہ اوسپر خفا ہوگا اور فرمایا آنحضرت نے فضیلت میں تواضع کی
کہ نہ زیادہ کیا الله نے کسی بندی کو جو بخشتا ہی تقصیر میں مگر عزت اور نہ فروتنی کی کسی نے الله کی لئی مگر بلند کیا الله نے
درجہ اوسکا اور فرمایا خوشحالی ہو اوس شخص کو جو فروتنی کری غیر محتاجی میں یعنی محتاج نہو اور عاجزی کری آری سے
تواضع ز گردن فرازان نکوست ؛ اور وحی کی الله نے طرف موسی علیه السلام کی میں نہیں قبول کرتا نماز مگر اوس شخص کی جو فروتنی
کری میری بڑائی کی جہت اور نہ بڑائی کری میری خلق پر اور لگائی رہی اپنی دلسی میرا ڈر اور کاٹی دن میری یاد میں
اور روکی اپنی نفس کو خواہشوں سی میری لئی اور فرمایا ہماری نبی نے درود الله کا اونپر اور سلام جب فروتنی کرتا ہی بندہ بلند
کرتا ہی الله مرتبہ اوسکا ساتویں آسمان تک اور فرمایا آنحضرت نے فروتنی نہیں زیادہ کرتی بندی کو مگر بلندی سو فروتنی کرو تم رحم
کریگا تمپر الله اور فرمایا تحقیق عجب والی ہی مجہکو یہہ بات کہ اوٹہاوی آدمی کسی چیز کو اپنی ہاتہہ میں جو ہو نافع اوسکی اہل کی
لئی اور دور کری اوس سی غرور کو اپنی نفس سی **فصل** حقيقة الكبر ان يرى نفسه فوق غيره في صفات الكمال
فيحصل فيه نفخة وهزة من هذه الروية والعقيدة ولذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعوذ بك من نفخة الكبر
ولذلك استاذن بعضهم عمر بن الخطاب رضي الله عنه ليعظ الناس بعد الصبح فقال لا اخشى ان تنتفخ حتى تبلغ
الثريا ثم هذه النفخة تصدر منها افعال على الظاهر كالترفع في المجالس والتقدم في الطريق والنظر بعين التحقير
والغضب اذا لم يبدأ بالسلام وقصر في حوائجه وتعظيمه ويحمل على ان يانف اذا وعظ ويعنف اذا وعظ وعلم ويجحد الحق اذا ناظر وينظر
الى العامة كانه ينظر الى الحمير وانما عظم الكبر حتى لا يدخل الجنة من في قلبه ذرة منه لان تحته ثلثة انواع من الخبائث
عظيمة اولها انه منازع لله سبحانه وتعالى في خصوص صفته اذ الكبرياء رداءه كما قال فان العظمة لا تليق الا به
فمن اين تليق العظمة بالعبد الذليل الذي لا يملك من امر نفسه شيئا فضلا من امر غيره الثانية ان يحمل على جحد
الحق وازدراء الخلق قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيان الكبر انه من سفه الحق وغمص الناس والانفة
من الحق تغلق باب السعادة وكذا استحقار الخلق قال بعضهم ان الله سبحانه وتعالى خبأ ثلاثا في ثلث

خبا رضاه فی طاعته فلا تحقرن شیئا منها لعل رضاء الله فیه وخبا سخطه فی معصیته فلا تحقرن منها صغیرة
لعل سخط الله سبحانه وتعالی فیها وخبا ولایته فی عباده فلا تحقرن احدا منهم فلعله ولی الله الثالثة انه
یحول بینه وبین جمیع الاخلاق المحموده فان المتکبر لا یقدر ان یحب للناس ما یحب لنفسه ولا یقدر علی التواضع وعلی
ترک الانفة والحسد والغضب ولا یقدر علی کظم الغیظ وعلی اللطف فی النصح وعلی ترک الریاء وبالجملة
فلا یبقی خلق مذموم الا ویضطر المتکبر الی ارتکابه لحفظ کبره ولا خلق محمود الا ویضطر الی ترکه
حقیقت غرور کی یہہ ہی کہ دیکھی اپنی نفس کو اعلی غیر اپنی سی صفتون کمال مین یعنی حاصل ہوگئے بعض مین ایسیہ ہوئی اور
خوشی لیس دیکھہی اور عقیدہ سی اوسی کی فرمایا آنحضرت نی میں پناہ مانگتا ہون پہنچتی غرور کی ہوی سی اور اسی لئی اون
چاہا بعض اونکی نی عمر رضی الله عنہ سی تا کہ نصیحت کری لوگونکو بعد صبح کی سو کہا مین ڈرتا ہون کہ تو پہول جاوی یہانتک
کہ پہونچی ثریا تک پہر اس ہوی سی صادر ہوتی ہین بہت سے کام ظاہر مین جیسی بلندی چاہنا مجلسونمین اور آگی چلنا
مین اور دیکہنا حقارت اور غصہ کی آنکہہ سی جب کہ نہ شروع کری ساتہہ سلام کی اور کوتاہی کری اوسکی حاجتون اور تعظیم
مین اور برانگیختہ ہوتا ہی اسپر کہ شرما ہی جب نصیحت کیا جاوی اور سرزنش کری جب وعظ کہی اور کچھہ سکہاوی اور انکار کری
حق کا جب مناظرہ کری اور دیکہی عوام کیطرف یون کہ گویا وہ دیکہتا ہی طرف گدہی کی اور سوا اسکی نہین کہ برا ہو غرور
یہانتک کہ نہین جائیگا جنت مین جسکی دل مین ذرہ بہر بہی ہی اور نہین ہی اسلئی کہ اوسکی بیچ تین قسمین بری ہین ایک تو
پہلی یہہ کہ وہ جہگڑا ہی اللہ ہی خاص اوسکی صفتون مین اسلئی کہ غرور اوسکی چادر ہی جیسا کہ کہا تحقیق بڑائی تہیر
لائق بیکر اوسکو بس کہان سی لائق ہوگی بڑائی بندہ ذلیل کو جو نہین مالک اپنی نفس کی اوپر کسی چیز کا نہ بہر کہ
ہو مالک دوسری کی امر کا دوسری یہہ کہ وہ برانگیختہ ہوتا ہی انکار پر حق کی اور حقیر جاننی پر خلق کی فرمایا آنحضرت
نی بیشک غرور کی جسنی انکار کیا حق کا اور عیب کیا لوگون کا اور ناک چڑہائی حق سی بند ہوتا ہی دروازہ سعادت کا
اور ایسی ہی ہی حقیر جاننا خلق کا کہا بعض اونکی نی کہ تحقیق اللہ پاک برتر نی چہپایا تین چیز کو تین چیزمین چہپایا اپنی
خوشنودی کو اپنی بندگی مین سو مت حقیر جان تو کسی چیز کو اوسمین سی شاید اللہ کی خوشی اوسی مین ہو اور چہپایا اپنی
ناراضی کو اپنی نافرمانی مین سو مت حقیر جان اونمین سی کسی صغیرہ گناہ کو شاید اللہ کی ناراضی اوسی مین ہو اور
چہپایا اپنی ولایت کو اپنی بندون مین سو مت حقیر جان کسی کو اونمین سی شاید وہ ہو ولی اللہ کا تیسری یہہ کہ وہ
غرور حائل ہوجاتا ہی اوسکی درمیان اور درمیان سب عادتون بہتر کی سو متکبر نہین چاہ سکتا لوگون کی لئی جو
چاہتا ہی اپنی نفس کی لئی اور نہین قدرت رکہتا فروتنی پر اور چہوڑنی تعظیم اور حسد اور غصہ پر اور نہین قدرت رکہتا
فرو کہانی پر غصہ کے اور مہربانی کرنی پر نصیحت مین اور چہوڑنی پر ریا کی اور حاصل کلام کا یہہ ہی کہ نہین باقی رہتی
بری عادت مگر مضطر ہوتا ہی متکبر اوسکی کرنی کیطرف واسطی نگاہ رکہنی غرور اپنی کی اور نہ کوئی اچہی عادت مگر مضطر
ہوتا ہی اوسکی چہوڑنی کیطرف **فصل** العلاج المجمل لترک رذیلة الکبر ان یعرف الانسان نفسه وان
اوله نطفة قذرة وآخره جیفة قذرة وهو فیما بین ذلک یحمل العذرة ویفهم قول الله سبحانه وتعالی
قتل الانسان ما اکفره من ای شیء خلقه الی قوله سبحانه وتعالی ثم اماته فاقبره فلیعلم انه مخلوق من

لا تم العدم فانه لم يكن شيئا مذكورا اذ لا شي اقل من العدم ثم خلقه من تراب ونطفة ثم مضغة ثم علقة
ليس له سمع وبصر وحيوة وقدرة ثم خلق ذلك كله وهو بعد على غاية النقصان يستولى عليه الامراض
والعلل وتتزاد فيه الطبائع المتضادة يهدم بعضها بعضا فيمرض كرها ويجوع كرها ويعطش كرها ويريد ان
يعلم الشي فيجهله ويريد ان ينسى الشي فيذكره ويكره الشي وينفعه ويشتهي الشي ويضره لا يامن
في لحظة من ان يختلس روحه وعقله وصحته او عضو من اعضائه ثم آخره الموت والتعرض للعقاب
والحساب فان كان من اهل النار فالخنزير خير منه فمن اين يليق منه الكبر وهو عبد مملوك ذليل لا يقدر
على شي قال الحسن البصري لبعض من يتبختر في مشيته ما هذه المشية وفي بطنه خراء فكيف يليق الكبر
بمن يغسل العذرة بيده مرتين في كل يوم وهو حامل لها على الدوام مجمل علاج واسطے چہوڑنے برُی خصلت غرور کی
یہہ ہی کہ پہچانے آدمی اپنی نفس کو اور یہہ کہ اول اوسکا ایک نطفہ ناپاک ہی اور آخر اوسکا ایک مردار ناپاک ہی اور وہ اوسکے
درمیان مین اوٹہاتا ہی چرکین وغیرہ کو اور سمجہتا ہی قول اللہ صاحب کا مارا جاٹیو انسان کیا بڑا ناشکر ہی کس چیز سے
بنایا اوسکو ایک بوندسی بنایا پہر اندازہ رکہا اوسکا یعنی ہاتہہ پاؤن اسلوب پر رکہی نہ ایک بہت بڑا نہ ایک بہت چہوٹا پہر
راہ آسان کردی اوسکو یعنی ایمان کفر کی سمجہہ دی اوسکو یا پیٹ مین سی نکالا آسانی سی پہر اوسکو مردہ کیا پہر قبر
مین کہولایا سو جانے کہ وہ پیدا کیا گیا ہی نہایت نکما نہ عدم ہی وہ تو نہ تہا کوئی چیز جو مذکور مین آتی الحق کہ نہین ہی کوئی
چیز کمتر عدم سی پہر پیدا کیا اوسکو مٹی اور بوندسی پہر لوتہڑی سی پہر بوٹی سی نہ تہا اوسکی لئی سننا اور دیکہنا اور زندگی اور
قدرت پہر اس سبکو پیدا کیا اور وہ اب ہی نہایت نقصان پر ہی غالب آجاتی ہین اوسپر بیماریان اور علتین اور زیادہ ہوتے
ہین اوسمین طبیعتین سو ڈہا دیتی ہی بعض اوسکی بعض کو پس بیمار ہوتا ہی ناخوشی سی اور بہوکا ہوتا ہی ناخوشی سی اور پیاسا
ہوتا ہی ناخوشی سی اور چاہتا ہی کہ جانے کسی چیز کو سو نہین جانتا اوسکو اور چاہتا ہی کہ بہول جاوی کسی چیز کو سو یاد
کرتا ہی اوسی اور مکروہ جانتا ہی کسی چیز کو سو کرتا ہی اوسی اور خواہش کرتا ہی کسی چیز کی اور وہ نقصان کرتی ہی
اوسکو نہین امن مین ہوتا ایک دم اس سی کہ اوچاٹ لیجاوی روح اوسکی اور عقل اوسکی اور تندرستی اوسکی یا کوئی عضو
اعضا اوسکی سی پہر پیچہی اوسکی مرنا ہی اور پیش آنا عذاب اور حساب کی لئی پہر اگر ہوا دوزخ والون سی پس سور بہتر ہی اوس
سی کہان لائق ہی اوسی غرور کرنا اور وہ تو ایک بندہ ہی غلام ذلیل نہین قدرت رکہتا کسی چیز پر کہا حسن بصری نی
واسطی بعض اونکی جو اتراتا تہا اپنی چلنے مین یہہ کیا چال ہی جسکی پیٹ مین ہی ناپاکی سو کیونکر لائق ہی غرور اوسکو
جو دہوتا ہی چرکین اپنی ہاتہہ سی دو مرتبہ ہر دن مین اور وہ اوسکا اوٹہانیوالا ہی ہمیشہ

فصل علاج الكبر على التفصيل

بالنظر الى ما به الكبر وهي اربع خصال الاول العلم قال صلى الله عليه وسلم آفة العلم الخيلاء وقال لا تكونوا من جبابرة
العلماء فلا يفي علمكم بجهلكم وقلما يخلو العالم عن آفة الكبر فانه يرى نفسه فوق الناس بالعلم الذي هو اشرف
فضيلة عند الله فيتكبر تارة في الدين بان يرى نفسه عند الله افضل من غيره وتارة في الدنيا بان يرى
حقه واجبا على الناس ويتعجب منهم ان لم يتواضعوا له وهذا بان يسمى جاهلا اولى لان العالم الحقيقي ما يعرف
ربه ونفسه وخطر خاتمته وحجة الله عليه ويلاحظ الخاتمة فلا يرى جاهلا الا ويقول انه عصى الله بجهل

وان عصيته نعذبه وحجة الله على الكل قال ابو الدرداء رضي الله عنه من ازداد علما ازداد وجعا وقال تعالى لنبيه
صلى الله عليه وسلم واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين وقال صلى الله عليه وسلم يكون قوم يقرؤن القرآن
لا يجاوز حناجرهم يقولون قد قرأنا القرآن فمن اقرأ منا ومن اعلم منا ثم التفت وقال اولئك منكم ايها الامة اولئك
هم وقود النار ومن هذا اشتد حذر السلف حتى ان حذيفة ام قوما فلما سلم قال لتلتمسن اماما غيري او لتصلن
وحدانا اني رأيت في نفسي انه ليس في القوم افضل مني وينبغي ان يتذكر الانسان انه كم من مسلم نظر اليه
قبل السلامة فاستحقره ثم كانت خاتمة عمره كما كانت وذلك المسلم العالم ارتد بعده فكان المتكبر من اهل النار
والمتكبر عليه من اهل الجنة ومامن عالم الا ويتصور ان يختم له بالسوء ويختم للجاهل بالسعادة فكيف يكون
التكبر مع معرفة ذلك وقد قال صلى الله عليه وسلم يؤتى بالعالم يوم القيامة فيلقى في النار فتندلق اقتابه فيدور بها
كما يدور الحمار بالرحى فيطيف به اهل النار فيقولون مالك فيقول كنت آمر بالخير ولا آتيه وانهى عن الشر وآتيه فما
عالم يسلم عن ذلك فلو لا اشتغله خوفه عن التكبر وقد قال الله تعالى في بلعام باعوراء وهو من اكابر العلماء فمثله كمثل
الكلب ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث الآية لانه اخلد الى الشهوات وذكر العلماء اليهود فمثل الحمار يحمل اسفارا او لينظر
في الاخبار التي وردت في علماء السوء حتى يغلب كبره بخوفه وانما يبقى الكبر مع هذا لمن اشتغل بعلوم غير نافعة
في الدين كالجدل واللغة وغيرهما او لمن اشتغل بالعلم وهو خبيث الباطن فازداد خبثه بسببه السبب الثاني
الورع والعبادة ولا يخلو المتعبد في باطنه عن كبر وقد ينتهي الحمقى ببعضهم الى ان يحمل مصائب الناس
على كرامته فمن اذاه فلو مات او مرض قال وقد رأيتم ما فعل الله سبحانه وتعالى به وربما يقول عند الاذاء
سترون ما يجري عليه وليس يدري الاحمق ان جماعة من الكفار ضربوا الانبياء واذوهم ثم تمتعوا فلم ينتقم
منهم بل ربما اسلم بعضهم فسعد في الدنيا والآخرة فكانه يرى نفسه افضل من الانبياء وحق العابد اذا نظر الى
عالم ان يتواضع له بجهله وان نظر الى فاسق فيقول لعل فيه خلقا باطنا يستر معاصيه الظاهرة ولعل في باطني
حسدا ورياء وخبثا خفيا يمقتني الله تعالى به ولا يقبل اعمالي الظاهرة وان الله سبحانه وتعالى ينظر الى القلوب لا الى الصور
ومن الخبث لبطن الكبر اذ روي ان رجلا من بني اسرائيل يقال له خليع بني اسرائيل لكثرة فساده جلس الى عابد
من بني اسرائيل وقال لعل الله يرحمني ببركته فقال العابد في نفسه كيف يجلس هذا الفاسق معي فنفر عنه
فاوحى الله تعالى الى نبي زمانه مرهما ليستأنفا العمل فقد غفرت للخليع واحبطت عمل العابد وروي ان رجلا
وطئ رقبة من بني اسرائيل وهو ساجد فقال ارفع فوالله لا يغفر الله لك فاوحى الله سبحانه وتعالى بل انت ايها
المتالي علي لا يغفر الله لك فالاكياس يحذرون من ذلك ويقولون ما كان يقوله عطاء السلمي مع شدة
ورعه كان اذا هبت ريح او صاعقة يقول ما يصيب الناس كل ذلك الا بسببي ولو مات عطاء رحمه الله لتخلصوا
وقال بعضهم في عرفة ارجو الرحمة لجميعهم لولا كوني فيهم فانظر كم بين من يخاف العمل والورع ثم يخاف على
نفسه وبين من يتكلف اعمالا ظاهرة لعله لا يخلو عن الرياء ثم يمن على الله سبحانه وتعالى
بعمله السبب الثالث الكبر بالنسب وعلاجه ان ينظر في نسبه فان اباه نطفة قذرة وجده التراب

ولا اقذر من نطفة ولا اذل من التراب ثم للفقير بالنسب فخر بجمال غيره ولو نطق اباؤه لقالوا من انت
في نفسك وما انت الا دودة من بول النتن خلقة ولذلك قيل ع لئن فخرت بآباء ذوي نسب لقد صدقت
ولكن بئس ما ولدوا وكيف يتكبر بنسب ذوي الدنيا ولعلهم صاروا حممة في النار يودون لو كانوا خنازير
وكلابا ويتخلصوا مما هم فيه وكيف يتكبر بنسب اهل الدين وهم في انفسهم ما كانوا يتكبرون وكان شرفهم
بالدين ومن الدين التواضع وكان يقول احدهم ليتني كنت تبنة وليتني كنت طائرا كلهم قد شغلهم
خوف العاقبة عن الكبر مع عظم علمهم وعملهم فكيف يتكبر بنسبهم وهو عاطل عن خصالهم السبب الرابع
الكبر بالمال والجمال والاتباع والكبر بها جهل فانها امور خارجة من الذات اعني المال والاتباع وكيف يتكبر
بخصلة يتقدم عليه فيها السارق والغاصب وكيف يفتخر بالجمال وهي شيء يفسده الجدري بزيله بل لو تفكر
الجميل في اقذاره الباطنة لاذهله ذلك عن تزينه بظاهره ولو لم يتعهد الجميل بدنه اسبوعا بالغسل والتنظيف
لصار اقذر من الجيفة من تغير النكهة والصنان ورائحة العذرة وكراهة الوسخ والمخاط والغمص فمن اين
للمزبلة ان تفتخر بجمالها والانسان بالحقيقة مزبلة فانه منبع الاقذار والنجاسات دوا غرور کی مفصلا سنو اوسکی جو
غرور ہوتا ہی چار خصلتین ہین پہلی علم ہی فرمایا آنحضرت صلعم نی آفت علم کی اترانا ہی اور فرمایا مت ہو تم ظالم عالمون سی
سو نہ وفا کری علم تمہارا تمہاری جہل کو اور کمتر خالی ہوتا ہی عالم غرور سی اسلئی کہ وہ دیکھتا ہی اپنی نفس کو برتر آدمیون سی
بسبب اوس علم کی جسکو بڑی بزرگی ہی اللہ کی پاس سو غرور کرتا ہی کبھی دین مین یون کہ دیکھتا ہی اپنی نفس کو بہتر نزدیک
اللہ کی غیر اپنی سی اور کبھی دنیا مین یون کہ دیکھتا ہی حق اپنا واجب لوگون پر اور تعجب کرتا ہی اون سی اگر نہ قدردانی
کرین اوسکی لئی اور یہہ اگر نام رکھا جاوی جاہل تو بہتر ہی اسلئی کہ علم حقیقی یہہ ہی کہ پہچانی اپنی رب کو اور اپنی نفس کو
اور اندیشہ کری اپنی خاتمہ کا اور اللہ کی حجت کا اپنی اوپر اور خیال کری خاتمہ کا سو نہ دیکھی کسی جاہل کو مگر کہی کہ اسنی
نافرمانی کی اللہ کی نادانی سی اور مینی نافرمانی کی اوسکی جان بوجھہ کر اور اللہ کی حجت مجھہ پر بہت مضبوط ہی کہا ابو دردا نی
جسکا علم زیادہ ہوا اوسکا غم زیادہ ہوا اور فرمایا اللہ برتر نی اپنی نبی سی اور اپنی بازو نیچی رکھہ اونکی واسطی جو تیری ساتھہ
ہون ایمان والی اور فرمایا آنحضرت صلعم نی ہوگی ایک قوم پڑہینگی قرآن سو نہ تجاوز کریگا اونکی گردنون سی کہینگی ہمنی پڑہا قرآن سو
سو کون زیادہ پڑہنی والا ہی ہم سی اور زیادہ جاننی والا پہر التفات کیا اور کہا وہ تم ہی مین سی ہین اوی امت تم ہی تو ہین
ایندہن دوزخ کا او اسی سبب سی سخت ہوا بچنا اگلون کا یہانتک کہ حذیفہ امام ہوی ایک قوم کی سو جب سلام پہیرا کہا چاہئی
کہ طلب کرو تم کوئی امام سوا میری یا نماز پڑہو تم اکیلی مینی خیال کیا اپنی جی مین کہ نہین ہی قوم مین کوئی بہتر مجہہ سی اور
چاہئی کہ یاد کری آدمی اسبانکو کہ کتنی ایک مسلمان جنہون نی دیکھا طرف عمر کی قبل اونکی اسلام لانی کی سو حقیر جانا
اونکو پہر ہوا خاتمہ عمر کا جیسا کہ ہوا اور یہہ مسلمان شاید مرتد ہوا ہو جیسی کہ ابلیس ہوا متکبر دوزخیون سی اور جسپر تکبر کیا تہا
جنتیون سی اور نہین ہی کوئی عالمون مین سی مگر خیال کرتی ہی کہ ہو خاتمہ اوسکا بری طرح اور ہو خاتمہ جاہل کا اچہی
طرح سو کیونکر ہوگا غرور باوجود اس معرفت کی اور فرمایا آنحضرت صلعم نی لائینگی ایک عالم کو دن قیامت کی سو ڈالا جائیگا
اگ مین سو نکل پڑینگی آنتین اوسکی اور لگی پہریگا اونسی جیسی پہرتا ہی گدہا چکی سی سو طواف کریگا دوزخیون کا

وہ پھیلی جہل کیا ہوا ہی بولی کا میں حکم کرتا ہی نیکی کا اور اوسکو بجا نہ لاتا اور منع کرتا ہی بدی سی اور اوسکو کرتا ہی پس کرنا عالم
بچا ہی اس سبب سی سو کیون نہیں باز رکہتا اوسی ڈر اوسکا اور غرور سی اور تحقیق فرمایا اللہ سبحانہ نی بیچ حق بی علما بے عمل
اور وہ تہا بڑی عالمون میں سی سو مثال اوسکی جیسی کتا اوسپر تو لادی نہ ہانپی اور چہوڑ دی تو ہانپی اسلئی کہ اوسنی
ہمیشگی کی شہوتون پر اور فرمایا حق میں علماء یہود کی جیسی کہاوت گدہے کی چلتا ہی پیٹہہ پر کتابیں سو جاہی
کہ نظر کری ان اخبار میں جو وارد ہوی ہیں شان میں بڑی عالمون کی یہانتک کہ غالب آجاوی اوسکی غرور پر ڈر
اوسکا اور سوا اسکی نہیں کہ باقی رہتا غرور ساتھہ اوسکی واسطی اوسکی جو مشغول ہو علمون میں جو نفع نہیں دیتی دین میں
جیسی جدل اور لغت اور سوا انکی یا واسطی اوسکی جو مشغول ہو علم میں اور ناپاک ہو وہ باطن کا سو زیادہ ہو دی پلیدی
اوسکی بسبب علم کی دوسرا سبب پرہیزگاری اور عبادت ہی اور نہیں خالی ہوتا عبادت کرنیوالا اپنی باطن میں غرور سی یہانتک
منتہی ہوتی ہی حماقت ساتھہ بعض لوگوں کی یہانتک کہ محمول ہوتی ہیں میتین در خوش لوگوں کی اوسکی کرامت پر
سو جو کوئی ستاوی اوسکو پس اگر مرجاوی یا بیمار ہو جاوے کہیگا تحقیق دیکہا تونی کیا کیا اللہ نی ساتھہ اوسکی اور بہت ہی
کہ کہیگا وقت ستانی جانی کی قریب ہے کہ دیکہو گی تم جو کچھہ گذری گا اوسپر اور نہیں جانتا یہہ احمق کہ تحقیق ایک گروہ نی
کافرون میں سی مارا ہی پیغمبرون کو اور ستایا ہی انکو پہر مزے میں ہی کہاتی پیتی ہیں نہ بدلا لیا اونسی بلکہ اکثر کی جب
کوئی مسلمان ہوا اوسکا پس سعید ہوا دنیا اور آخرت میں سو گویا کہ یہہ دیکہتا ہی اپنی نفس کو بہتر پیغمبرون سی اور حق عابد کا یہہ ہی
کہ جب دیکہی طرف عالم کی فروتنی کری واسطی اوسکی بسبب اوسکی علم کی اور اگر دیکہی طرف فاسق کی کہی شاید کہ اسمین ہو کوئی
خصلت چہپی ہوئی جو چہپالی اوسکی گناہوں کو جو ظاہر ہیں میں اور شاید کہ ہو میری باطن میں حسد یا ریا اور ناپاکی
پوشیدہ ہو مجہپر اسواسطی اوسکی سبب سے سو نہ قبول ہوں میرے اعمال ظاہر کی اور اللہ پاک دیکہتا ہی دلون کیطرف نہ صورتون
کی طرف اور ناپاکی باطن سی ہی غرور اسلئی کہ روایت کی گئی ہی کہ ایک آدمی بنی اسرائیل کا جسکو خلیع بنی اسرائیل کہتی
تہی بسبب بڑی فساد ہونی اوسکی کی وہ جا بیٹہا ایک عابد کی پاس بنی اسرائیل میں سی اور کہا شاید اللہ رحم کری مجہپر
اسکی برکت سی سو کہا عابد نی اپنی جیمیں کیونکر بیٹہی یہہ فاسق ساتہہ میری کہا اوسکو اوٹہہ جا میری پاس سی پس وحی بہیجی
اللہ پاک نی طرف پیغمبر زمانی اوسکی کے حکم کر ان دونو کو سری سی عمل کرینکا سو تحقیق بخشدیا میں نی خلیع کو اور گنوا دی
عمل عابد کی اور روایت کی گئی ہی کہ ایک آدمی نی جماع کیا لونڈی سی ایک عابد کی جو تہا بنی اسرائیل میں سی اور وہ
سجدہ کرتا تہا سو کہا اوس سی دو ہو قسم اللہ کی کہ نہیں بخشیگا خدا تجہکو پس وحی کی اللہ پاک نی اوسکی طرف کہ تو ایسی قسم
کہانی والا مجہپر نہیں بخشیگا خدا تجہکو سو دونو بخشدیتی ہیں اس سی اور کہتی ہیں جو کہتا ہی عطا سلمی باوجود بہت ہونی
اوسکی پرہیزگاری کی تہا جب چلتی ہوا یا ہوتا کڑکا کہتا نہیں پہنچیگی لوگون کو یہہ سب مگر میری سبب سی اور اگر مرجاتی
عطا راحت کرتی لوگ اونسی اور پہر اللہ تو ڈالی بلائین لوگ اور کہا بعض نی اونکی بیچ تعین میں امید رکہتا ہون رحمت کے سبب اونکی شاید میں ای
تمکو میان کی جنہوں نی تماشی کرتا ہی علاج پرہیزگاری کی کرتا ہی اپنی نفس کا اور میان کیا جو تکلف سی کرتی ہیں اعمال ظاہر میں شاید وہ عمل نہیں
میں ریا اور آفتون سی سبب تیسرا غرور ہی ساتہہ ذات کی اوسکا علاج یہہ ہی کہ دیکہی اپنی نسب میں کہ باپ اوسکا
ایک ناپاک بوندی اور دادا اوسکا مٹی ہی اور نہیں کوئی چیز ناپاک زیادہ بوند سی اور نہ خوار زیادہ مٹی سے

پھر برائی کرنیوالا ساتھہ نسب کے برائی کرتا ہی ساتھہ خصلتوں نیک کی اور گویا ہوں باپ دادی اوسکی لیکنہ کہیں تو لوں ہی بی دین ہیں یعنی تو اپنی آپکو لکتا ہی بہا ہی اور نیز جن ہی تو مگر ایک کیڑا اوسکی پیشاب کا جسکی لیے خصلت نیک ہی اور سیاہی کہا گیا ہی اگر فخر کری تو ساتھہ باپ دادوں نسب والوں کی تو سچا ہی تو لیکن برا ہی جو جیا او ہوں کی اور کیونکر غرور کری ساتھہ نسب دنیا والوں کی اور شاید کہ وہ ہوگئی ہوں کولی آگ میں وہ وقت کہیں کی کہ ہوتی سور اور کیتی اور رالی ہاتی اوس سی جس میں گرفتار ہیں اور کیونکر غرور کری ساتھہ نسب اہل دین کی اور وہ اپنی جیون میں نہی غرور کرتی اور تہی بزرگی اونکی دین سی اور دین سی ہی فروتنی کرنا اور تہا کہتا ایک ونکا کاشکی ہوتا میں کہا ہیں اور کاشکی ہوتا میں پرندہ ان سب کو باز رکہا ڈر نی آخرت کی غرور سی باوجود بڑی ہونی علم اونکی کے اور عمل اونکی کی سو کیونکر غرور کری ساتھہ نسب اونکی کی اور یہہ بریہنہ ہی اونکی خصلتوں سی بسبب چوتہا غرور کرے ساتھہ مال اور خوبصورتی اور فرمان برداروں کے اور غرور کرنا ساتھہ اسکی جہل ہی پس یہہ امور ہیں باہر ذات سی یعنی مال اور فرمان بردار اور کیونکر غرور کری ساتھہ ایسی خصلت کے کہ دراز ہوتا ہی اوسکی طرف ہاتھہ چور کا اور غصب کرنیوالی کا اور کیونکر فخر کری ساتھہ خوبصورتی کی اور بیتا ایک مہینہ بہر بگاڑ دیتی ہی اوسی اور آبلہ کہو دیتی ہیں اوسی بلکہ اگر دہیان کری خوبصورتی والا اپنی باطن کی ناپاکیوں میں البتہ مدہوش کردی اوسکو یہہ دہیان آراستہ کرنی ظاہر اوسکی سی اور اگر نہ سنبہالی خوبصورت اپنی بدن کو ہر ہفتہ میں ساتھہ نہالی اور پاک کرنیکی تو ہوجاوی ناپاک نزمردار سی بسبب ل جانی بو اور گندہ بغلی کی اور بو چرکین کی اور کراہت سے چرک اور رینٹ اور چرک چشم کی پس کہاں سے لائق ہی مزبلہ یعنی نجاست کے جگہہ کو یہہ کہ فخر کری اپنی خوبصورتی پر اور انسان حقیقت میں مزبلہ ہی اسلئی کہ وہ جگہہ ہے ناپاکیوں اور نجاستوں کی

الاصل التاسع فی العجب اصل نویں بیان میں خود بینی کے قال اللہ تعالی یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم وقال تعالی وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا وقال سبحانہ وتعالی فلا تزکوا انفسکم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مہلکات شح مطاع وہوی متبع واعجاب المرء بنفسہ وقال ابن مسعود الہلاک فی الاثنین القنوط والعجب وانما جمع بینہما لان القانط لا یطلب السعادۃ لقنوطہ والمعجب لا یطلب السعادۃ لظنہ انہ ظفر بہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو لم تذنبوا لخشیت علیکم ما ہو اعظم من ذلک العجب العجب وقیل لعائشۃ متی یکون الرجل مسیئا فقالت اذا ظن انہ محسن ونظر رجل الی الحسین بن منصور وہو یطیل الصلوۃ ویحسن العبادۃ فلما فرغ قال لا یغرنک ما رأیت منی فان ابلیس عبد اللہ اربعۃ الاف سنۃ ثم صار الی ما صار الیہ فرمایا اللہ صاحب نے اور دن حنین کی جب اترائی تم اپنی بہتایت پر اور فرمایا وہ سمجھتی ہیں کہ خوب بناتی ہیں کام اور کہا مت اچہا کہو اپنی جی کو اور کہا رسول اللہ نی تین چیزیں ہلاک کرنی والی ہیں بخل اطاعت کیا اور چاو پیروی کی گئی اور خوش ہونا آدمی کا ساتھہ نفس اپنی کی اور کہا ابن مسعود نے ہلاکی دو چیز میں ہی نا امیدی اور عجب میں اور سوا اسکی نہیں کہ ملادیا ان دونوں کو اسلئی کہ نا امید نہیں طلب کرتا سعادت کو نا امیدی کی سبب اور عجب کرنیوالا نہیں طلب کرتا نیکبختی کو اسلئی کہ وہ گمان کرتا ہی کہ وہ فتحیاب ہی ساتھہ اوسکی فرمایا آنحضرت نے اگر نہ گناہ کرو تم البتہ ڈروں میں تم پر اوس چیز کو جو بڑی ہی اس سی وہ عجب ہے عجب ہے اور کہا گیا

حضرت مالک سی کیا ہوتا ہی آدمی پر اول جب گمان کری اپنی کو نیک ور تقرر کرنی ایک آدمی نی طرف بشر بن منصور کی اور
وہ لمبی پڑہتا تہا نماز اور اچہی کرتا تہا عبادت پہر جب فارغ ہوا کہا نہ غرور مین ڈالی تجہکو جو دیکہا تو نی مجہہ سی کہ
تحقیق شیطان نی بندگی کی اسکی چار ہزار برس پہر ہو گیا جو ہو گیا **فصل** حقیقة العجب استعظام النفس لکمالها خصالها
التی تتباهی من النعم والرکون الیها مع نسیان اضافتها الی المنعم لا من من زوالها فان انضاف الیه
ان رای لنفسه عند الله سبحانه وتعالی حقا ومکانا یسمی ذلک ادلالا وفی الخبر ان صلوة المدل لا ترتفع
فوق راسه وعلامة الادلال ان یتعجب من رد دعایه ویتعجب من استقامة حال من یوذیه والعجب هو سبب الکبر
ولکن الکبر یستدعی متکبرا علیه والعجب یتصور علی الانفراد اما من رای نعمة الله سبحانه وتعالی علی نفسه علم او عمل
او غیره وهو خایف علی زواله وفرح بنعمة الله سبحانه وتعالی علیه من حیث انه من الله تعالی فلیس بمعجب
المعجب الا من ینسی الاضافة الی المنعم حقیقت عجب کی بڑا جاننا نفس کا ہی اوسکی کمال اور خصلتوں کی جہت جو پیدا
ہوتی ہین نعمتوں سی اور میل خواہش کرنا ہی دسکیطرف ساتہہ بہول جانی نسبت دسکیکی طرف منعم کی اور امن مین
ہونا اوسکی زوال سی سو اگر نسبت کری دسکیطرف یہہ کہ دیکہی اپنی نفس کی لیئی پاس اللہ کی کچہہ حق اور منزلت کا
نام رکہینگی ناز اور حدیث مین آیا ہی کہ تحقیق نماز ناز والی کی نہین بڑہتی اوسکی سر سی اوپر اور پہچان اوسکی ناز کی
یہہ ہی کہ تعجب کری رد ہونی سی اپنی دعا کی اور تعجب کری استقامت حال سی اوسکی جو ستاتا ہی اسکو اور عجب ہی سبب
غرور کا لیکن غرور چاہتا ہی ایک ایسا جسپر غرور کیا جاوی اور عجب ہو سکتا ہی اکیلی پر لیکن جو دیکہی اللہ کی نعمت
اپنی نفس پر ساتہہ علم کی یا عمل کی یا غیر اوسکی اور وہ ڈرتا ہو اوسکی زوال پر اور خوش ہو اوسکی نعمت سی اوپر کہ وہ اللہ
کی طرف سی ہے سو وہ نہین ہی عجب والا بلکہ عجب والا وہ ہی جو امن مین ہو اور بہول جاوی نسبت کو طرف انعام والی کی
فصل العجب جهل محض فعلاجه العلم المحض فانه ان اعجب بقوة وجمال وامر لیس یتعلق باختیاره فهو جهل
ایضا اذ لیس ذلک الیه فینبغی ان یعجب من اعطاه ذلک من غیر استحقاق وینبغی ان یتفکر فان زوال ذلک
محفوف به علی القرب بادنی مرض وضعف وان اعجب بعلم وعمله وما یدخل تحت اختیاره فینبغی ان یتفکر فی تلک
الاعمال بما ذا تیسرت له والها لا بتیلة لا یعصو وقدرة وارادة ومعرفة وان جمیع ذلک من خلق الله سبحانه وتعالی
واذا خلق الله سبحانه وتعالی العضو والقدرة وسلط الدواعی وصرف الصوارف کان حصول الفعل ضرورة ولیس
للمضطر ان یعجب بما یحصل منه اضطرارا وهو مضطر الی الاختیار فانه یفعل ان شاء ولکن یشاء شاء او لم یشا
فهما خلقته المشیة قال الله سبحانه وتعالی وما تشاؤن الا ان یشاء الله فمفتاح العمل بخزائن المشیة واحضار
الدواعی الصارفة مع کمال القدرة والاعضاء وکل ذلک بتعلیل من الله سبحانه وتعالی وتدبیره ارایت لو کان بید
ملک مفتاح خزانة فلعطاک فاخذت منها اموالا اتعجب بجوده اذا اعطاک المفتاح بغیر استحقاق وبکمالک
فی اخذه وای کمال فی الاخذ بعد التمکن عجب نرا جہل ہی اور اوسکی علاج نرا علم ہی پس اگر عجب کری قوت اور ساتہہ طاقت اور
خوبصورتی کی اور ایسی امر کی جو نہین متعلق اوسکی اختیار سی سو یہہ بہی جہل ہی اسلیئی کہ نہین ہی یہہ اوسکیطرف
سو لائق ہی کہ عجب کری ساتہہ اوسکی جسنی دیا اسکو یہہ بغیر مستحق ہونیکی اور لائق ہی کہ دہیان کری اسمین کہ تحقیق

زوال اسکا لپٹا ہی ہوا ہی اس سی عنقریب ساتہہ تہوڑی بیماری اور ناتوانی کی ور عجب کری ساتہہ علم اور عمل اپنی کی اور
اوس چیز کی جو داخل ہی نہی اختیار کی سوا لائق ہی کہ وہ بیان کری ان اعمال مین کس سبب سی میسر آئی اوسکو اور یہہ
نہین میسر آئی مگر ساتہہ عضو اور قدرت اور ارادی اور معرفت کی اور یہہ سب ہین اللہ کی پیدا کرنیسی اور جب پیدا کیا
اللہ نی عضو اور قدرت کو اور غالب کیا اوپر چاہنی والون کو اور پہیر دیا پہیرنی والون کو ہوگا حاصل ہونا فعل کا
ضروری اور نہین ہی مضطر کی لئی کہ عجب کری اوس چیز سی جو حاصل ہوتی ہی اوس سی ساتہہ اضطرار کی اور وہ مضطر
ہی اوسکی اختیار کیطرف سو وہ کری اگر چاہی لیکن وہ چاہتا ہی ایک چیز کو اور نہین چاہتا جبتک پیدا کیجاتی اوسمین
خواہش یعنی آدمی ایک کام کرنا چاہتا ہی مگر اوسکو نہین کر سکتا جب خدا نہین چاہتا فرمایا اللہ صاحب نی اور تم جبہی چاہو
کہ چاہی اللہ اور کبہی عمل کی مضبوط ہونا خواہش کا ہی اور پہیرنا چاہنی والون کا جو پہیر دیتی ہین باوجود کمال قدرت
اور عضا کی اور یہہ سب اللہ کی تقدیر سی ہی اور اوسکی تدبیر سی تو نی دیکہا اگر ہو ہاتہہ مین ایک بادشاہ کی کنجی خزانہ کی
سو دیدی تجہکو پس لی لی تو اوسمین سی مال تو تعجب کریگا اوسکی سخاوت کا جبکہ دی تجہکو کنجی بغیر مستحق ہونیکی یا تعجب کریگا
اپنی کمال پر اوسکی لینی مین اور کیا کمال ہی لینی مین ہیچ جگہہ پکڑنی کی **ف** یعنی دل مین جگہہ پکڑ لی پہر اوسکی دی
کنجی پائی تو اس مین کیا کمال ہی کمال تو اوسکا ہی جسنی بی استحقاق کنجی دیدی **فصل** من العجائب ان یتعجب
العاقل بعلمه و عقله حتی یتعجب ان افقره الله و اغنی بعض الجهال و یقول کیف وسع النعمة علی جاهل و حرمنی
فیقال له فکیف رزقك العلم و العقل و حرمها الجاهل فهذه عطیة منه افتجعلها سببا لاستحقاق عطیة
اخری بل لو جمع لك بین العقل و الغنی و حرم الجاهل عنهما جمیعا کان ذلك اولی بالتعجب و ما یتعجب العاقل منه
الا کتعجب من اعطاه الملك فرسا ثم الملك اذا اعطی غیره غلاما فیقول کیف یعطی الغلام لفلان و لا فرس له
و یحرمنی و انا صاحب الفرس و انما صار صاحب الفرس و لی بعطائه فیجعل اعطاؤه سببا لاستحقاق عطاء اخر و هو عین
الجهل بل العاقل یکون ابدا التعجب من فضل الله تعالی و جوده حیث اعطاه العقل و العلم و وفقه للعبادة
من غیر تقدم استحقاق منه و حرم غیره ذلك و سلط علیه دواعی الفساد و اضطره الیه فصرف دواعی الخیر عنه و ذلك
بغیر جریمة سابقة منه و اذا شاهد ذلك تحقیقا غلب علیه الخوف اذ یقول قد انعم الله علی فی الدنیا من غیر وسیلة
و خصنی به من دون غیری و من یفعل هذا بغیر سبب یوشك ان یعذب و یسلب النعم ایضا بغیر جنایة و سبب فماذا اصنع
ان کان ما اضافه علی من نعم مکرا و استدراجا کما قال الله سبحانه و تعالی فتحنا علیهم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا
بما اوتوا اخذناهم بغتة و کما قال سبحانه و تعالی سنستدرجهم من حیث لا یعلمون اور عجائبات سی ہی یہہ کہ عجب کری عقلمند
ساتہہ علم اور عقل اپنی کی یہانتک کہ عجب کری کہ محتاج کیا اوسکو اللہ نی اور تونگر کیا بعضی جاہلون کو اور کہی کیونکر کشادہ
کیا نعمت کو جاہل پر اور محروم رکہا مجہکو سو کہین اوسکو کیونکر دیا ہی تجہکو علم اور عقل اور محروم رکہا ان دونوسی جاہل کو
سو یہہ نعمت ہی اوسکیطرف سی کیا تو ٹہراتا ہی اوسکو سبب واسطی مستحق ہونی دوسری نعمت کیلئی بلکہ اگر جمع کردی تیری لئی درمیان
عقل اور تونگری کی اور محروم رکہی جاہل کو اون دونوسی ہو یہہ اولی ساتہہ تعجب کی اور نہین ہی تعجب عقلوالی کا اوس سی
مگر مثل تعجب اوس شخص کی جسکو دیا بادشاہ نی ایک گہوڑا پہر جب دی بادشاہ اوسکی غیر کو کوئی غلام کہی کیونکر دیا غلام

علاقہ کو اور تحسین وسکی لیے کہنا اور یہہ کہہ دینا کہ میں والا ہون اور سوا اسکی نہیں کہ ہوا کہوری کا اول ساتھ اوسکی عطا
کی ہو کرے اوسکی عطا کو سبب واسطے مستحق ہونے دوسری عطا کی اور یہہ نرا جہل ہی بلکہ تعجب عقلمند کا ہوتا ہی ہمیشہ اللہ کی
مہربانی سے اوسکی بخشش ہے کہ دیا اوسکو عقل اور علم اور اوسکو توفیق دی عبادت کی بغیر تقدم کسی استحقاق کی اور کسی
اور محروم رکہا اوسکی غیر کو اس سے اور غالب کیا اوسپر اسباب فساد کو اور اوسکو متوجہ کیا اوسکی طرف ساتھ پھیرنے اسباب
بہتری کی اوس سے یہہ کیا بغیر گذرنے کسی گناہ کی اوس سے اور جب دیکہیگا اسکو تحقیق سے غالب آئیگا اوسپر اوسکی
کہیگا تحقیق انعام کیا اللہ نے مجہپر دنیا مین بغیر وسیلہ کے اور خاص کیا مجہکو ساتھ اسکی نہ غیر میری کو اور جو کوئی کرے یہہ سبب
کی قریب ہی کہ عذاب دے یا دے جہنمین لی لعنت کے بغیر گناہ اور سبب کے سو کیا کرون مین اگر ہو جو زیادہ کیا مجہپر نعمتون کو
مگر اوسپر سچ جیسا فرمایا اللہ صاحب نے کہولدی ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کی یہانتک کہ جب خوش ہوئے پاکی ہوئی
چیزیں پکڑا ہمنے اونکو بیخبر اور جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے ہم اونکو سہج سہج پکڑینگے جہان سے وہ نجانینگے الاصل
العاشر في الرياء اصل دسوین بابین ریا کی قال الله سبحانه وتعالى فويل للمصلين الذين هم عن صلوتهم
ساهون الذين هم يراؤن ويمنعون الماعون وقال الله سبحانه وتعالى انما نطعمكم لوجه الله لا نريد
فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا الاية واراد به الاخلاص وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان اخوف ما اخاف عليكم الشرك الاصغر قيل وما هو قال عليه السلام الرياء يقول الله عز وجل يوم القيمة
اذا جازى العباد باعمالهم اذهبوا الى الذين كنتم تراؤن فانظروا هل تجدون عندهم الجزاء وقال صلى الله
عليه وسلم في حديث طويل يقال للغازي والعالم والمنفق اذا قال فعلت كذا كذبت اردت ان يقال
فلان عالم وفلان شجاع او جواد فقد ذهب به الى الناس وقال صلى الله عليه وسلم استعيذوا بالله من جب الحزن قيل
وما هو قال عليه الصلوة والسلام واد في جهنم اعد للقراء المرائين وقال عليه الصلوة والسلام قال الله سبحانه
من عمل لي عملا اشرك فيه غيري فهو له كله وانا منه بريء وانا اغنى الاغنياء عن الشرك وقال صلى الله عليه وسلم
لا يقبل الله سبحانه وتعالى عملا فيه مقدار ذرة من رياء وقال ان ادنى الرياء الشرك وقال عيسى صلوات
الله عليه اذا كان يوم صوم احدكم فليدهن راسه ولحيته ويمسح شفتيه لكيلا يرى الناس انه صائم
واذا اعطى بيمينه فليخف عن شماله واذا صلى فليرخ ستر بابه فان الله سبحانه وتعالى يقسم الثناء كما يقسم الرزق
ولهذا قال عمر رضي الله عنه لرجل طأطأ رقبته يا صاحب الرقبة ارفع رقبتك ليس الخشوع في الرقاب انما الخشوع
في القلب وفي التنبيه قال صلى الله عليه وسلم ان المرائي ينادى يوم القيمة باربعة اسماء يا مرائي يا غادر يا فاجر يا خاسر اذهب
فخذ اجرك ممن عملت له فلا اجر لك عندنا وقال قتادة رضي الله عنه اذا راءى العبد يقول الله تعالى انظروا
كيف يستهزئ بي وقال الحسن رضي الله عنه صحبت اقواما ان كان احدهم لتعرض له الحكمة لو نطق بها لنفعته
ونفعت اصحابه وما يمنعه منها الا الشهرة فرمایا اللہ صاحب نے سو خرابی ہی اون نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں
یعنی تمنا کرتے ہیں تنگ وقت پڑہتے ہیں جابجا مگر وہ جو دکہاوا کرتے ہیں اور مانگے نہیں دیتے برتنے کی چیز اور فرمایا
اللہ صاحب نے ہم جو تمکو کہلاتے ہیں ہیں صرف اللہ کا مونہہ چاہتے ہیں تمسے ہم نہ چاہتے ہیں بدلا نہ چاہتے ہیں شکر گذاری

اور فرمایا پھر جسکو امید ہوا اپنی رب سی ملنی کی سو کری کچھ کام نیک اور ساجھا نہ کری اپنی بندگی مین کسیکا اور فرمایا آنحضرت نی تحقیق بہت خوف و پرہیز کا کہ ڈرتا ہون تمپر چھوٹا شرک ہی کہا گیا وہ کیا ہی فرمایا ریا کہیگا اللہ جس دن قیامت کے جب جزا دیگا اپنی بندونکو اونکی اعمال کی جاؤ اونکی پاس جنکو دکھاتی تہی کیا پاتی ہو تم اونکی پاس جزا اور فرمایا آنحضرت نی ایک حدیث طویل مین کہا جائیگا غازی اور مولوی اور خرچ کرنیوالی سی جب وہ کہینگا بیشک ایسا تو جھوٹ بولا تو چاہتا تہا کہ کہا جاتی فلانا عالم ہی فلانا بہادر ہی فلانا سخی ہی سو لیجائینگی اوسکو آگ کیطرف اور فرمایا آنحضرت نی پناہ چاہو اللہ سی کنوی سی حزن کی کہا گیا وہ کیا ہی فرمایا ایک جنگل ہی جہنم مین تیار کیا گیا ہی قاریون کی لئی جو دکہاوا کرتی ہین اور فرمایا آنحضرت نی کہ کہا اللہ پاک نی جسنی کچھ عمل کیا میری لئی اور ساجھی کیا اوسمین میری غیر کو سو وہ سب اوسیکی لئی ہی اور مین اوس سی بری ہون اور مین بڑا بی پرواہ ہون بی پروا ہون مین شرک سی اور فرمایا آنحضرت نی نہین قبول کرتا اللہ پاک اوس عمل کو جسمین ذرہ بھر ریا ہوا اور کہا کمتر ریا شرک ہی اور کہا عیسی علیہ السلام نی جب ہو دن روزہ رکھنی ایک تمہاری کا سو چاہیی کہ تیل لگاوی اپنی سر مین اور ڈاڑہی مین اور مسح کری اپنی دونو لب کو تاکہ نہ دیکہین لوگ کہ وہ روزہ دار ہی اور جب دیوی اپنی داہنی سی تو چھپا دی اپنی بائین سی اور جب نماز پڑہی تو چاہی کہ چھوڑ دی پردا اپنی دروازہ کا سو تحقیق اللہ بانٹتا ہی تعریف کو جیسی بانٹتا ہی روزیکو اور اسی لئی کہا حضرت عمر نی ایک آدمی سی جو نیچی کئی ہوی تہا گردن اپنی ای گردن والی اوٹھا اپنی گردن کو نہین ہی خشوع گردن نیچی کرنی مین خشوع تو دلمین ہی اور فرمایا ہماری حضرت نی دکھاوی والا پکارا جائیگا دن قیامت کے چار نامون سی ای دکھاوی والی ای ٹھگنی والی ای فاجر ای زیان کار جا اور لی اپنا اجر اوس سی جسکی لئی عمل کیا نہین تیری لئی اجر ہماری پاس اور کہا قتادہ نی جب دکھاوا کرتا ہی بندہ کہتا ہی اللہ دیکھو کیونکر ہنسی کرتا ہی میری ساتھ اور کہا حسن نی صحبت اوٹھائی مینی بہت قومون کی اگر ہوا ایک اونکا کہ پیش آوی اوسکو حکمت اگر گویا ہو سکتا تہا اوسکی البتہ نفع دی اوسکو اور نفع دی اوسکی یارون کو اور نہین باز رکھتی اوسکو حکمت سی مگر شہرت
ف یعنی ہر ایک اوس قوم مین سی ایسا تہا کہ پیش آتی ہی اوسکو حکمت پھر وہ خوف سی مشہور ہونیکی نہین کہتا اسلئی کہ شہرت مین شبہہ ریا کا ہی اور اگر وہ کہی اوسکو تو خود اوسکو اور اور لوگون کو نفع بخشی

فصل حقیقت

الرياء طلب المنزلة في قلوب الناس بالعبادات واعمال الخير وما يرائي به ستة اصناف الاول الرياء من جهة البدن وهو اظهار النحول والصفار ليظن به السهر والصيام واظهار الحزن ليظن به انه شديد الاهتمام بامر الدين واظهار شعث الشعر ليظن به شدة استغراقه بالدين ليس يتفرغ لنفسه واظهار ذبول الشفتين ليستدل به على صومه وخفض الصوت ليستدل به على ضعفه من شدة المجاهدة الثاني الرياء بالهيئة كحلق الشارب واطراق الراس في المشي والهدوء في الحركة وابقاء اثر السجود على الوجه وتغميض العينين ليظن انه في الوجد والمكاشفة او غائص في الفكر الثالث في الزي والثياب كلبس الصوف والثوب الخشن وتقصيره الى قريب من الساق وتقصير الكمين وترك الثوب مخرقا ووسخا ليظن انه مستغرق في الوقت عن الفراغ له ولبس المرقعة والسجادة ليظن انه من الصوفية مع افلاسه عن حقائق التصوف

يلبس المدرعة والطيلسان ويوسع الاكمام ليظن به انه متشمر وقد يعلق العمامة بازار ويلبس الجورب ليظن
انه متقشف لشدة ورعه من غبار الطريق فمنهم من يطلب المنزلة في قلوب اهل الصلاح فيلازم الثوب
الخلق ولو كلف لبس ثوب جديد حسن ولو جاز في الشرع ولبسه السلف لكان عنده كالذبح اذ يخاف ان يقول
الناس قد بدا له من الزهد ومنهم من يطلب المنزلة من السلاطين والتجار ولو لبس خلقان الثياب لازدروه
ولو لبس فاخر الثياب لم يعتقدوا زهده فيطلب المرقعات المصبوغة والفوط الدقيقة والاصواف الرفيعة
فيكون ثيابهم في القيمة والنفاسة كثياب الاغنياء وفي اللون والهيئة كثياب الصلحاء ولو كلفوا ليلبسوا
الخلق لكان عندهم كالذبح خيفة عن السقوط عن اعين الاغنياء ولو كلفوا لبس الخز والقصب والديبقي
وما يحل لبسه وقيمته دون قيمة ثيابهم لاشتد عليهم خوفا من سقوط منزلتهم عن قلوب الصلحاء اذ
يقولون بدا له من الزهد الرابع الرياء بالقول كرياء اهل الوعظ والتذكير وتحسين الالفاظ وتسجيعها
والنطق بالحكمة والاخبار وكلام السلف مع ترقيق الصوت واظهار الحزن مع الخلو عن حقيقة الصدق
والاخلاص في الباطن بل ليظن به ذلك كادعاء حفظ الحديث ولقاء الشيوخ والمبادرة الى الحديث انه
صحيح او سقيم ليظن به غزارة العلم وكتحريك الشفتين بالذكر والامر بالمعروف بمشهد الناس مع خلو القلب
عن التفجع بالمعصية وكاظهار الغضب عن المنكرات والاسف على المعاصي مع خلو القلب عن التالم الخامس
الرياء بالعمل كتطويل القيام وتحسين الركوع والسجود واطراق الراس وقلة الالتفات والتصدق والصوم
والحج والاخبات في المشي وارخاء الجفون مع ان الله سبحانه وتعالى يعلم من باطنه انه لو كان خاليا لما فعل شيئا من
ذلك بل يتساهل في الصلوة واسرع في المشي وقد يفعل ذلك فاذا شعر باطلاع غيره عليه يعود الى السكينة
كي يظن به الخشوع السادس الرياء بكثرة التلامذة والاصحاب وكثرة ذكر الشيوخ ليظن انه لقي شيوخا كثيرة
وكمن يحب ان يزوره العلماء والسلاطين ليقال انه ممن يتبرك به فهذه مجامع ما يرائي به في الدين وكل
ذلك حرام بل هو من الكبائر اما طلب المنزلة في قلوب الناس بافعال ليست من العبادات واعمال الدين
فليس بمحرم ما لم يكن فيه تلبيس كما ذكرناه في طلب الجاه فاهل الدنيا قد يطلبون الجاه بكثرة
المال والغلمان وحسن الثياب الفاخرة وحفظ الاشعار وعلم الطب والحساب والنجوم واللغة وغير ذلك
من الاعمال والاحوال ولا يحرم ذلك ما لم يتنبه الى الايذاء بالتكبر والى اخلاق اخرى مذمومة وانما
استقصينا اسباب ما به الرياء لانه اغلب الاخلاق الذميمة على النفوس ومن لا يعرف الشر ويواقعه لا يمكنه
ان يتقيه حقیقت ریا کی طلب کرنا مرتبہ کا ہی لوگون کی دلمین ساتہہ بندگی اور بہتر کامون کی اور وہ کہ دکہاوا کرنی
اسکی ساتہہ چہہ قسمین ہین پہلی دکہاوا اپنی بدن کی جہت سی اور وہ ظاہر کرنا ہی لاغری اور خشکی کا تا کہ گمان کرین اوسکی
ساتہہ بیداری اور روزہ کا اور ظاہر کرنا غم کا تا کہ گمان کرین ساتہہ اوسکی کہ وہ سخت کوشش کرتا ہی مقدمہ دین مین اور ظاہر
کرنا پریشانی بالونکا تا کہ گمان کرین ساتہہ اوسکی کہ وہ سخت مستغرق ہی دین مین نہین خالی ہوتا اپنی جی کی لئی اور ظاہر
خشکی لبون کا تا کہ حجت پکڑین ساتہہ اوسکی روزہ پر اور باریکی آواز کا تا کہ دلیل پکڑین ساتہہ اوسکی اوسکی ناتوانی پر

شدت سی مجاہدہ کی دوسری دکہاوی ساتھہ صورت کی مثل تہرتہری ہوتھون کی اور سرنیچا کرنیکی چلنی مین اور نرمی
حرکت مین اور باقی رکہنا نشان سجدہ کا پیشانی پر اور تبسم پوشیدہ کرنا تاکہ گمان کرین کہ وہ وجد اور مکاشفہ مین ہے
یا دوبای فکر مین تیسری دکہاوی ہی لباس اور کپڑون مین جیسی پہنا صوف و سخت کپڑی کا اور کم کرنا اوسکو زانون کی
قریب تک اور چہوٹا کرنا آستینون کا اور چہوڑ دینا کپڑی کا پہٹا ہوا اور نجاست آلودہ تاکہ گمان کرین کہ وہ مستغرق
ہی اسوقت خالی ہونیسی اوسکی لئی اور پہننا مرقع اور سجادہ کا تاکہ گمان کیا جاوی کہ وہ صوفیہ سی ہی باوجود اوسکے
افلاس کے حقیقتون تصوف سی اور پہنا قمیص اور چادر کا اور کشادہ کرنا آستینون کا تاکہ گمان کیا جاوی کہ وہ عالم ہی
اور تقنع کرنا اوپر عمامہ کی ساتھہ ازار کی اور پہنا موزہ کا تاکہ گمان کیا جاوی کہ وہ تنگ عیش ہی بسبب شدت پرہیزگاری کی اپنے
راہ کی غبار سی پہرا ہین وہ ہی جو طلب کرتا ہی منزلت دلون مین صلحا کی سو لازم پکڑتا ہی پہننا پرانی کپڑے کا
اور اگر تکلیف دیا جاوی ساتھہ پہنی کپڑی نئی خوب کی جو مباح ہی شرع مین اور پہناہی اوسکو اگلون نے البتہ ہوا اوسکی نزدیک
مثل ذبح کی اسلئی کہ ڈرتا ہی کہ کہین لوگ کہین کیا اوسکا زہد اور بعضی اونمین سی وہ ہین جو طلب کرتا ہی منزلت بادشاہون اور
سوداگرون سی اگر پہنی کپڑی پرانی تو حقیر جانین اوسی اور اگر پہنی نفیس کپڑی نہ معتقد ہون اوسکی زہد کی سو طلب
کرتا ہی پارچی رنگی ہوی اور صوف نفیس سو ہوتا ہی اونکا لباس قیمت اور نفاست مین مثل لباس تونگرون کی اور رنگ
اور شکل مین مثل لباس صلحا کی اور اگر تکلیف دی جاوین کہ پہنی پرانا ہوا اونکی نزدیک مثل ذبح کی اس ڈر سی کہ گر جاوین
نظر سی تونگرون کی اور اگر تکلیف دی جاوین کہ پہنی خز اور قصب اور دبیقی اور اوسکو جسکا پہننا مباح ہی اور قیمت
اوسکی زیادہ قیمت سی انکی لباس کے البتہ سخت ہوا اوپر ڈر گر جانی سی اونکی منزلت کے دلون سی صلحا کی اسلئی کہ کہین
کہیں کیا اسکا زہد چوتہی دکہاوی ساتھہ قول کی مثل وعظ کہاوی وعظ والون اور نصیحت کرنیوالون کی اور آراستہ کرنا
لفظونکا اور موزون کرنا اوسکا اور باتین کرنا حکمت و حدیثون اور اگلون کی کلام کی ساتھہ باریکی آواز کی اور ظاہر
کرنی غم کے باوجود خالی ہونی کی سچ اور اخلاص کی حقیقت سی باطن مین بلکہ اسلئی کہ گمان کیا جاوی ساتھہ اوسکی
اسکا اور مثل دعوا کرنی حفظ حدیث کی اور ملاقات شیوخ کی اور شتابی کرنا حدیث معروف کہ وہ صحیح ہی یا سقیم تاکہ گمان کرین ساتھہ
اوسکی زیادتی علم کا اور مثل ہلانی دونون لب کے ذکر سی اور حکم کرنی نیکی کی لوگون کی سامنے باوجود خالی ہونی دلکی درد سے
گناہ کی اور مثل ظاہر کرنی غصہ کے خلاف شرع باتون سی اور افسوس گناہون پر باوجود خالی ہونی دلکی اوسکی غم سے
پانچوین دکہاوی ساتھہ عمل کے مثل دراز کرنی قیام کی اور اچہی طرح کرنی رکوع اور سجدہ کی اور نیچی ڈالنی سر کی اور کمی
التفات کی اور صدقہ کرنیکی اور روزہ رکہنی کی اور حج کی اور فروتنی کرنیکی چلنی مین اور نیچی آنکہین کرنیکی باوجود اسکی
کہ اللہ بہتر پاک جانتا ہی اوسکی باطن سے کہ اگر ہو وہ خلوت مین تو نکری کچہہ اسمین سے بلکہ سستی کری نماز مین اور بہت جلدی
کری چلنی مین اور کبہی کرتا ہی اسکو پس جب اوسکو معلوم ہوا مطلع ہونا غیر کا اوسپر پہر جاتا ہے آہستگی کے طرف تاکہ گمان کرین
ساتھہ اوسکی خشوع کا چہٹی دکہاوی ساتھہ بہت ہونی شاگردون و یارون کی اور بہت کرنا ذکر شیوخ کا تاکہ گمان ہو
کہ اوسنی دیکہا ہی بہت شیخون کو اور مثل اوس شخص کی جو چاہتا ہے کہ زیارت کرین اوسکی عالم اور بادشاہ تاکہ کہا جاوے
کہ یہہ اون لوگون مین سے ہے کہ برکت لی لین اوس سی سو یہہ مجموعہ ہی اوسکا جسکو دکہاوا کرتی ہین فقیہ مین اور یہہ

حرام ہی بلکہ گناہ کبیرہ ہی ہی لیکن طلب کرنا منزلت کا لوگون کی دلون مین ساتہہ اون افعال کی جو نہین ہین عبادات سی اور اعمال
دین سی کچہہ حرام نہین جبتک اوسمین کچہہ فریب نہو جیسا کہ ذکر کیا ہمنی اوسکا بیان طلب کرنی جاہ کی بیچ دنیا کی اور کبہی طلب
کرتی ہین جاہ کو ساتہہ زیادتی مال اور غلامون اور اچہی کپڑون اور زیادہ کہنی شعر اور طلب علم طب اور حساب اور نجوم اور لغت کی
اور سوا اسکی اور اعمال اور احوال سی اور یہہ نہین حرام جبتک منتہی نہو طرف فریب انسان کی غرور سی اور طرف عادتون بری کی
اور سوا اسکی نہین کہ بولا کیا ہمنی اسبابا اوسکا جسکو دکہاوا تہرا ہی اسلیئی کہ یہہ غالب سبب ہی عادتون بری کا ہی نفسون پر اور
سو کوئی نہین پہچانتا ہی اور اوسکی موقعون کو نہین ممکن اوسکو کہ پرہیز کری اس سی **فصل** الریاء علی درجات
احدها ان لا یکون بالامور الدینیة والعبادات کالذی یلبس عند الخروج ثیابا حسنة خلاف ما یلبسه فی الخلوة
وکالذی ینفق فی الضیافات علی الاغنیاء اموالا لیعتقد انه سخی لا لیعتقد انه ورع صالح فذلک لیس بحرام
فان تملک القلوب کتملک الاموال ثم القلیل منه نافع والکثیر من الجاه یلهی عن ذکر الله سبحانه وتعالی کالکثیر
من المال ومهما انصب الهم الی سعة الجاه فیجر ذلک الی الغفلة والمعاصی فیکون ذلک محذورا لذلک لا لنفسه
اما اظهار الشمائل التی ذکرناها لیعتقد الناس فیه الدین والورع فحرام لشیئین احدهما انه تلبیس اذ اراد
ان یعتقد الناس انه مخلص مطیع لله تعالی محب وهو لهذه النیة فاسق ممقوت عند الله تعالی ولو سلم الرجل
دراهم الی جماعة تخیل الیهم انه یجود علیهم به وانما هی دیون لازمة علیه لتلبیسه وان لم یطلب به ان یعتقدوا
صلاحه لان ملک القلوب بالتلبیس حرام الثانی انه اذا قصد بعبادة الله تعالی الخلق لله فهو مستهزئ
ومن وقف بین یدی ملک فی معرض الخدمة ولیس غرضه ذلک بل غرضه ملاحظة عبد من عبید الملک او جاریة
من جواریه ورؤیتها ناظرا ماذا یستحقه من النکال لاستهزائه بالملک فکانه اذا قصد العباد بالعبادة
فقد اعتقد ان عباد الله اقدر علی نفعه وضره من الله سبحانه وتعالی اذ عظمة العباد فی قلبه علی الله حتی
عندهم بعبادة الله ولهذا سمی الریاء بالشرک الاصغر ویزداد الاثم بزیادة فساد القصد والنیة اذ من
المرائین من لا یطلب الا مجرد الجاه ومنهم من یطلب ان یودع الودائع ویولی الاوقاف ومال الایتام لیخون اذا له
اخبث لا محالة ومنهم من یقصد ان یتقرب الیه النسوة والصبیان لیتمکن من الفجور او یکثر عنده المال
لینصرف الی الخمر والملاهی وهذا هو الاعظم اذ جعل عبادة الله سبحانه وتعالی وسیلة الی مخالفته فالعیاذ
بالله دکہاوی کی کئی درجی ہین ایک یہہ کہ ہو دکہاوا ساتہہ امور دینی اور عبادات کی مثل اوس شخص کی جو پہنتا ہی وقت نکلنی کی
اچہی کپڑی نفیس خلاف اوسکی جو پہنتا ہی خلوت مین اور مثل اوس شخص کی جو خرچ کرتا ہی دعوتون مین اوپر تونگرون
کی مال تاکہ اعتقاد ہو کہ وہ سخی ہی نہ اسلیئی کہ اعتقاد ہو کہ وہ نیکبخت پرہیزگار ہی سو یہہ تو حرام نہین سو تحقیق مالک
ہونا دلون کا جیسی مالک ہونا مالون پر ہان تہوڑا اوسمین نفع دیتا ہی اور بہت سی جاہ سی غافل کرتا ہی اسکی یاد سی
جیسی بہت سا مال اور جبکہ دہیرلی ہی ہمت طرف کشادگی جاہ کی سو یہہ کہینچ لاتی ہی غفلت اور گناہون کیطرف
سو ہوگا یہہ محذور اسلیئی اوسکی نفس کی سبب اوسکی لیکن ظاہر کرنا اون خصلتون کا جو ذکر کی ہمنی تاکہ اعتقاد کرین لوگ
اوسمین دین اور پرہیزگاری کا حرام ہی دو سبب سی ایک یہہ کہ وہ مکر ہی جب ارادہ کری کہ اعتقاد کرین لوگ کہ وہ مخلص

اہی فرمان بری اسکا دوست ہی اور وہ .. اس بیت میں فاسق ہی دشمن ہی ہر دلیل لتدری ادراک سیم
لیجہہ دو رہم طرف ایک جماعت کی خیال کرتا ہی اونکی ساتہہ کہ یہہ بخشش کرتا ہی اونپر ساتہہ اسکی اور سوا اسکی نہین کہ یہہ قرض
ہین لازم انکار کیا اونکا اپنی فریب سی اور اگر نہ طلب کری اوسکو تاکہ اعتقاد کرین اوسکی نیکبختی کا اسلئی کہ مالک
ہونا دلون پر ساتہہ فریب کی حرام ہی دوسری یہہ کہ جب اوسنی قصد کیا اللہ کی بندگی سی اللہ کی مخلوق کو سو وہ ہنسی
کرتا ہی اسسی اور جو کوئی کہڑا ہووے سامنے بادشاہ کی جگہہ مین خدمت کی ور اوسکی غرض یہہ نہین بلکہ غرض اوسکی دیکہنا
ایک بندی کا ہی بندون سی بادشاہ کی یا کسی لونڈی کا اوسکی لونڈیون سی لیکر کہتا ہی اونکی دیکہنی کی سو دیکہہ
کہ کسقدر مستحق ہوگا عذاب کا بسبب اوسکی ہنسی کرنیکی ساتہہ بادشاہ کے اور گویا اوسنی جب قصد کیا بندون کو ساتہہ عبادت کی سو
تحقیق اوسنی اعتقاد کیا یہہ کہ اللہ کی بندے زیادہ قدرت رکہتے ہین اوسکی نفع اور نقصان پہنچانی پر اللہ پاک سی اسلئی
کہ برائی ان بندونکی جو اوسکی دلمین ہے بلایا اوسکو طرف اسکی کہ متحمل ہوا اونکی نزدیک اللہ کی عبادت کا اور اسی لئی نام رکہی گئی
ریا چہوٹا شرک پہر زیادہ ہوتا ہی گناہ ساتہہ زیادتی فساد قصد اور نیت کی اسلئی کہ دکہاوا اور لوگونکے وہ ہی جو طلب کرتی
ہین نری جاہ اور اومین سی وہ ہین جو طلب کرتی ہین یہہ کہ سونپی جاوین اونکو امانتین اور والی کیا جاوی وقف
کا او یتیمون کی مال کا تو نہا کہاوی اور یہہ بڑا خبث ہی بلا ضرور اور اومین سی وہ ہین جو طلب کرتی ہین آنا لڑکون
اور عورتون کا تا قدرت پاوین فجور کی یا زیادہ ہوا اونکی پاس مال تاکہ صرف کرین اوسکو شراب اور رنڈیات مین اور یہہ
بہت بڑا گناہ ہی اسلئی کہ کیا اللہ پاک کی عبادت کو وسیلہ اوسکے مخالفت کا اللہ کی پناہ **فصل** کما یعظم
الرياء ويتغلظ اثمه بسبب اختلاف العرض الباعث عليه فيعظم ايضا بما به المراياة وبقوة قصد الرياء اما ما به
المراياة فهي على ثلث درجات اغلظها ان يرائي باصل الايمان كالمنافق يظهر انه مسلم ولم يسلم بقلبه وكالملحد
ومعتقد الاباحة يظهر انه مستديم الاسلام وقد انسلخ منه باطنا الثانية الرياء باصل العبادات كمن يصلي
ويخرج الزكوة بين يدي الناس والله يعلم من باطنه انه لو خلا بنفسه لم يفعل ذلك الثالثة وهي ادناها ان لا
يرائي بالفرض بل بالنوافل كالذي يكثر النافلة ويحسن هيئة الفريضة ويخرج الزكوة من اجود ماله ويتعجل
او يصوم عرفة وعاشورا والله سبحانه وتعالى يعلم من باطنه انه لو خلا بنفسه لم يفعل شيئا من ذلك وهذا ايضا حرام
وان كان لا ينتهي شدة العقوبة فيه الى حد الرياء بالاصول واما تغلظه بدرجات القصد فهو انه قد يتجرد قصد
الرياء حتى يصلي مثلا على غير طهارة لاجل الناس ويصوم ولو خلا بنفسه لافطر وقد يضاف اليه قصد العبادة
ايضا وله ثلث احوال احدها ان يكون العبادة باعثا مستقلا لو خلا بنفسه ولكن زاده روية غيره نشاطا
وخف العمل بسببه ونرجو ان لا يحبط ذلك القدر عمله بل يصح عبادته ويثاب عليه ويعاقب على قصد الرياء
او ينقص من ثوابه الثانية ان يكون قصد العبادة ضعيفا بحيث لو انفرد عن الناس ما استقل بالحمل على العبادة
فهذا لا يصح عبادته والقصد الضعيف لا ينفي عنه شدة المقت الثالثة ان يتساوى القصدان بحيث
يستقل كل واحد بالحمل لو انفرد ولا ينبعث للفعل احدهما بل مجموعهما فهذا قد اصلح شيئا وافسد
مثله بل اكثر منه فالغالب انه لا يسلم راسا براس ويحتمل ان يقال اذا تساوى القصدان فاحدهما

كفارة للآخر وقوله وانا اغنى الاغنياء عن الشرك يدل على انه لا يقبله ولا يثيبه بل لعله انه يعاقبه عليه فتنبه
نظر والاغلب عندي والعلم عند الله سبحانه وتعالى انه يدل على ثبوت عقاب جیسی برا تو پانی ہے کہا اوسوقت
ہو ہی گنا اوسکا اخلاص اوس غرض کے جو بر انگیختہ کرتی ہی پس سری برابر تو ہی ہے تھا اوس چیز سے کہ اوہا ہوتا اور ساتھہ نیت دکہاوی کی کرنی
جس دکہاتا ہی ہو وہ جیتی طرح بڑی سبب بڑا دکہاوا ہی اصل ایمان کا جیسی منافق ظاہر کرتا ہی کہ وہ مسلمان ہی
اور نہیں اسلام لایا اپنی دل سی اور مثل ملحد کی اور اعتقاد کرنیوالی اباحت کا ظاہر کرتا ہی کہ وہ ہمیشہ سی اسلام پر اور تحقیق
شک کیا اسلام سی باطن اوسکا دوسری ریا ساتھہ اصل عبادات کی ہی مثل اوسکی جو نماز پڑہتا ہی اور نکالتا ہی زکوۃ سا
لوگون کی اور ایسا جانتا ہی اوسکا باطن کی اگر وہ خلوت کری اپنی نفس سی تو نکری یہہ کام تیسری اور یہہ کمتر اوسکا ہی
کہ نہ دکہاوا کری ساتھہ فرض کی بلکہ ساتھہ نفلون کی مثل اوس شخص کی جو بہت پڑہتا ہی نفل اور اچہی کرتا ہی صورت
فرض کی اور نکالتا ہی زکوۃ بہت اچہی مال اپنی سی یا تہجد پڑہتا ہی اور روزہ رکہتا ہی عرفہ اور عاشوری کا اور ایسا کیا
جاتا ہی اوسکی باطن سی کہ اگر وہ خالی ہو ساتھہ نفس اپنے کی نکری کچہہ بہی ایمین سی اور یہہ بہی حرام ہے اگرچہ نہیں ہی
شدت عذاب کی ایمین طرف حد ریا کی ساتہہ اصول کی اور لیکن شدت اوسکی ساتہہ درجون قصد کی ہو وہ یہہ ہی
کہ وہ کبہی کرتا ہی نرا قصد ریا کا یہانتک کہ نماز پڑہتا ہی مثلا بغیر طہارت کی لوگون کی لئی اور روزہ رکہتا ہی او
اگر ہو اکیلا اپنی جی سی تو افطار کری اور کبہی زیادہ کیا جاتا ہی اوسکی طرف قصد عبادت کا بہی اور اوسکی لئی تین
درجہ ہین ایک یہہ کہ ہو عبادت باعث مستقل اگر تنہا ہوا ہی نفس سی لیکن زیادہ کردی اوسکو دوسری کی دیکہنی
کی خوشی اور خفیف ہو گیا عمل اوسکی سبب سے اور مجکو امید ہی کہ نہ گمادی اسقدر اوسکی عمل کو بلکہ صحیح ہی عبادت
اوسکی اور ثواب پایا جائیگا اوسپر اور عذاب پائیگا قصد پر دکہاوی کی یا کچہہ کم ہو جائیگا اوسکی ثواب سی دوسری یہہ ہو
ارادہ عبادت کا ضعیف اسطرح پر کہ اگر تنہا ہو لوگون سی نہ ٹہری عبادت پر سو اسکی عبادت صحیح نہین اور ارادہ
ضعیف نہیں دور کرتا اوس سی سختی دشمنی کو تیسری یہہ کہ برابر ہون دو قصد اسطرح پر کہ مستقل ہو ہر ایک ساتھہ برانگیختہ کرنی
کی اگر تنہا ہو اور نرا اوٹہی واسطی کرنی ایک کی دو مین سی بلکہ واسطی مجموع اون دونو کی سو یہہ کبہی سنوار دیتا
ایک چیز کو اور بگاڑ دیتا ہی ایک چیز کو بلکہ زیادہ کو اوس کی پس غالب یہہ ہے کہ نہیں سلامت رہتا سری اور محتمل ہی کہ
کہا جاوی جب برابر ہوی دو ارادی سو ایک دشمن کا کفارہ ہی دوسری کی لئی اور قول اوسکا کہ مین ہون اغنی
اغنیا مین شرک سی دلالت کرتا ہی اسپر کہ وہ نہین قبول کرتا اوسکو اور نہین ثواب دیتا اوسکو اوسپر لیکن یہہ بات کہ عذاب
کریگا اوسکو اوسپر سو اسمین تامل ہی اور غالب نزدیک میری اور علم اللہ کی پاس ہی یہہ ہے کہ وہ نہین خالی گناہ اور عذاب سے

فصل اعلم ان بعض الرياء جلي وبعضه اخفى من دبيب النمل اما الجلي فهو ما يبعث على العمل حتى لو لم يكن
لم يرغب في العمل واخفى منه ان لا يستقل بالحمل عليه لكن يخفف عمل يريد به في نشاطه كالذي يتهجد كل ليلة
واذا كان عنده ضيف تزيد نشاطه واخفى منه ان لا يزيد نشاطه لكن لو اطلع غيره على تهجده قبل فراغه او بعده فرح به وجد
في نفسه هزة وذلك يدل على ان الرياء كان مستكنا في باطن الفؤاد استكنان النار تحت الرماد حتى ترشح منه السرور عند الاطلاع
وقد كان غافلا عنه واخفى منه ان لا يسر بالاطلاع لكن يتوقع ان يبدأ بالسلام ويوقر ويتعجب ممن نسي

اليه ولا تسامحه فى المعاملة ولا يحترمه وذلك يدل على انه يمن على الناس بعمله فكانه يتوقع احترامهم
وتوقيرهم لعبادته مع اخفائه عنهم وامثال هذه الخفايا لا يخلو عنها الا الصديقون وجميع ذلك مما
يخاف منه احباط العمل نعم لا باس ان يفرح باطلاع غيره عليه اذا كان فرحه بالله سبحانه وتعالى من
حيث انه اظهر منه الجميل وستر منه القبيح مع انه قصد سترهما جميعا فيفرح بلطف صنع الله تعالى وكذا يفرح
بانه يبشره بانه حيث احسن صنعه فى الدنيا فكذلك يصنع فى الآخرة او يفرح ليقتدى به من رآه ويطيع الله تعالى بجملة علامة
هذا ان يفرح ايضا اذا اطلع من يرى قدوته على العبادة غيره من اجل خفايا ابواب الرياء وشدة استيلائه على الباطن خزر
اولو الحزم فاخفوا عباداتهم وجاهدوا انفسهم وقال على بن ابى طالب رضوان الله عليه ان الله سبحانه وتعالى يقول للفقراء يوم
القيمة الم تكن ترخص عليكم الشعر الم تكونوا تبدؤن بالسلام الم تكن تقضى لكم الحوائج لا اجر لكم قد استوفيتم اجوركم
فاجتهد ان اردت الخلاص ان يكون الناس عندك كالبهائم والصبيان لا تفرق فى عبادتك بين وجودهم وعدمهم وعلمهم و
غفلتهم عنه وتقنع بعلم الله سبحانه وتعالى وحده وطلب الاجر منه فانه لا يقبل الا الخالص كما لا تخرج عن ذلك فى لجج اوقات البلية
جان کر بعضی دکھاوی کھلی ہوئی ہین اور بعضی بہت چھپی ہوئی ہین جو چیونٹی کی چلنی سی بہی سو ظاہر وہ ہی جو برانگیختہ
کرتا ہی عمل پر یہانتک کہ اگر وہ نہو تو نہ رغبت کری عمل مین اور پوشیدہ اوسمین وہ ہے کہ نہ مستقل ہو ساتھہ عمل کے
اوسپر لیکن خفیف کرتا ہی عمل کو اور زیادہ ہوتی ہی خوشی اوسکی مثل اوس شخص کے جو تہجد پڑھتا ہی ہر رات اور جب
ہوا اوسکی پاس کوئی مہمان زیادہ ہوئی ہی خوشی اوسکی اور بہت پوشیدہ اوس سی یہہ ہی کہ نہ زیادہ ہو خوشی اور
لیکن اگر مطلع ہو غیر اوسکا اوسکی تہجد پر قبل فارغ اوسکی ہونی کی یا بعد اوسکی خوش ہوتا ہی اس سی اور پاتا ہی اپنی دلمین
ایک بشاشت اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہی یا ساکن اوسکی باطن دل مین مثل سکون آگ کی نیچی خاکستر کی یہانتک
کہ ظاہر ہوتی ہی اوس سی خوشی وقت اطلاع کی اور تحقیق ہی غافل اس سی دل اوسکا اور اس سی بہی زیادہ پوشیدہ یہہ ہے
کہ نہ خوش ہو ساتھہ اطلاع کی لیکن چاہتا ہی کہ ابتدا کری ساتھہ سلام کی اور عزت کیا جای اور تعجب کری اوس سی جو برائی کرتا ہی
ساتھہ اسکی اور نہ سستی کری اوس سی معاملہ مین اور نہ احترام کری اوسکا اور یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ وہ احسان رکہتا ہی لوگون پر اپنی عمل
کا گویا کہ وہ آرزومند ہی اونکی احترام اور توقیر کا ساتھہ عبادت اپنی کی باوجود اسکی کہ چہپاتا ہی اوسکو اونسی اور مثل ان
پوشیدگیون کی نہین خالی ہوتی اوس سی مگر صدیق اور یہہ سب گناہ ہی اور ڈر لگتا ہی اس سی گم ہو جانی عمل کا ہان
نہین ڈر ہی یہہ کہ خوش ہو ساتھہ اطلاع غیر کی اوسپر جبکہ ہو خوش ہونا اوسکا ساتھہ اللہ کی اس سی کہ اللہ نی ظاہر کیا اوس سے
نیک کام اور چہپایا بری کو باوجود اسکی کہ ارادہ کیا اوسنی اون دونون کی چہپانی کو پس خوش ہو اللہ کے مہربانی سی
اور ایسی ہی خوش ہو اس راہ سی کہ وہ خوشخبری دیتا ہے اوسکو اون کہ اوسنی معلوم کیا اوسکی کام کو ساتھہ اوسکی دنیا مین سو ایسی ہی
کریگا آخرت مین یا خوش ہو کہ پیروی کریگا اوسکی جو دیکہی گا اوسکو اور فرمانبری کری گا اللہ کے اوسکی برانگیختہ کرنی سی اوسپر
اور علامت اسکی یہہ ہی کہ یہی خوش ہو جب مطلع ہو وہ شخص کہ جسسے اوسکی پیروی کی اوسکی غیر کی عبادت پر اور سبب پوشیدہ
ہونی دروازون ریا کی اور شدت اوسکی غلبہ کی باطن پر بچی ہوشیار لوگ سو چہپایا اپنی عبادت کو اور کوشش مین ڈالا
اپنی نفسون کو اور کہا حضرت علی نی اللہ کہیگا فقیرون سی دن قیامت کی کیا نہ تہا ارزان کیا جاتا تم پر بہاؤ کیا نہ تہی تم

ایسا کرے ساتھ سلامی کے لیا جاوے یہ باتیں ہیں اپنی تا جتنی تمہاری نہیں ہی بر تمہاری کی بادی پس تم لوگ کوشش
اپنی اجر کو سو کوشش کر تو اگر چاہتا ہی تو خلاص ہے کہ ہوں آدمی نزدیک تیری مانند چار پایوں اور لڑکوں کی سو نہ
فرق کری تو حق میں اپنی عبادت کی درمیان اونکے وجود اور عدم اور علم اور غفلت کی اوس سی اور قناعت کر تو ایکی اس
کی علم پر اور طلب کرے اجر کی اوس سی سو وہ نہیں قبول کرتا مگر خالص تاکہ نہ محروم رہی تو اوسکی فائدہ سی محتاج تر
اوقات اپنی میں وسکیہ **فصل** لعلک تقول ما اقدر علی الانفکاک عن الریاء الخفی وصفتہ وان
قدرت علی الجلی فلم ینعقد عبادتی مع ذلک فاعلم ان وارد الریاء لا یخلو اما ان یرد مع اول العقد
او فی دوامہ او بعد الفراغ اما ما یقارن الابتداء فیبطل ویمنع انعقادہ اذا صار باعثا موثرا
فی الحمل علی العمل بل اول العقد یجب ان یکون خالصا وانما یبطل بالریاء الباعث علی اصل العمل
اما ما لم یحمل الا علی المبادرۃ فی اول الوقت مثلا فالظن والعلم عند اللہ سبحانہ وتعالی ان اصل
الصلوۃ یصح وانما یفوتہ فضیلۃ المبادرۃ ویعصی لقصدہ المراءاۃ بہ ولکن یسقط الفرض عنہ
واما ما یرد فی دوام الصلوۃ ان ابطل باعث الصلوۃ فیبطل الصلوۃ مثل ان یحضر فی اثناء
الصلوۃ نظارۃ او یتذکر نسیان شیٔ ولو خلا لقطع الصلوۃ لکنہ اتم حیاء من الناس فہذا
لا یسقط الفرض عنہ لان النیۃ قد انقطعت وانقطع باعث العبادۃ اما اذا لم ینقطع بہ لکنہ
صار مہموما مغلوبا لما حضر قوم فغلب علی قلبہ لذۃ باطلاعہم وانتہز باعث العبادۃ فغالب
الظن انہ اذا انقضی رکن ولم یعاودہ الباعث الاصلی فسدت صلوتہ لانا نستصحب نیۃ العبادۃ بشرط
ان لا یطرأ ما یبطلہ ما لو قارن بہ ابتداءہ ولمنعہ وان لم یغمر باعث العبادۃ ولکن حصل مجرد سرور لم
یوثر فی العمل الا فی تحسین الصلوۃ فقط فغالب الظن ان الصلوۃ لا تفسد وتتادی الفرض اما ما یطرأ بعد
الصلوۃ من ذکر سرور ومراءاۃ بہ فلا ینعطف علی ما مضی لکن یعصی بہ واثمہ یکون عقابہ بقدر قصدہ
واظہارہ ومہما ظہر لہ داعیۃ ذکر العبادۃ اما بالتصریح واما بالتعریض فذلک یدل علی ان الریاء
کان خفیا فی باطنہ شاید تو کہی کہ میں نہیں قادر باز رہنے پر ریا خفی سی جیسا کہ بیان کیا تو نی اگرچہ قادر ہوں میں ریاء
جلی پر سو نہ منعقد ہوگی عبادت میری ساتھ اسکی پس جان کہ تحقیق ریاء جو وارد ہوتی ہی نہیں خالی اس سے یا یہہ
کہ وارد ہوگی ساتھ اول عقد کے یا اوسکی ہمیشگی میں یا بعد فراغت کے لیکن وہ چیز جو نزدیک ہوتی ہی ابتدا سی باطل
کرتی ہی اوسکو اور منع کرتی اوسکی انعقاد کو جب ہو ایک سبب انگیختہ کرنیوالا برانگیختہ کرنے میں عمل پر بلکہ اول عقد واجب ہے
کہ ہو خالص اور سوا اسکی نہیں کہ باطل ہو جاتا ہی ساتھ ریا کے جو برانگیختہ کرتی ہی اصل عمل پر مگر وہ چیز جو نہیں انگیختہ
کرتی مگر مبادرت پر اول وقت میں مثلا سو گمان کرتا ہوں میں اور علم نزدیک اللہ کی ہی کہ تحقیق اصل نماز صحیح
ہو جاتی ہی اور سوا اسکی نہیں کہ فوت ہوتی اوس سی بزرگی شتابی کی اور گنہگار ہوتا ہے بقصد دکہاوے کی ساتھ او
لیکن ساقط ہو جاتا ہی فرض اوس سی اور لیکن وہ چیز جو وارد ہوتی ہی ہمیشگی میں نماز کی اگر باطل ہو جاوی باعث نماز
کا پس باطل ہوتی ہی نماز مثل اوسکی اگر حاضر ہوں تماشائی نماز میں دیکھنے والی یا یاد آوی بہولنا کسی چیز کا

اور اگر ایسا ہو تو قطع کرے نماز کو لیکن وہ بڑا پورا ہی شرم کا لوگون سے سو یہہ نہیں ساقط کرتا فرض کو اوس سے اسلئے کہ نیت
تو منقطع ہوگئی اور منقطع ہوا باعث عبادت کا اور لیکن جب منقطع ہو نیت اوسکی ساتہہ اوسکے لیکن ہوا وہ خود رفتہ
مغلوب جیسے اگر حاضر ہو قوم سو غالب ہوا اوسکے دل پر خوش ہونے اونکی اطلاع سے اور منقطع ہو باعث عبادت کا پس غالب گمان یہہ ہے
کہ جب منقضی ہو کوئی رکن اور نہ اعادہ کرے اوسکا باعث اصلی فاسد ہو نماز اوسکی اسلئے کہ ہم کرتے ہین نیت ابتدائے
اس سرور سے کہ نہ طاری ہوا اوس پر وہ چیز جو باطل کردے اوسکو وہ چیز کہ اگر مقارن ہوا ابتدا کے تو منع کرے اور اگر نہ منقطع
ہو باعث عبادت کا لیکن حاصل ہو فرحت سے خوشی جو نہیں اثر کرے عمل مین بلکہ آراستہ کرے نہین فقط نماز کو پس غالب
گمان یہہ ہے کہ نماز نہیں فاسد ہوتی اور ادا ہو جاتا ہے فرض لیکن وہ چیز جو طاری ہوتی ہے بعد نماز کے ذکر اور
سرور سے اور دکہانا ساتہہ اوسکے سو نہیں پہرتا اوس پر جو گذرا لیکن گنہگار ہوتا ہے اوسکے سبب سے اور آثم اور ہوتا ہے
عذاب اوسکا بقدر اوسکے قصد اور اظہار کے اور جب ظاہر ہو اوسکو خواہش ذکر عبادت کی یا صاف صاف یا اشارہ سے سو یہہ
دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ ریا پوشیدہ ہے اوسکے باطن مین **فصل** اذا عرفت حقیقة الرياء وكثرة مداخله
فعليك بالتشمر لمعالجته وعلاجه دفع الاسباب الباعثة اليه وهي ثلثة حب المدح وخوف الذم والطمع
اما حب المدح بمن يهجم على صف القتال ليقال انه شجاع او يظهر العبادات ليقال انه ورع وعلاجه ما ذكرناه
في علاج حب الجاه وهو ان يعلم انه كمال وهمي لا حقيقة له وعلاجه في الرياء خاصة ان يقرر على نفسه ما فيه
من الضرر فان العسل وان كان لذيذا فاذا علم ان فيه سما سهل تركه فليقرر على نفسه انه يقال له في
يوم فقره بسبب رياء يا فاجر يا غادر استهزأت بالله سبحانه وتعالى وراقبت العباد وتحببت اليهم واشتريت
حمدهم بذم الله سبحانه وتعالى وطلبت رضاهم بسخطه اما كان احد اهون عليك من الله سبحانه وتعالى
فلو لم يكن شيئا الا هذا الخزي والخجلة فهو كاف في المنع كيف وقد انضم اليه العقوبة واحباط العبادة وانه
ربما يترجح به كفة السيئات بعد ان قاربت كفة الحسنات فيكون سبب هلاكه وليقرره على نفسه ان رضاء الناس
غاية لا تدرك ومن طلب رضاء الناس بسخط الله تعالى اسخطهم عليه فكيف يترك رضاء الله سبحانه وتعالى بما لا يطمع
في حصوله واما الباعث الثاني وهو الخوف من ذمهم فيقرر على نفسه ان ذمهم لن يضره ان كان محمودا عند الله
سبحانه وتعالى فلم يتعرض لذم الله سبحانه وتعالى ومقته خوفا من ذم الخلق ويكفيه ان الناس لو علموا ما في باطنه
من قصد الرياء لمقتوه ويأبى الله تعالى الا ان يكشف سره حتى يعرف نفاقه فيمقته الناس ايضا بعد ان مقته الله
تعالى ولو اخلص واعرض بقلبه عنهم وجرد نظره الى الله سبحانه وتعالى لكشف الله اخلاصه لهم واحبوه واما باعث
الطمع فيدفعه بان يعلم ان ذلك امر موهوم وفوات رضاء الله سبحانه وتعالى ناجز ويعلم ان الله سبحانه وتعالى
هو المسخر للقلوب وان من طمع في الخلق لم يخل عن الذل والمهانة والمنة ومن اعرض عن الطمع كفاه الله
سبحانه وسخر له القلوب فاذا احضر في قلبه نعيم الآخرة والدرجات الرفيعة وعلم ان ذلك يفوت بالرياء
اعرض قلبه عن الخلق واجتمع همه وفاضت عليه انوار الاخلاص وامده الله تعالى بمعونته وتوفيقه
جب پہچان لیا تو نے ریا کی حقیقت کو اور اوسکی پیٹہنے کی زیادتی کو سو تجہکو لازم ہے مستعد ہونا اوسکے علاج کے لئے

اور علاج اوسکا دور کرنا ہی اون اسباب کا جو پختہ کرتی ہین اوسے اور یہہ تین ہین محبت تعریف کی اور ڈر برائی کا اور
لالچ لیکن محبت تعریف کے مثل اوس شخص کی ہی کہ نہ جاوی لڑائی کی صف مین تا کہا جاوی کہ وہ بہادر ہی یا بانا کری
عبادتین تا کہا جاوی کہ وہ پرہیزگار ہی اور علاج اسکی وہی ہی جو ذکر کی ہمنی علاج مین محبت جاہ کی اور وہ یہہ ہی جانی
اسکو کمال وہمی کہ اسکی کچہہ حقیقت نہین ہی اور علاج اسکی ریا مین خاص کر یہہ ہی کہ ٹہراوی اپنی جی پر جو اوسمین
ہو نقصان سی ملئی کہ شہد اگرچہ ہی نری کا سو جب معلوم ہوا کہ اوسمین زہر ہے آسان ہوتا ہی چہوڑنا اوسکا
سو ٹہراوی اپنی جی پر کہ کہا جاویگا اوسکو اوسکی محتاجی کی دن بسبب اوسکی ریا کی ای فاجر ای بہکتی تہا کیا تو
اللہ کی ساتہہ اور امید رکہی بندون سی اور خوش آئی وہ تجہکو اور مول لیا تو نی اونکی تعریف کو ساتہہ اللہ کی برائی
کی اور چاہی تو نی اونکی خوشنودی اللہ کی ناراضی سی کیا نہین ہی کوئی بہت آسان تجہپر اللہ سی اگر نہو کچہہ بہی سوا
اس سوای اوسکی پیدا کرنی کی پس یہہ کافی ہی منع مین کیونکر نہین اور ملا اوس سی ذکر کہنہ اور کم ہونا عبادت کا اور بہت
ہی کہ جہک جاتا ہی پلہ بدیون کا بعد اسکی کہ نزدیک ہوا پلہ نیکیون کا سو ہوتا ہی سبب اوسکی ہلاک کا اور چاہی کہ ٹہراوی
اپنی جی پر یہہ بات کہ خوشنودی لوگون کی ایک نہایت ہی کہ نہین ملتی اور جو کوئی چاہی خوشنودی لوگون کی
اللہ کی ناراضی سی ناراض کردی اللہ اون لوگون کو اوسپر کیونکر چہوڑی خوشنودی اللہ کی اوس چیز سے جسکی کچہہ قدر
نہین اور لیکن دور کرنا اسباب ڈر کی برائی سی تو ٹہراوی اپنی جی پر کہ اونکا برا کہنا نہین ضرر کرتا اسکو اگر یہہ اچہا ہی اللہ کی نزدیک سو سانا کری اللہ کی برا کہنی
نیز رکہا ڈر کبہی کہ لوگون کی اوپر بہیس سکو اپنی بات کی اگر لوگ جانی تیرا اوسکی پیٹ مین ہی ارادہ ریا سی تو دشمن کہین اوسکو اور نہ مانی
اللہ بہی کہولی اوسکا بہید یہان تک کہ پہچانا جاوی نفاق اوسکا پس دشمن رکہین اوسکو لوگ بہی بعد اسکی کہ دشمن
رکہا اوسکو اللہ نی اور اگر اخلاص کری اور پہر جاوی اپنی دل سے اور خالص کری اپنی نظر اللہ ہی کی طرف
تو البتہ کہولدی اللہ اوسکا اخلاص اونپر اور وہ دوست رکہین اوسکو اور لیکن باعث لالچ کا سو اوسکو یون دور کری
جانی یہہ کیفیات وہم کی ہی اور فوت ہونا اللہ کی خوشنودی کا تیار ہی اور جانی کہ اللہ ہی پہیرتا ہی دلون کو اور
جو کوئی لالچ کریگا مخلوق مین نہین بچیگا ذلت اور خواری اور حسرت سے اور جو کوئی اعراض کریگا لالچ سی سو کفایت
کریگا اوسکو اللہ اور بہاسن دیگا اوسکی لئی دل سو جب آویگا اوسکی دلمین خیال آخرت کی نعمتون کا اور بلند مرتبہ
درجون کا اور جانیگا کہ یہہ سب نعمتین فوت ہوتی ہین ریا سی اعراض کریگا اوسکا دل خلق سی اور جمع ہوگا قصد
اوسکا اور پہنچینگی اوسپر نور اخلاص کی اور مدد کریگا اوسکی اللہ اپنی مدد اور توفیق سی

فصل

لعلک تقول اذا قررت کل هذا علی نفسی و نفر عن الریاء قلبی ولکن ربما یهجم علی وارد الریاء بغتة فی بعض العبادات
عند اطلاع الخلق فما العلاج عند هجومه فاعلم ان اصل هذا العلاج ان تخفی عبادتک کما تخفی
فواحشک ففیه السلامة روی ان بعض اصحاب ابی حفص الحداد ذم الدنیا واهلها فقال له اظهرت
ما کان سبیلک ان تخفیه لا تجالسنا بعد هذا ولحفظ العبادة انما یشق فی الابتداء فاذا صار
ذلک عادة الف الطبع لذة المناجات فی الخلوة ومهما هجم وارد الریاء فعلاجه ان تجدد علی قلبک
ما رسخ فیه من قبل المعرفة بالتعرض لمقت الله سبحانه وتعالی مع عجز الناس عن منفعتک ومضرتک

حتی ینبعث منه کراهة للداعیة الریاء ثم الشهوة تدعو الی اجابة الریاء بتحسین العمل و الفرح به و الکراهة
تدعو الی رده و الاعراض عنه و یکون الید للاقوی فان قویت الکراهة حتی منعتک عن الرکون الیه
و استصحبت حالتک التی کنت علیها فلم تزد و لم تنقص و لم تتکلف اظهار الفعل و انتشاره فقد اندفع
عنک الاثم و لم تکلف اکثر من ذلک فاما دفع الخواطر و دفع الطبع عن المیل الی قبول الناس لا یدخل
تحت التکلیف و انما منتهی التکلیف الکراهة و الاباء عن اجابة الداعیة شاید تو کہی کہ میںنی مقرر کیا اس سبب کو
اپنی جی پر اور بہاگتا ہی ریا سی دل میں لیکن اکثر ہجوم کرتی ہی مجہپر ریا ناگاہ بعضی عبادتوں مین وقت مطلع ہونے
خلق کی سو کیا علاج ہے وقت اوسکی ہجوم کی سو جان کہ اصل اس علاج کی یہہ ہی کہ چہپا لی تو اپنی عبادت جیسی چہپاتا ہے
تو گناہ اپنی اپس آمین سلامتی ہی روایت ہے کہ بعضی یارون ابی حفص حداد نی مذمت کی دنیا کی اور اوسکی لوگون کی ہجو
کہا اوس سی ابو حفص نی تو نی وہ چیز ظاہر کی جسکا چہپانا تیری راہ تہی تو مت بیٹہہ ہماری سات بعد اسکی اور چہپانا عباد کا
مشکل ہوتا ہی ابتدا مین پہر جب یہہ عادت ہو گئی الفت پکڑ جاتی ہی طبیعت لذت مناجات کی خلوت مین اور جب کہ
ہجوم لاوی ریا سو اوسکی علاج یہہ ہی کہ جدید کر تو اپنی دل مین اوس چیز کو جو جسم رہنے ہہتی او سمین از قسم معرفت
واسطی سامنا کرنی اسکی بیزاری کی باوجود عاجز ہونی لوگون کی اوسکی نفع اور نقصان پونہچانی سی یہانتک
کہ اوٹہتی ہی اوس سی کراہت واسطی خواہش ریا کی پہر شہوت بلاتی ہی طرف قبول کرنی ریا کی ساتہہ اچہی معلوم
ہونی عمل کے اور خوشی ساتہہ اوسکی اور کراہت بلاتی ہی اوسکی رد کیطرف اور پہرجانی کیطرف اوس سی اور ہوتی ہے
قدرت قوی کی لئی سو اگر قوی ہوی کراہت یہانتک کہ تجہکو باز رکہا اوسکیطرف میل کرنی سی اور مصاحب ہوئے
تیری اوس حالت کی جسپر تو تہا پس نہ زیادہ کریگا تو اور نہ کم اور نہین تکلف کریگا تو ظاہر کرنیمین فعل کی اور پہیلانے
اوسکی مین سو دور ہوا تجہسی گناہ اور مت تکلف کر تو اس سی زیادہ اور لیکن دور ہونا دلون کا اور دور ہونا طبیعت کا
خواہش سی طرف قبول لوگون کی نہین داخل ہی بیچ تکلیف کی اور سوا اسکی نہین کہ منتہی تکلیف کا کراہت
اور بیزاری ہی قبول کرنی خواہش ریا سی **فصل** یجوز اظهار الطاعات لاجل اقتداء الناس و ترغیبهم
اذا صحت النیة و لم یکن معه شهوة خفیة و علامته ان یقدر ان الناس لو اقتدوا باحد اقرانه و کفی
مؤنة الترغیب و اخبر بان اجره فی الاسرار کاجره فی الاظهار فلا یرغب فی الاظهار فان کان میله
الی ان یکون هو المقتدی به اکثر ففیه داعیة الریاء لانه ان کان یطلب سعادة الناس و خلاصهم
فقد حصل ذلک بغیره و لم یغنه الا اظهار نفسه و لذلک یجوز کتمان المعاصی و الذنوب و لکن بشرط
ان لا یکون غرضه ان یعتقد فیه الورع بل ان لا یعتقد فیه الفسق و لا باس بفرحه باستتار معاصیه
و حزنه بانکشافها اما فرحا بستر الله تعالی علیه و اما فرحا بموافقته امر الله سبحانه و تعالی فانه یحب کتمان
المعاصی و ینهی عن المجاهرة و اما لانه یکره ان یذم فیتالم به اذ التالم بذم الناس لیس بحرام بل هو
موجب الطبع و انما الحرام الفرح بمدح الناس ایاه بالعبادة فان ذلک کاجر باجره عن العبادة و اما
لانه یخاف ان یقصد بسوء اذا عرفت معصیته و اما لانه یستحی من ظهورها و الحیاء غیر الریاء

ولكن قد يميز به واما ترك الطاعة خوفا من الرياء فلا وجه له قال الفضيل
الرياء ترك العمل خوفا من الرياء اما العمل لاجل الناس فهو شرك بل ينبغي
ان يعمل ويخلص الا اذا كان العمل مما يتعلق بالخلق كالقضاء والامامة والوعظ واذا علم من نفسه
انه بعد الخوض فيه لا يملك نفسه بل تميل الى دواعي الهوى فيجب عليه الاعراض والهرب وكذلك فعل
جماعة من السلف واما الصلوة والصدقة فلا يتركهما الا اذا محضه الرياء اصلا بنية العبادة بل بتجرد نية
الرياء فلا يصح عمله فليتركه واما ما اعتاد فعله فحضر جماعة فخاف على نفسه الرياء فلا ينبغي ان يتركه
بل ينبغي ان يتم على عادته ويجتهد في دفع باعث الرياء جائز ہی ظاہر کرنا طاعت کا اسلئی کہ لوگ پیروی کرین اون
اونکو رغبت ہو جب کہ نیت صحیح ہو اور اوسکی ساتھہ کوئی چہپی ہوئی خواہش نہو اور پہچان اوسکی یہہ ہی کہ
کہ اگر لوگ پیروی کرین ایک کی اوسکی ہمعصرون مین سی اور یہہ بہی ترغیب کی محنت سی اور اسکو خبر پہنچای کہ
اجر اوسکا چہپانی مین ویسا ہی جیسا ظاہر کرنی مین ہے بس یہہ رغبت نکری ظاہر کرنی مین پہر اگر ہی خواہش
اسکی یہہ کہ اقتدا کرین ساتھہ اسکی بہت سوا سمین ہی خواہش ریا کی اسلئی کہ وہ تو طلب کرتا تہا سعادت اوروں کی
اور اونکی خلاصی اور تحقیق یہہ حاصل ہوئی چاہیے اوسکی غیر کی اور نہ فوت ہوا اسکو مگر ظاہر کرنا نفس کا اور اسلئی جائز
ہی چہپانا گناہون کا لیکن شرط یہہ ہے کہ نہو غرض اوسکی یہہ بات کہ معتقد ہون لوگ اوسکی حق مین پرہیزگاری
بلکہ یہہ بات کہ نہ اعتقاد کرین اوسکی حق مین فسق کا اور نہین ڈر ہی اگر خوش ہوا اپنی گناہون کی چہپنی سی اور
غمگین ہوا اوسکی کہلنی سی یا اسلئی خوش ہو کہ اللہ نی چہپایا اوسکی گناہون کو یا اسلئی خوش ہو کہ اوسنی
موافقت کی اللہ کی حکم کی سو اللہ کو خوش آتا ہی چہپانا گناہون کا اور منع کرنا کہولنی سی اور یا اسلئی کہ اوسی
ناخوش معلوم ہوتا ہی کہ مذمت کیا جاوی سو رنجیدہ ہوا وہ سی اسلئی کہ رنجیدہ ہوتا لوگون کی برا کہنی سے
کچھہ حرام نہین بلکہ وہ موجب طبیعت کا ہی اور حرام تو یہہ ہی کہ خوش ہو جب تعریف کرین لوگ اوسکی ساتھہ عبادت
کی سو یہہ گویا تعجیل اجر کی ہی کر لیتا ہی اوسکو عبادت سی اور یا اسلئی کہ آدمی ڈرتا ہی کہ قصد کیا جائی ساتھہ
برائی کی جب معلوم ہون گناہ اوسکی اور یا اسلئی کہ وہ شرماتا ہے اوسکی ظاہر ہونی سی اور شرمانا اور ہی اور ریا
اور ہی لیکن کبہی مل جاتا ہی ساتھہ اوسکی اور لیکن چہوڑ دینا طاعت کا ریا کی ڈر سی سو اسکی کچھہ وجہ نہین
فضیل نی کہا ریا چہوڑنا عمل کا ہی ڈر سی ریا کی لیکن عمل کرنا لوگون کی سبب سے بس وہ شرک ہی بلکہ یون
لایق ہی کہ عمل کری اور خالص کری لیکن جب کہ ہو عمل اون چیزون مین سی جو متعلق ہی ساتھہ خلق کی جیسا قاضی
ہونا اور امام بننا اور وعظ کہنا اور جب جانی اپنی جی سی کہ وہ جب خوض کریگا اوسمین تو نہین مالک ہوگا اپنی جی
کا بلکہ میل کریگا طرف خواہشون ہوی کی سو جب ہی واسطی پہرنا اور بہاگنا اور ایسا ہی کیا ہی ایک گروہ نی اگلون مین
سی اور لیکن نماز اور صدقہ بس نہ چہوڑی اون دونو کو مگر اوسوقت کہ نہ حاضر ہوا اوسکو نیت عبادت کی کسی طرف
سی بلکہ نری نیت ریا کی ہو بس نہین صحیح ہی عمل اوسکا بس چہوڑ دی اوسکو اور لیکن جس چیز کی کرنیکی عادت
ہو بس حاضر ہوا ایک گروہ سو ڈری اپنی جی پر ریا کو سو لایق نہین چہوڑنا اوسکا بلکہ لایق یون ہی کہ بنا رہی اپنی

تمادت پر اور کوشش کی دور کرنے میں باعث ریا کی خاتمة فی مجامع الاخلاق ومواضع الغرور فیها
خاتمہ بیان میں جمع اخلاق کی اور جو اوسمیں غرور کی جگہ ہیں علم ان الاخلاق الذمیمة کثیرة ولکن
یرجع اصولها الی ما ذکرناه ولا یکفیک تزکیة النفس عن بعضها حتی تزکی عن جمیعها ولو ترکت
واحدا منها غالبا علیک فذلک یدعوک الی البقیة لان بعض هذه یرتبط ببعض ویتقاضی بعض
الاخلاق الذمیمة بعضا ولا ینجو الا من اتی الله بقلب سلیم والسلامة المطلقة لاتنال بدفع بعض
الامراض بل انما تنال بالصحة المطلقة کما ان الحسن المطلق لا یحصل بحسن بعض الاعضاء ما لم یحسن جمیع
الاطراف والنجاة فی حسن الخلق وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل المومنین خلق حسن وقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم افضل المومنین ایمانا احسنهم خلقا وقال صلی الله علیه وسلم بعثت لاتمم محاسن الاخلاق
وقیل ما الدین فقال حسن الخلق وقال حسن الخلق خلق الله سبحانه وتعالی وقد کثرت الاقاویل فی تحقیقه
وبیان حده والاکثرون تعرضوا لبعض ثمراته ولم یحیطوا بجمیع تفصیله والذی یطلعک علی الحقیقة
ان تعلم ان الخلق والخلق عبارتان فیراد بالخلق الصورة الظاهرة وبالخلق الصورة الباطنة وذلک
لان الانسان مرکب من جسد یدرک بالبصر ومن روح ونفس یدرک بالبصیرة لا بالبصر ولکل
واحد منهما هیئة اما قبیحة واما حسنة والنفس المدرکة بالبصیرة اعظم قدرا ولذلک اضاف
الله سبحانه وتعالی الی نفسه واضاف البدن الی الطین فقال انی خالق بشرا من طین فاذا سویته ونفخت
فیه من روحی ووصف الروح بانه امر ربانی فقال قل الروح من امر ربی واعنی بالروح والنفس ههنا معنی
واحدا وهو الجوهر العارف والمدرک من الانسان بالهام الله سبحانه وتعالی کما قال ونفس وما سواها وکما ان الحسن
الظاهر ارکانا کالعین والانف والخد والفم والوصف الظاهر بالحسن ما لم یحسن جمیعها فکذلک الصورة
الباطنة لها ارکان لابد من حسن جمیعها حتی یحسن وهی اربعة معان قوة العلم وقوة الغضب وقوة الشهوة
وقوة العدل بین هذه القوی الثلث فاذا استوت هذه الارکان الاربعة واعتدلت وتناسقت
حصل حسن الخلق اما قوة العلم فاعتدالها وحسنها ان تصیر بحیث یدرک بها الفرق بین الصدق
والکذب فی الاقوال وبین الحق والباطل فی الاعتقادات وبین الجمیل والقبیح فی الاعمال فاذا صلحت هذه
القوة کذلک حصل منها ثمرة الحکمة وهی راس الفضایل قال الله سبحانه وتعالی ومن یؤت الحکمة فقد اوتی
خیرا کثیرا واما قوة الغضب فاعتدالها ان یقتصر انقباضها وانبساطها علی موجب اشارة الحکمة
والشرع وکذلک قوة الشهوة واما قوة العدل فهی فی ضبط قوة الغضب والشهوة تحت اشارة الدین
والعقل فالعقل منزلته منزلة الناصح وقوة العدل هی القدرة ومنزلتها منزلة المنفذ الممضی لاشارة
العقل والغضب والشهوة هما اللذان تنفذ فیهما الاشارة وهما کالکلب والفرس للصیاد فان حسن بعض
هذه دون بعض کان کما لو حسن بعض اعضاء الوجه فلا یطلق اسم الحسن علیه واذا حسن الجمیع واعتدل
انشعب منه جمیع الاخلاق واما قوة الغضب فیعبر عن اعتدالها بالشجاعة والله سبحانه وتعالی

يجب شجاعة وان مالت الى طرف الزيادة سمي تهورا وان مالت الى النقصان سمي جبنا ويتشعب من اعتدالها
خلق الكرم والنجدة والشهامة والحلم والثبات وكظم الغيظ والوقار والتودد واما افراطها فيحصل منه
خلق التهور والصلف والبذخ والاستشاطة والكبر والعجب واما تفريطها فيحصل منه الجبن والمهانة والذلة
والخساسة وعدم الغيرة وضعف الحمية على الاهل وصغر النفس واما الشهوة فيعبر عن اعتدالها بالعفة
وعن افراطها بالشره وعن تفريطها وضعفها بالخمود فيصدر من العفة السخاء والحياء والصبر والسماحة
والقناعة والورع والمساعدة والظرف وقلة الطمع ويصدر عن افراطها وتفريطها الحرص والشره والوقاحة
والتبذير والتقتير والرياء والهتكة والمخانة والملق والحسد والشماتة والتملق للاغنياء والتذلل لهم واستحقار
الفقراء وغير ذلك واما قوة العقل فيصدر عن اعتدالها حسن التدبير وجودة الذهن وثقابة الرأي واصابة
الظن والتفطن لدقائق الاعمال وخفايا آفات النفوس واما افراطها فيحصل منه الجربزة والدهاء والمكر
والخداع ويحصل من تفريطها وضعفها البله والحمق والغمارة والبلادة والانخداع فهذه هي روابط
الاخلاق وانما معنى حسن الخلق في الجميع وسط بين الافراط والتفريط فخير الامور اوسطها وكلا طرفي
قصد الامور ذميم ولذلك قال الله سبحانه وتعالى ولا تجعل يدك مغلولة الى عنقك ولا تبسطها كل
البسط وقال الله سبحانه وتعالى والذين اذا انفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما وقال الله
سبحانه وتعالى اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا ومهما مال واحد من هذه الجملة الى الافراط
والتفريط فبعد لم يكمل حسن الخلق جان بری عادتین بہت ہین لیکن رجوع کرتی ہین اوسکی اصلین طرف اوسکے
جسکا ذکر کیا ہمنی اونہین کفایت کریگا تجہکو پاک ہونا نفس کا بعض اوسکی سی یہانتک کہ پاک ہو تو کل اوسکی سی اور اگر
چہوڑیگا تو ایک کو بہی اونمین سے غالب اپنی اوپر سو وہ بلا لیگا تجہکو طرف باقی تمام دونون کی اصلی کہ بعضی عادتین
ملی ہوئی ہین بعضی سی اور خواہش کرتی ہین بعضی بری عادتین بعضون کی اور نہین نجات پاتا مگر وہ شخص جو آیا اللہ
پاس لیکر دل چنگا اور سلامتی مطلق نہین ملتی دور ہونی سی بعضی مرضون کی بلکہ حاصل ہوتی ہی ساتھ صحت سارے
جسکے جو ہر بدن [illegible] مطلق نہین چلتی کل ہوتا ہی جیسی بعض اعضا [illegible] جبتک چہی ہی ان سب اعضا اور فیض نجات اچہی خلق کرنی فرمایا آنحضرت نے بہت سا ایمان کا
زیادہ اونمین کا نیک زیادہ خلق جسکی راہ اوسی فرمایا آنحضرت نے مبعوث ہوا ہون تا کہ پورا کرون بزرگیون اخلاق کو اور کہا گیا کیا ہی دین فرمایا نیک خلق
اور فرمایا بہت نیک خلق اللہ کا خلق ہی اور تحقیق بہت ہوئین باتین اسکی تحقیق اور تعریف کے بیان مین اور اکثرون نی لازم
کیا ہی سلوک ساتھ بعض ثمرات اسکی کی اور احاطہ نہین کیا اوسکی تفصیل کو اور وہ چیز جو مطلع کردیگی تجہکو اوسکی حقیقت پر یہہ ہی
کہ جانی تو کہ تحقیق خلق بالفتح اور خلق بالضم دو عبارتین ہین سو مراد ہوتی ہی خلق سی صورت ظاہر کی اور خلق سی
صورت باطن کے اور یہہ اسلیی کہ آدمی بنا ہی ایک جسم سی جو معلوم ہوتا ہی آنکہہ سی اور ایک روح اور نفس سے جو معلوم
ہوتی ہی عقل سی نہ آنکہہ سی اور ہر ایک کے لیے انمین سے ایک شکل ہی یا بری یا اچہی اور وہ نفس جو معلوم ہوتا ہی عقل سے
اوسکی بڑی قدر ہی اور اسلیی نسبت کیا اوسکو اللہ نی اپنی نفس کیطرف اور نسبت کیا بدن کو مٹی کیطرف سو کہا میں
پیدا کرونگا ایک آدمی مٹی سی پس جسوقت برابر کرون مین اوسکو اور پہونکون اوسمین اپنی روح اور وصف کیا روح کو

اگر وہ ایک حاکم خدا ہی سو فرمایا تو کہدی کہ روح علم ہی میری رب کا اور مراد میری روح اور نفس سی یہان ایک ہی معنی ہین
اور وہ ایک جوہر ہی پہچانتا ہی دریافت کرتا ہی آدمی مین سی اللہ کی الہام کرنی سی جیسا کہ فرمایا اور قسم جی کے
اور جیسا اوسکو ٹہیک بنایا اور جسطرح کہ واسطی حسن ظاہری کی ارکان ہین جیسی آنکہہ اور ناک اور رخسارہ اور مونہہ اور نہیز
وصف کیا جاتا ظاہر ساتہہ خوبصورتی کی جب تک نہ خوبصورت ہون سب اعضا ایسی ہی صورت باطن کے لیے
ارکان ہین کہ ضروری خوبصورت ہونا اون سب کا یہانتک کہ نیک ہو عادت اور یہہ چار یعنی ہین قوۃ علم کی اور قوت
غضب کے اور قوت شہوت کی اور قوت عدل کی جو درمیان ان تین قوتون کے ہی سو جب برابر ہوی یہہ چارون
ارکان اور معتدل اور منتظم حاصل ہوا نیک خلق لیکن قوۃ علم کی سو اعتدال اور خوبصورتی اوسکی یہہ ہی کہ ہو جاوی
اسطرح پر کہ دریافت ہو سکی اوس سی فرق درمیان جہوٹ اور سچ کی باتون مین اور درمیان حق اور باطل کے
اعتقادون مین اور درمیان اچہی اور بری کی کامون مین پس جب درست ہوگئی یہہ قوت اسطرح پر حاصل ہوگا
اوسمین پہل حکمت کا اور یہہ حکمت سری سب بزرگیون کا اور فرمایا اللہ صاحب نی اور جو کوئی دیا گیا حکمت سو تحقیق
دیا گیا بہت بہتری لیکن قوت غضب کے سو اوسکا اعتدال یہہ ہی کہ مقصود ہوا اوسکا بندوبست حکمت اور شرع کی موجب
پر اور ایسی ہی قوت شہوت کی اور لیکن قوت عدل کی سو یہہ روکنی مین ہی قوت غضب اور شہوت کی نیچی اشارہ
دین اور عقل کے پس عقل اوسکا مرتبہ مثل مرتبہ نصیحت کرنیوالی کی ہی اور قوت عدل کی یہہ قدرت ہی اور مرتبہ اوسکا
مرتبہ جاری کرنیوالی اور گذارنی والی کا ہی ساتہہ اشارہ عقل کی اور غضب اور شہوت وہی ہی جسمین جاری ہوتا ہی
اشارہ اور وہ دونو مانند کتی اور گہوڑی کی ہین واسطی شکاری کی پس تحقیق خوبصورت ہونا بعض انکی کا بغیر بعض
کی ہی ویسا جیسی کہ خوبصورت ہون بعضی اعضا مونہہ کی سو نہین بولا جاتا اوسپر نام خوبصورتی کا اور جب کہ خوبصورت
ہوی سب اور معتدل نکلتی ہین اوس سی سب عادتین لیکن قوت غضب کے سو تعبیر کیجاتی ہی اوسکی اعتدال ہی ساتہہ
شجاعت کی اور اللہ پاک دوست رکہتا ہی شجاعت کو اور اگر میل کیا اس غضب نی زیادتی کیطرف تو نام اوسکا تہور
ہی اور اگر میل کیا کمی کیطرف تو نام جبن ہے اور نکلتی ہی اوسکے اعتدال سی عادت بخشش کے اور بزرگی کی اور شہامت کے
اور بردباری کی اور قیام کی اور پی جانی غصی کی اور وقار کی اور جمع ہونیکی اور لیکن زیادتی اوسکی سو حاصل ہوتے
ہی اوس سی عادت تہور اور لاف زنی اور گردن کشی اور حد سی گذرنی کی اور غرور اور عجب کے اور لیکن کمی اوسکے
سو حاصل ہوتی ہی اوس سی نامردی اور خواری اور ذلت اور خساست اور بی غیرتی اور بودا ہونا غیرت کا اہل
پر اور حقیر نفسی اور لیکن شہوت سو تعبیر کیجاتی ہی اوسکے اعتدال سی ساتہہ عفت کے اور اوسکی زیادتی سی ساتہہ شرہ کی
اور اوسکی کمی اور ضعف سی ساتہہ خمود یعنی بی مردگی کی سو صادر ہوتی ہی عفت سی سخاوت اور شرم اور صبر
جوانمردی اور قناعت اور پرہیزگاری اور مددگاری اور دانائی اور کمی لالچ کی اور صادر ہوتی ہی اوسکی زیادتی
سی حرص اور شرارت اور بیشرمی اور اسراف اور نفرت اور ریا اور ہتک اور بیباکی اور چاپلوسی اور حسد اور شماتت
اور چاپلوسی ساتہہ تونگرون کی اور عاجزی ساتہہ اونکی اور حقیر جاننا فقیرون کا اور سوا اسکی اور لیکن قوت
عقل کی سو صادر ہوتی ہی اوسکی اعتدال سی اچہی تدبیر اور تیزی ذہن کی اور چالاکی عقل کی اور پہچاننا

لسان کا اور ریا یا باریکیون عمال کا اور پوشیدگیون آفتون نفس کا اور لیکن اوسکی زیادتی سو حاصل ہوتی ہی گرم
سی کربزی اور زیرکی اور مکر اور فریب اور حاصل ہوتی ہی اوسکی کمی سی بیوقوفی اور حماقت اور مغلوبیت اور
بلادت اور مکر سو یہہ ہین اصلی عادتون کی اور سب اونکی نہین کرسنی حسن خلق کی ان سب مین توسط ہی درمیان
زیادتی اور کمی کی بہت سی کاتون مین متوسط اونکی ہین اور دونو طرفین میانہ روی کی مذموم ہین اور اسیلیی
فرمایا اللہ صاحب نے اور نہ رکہہ اپنا ہاتہہ بندہا اپنی گردن کی ساتہہ اور نہ کہول اسکو نرا کہولنا اور فرمایا اللہ صاحب نے
اور وہ کہ جب خرچ کرنی لگین تو نہ اوڑا دین اور نہ تنگی کرین اور ہی اوسکی بیچ ایک سیدہی گذران اور فرمایا اللہ صاحب نے
لی زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکہی انکو رکوع مین اور سجدی مین اور جبتک میل کریگا ایک
ان سب سی طرف زیادتی اور کمی کی سوا ہی تک نہین کامل ہوتا حسن خلق **فصل** طريق اصلاح هذه
الاخلاق كلها الرياضة والمجاهدة ومعنى المجاهدة ان تكلف الصفة المفرطة الغالبة خلاف مقتضيها
فتعمل بنقيض موجبها فان غلب البخل فلا تزال تتكلف البذل بالجهد وتداوم عليه مرة بعد اخرى حتى
يسهل عليك البذل في محله وان غلب التبذير فلا تزال تتكلف الامساك حتى يصير عادة فيسهل
عليك الامساك في محله وكذلك في خلق الكبر وساير الاخلاق وقد ذكرنا ذلك في كتاب رياضة النفس
على التفصيل وينبغي ان تعلم ان من يبذل تكلفا ليس بسخي وان من يتواضع تكلفا وهو ثقيل على نفسه فهو
عاطل عن خلق التواضع بل الخلق عبارة عن هيئة النفس يصدر منه الفعل بسهولة من غير روية وتكلف
لكن التكلف هو طريق تحصيل الخلق فانه لا يزال يتكلف اولا حتى يصير ذلك طبعا وعادة فتفهم من هذا
ان البخيل قد يبذل وان السخي قد يمسك فلا تنظر الى الفعل بل الى الهيئة الراسخة التي يصدر عنها الافعال
بيسر من غير تكلف واعلم ان تفاوت الناس في الحسن الباطن كتفاوتهم في الحسن الظاهر ولن يسلم الحسن المطلق الا على الندور
وانما يسلم ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اثنى الله سبحانه وتعالى عليه فقال وانك لعلى خلق عظيم
وليست النجاة موقوفة على الكمال البالغ لكن على ان يكون الميل الى الحسن اكثر فان القبيح المطلق في الظاهر ممقوت
والحسن المطلق معشوق وما بينهما درجات فالقريب من الحسن المطلق سعيد في الدنيا من القريب الى القبيح
المطلق فكذلك يتفاوت سعادة الآخرة بحسب تفاوت حسن الصورة الباطنة طریق درستگی ان سب عادتون کا
ریاضت اور مجاہدت ہی اور معنی مجاہدہ کی یہہ ہین کہ تکلف کری تو اوس صفت مین جو زیادہ اور غالب ہی خلاف اوسکی
خواہش کی سو عمل کری تو خلاف خواہش اوسکی کی پس اگر غالب ہو تجہپر بخل سو ہمیشہ تکلف کر تو خرچ کرنی مین ساتہہ کوشش کی
اور مداومت کی تو اوس پر ایک بار بعد دوسری یہانتک کہ آسان ہو تجہپر خرچ کرنا اوسکی محل مین اور اگر غالب ہو اسراف پس
ہمیشہ تکلف کر تو بند کرنی مین یہانتک کہ ہو جاوی عادت پس آسان ہو جاوی تجہپر بند کرنا اوسکی محل مین اور یہی حال ہے
کام کبر وغیرہ کی عادت اور سب عادتون مین اور ہمنی ذکر کیا ہی اسکو کتاب ریاضة النفس مین بالتفصیل اور لایق ہی کہ تو
معلوم کری یہہ بات کہ جو کوئی خرچ کرتا ہی تکلف سے وہ سخی نہین اور جو کوئی تواضع کرتا ہی تکلف سی اور یہہ گران ہی
اوسکی جی پر سو وہ عاطل ہی عادت تواضع سی بلکہ خلق عبارت ہی اوس صورت نفس سی کہ صادر ہوتا ہے اوس سی

فعل بسہولت بغیر فکر اور تکلف کے لیکن تکلف طریق حاصل کرنے خلق کا ہی اسلئی کہ وہ ہمیشہ تکلف کرتا ہی یہانتک
کہ ہو جاتی ہی طبیعت اور عادت سو تجھی تو اس سی کہ بخیل کبھی خرچ کرتا ہی اور سخی کبھی بند کرتا ہی سو مت دیکھ تو طرف
فعل کے بلکہ دیکھ طرف شکل مضبوط کی جس سی صادر ہوتے ہیں افعال ساتھہ آسانی کی بغیر تکلف کے اور جان کہ فرق لوگوں کا
حسن باطن میں مثل اونکی فرق کی ہی حسن ظاہر میں اور نہیں سلامت رہتا حسن مطلق مگر نادر اور ہوا اسکی نہیں کہ سلامت
رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی یہانتک کہ تعریف کے اوپر اللہ پاک نی اور فرمایا اور تو بیشک ہوا ہی بڑی خلق پر اور لیکن
نجات موقوف نہیں پوری کمال پر لیکن یہہ بات کہ ہووی میل خاطر طرف حسن کے اکثر اسلئی کہ قبیح مطلق ظاہر میں ناپسندہ ہے
اور حسن مطلق محبوب ہے اور ان دونوں کی درمیان میں درجین ہین تو جو کوئی نزدیک ہے حسن مطلق سی سعید تر ہی نہایت
اوس شخص سی جو قریب ہے ساتھہ قبیح مطلق کے سو ایسی ہی متفاوت ہی سعادت آخرت کی موافق تفاوت حسن صورت باطن کے

فصل علم انک قد تظن بنفسک حسن الخلق وانت عاطل عنہ وایاک ان تغتر وینبغی ان یحکم فیہ
غیرک ویسال عنہ صدیقا بصیرا لا یداھن وبالجملۃ اذا نسبک غیرک الی سوء الخلق واوشک ان تکون کذلک
لان اکثر الاخلاق یتعلق بالغیر فینبغی ان تظہر لھم ومن مواقع الغرور فلان تغضب مثلا وتظن انک
تغضب للہ سبحانہ وتعالی وتظہر العبادۃ وتظن انک تظہر للاقتداء وتکف عن الاکل وعن طلب الدنیا
وتکظم الغیظ وانما یہون ذلک علیک ان تعرف بہ فیکون الریاء ھو الباعث علی الجمیع وکذلک تکثر
مواقع الغرور فیہ علی ما ذکرناہ فی کتاب الغرور فاطلبہ منہ فان ھذا الکتاب لا یحتمل استقصاءہ
جان کہ تو گمان کرتا ہی ساتھہ اپنی نفس کے حسن خلق کا اور تو اوس سی بیکار ہی اور خبردار جو تو نی غرور کیا اور لائق ہی کہ حکم
کری اس باب میں غیر تیرا اور تو اوس باب میں پوچھی ایسی دوست دانا سی جو سستی کری اور بالجملہ جسوقت کہ نسبت کری
تجھکو غیر تیرا طرف بدخلقی کی قریب ہے کہ ہو تو ایسا ہی اسلئی کہ اکثر اخلاق متعلق ہوتی ہین ساتھہ غیر کی سو لایق ہی کہ
ظاہر کری تو اون اخلاق کو اونکی لئی اور غرور کی موقعوں سی اوسمین یہہ ہی کہ غصہ کرے تو مثلا اور گمان کرے تو کہ غصہ
کرتا ہی خدا کی لئی اور ظاہر کری تو عبادت اور گمان کرے تو کہ ظاہر کرتا ہی اوسی پیروی کرنی کی لئی اور باز رہی تو
کہانی سی اور دنیا کی طلب کرنی سی اور کہا وی تو غصہ کو اور یہہ سہل ہوتا ہی تجھپر جب کہ مشہور ہو تو ساتھہ اوسکی پس ہووے
ہی ریا باعث ان سب کے اور ایسی ہی بہت میں موقع غرور کی اسمین جیسا کہ ذکر کیا ہمنی کتاب الغرور میں سو طلب کر تو
اوس سی سو یہہ کتاب نہیں اوٹھا سکتی اوسکی تمام کو **فصل** ینبغی ان تتفقد ھذہ الاخلاق من قلبک
وتبدأ بالاھم وتقبل علی اغلب ھذہ الصفات فتکسرھا علی التدریج وظنی ان الاغلب علیک حب الدنیا وسائر
المعاصی والاخلاق الذمیمۃ تتبعھا ولا یمکنک الخلاص من حب الدنیا الا بان تطلب خلوۃ خالیۃ وتتفکر
فی سبب اقبالک علی الدنیا واعراضک عن الآخرۃ فلا تجد لہ سببا الا محض الجہل والغفلۃ فان اقصی عمرک
فی الدنیا مائۃ سنۃ فھب ان مملکۃ وجہ الارض یسلم لک من المشرق الی المغرب فی مائۃ سنۃ الیس یفوتک
بہ المملکۃ فی مدۃ لا آخر لھا وھی مملکۃ الآخرۃ فان کان لا یدخل فی خیالک طول الابد فقدر الدنیا مملوۃ
ذرۃ وقدر طائرا یاخذ فی کل الف الف سنۃ حبۃ واحدۃ فتفنی الذرۃ ولم ینقص من الابد

سنی لان الباقی لا نهایة له کما کان قبل ذلک وانت تری نفسک ترضی بتعب الاسفار اما فی تجارة او طلب
الریاسة وهو التعب لنا جزلاجل شیء موهوم ربما یدرکک الموت قبله وربما لا یصل الیک ان ظفرت به وانما
ترضی بذلک لانک تستحقر التعب سنة مثلا بالاضافة الی بقیة عمرک وجملة عمرک بالاضافة الی الابد اقل من
سنة بالاضافة الی عمرک فتفکر فیه لینکشف جهلک علی القرب ولعلک تقول انما افعل ذلک علی توقع
العفو فان الله سبحانه وتعالی کریم رحیم واقول ولم لا تترک الحراثة والتجارة وطلب المال علی توقع العثور علی
کنز فی خراب فان الله تعالی کریم لا ینقص من ملکه شیء لو عرفک فی منامک کنزا من الکنوز حتی
تاخذه فان قلت ذلک نادر وان کان داخلا فی قدرة الله سبحانه وتعالی فاعلم ان توقع العفو مع خراب الاعمال
والاخلاق کتوقع کنز فی خراب بل ابعد وابدر وقد نبهک الله سبحانه وتعالی علیه فقال وان لیس
للانسان الا ما سعی وقال تعالی ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل
المتقین کالفجار ورغبک عن طلب المال فقال سبحانه وتعالی وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها فما بالک
تکذب بکرمه فی الدنیا ولا تتکل علیه وتخدع نفسک بالکرم فی الاخرة وانت تعلم ان رب الدنیا
والاخرة واحد لایق ہی کہ ڈھونڈی تو ان عادتون کو اپنی دل سی اور آغاز کری توبہ تہہ ہمت کی اور توجہ کری تو تمام
بران عقوبات کی سو توڑی تو اوسکو بآہستگی اور مین گمان کرتا ہون کہ تجھ پر غالب ہی محبت دنیا اور سب گناہون کی یہ اور
بری عادتین اوسکی تابع ہین اور نہین ممکن تجھکو رہائی محبت دنیا سی مگر یہہ کہ طلب کری تو ایک گوشہ خالی اور دہیان کری تو
اپنی توجہ کرنیمین دنیا پر اور اعراض کرنیمین آخرت سی سو نہین پاویگا تو کوئی سبب سوا تیری جہالت اور غفلت کی اسلئی کہ نہایت
عمر تیری دنیا مین سو برس ہی پس تسلیم کیا ہمنی کہ اگر بادشاہی روی زمین کی بہم کرین تجھکو مشرق سی مغرب تک سو برس
مین کیا نہ فوت ہوگی تجھکو بسبب اسکی کہ وہ بادشاہی ایسی مت ہین جسکا انتہا نہین کیونکہ وہ بادشاہی آخرت کی ہی اگر نہین
آئی تیری خیال مین درازی ابد کی پس فرض کر دنیا کو بہرا ہوا ذرہ سی اور فرض کر ایک پرندہ کو کہ لیتا ہی ہر ہزار برس مین ایک دانہ پس
فنا ہو جاینگی ذرہ اور نہ کم ہوگی ابدیت سبب اسکی کہ آخرت کی لئی نہایت نہین جیسی کہ تہا پہلی ان سی اور
تو اپنی نفس کو دیکھتا ہی کہ راضی ہی سہنی مین تکلیف سفر دور کی یا سوداگری مین یا ریاست کی طلب مین اور یہہ کیا اندکی
حاضر ہی ایک چیز موہوم کی لئی بہت ہی کہ پالیتی ہی تجھکو موت قبل اوسکی اور بہت ہی کہ نہین صاف ہوتی تیری لئی اگر
فتحمند ہو تو ساتھ اوسکی اور سوا اسکی نہین کہ تو راضی ہوتا ہی ساتھ اسکی اسلئی کہ تو حقیر جانتا ہی رنج ایک سال کا مثلا بہ نسبت
اپنی باقی عمر کی اور تمام عمر تیری بہ نسبت ابد کی کمتر ہی ایک سال سی بہ نسبت تیری عمر کی سو دہیان کر تو اسمین تا کہ کہلجای جہالت
تیری عنقریب اور شاید کہ تو کہی مین یہہ کرتا ہون بخشش کی آرزو پر سو تحقیق اللہ بڑا بخشنی والا رحم والا ہی پس مین کہتا ہون
کہ کیون نہین تو چہوڑتا کہیتی اور سوداگری کو اور طلب کرنی مال کو آرزو پر مطلع ہونیکی کسی خزانی پر کسی ویرانہ مین سو
بخشش والا ہی نہین کم ہوتا اوسکی ملک سی کوئی چیز اگر جتا دی تجھکو تیری خواب مین کوئی خزانہ خزانون مین سی
یہانتک تو لی لی اوسی پس اگر کہی یہہ نادر ہی اگرچہ داخل ہی اسکی قدرت مین سو جان کہ آرزو بخشش کی باوجود خراب
ہونی عملون اور عادتون کی مثل آرزو خزانہ کی ہی تو ویرانہ مین بلکہ بہت دور اور نادر ہی اور آگاہ کیا اللہ نی

جسکو اوسپر سو فرمایا اور یہہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہی جو کمایا اور فرمایا کیا ہم کرین گی ایمان والون کو جو کرتی ہین بھلیا
برابر اونکی جو خرابی ڈالین ملک مین کیا ہم کرینگی ڈروالون کو برابر ڈھیٹھ لوگون کی اور پہرنا تیرا مال کی طلب سے فرما
اسد پاک نی اور کوئی نہین پاون چلنی والی زمین پر مگر اسد پر ہی روزی اوسکی سو کیا حال ہی تیرا تو جہٹلاتا ہی او
کرم کو دنیا مین اور تو بہروسا نہین کرتا اوسپر پہر فریب دیتا ہی اپنی نفس کو ساتہہ کرم کی آخرت مین اور تو جانتا ہی کہ صا
دنیا اور آخرت کا ایک ہی ہی **ف** جبکہ یہہ بات معلوم ہوئی کہ مالک دنیا
اور آخرت کا ایک ہی ہی پہر آخرت کو اس گمان سی کہ وہ ادہار ہی چہوڑنا اور دنیا کو اس خیال سی کہ یہہ ایک نعمت
حاضر ہی اور نقد اختیار کرنا بڑی نادانی اور حماقت ہی اسلئی کہ باقی کو فانی کی عوض ترک کرنا عاقل کا کام نہین
نہایت کار اگر دنیا مین کوئی سو برس جئی پہر موت ہی اور وہان کبہی اسکا اندیشہ نہین کسری نی جو اتنا بڑا ایوان
بنایا اس تی بری اوسکو کیا فائدہ ہوا اور افلاطون کو اس تقریر اور گفتار نی کیا نفع دیا ؎ بجز دان تخم عمل کاشتن
آخر ازان کشت چہ بر داشتند * رخت عمل بند کہ تا بسر شوی * آمدی و باز مسافر شوی **فصل** لعلك تقول
عواقب امور الدنيا قد انكشفت لي بالعيان واطمأن اليها قلبي واما امر الآخرة فلا اشاهده ولست اجد التصديق
الحقيقي في قلبي به فلذلك فترت رغبتي في ترك الدنيا نقدا لما هو موعود نسيئة ولست اثق به
فاقول لو كنت من ارباب البصاير لانكشف لك من امر الآخرة صحيحا كما انكشف امر الدنيا واذا لم يكن
من اهله فتفكر في اقاويل ارباب البصاير فان الناس في امر الآخرة اربعة اصناف صنف اثبتوا الجنة
والنار كما ورد به القرآن وسمعوا انواع نعيمها وبلاء جحيمها وصنف ليس يثبتوا اللذات والآلام
الحسية بل اثبتوها على سبيل التمثيل كما في المنام حتى يكون كل واحد في جنة او نار يراها وحده وزعموا
ان تأثير ذلك فيه كتأثير الحقيقة لان تألم النائم كتألم المتيقظ فانما يخلصه في ذلك التنبيه
وهو في الآخرة دائم لا انقطاع له وصنف ثالث اثبتوا الآلاما عقلية ولذات عقلية وزعموا ان ذلك
اعظم من الحسية ومثلوا ذلك باستشعار لذة الملك واستشعار زوالها فان الملك يؤثر الآلام الكثيرة
البدنية على ان يظفر به عدوه ويأخذ مملكته ويستبشر مع ان ظفر العدو لا يولم البدن وهؤلاء
اصناف النظار اعني الاصناف الثلاثة ومنهم الانبياء والاولياء والحكماء وكلهم اتفقوا على اثبات سعادة
مؤبدة وشقاوة مؤبدة وان السعادة لا تنال الا بترك الدنيا والاقبال على الله سبحانه وتعالى ولو
مرضت ولم تكن من اهل البصيرة في الطب ورأيت افاضل الاطباء اتفقوا على شيء لم تتوقف في
اتباعهم وصنف رابع ليسوا من النظار في الامور الالهية بل من الاطباء والمنجمين اقتصر نظرهم
على الطبايع الاربع ومزاجها ورأوا قوام الروح موقوفا عليها ولم يتفطنوا لحقيقة الروح الالهي
الحقيقي الذي هو العارف بالله سبحانه وتعالى بل لم يدركوا الا الروح الجسماني الذي هو بخار النضجة
حرارة القلب تنتشر في العروق الضوارب الى جميع البدن ويقوم به الحس والحركة وهي الروح التي توجد
للبهائم ايضا فاما الروح الخاص للانسان المنسوب الى الله سبحانه وتعالى حيث قال ونفخت فيه

من روى خبر سقط واله وظنوا ان الموت عدم وانه يرجع الى فساد المزاج فانت فى حق هؤلاء بين امرين
اما ان تجوز غلطهم او تعلم قطعا صحة قولهم فان جوزت خطاهم لزمك الاعراض عن الدنيا
بمجرد الاحتمال فانك لو كنت صادق الجوع وظفرت بطعام وهممت باكله واخبرك صبى ان فيه سما
او ان حية ولغت فيه قاسيت الجوع وتركت الاكل لانك تقول ان كان كاذبا فليس يفوتنى الا لذة الاكل
وان كان صادقا فاقتنى الهلاك ومثل هذا الاحتمال لا يمكن الهجوم عليه فليت شعرى احتمال الخلود
فى النار كيف يستجيز العاقل الهجوم عليه وكيف لا يكون كاليقين التام فى الحذر منه حتى تنبه الشاعر
مع ركاكة عقله فقال شعر قال المنجم والطبيب كلاهما لا يحشر الاموات قلت اليكما ان صح قولكما
فلست بخاسر او صح قولى فالخسار عليكما وان قلت انى اعلم ضرورة صدق هؤلاء وان الموت عدم وانه
لا عقاب ولا ثواب وان الانبياء والاولياء كلهم مغرورون او ملبسون وانما الذى انكشف له حقيقة
الحق هذا الطبيب الجاهل فزعمت انى اعلم ذلك كما اعلم ان الاثنين اكثر من الواحد حتى لا يتخالج
فيه ريب فيدل هذا على فساد المزاج وركاكة العقل والبعد عن قبول العلاج ولكن مع هذا يقال
لك ان كنت تطلب الراحة فى الدنيا فقط فيقتضى عقلك ايضا مجاهدة الشهوات وكسرها وان
الراحة فى الحرية والخلاص عن اصل الشهوات لا فى اتباعها فانها اذا تسلطت على النفس وهى الام
ناجزة تحتاج النفس الى الاحتيال لكل ذل ومشقة والمستريح فى الدنيا الا تاركها والزاهد فيها اما طالبها
فلا يزال منها فى عناء فالمعطل ايضا ان عقل قليلا ترك الدنيا لكثرة عنائها وسرعة فنائها وخسة
شركائها فان لم تكن فى امر الاخرة على تخمين ولا من مشاهدة آفات الدنيا على يقين فما انت الا
من الحمقى المغرورين ولتعلمن نباه بعد حين ولمثلك يقال ذرهم ياكلوا ويتمتعوا ويلههم
الامل فسوف يعلمون شاید کہ تو کہی انجام دنیا کا مونکا کہاں مجکو دیکہنی سے اور تحقیق ہو گیا دل میرا
اور لیکن بات آخرت کی سو نہین دیکہا مینی اوسکو اور مین نہین پاتا ہی تصدیق اپنی دلمین ساتہہ اوسکی واسطی
سست ہے رغبت میری دنیا کی چہوڑنی مین جو نقد ہی اوس چیز کی بہروسی پر جسکا وعدہ دوام ہی اور مین اعتماد
نہین کرتا پس مین کہتا ہون اگر تو ہوتا عقل والون سی تو کہلجاتا تجہپر امر آخرت کا جیسی کہ کہلا گیا امر دنیا کا اور جب نہین ہے
تو اوسکی اہل سی ہو نہ انکار کر باتون مین عقل والون کی سو لوگ مقدمہ مین آخرت کے چار طرح پر ہین ایک قسم کے لوگ ثابت کرتی ہین بہشت اور دوزخ کو جیسی وارد ہوا ساتہہ اوسکے
قرآن شریف مین اور توصیف کیا قسمین اوسکی جیسی کہ اوسکی اوپر خبر دیا اوسکی آگ کی اور ایک قسم کی لوگ نہین ثابت کرتی ایسی لذتین اور رنج جو محسوس
ہون بلکہ اوسکو ثابت کرتی ہین بطریق خیال کی جیسی خواب مین یہانتک کہ مونہہ ایک بہشت اور دوزخ مین دیکہی اوسکو
تنہا اور گمان کیا کہ تحقیق تاثیر اسکی ہمیشہ مثل تاثیر حقیقت کے ہی اسلئی کہ دکہہ سونی کا مانند دکہہ جاگنی والی کی ہی اور
سوا اسکی نہین کہ زائل کر ڈالتی ہی اوسکو اس حال سی بیداری اور وہ آخرت مین ہمیشہ ہی نہین ہو چکنا اوسکی لیی
اور تیسری قسم کے لوگون نے ثابت کی ہین دکہہ عقلی اور مزی عقلی اور گمان کیا کہ دکہہ بڑا ہی محسوس سی اور مثال
اسکی ساتہہ آگاہی مزی ملک کے اور آگاہی اوسکی زوال کی پس تحقیق ملک سبب ہوتا ہی بہت سی دکہون کا جو ملن

نہین ہوتی عطر چہپر کر تخمند ہو ساتہہ اوسکی دشمن اوسکا اور لی لی اوسکی بادشاہی اور قید کرتی اوسکو باوجود اسکی کہ صحیح
ہونا دشمن کا نہین دکہہ دیتا بدن کو اور یہہ لوگ اصحاب النظار ہین یعنی تینون قسم کے لوگ جو درمیان کرتی ہین اسد
کی کاریگری مین اور ایمن سی ہین نبی اور ولی اور حکما اور یہہ سب متفق ہین ثابت کرنی پر سعادت ہمیشہ اور شقاوت
ہمیشہ کی اور سعادت نہین ملتی مگر دنیا کی چہوڑنی سی اور توجہ کرنی سی اسد کیطرف اور اگر بیمار ہو تو اور نہو طلب کے
جانی والون سی اور دیکہی تو طبیبون کو جو فاضل ہین کہ متفق ہوئی ہیں ایک بات پر نہ توقف کریگا تو اونکی پیروی مین
اور قسم جو ہی جو نہین نظر کرتی اسد کی کامون مین بلکہ ہین وہ طبیبون اور نجومیون مین سی مقصور ہی نظر
اونکی جانون حقیقت پر اور اوسکی مزاج پر اور دیکہا تہر اور روح کا موقوف اوسپر اور نہ معلوم کیا حقیقت کو اوس روح
الہی حقیقی کی جو پہچانتی ہی اسد کو بلکہ نہ دریافت کیا مگر روح جسمانی کو جو بخار ہی کہ پکایا اوسکو دلکی حرارت نے
بہرتا ہی پہڑکتی ہوئی رگون مین طرف سب بدن کی اور اوسی کر قایم ہوتی ہی حس اور حرکت اور یہہ ایسی روح ہی
جو پائی جاتی ہی جانورون کی لئی بہی لیکن وہ روح خاص انسان کی جو منسوب ہی اسد پاک کیطرف جیسا کہ فرمایا
اور پہونکی مینی اوسمین اپنی روح سو نہ جانا اوسکو اور گمان کیا کہ موت عدم ہی اور وہ راجع ہوتی ہی طرف فساد
مزاج کی سو تو حق ہین انکی درمیان دو امر کی ہی یا یہہ کہ تجویز کرینوا انکی غلطی اور جانی تو بالیقین صحیح ہونا انکی قول
کا سوا اگر تجویز کریگا تو انکی خطا لازم ہوگا تجہکو اعراض دنیا سی مجرد احتمال کے پس تو اگر سوچہا تو سچی بہوک اور پائی تو
کہانا اور قصد کری تو اوسکی کہانیکا اور خبر دی تجہکو کوئی لڑکا کہ اوسمین زہر ہی یا کسی سانپ کی لعاب ڈالا ہے
اوسمین تو پہنچیگا تو بہوک اور چہوڑیگا کہانی کو اوسکی کہ تو کہیگا کہ اگر ہی لڑکا جہوٹا تو نہین گیا مجہسی مگر مزا کہانی
کا اور اگر ہی سچا تو اوسمین ہلاکی ہی اور مثل اس احتمال کی نہین ممکن ہی دراتا اوسپر سو کا شکی مین جانیکا احتمال
ہمیشہ رہنیکا آگ مین کیونکر اجازت دیتا ہی عقل والی کو درانیکی اوسپر اور کیونکر نہین ہوتا مانند پوری یقین کے
اوس سی بچنی مین یہانتک کہ خبردار ہوا شاعر باوجودیکہ رکیک ہی عقل اوسکی سو کہا بولی نجومی اور طبیب دونو
نہین اوٹہینگی مردی مینی کہا تمہاری سمجہہ پر اور اگر درست ہے بات تمہاری تو مین نہین زیان کار اور اگر ہی بات
میری درست تو زیان ہی تمہارا اور اگر ہی تو مین جانتا ہون بالضرور وہ سچ انکا اور تحقیق موت عدم ہی اور نہین ہے
عذاب اور نہ ثواب اور نبی اور ولی یہہ سب مغرور اور ملبس ہین اور سوا اسکی نہین کہ وہ شخص جسکو کہلی حقیقت حق کے
وہ ایک طبیب جاہل ہی اور تونی گمان کیا کہ مین ایسا جانتا ہون جیسی کہ جانتا ہون یہہ بات کہ تحقیق دو زیادہ ہین
ایک سی یہانتک کہ نہین خلجان مین ڈالتی مجہکو اسباب مین شک سو یہہ بات دلالت کرتی ہی تیری مزاج کی فساد اور عقل کے
رکاکت پر اور دوری پر علاج کی قبول کرنی سی لیکن باوجود اسکی کہا جائیگا تجہکو کہ اگر ہی تو طلب کرتا آرام کو دنیا ہی مین فقط سو
تقاضا کرتی ہے تجہکو عقل تیری بہی کوشش پر شہوتون کی اور اوسکی توڑنی پر سو تحقیق آرام آزادی اور رہائی مین ہی قید سے
شہوتون کی نہ اوسکی پیروی مین پس تحقیق وہ شہوتین جسوقت کہ غالب ہوتی ہین نفس پر اور یہہ دیکہہ مین تیار آمادہ
ہوتا ہی نفس طرف اوٹہانی بر ذلت اور مشقت کی اور نہین آرام والا دنیا مین مگر اوسکا چہوڑنی والا اور جو کوشش
کرتا ہی اوسمین یا طالب ہی اوسکا سو ہمیشہ رہتا ہی اوسکی سبب تکلیف مین سو بیکار ہی اگر سمجہی تہوڑا سا تو چہوڑ دے

دنیا کو بسبب بہت ہونی اوسکی تکلیف کے اور شتابی وسکی فنا کی اور خست اوسکی شریکون کی سوا اگر ہو تو امرین آخرت
کی قیاس والا اور رنج دیکھنی والا اوسنی دنیا کی فتنون کی اعتن والا اسپن نہین ہی تو مگر احمقون مغرورین سی اور تو
جان لیگا بنا اوسکی بعد ایک وحشت کی اور تجربہ جیسی ہی کہا جاتا ہی چھوڑدی اونکو کہالین اور برتلین اور امید
بہولا رہن کہ آگی معلوم کرینگی **القسم الرابع فی تحلیۃ القلب بالاخلاق المحمودۃ** وھی عشرۃ اصول
قسم چوتھی بیان مین دلکی آراستہ کرنیکی ساتھ عادتون ستودہ کی اور یہہ دس اصلین ہین **الاصل الاول** فی
التوبۃ فانھا مبدء طریق السالکین ومفتاح سعادۃ المریدین اصل پہلی بیان مین توبہ کی اور وہ ابتدا
ہی سالکون کی راہ کی اور کنجی ہی مریدون کی سعادت کی قال اللہ سبحانہ وتعالی ان اللہ یحب التوابین ویحب
المتطہرین وقال سبحانہ وتعالی وتوبوا الی اللہ جمیعا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب حبیب اللہ
تعالی والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی افرح بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل
نزل فی ارض دویۃ مہلکۃ معہ راحلتہ علیہا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد ذہب
راحلتہ فطلبہا حتی اذا اشتد علیہ الحر والعطش او ما شاء اللہ قال ارجع الی المکان الذی کنت فیہ فانام حتی
اموت فوضع راسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیہا زادہ وشرابہ واللہ سبحانہ
وتعالی اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ہذا براحلتہ فرمایا اسنی تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی توبہ
کرنیوالون اور پاک کرنیوالون کو اور فرمایا اور توبہ کرو اللہ کیطرف سب اور فرمایا آنحضرت نی توبہ کرنیوالا دوست ہی اللہ کا
اور توبہ کرنیوالا گناہ سی مثل بیگناہ کی ہی اور فرمایا آنحضرت نی اللہ بہت خوش ہوتا ہی توبہ کرنیسی اپنی بندی مومن کی
نسبت اوس شخص کی جو اوترا ایک زمین مین جنگل ہلاک کرنیوالی کی وسکی ساتھ اوسکی سواری ہی اور اوسپر اوسکا کہانا پینا
ہی سو رکہا اوسنی سر اپنا اور سویا ایک نیند سو بیدار ہوا اور بہاگ گئی وسکی سواری سو ڈہونڈہا اوسکو یہانتک کہ جب
غالب ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو اللہ نی چاہا کہا پہرون اوسی مکان کی طرف جسمین تہا سو خواب کرون مین
یہانتک کہ مرون پس سو رکہا اپنا سر اپنی بازو پر تاکہ مرجاوی پس جاگا سو ناگاہ سواری اوسکی پاس تہی اوسپر
کہانا پینا اوسکا اور اللہ بہت خوش ہوتا ہی توبہ کرنیسی اپنی بندی مومن کی نسبت اس آدمی کی اپنی سواری سی
ف یعنی جتنی خوشی اس شخص کو سواری گمشدہ کی ملنی سی ہوتی ہی اس سی بہی زیادہ اللہ اپنی بندی کی توبہ
کرنی سی خوش ہوتا ہی اللہ ہم سبکو توبہ نصیب کری **فصل** حقیقۃ التوبۃ الرجوع عن طریق البعد الی
طریق القرب وتکن لہا رکن ومبدأ وکمال فاما مبدأہا فہو الایمان ومعناہ سطوع نور المعرفۃ علی
القلب حتی یتضح فیہ ان الذنوب سموم مہلکۃ فیشتعل منہ نار الخوف والندم فینبعث من ہذہ
النار صدق الرغبۃ فی التلافی والحذر اما فی الحال فترک الذنوب واما فی الاستقبال فالعزم
علی الترک واما فی الماضی فالتلافی علی حسب الامکان وبذلک یحصل الکمال حقیقت توبہ کی پہرنا ہی دور
کی راہ سی نزدیکی کی راہ کی طرف لیکن اسکی لئی ایک رکن ہی اور ایک آغاز ہی اور ایک کمال لیکن آغاز اوسکا
سو ایمان ہی اور معنی اوسکی چمکنا معرفت کی نور کا ہی دل پر یہانتک کہ ظاہر ہوا اوسمین کہ گناہ زہر ہی ہلاک

کرنیوالا اور بہرکر اوہی اوس سی آگ ڈر اور پشیمانی کی اور اوہی اس آگ سی بچی رغبت تلافی اور بچنی مین لیکن اب سو ساتہہ چہوڑنی گناہ کی ور لیکن آئندہ سو ارادہ چہوڑنی پر اور لیکن گذشتہ مین سو تلافی حتی المقدور اور اس سی حاصل ہوتا ہی کمال **ف** توبہ تین قسم پر ہی ایک توبہ مطیع کی اور وہ استغفار ہی کہ وہ اپنی طاعت کو بہت سمجہتا ہی دوسری توبہ گنہگار کی اور وہ کم دیکہنی ہی گناہ کی ہی تیسری توبہ عارف کی اور وہ قیمت کرنا اپنی حال کا ہی اور کرنا شرط بندگی کا خلق الانسان ضعیفا انسان پیدا کیا گیا ضعیف یعنی اوس سی حق بندگی نہین ادا ہو سکتا اور توبہ اوس وقت لازم ہی کہ اپنی تئین صلحا سی شمار نکری اور خدا پر احسان نرکہی **ب** ای بندہ چو بندگی نکردی بہ از بندگیت کہ کار دارد ٭ چون تو تو دگر خدا نداری ٭ او بہ ز تو صد ہزار دارد ٭ **فصل** اذا عرفت حقیقة التوبة انکشف لك انها واجبة علی کل واحد وفی کل حال ولذلك قال سبحانه وتعالی وتوبوا الی الله جمیعا ایها المؤمنون فخاطب الجمیع مطلقا اما وجوبها فلان معناه معرفة کون الذنوب مهلکة والانبعاث لترکها وهو جزء من الایمان اعنی هذه المعرفة فکیف لا یجب واما وجوبها علی کل احد فهو ان الانسان مرکب من صفات بهیمیة وسبعیة وشیطانیة وربوبیة حتی یصدر من البهیمیة الشهوة والشره والفجور ومن السبعیة الغضب والحسد والعداوة والبغضاء ومن الشیطانیة المکر والحیلة والخداع ومن الربوبیة الکبر والعز وحب المدح والاستیلاء واصول هذه الاخلاق هذه الاربع قد عجنت فی طینة الانسان عجنا محکما یکاد لا یتخلص منها وانما ینجو من ظلماتها بنور الایمان المستفاد من العقل والشرع واول ما تخلق فی الآدمی البهیمیة فیغلب علیه الشهوة والشره فی الصبی ثم یخلق فیه السبعیة فیغلب علیه المعاداة والمنافسة ثم یخلق فیه الشیطانیة فیغلب علیه المکر والخداع اذ تدعوه السبعیة والبهیمیة الی ان یستعمل کیاسته فی حیل قضاء الشهوة وتنفیذ الغضب ثم یظهر بعد ذلك صفات الربوبیة وهو الکبر والاستیلاء وطلب العلو ثم بعد ذلك یخلق العقل الذی فیه یظهر نور الایمان وهو من حزب الله سبحانه وتعالی وجنود الملئکة وتلك الصفات من جنود الشیطان وجند العقل یکمل عند الاربعین ویبدو اصله عند البلوغ واما سایر جنود الشیطان ویکون قد سبق الی القلب قبل البلوغ واستولی علیه والفته النفس واسترسل فی الشهوات متابعا لها الی ان یرد نور العقل فیقوم القتال والتطارد بینهما فی معرکة القلب فان ضعف حزب العقل فنور الایمان لم یقو علی اصعاج حزب الشیطان وجنوده فیبقی جنود الشیطان مستقرة اخر کما سبق الی النزول ولا وقد یسلم للشیطان مملکة القلب وهذا القتال ضروری فی فطرة الآدمی اذ لا یتسع له خلقة الولد کما لا یتسع له خلقة الاب وانما حکی لك حال آدم صلوات الله لتتنبه به ان ذلك کان مکتوبا علیه وهو مکتوب علی جمیع اولاده فی قضاء الازلی الذی لا یقبل التبدیل فاذا لا یستغنی احد عن التوبة جب کہ پہچانا تونی توبہ کی حقیقت کو کہل گیا تجہکو کہ وہ واجب ہی ہر کسی پر ہر حال مین اور اسیواسطی فرمایا اللہ صاحب نی رجوع کرو طرف اللہ کی سب ملکر ای ایمان والو سو خطاب کیا سبکو مطلقا لیکن واجب ہونا اوسکا سو اسلیے کہ معنی اوسکی پہچاننا اسبات کا ہی کہ ہین گناہ ہلاک کرنیوالی اور مستعد ہونا اوسکی چہوڑنی پر اور یہہ ایک

جڑ ہی ایمان کی سی یہہ معرفت بس کیونکر نہ دہب جائیگی اور لیکن جب زمانہ دیکہا بڑہی برس چودہ کی آدمی انسان مرکب ہی
صفات بہیمیہ اور سبعیہ اور شیطانیہ اور ربوبیہ سی یہانتک کہ سادر ہولی تری بہیمیہ سی شہوت اور شرارت اور فجور
اور سبعیہ سی غصہ اور حسد اور دشمنی اور بغض اور شیطانیہ سی مکر اور حیلہ اور فریب اور ربوبیہ سی بزرگی اور عزت اور محبت
مدح اور غلبہ کی اور اصل ان عادتون کی یہی چار ہین کہ خمیر کی گئی ہین انسان کے مٹی مین سو نزدیک ہی کہ زوال
پاوی انسان اس سی اور سوا اسکی نہین کہ نجات پاتا ہی وہ کی تاریکیون سی ساتہہ نور ایمان کی جو حاصل ہوا ہی
عقل اور شرع سی اور اول وہ صفت کہ جو پیدا ہوتی ہی آدمی مین بہیمیہ ہی سو غالب ہوتی ہی اوسپر دشمنی اور
جہگڑا پہر پیدا ہوتی ہی اوسمین شیطانیہ سو غالب ہوتا ہی اوسپر مکر اور فریب اسلیے کہ بلاتی ہین انکو سبعیہ اور بہیمیہ
طرف استعمال کرنی اوسکی دانائی کی حیلون مین برلانی خواہش اور جاری کرنی غضب کے پہر ظاہر ہوتی ہین
اسکی بعد صفتین ربوبیت کی اور وہ بزرگی اور غلبہ ہی اور طلب کرنا برتری کا پہر اسکی بعد پیدا ہوجاتی ہی عقل
جسمین ظاہر ہوتا ہی نور ایمان کا اور یہہ اللہ کی گروہ اور فرشتون کی لشکر سی ہی اور صفتین شیطان کی لشکر سی
ہین اور لشکر عقل کا کامل ہوتا ہی وقت چالیس برس کی اور ظاہر ہوتی ہی اصل اوسکی وقت بلوغ کی اور لیکن
سب لشکر شیطان کی سبقت کرتی ہین دلکی طرف قبل ہونی کی اور غالب ہوجاتی ہین اوسپر اور الفت پکڑ جاتا ہی
اوس سی نفس اور چہوٹ جاتا ہی شہوتون مین اوسکی پیرو ہوکر یہانتک کہ وارد ہوتا ہی نور عقل کا سو قایم
ہوتی ہی لڑائی اور جنگ درمیان اون دونون کی دلکی معرکہ مین پہر اگر ضعیف ہوگیا لشکر عقل کا اور نور
ایمان کا نہین قوی ہوتا یہانتک کہ نکالی یہ گروہ اور لشکر شیطان کی بس باقی رہتا ہی لشکر شیطان کا ٹہرا ہوا آخر تک
جسکی سبقت کی تہی اوسی طرف وطن کی پہلی بار اور تحقیق مسلم ہوجاتی ہی شیطان کی لیے بادشاہی دلکی
اور یہہ لڑائی ضروری آدمی کی پیدایش مین اسلیے کہ نہین آسان ہوتا اوسکو پیدا کرنا لڑکی کا جیسی نہین آسان
اوسکو پیدا کرنا ماباپ کا اور سوا اسکی نہین کہ حکایت کی گئی یہہ آدم علیہ السلام کی حال کی اسلیے کہ آگاہ ہو تو
ساتہہ اوسکی کہ یہہ لکہا ہی اوسپر اور لکہا ہی اوسکی سب اولاد پر اوس حکم ازلی مین جسمین تبدیل نہین پس کوئی
نہین بخت توبہ سی یعنی اب ہر کسی کو توبہ لازم ہی **فصل** واما وجوبہا علی کل حال فلان الانسان
لا یخلو فی جمیع احواله عن ذنب فی جوارحه او فی قلبه فلا یخلو عن خلق من اخلاق الذمیمة مما
یجب تزکیة القلب عنه فانه مبعد عن الله سبحانه وتعالی والاشتغال بالماطته توبة لانه رجوع
عن طریق البعد الی طریق القرب وان خلا عن جمیع ذلک فلا یخلو عن الغفلة عن الله عزوجل فذلک
ایضا طریق البعد ویلزم الرجوع عنه بالذکر ولذلک قال الله سبحانه وتعالی واذکر ربک اذا نسیت
فان کان حاضرا علی الدوام وان یتصور ذلک فلا یخلو عن سایر فیه مقام نازل عن المقامات
الرفیعة وراءه وعلیه ان یترقی منه الی ما فوقه ومهما ترقی منه استغفر عن مقامه الذی خلفه لانه
نقص بالاضافة الی ما ادرکه وذلک لا نهایة له فلذلک استغفار رسول الله صلی الله علیه وسلم انه لیغان
علی قلبی حتی استغفر الله فی الیوم واللیلة سبعین مرة وکل ذلک کان توبة منه الا ان توبة

العوام عن الذنوب الظاهرة وتوبة الصالحين عن الاخلاق الذميمة الباطنة وتوبة المتقين عن مواقع الريبة وتوبة المحبين عن الغفلة المنسية للذكر وتوبة العارفين عن الوقوف على مقام يتصور ان يكون وراءه مقام والمقامات فى القرب من الله سبحانه وتعالى لا نهاية لها وتوبة العارف لا نهاية له اور لیکن واجب ہونا توبہ کا ہر حال مین سو اسلئی ہے کہ آدمی نہین خالی ہوتا سب احوال ہی مین گناہ سی جو اوسکی ہاتہہ پاؤن وغیرہ مین ہی یا دلمین ہی پس نہ خالی ہو کسی عادت سی عادتون بری مین سی ایسی عادت کہ واجب ہی پاک کرنا نفس کا اوس سی اسلئی کہ وہ دور کرنی ہی اللہ سی اور مشغول ہونا اوسکی دور کرنی مین ہی توبہ ہے اسلئی کہ رجوع کرنا ہی دوری کی راہ سی قرب کی راہ کیطرف پس اگر خالی ہو گا ان سب سے تو نہین خالی ہوگا غفلت سے جو اللہ سے اور یہہ دوری کی راہ ہی اور لازم ہی رجوع کرنا اس راہ سی ساتہہ وسیلہ ذکر کی اور اسیواسطی فرمایا اللہ صاحب نے تو یاد کر اپنے رب کو جب بہول جاوی پہر اگر ہو حاضر ہمیشہ اور یہہ کہان ہو سکتا ہی پس نہین خالی ہوگا ملازمت سی ایسی مقام کے جو کم ہی مقامات بلند سی جو پیچہی اوسکی ہی اور اسپر یہہ لازم تہا کہ یہہ ترقی کری اس مقام سی طرف اوس مقام کی جو اوپر اوسکی ہی اور جب کہ ترقی کر جایگا اس مقام سی استغفار کریگا اوس مقام سی جسکو اپنی پیچہی چہوڑا اسلئی کہ یہہ کم تہا بہ نسبت اوس مقام کی جسکو پایا ہی اور اسکی کچہہ نہایت نہین پس اسیواسطی فرمایا آنحضرتؐ نی حال یہہ ہی کہ ایک پردہ باریک ہو جاتا ہی میری دلپر یہانتک کہ استغفار کرتا ہون مین دن رات مین ستر بار اور یہہ سب استغفار توبہ کرنا تہا آنحضرتؐ کا مگر یہہ کہ توبہ عوام کی ہوتی ہی ظاہر کی گناہون سی اور توبہ صالحین کے بری عادتون سی جو باطن مین ہین اور توبہ ڈرنیوالون کی شک کی موقعون سی اور توبہ اللہ کی دوستون کی غفلت سی جو بہلاتی ہی ذکر کو اور توبہ عارفون کی ٹہرنی سی اوس مقام کی کہ ہو سکی کہ ہو اوسکی ورے کوئی اور مقام اور مقامات کی نزدیکی مین اللہ سی نہایت نہین اور عارف کی توبہ کی بہی نہایت نہین **ف** اسلئی کہ جب مقامات قرب خدا کی لی نہایت ہوی اور یہہ ہر مقام پر اس خیال سی کہ اسکی ورے کوئی اور مقام ہی جسکو ابہی تک نہین پایا اور مین اوس سی غافل ہون توبہ کریگا تو یہہ توبہ بہی لی نہایت ہوئی اسلئی کہ ہر مقام کی ساتہہ ایک توبہ ہی

فصل التوبة اذا استجمعت شرائطها فهى مقبولة لا محالة ولا يخفى عليك ذلك ان فهمت معنى القبول ومعنى القبول ان يحصل فى قلبك استعداد لقبول تجلى انوار المعرفة وانما قلبك كالمرآة يحجبه عن التجلى كدورة الشهوات والرغبة فيها وترتفع من كل ذنب ظلمة اليه ومن كل حسنة نور اليه فالحسنات تصقيل للقلب ولذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبع الحسنة السيئة تمحها ونسبة التوبة الى القلب نسبة الصابون الى الثواب فلا بد وان يزول منه الوسخ اذا استعمل فيه على وجه مرمات فانما يشك فى قبول التوبة لانه ليس يستيقن حصول تمام شروطها كمان من شرب المسهل لا يستيقن حصول الاسهال لانه لا يدرى وجود تمام الشروط فى ادويتها ولو تصور ان يعلم ذلك لتصور ان يعلم القبول فى حق الشخص المعين ولكن هذا الشك على الاعيان لا لشك فى ان التوبة فى نفسها طريق القبول لا محالة توبہ جسوقت کہ جمع ہو جائین اوسکی شرطین پس یہہ مقبول ہی بالضرور اور نہ پوشیدہ رہی تجہپر سمجہنا قبول کی معنی کا اور معنی قبول کی یہہ ہین کہ حاصل ہو

تیری ذہین استعداد قبول کرنی بھی ازروی معرفت کی وہ نہین ال حق المرسل اپنی کرنکی ہی جو منقول ہی
ادویت شہوتون کی اور رغبت ہمین وجاہات سی ہر گناہ سی ایک تاریکی معرفت دلکی اور ہر نیکی سی ایک نور دلکی
معرفت پر نیکیان صیقل کرتی دینی ہین ایسا اور ہیواسطی فرمایا آنحضرت صلعم نے پیچھی لگا بدی کی ایک نیکی وہ مٹا دیگی
اوسکو اور نسبت توبہ کی دلکی طرف جیسی نسبت صابون کی کپڑی کی طرف ضرور ہی کہ چھوڑا دی اوس سی میل کچیل
جب استعمال کیا جاوی صابون کا کپڑی مین اوسکی دہونی سی اور جو کوئی توبہ کرتا ہی سو نہین شک کہ جوان قبول
ہو نہین توبہ کی مگر اسلئی کہ وہ نہین یقین رکہتا حاصل ہونی مین شرطون اوسکی کا جیسی کہ جو کوئی بیمار ہی کہ نہین
یقین رکہتا حاصل ہونی اسہال کا اوسکی سبب اسکی کہ وہ نہین جانتا یا پا جاتا شرطون کا اوسکی دواؤن مین
اور اگر ہو سکی کہ اسکو جانی تو ہو سکتا ہی کہ حالی قبول کو حق مین ایک آدمی مقرر کی لیکن بیشک لوگون سی ہی
نہین شک ہمین کہ توبہ اپنی نفس مین قبول کی راہ ہی بالضرور **فصل** علاج التوبة حل عقدة الاصرار
فانه لا مانع فيما سوى الاصرار ولا حامل عليه سوى الغفلة والشهوة وذلك مرض في القلب
وعلاجه كعلاج امراض البدن لكن هذا المرض اكثر من مرض الابدان لثلثة اشياء احدها انه مرض
لا يعرف صاحبه انه مرض وهو كبرص على وجه من لا مرآة له فانه لا يعالجه لانه لا يعرفه ولو اخبره غيره
ربما لم يصدقه والثاني ان عاقبة هذا المرض لم يشاهدها الانسان ولم يجربها فلذلك تراه يتكل على
عفو الله سبحانه وتعالى ويجتهد في علاج مرض البدن غاية الجهد والثالث وهو الداء العضال فقد
الاطباء فان الطبيب هو العالم العامل وقد مرض العلماء في هذه الاعصار مرضا عسر عليهم علاج
انفسهم لان الداء المهلك هو حب الدنيا وقد غلب ذلك على العلماء واضطروا الى الكف عن تحذير
الخلق من الدنيا كيلا تنكشف فضيحتهم فاصطلحوا على الاقبال على الدنيا والتجاذب لها والتكالب
عليها فبهذا السبب عم الداء وانقطع الدواء واشتغل الاطباء بفنون الاغواء فليتهم اذا لم يصلحوا
لم يفسدوا وليتهم سكتوا وما نطقوا بل صار كل واحد كانه صخرة في فم الوادي لا هي تشرب ولا يترك
الماء يشربه غيره وجملة القول في علاجه ان ينظر في سبب الاصرار وهي ترجع الى خمسة اسباب اولها ان العقاب
الموعود ليس بنقد والطبع يستهين بما لا ياخذ بمخنقه في الحال وعلاجه ان يتفكر ليعلم ان كل ما هو آت
قريب وان البعيد ما ليس بآت وان الموت اقرب الى كل احد من شراك نعله فما يدريه لعله في آخر يوم او
آخر سنة من عمره ثم يتفكر انه كيف يتعب في الاسفار ويركب الاخطار خوفا من الفقر في الاستقبال
الثاني ان اللذات والشهوات آخذة بمخنقه في الحال وليس يقدر على قلعها وعلاجه ان يتفكر انه
لو ذكر له طبيب نصراني بان شرب الماء البارد يضره ويسوقه الى الموت وهو الذ الاشياء عنده كيف
يتركه فليعلم ان الله سبحانه وتعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم اصدق من الطبيب والخلود في النار
اشد من الموت بالمرض فليقهر على نفسه انه اذا كان يشق عليه ملابسة ترك اللذات اياما قلائل
فكيف لا يشق عليه ملابسة النار والحرمان عن الفردوس ونعمته ابد الدهر الثالث انه يسوف

بالتوبة يوما فيوما وعلاجه ان يتفكر ويعلم ان اخطر السعادة والشقاوة على ما لبس الية بحيث لمن
اين يعلم انه يبقى الى ان يتوب وان اكثر صياح اهل النار من التسويف لانهم سوفوا حتى فاجاهم مرض ساقهم
الى الموت كيف وانما يسوف لانه يعجز عن قمع الشهوة في الحال فان كان ينتظر يوما يسهل فيه قمع الشهوة
فهذا يوم لا يخلق اصلا بل مثاله مثال من امر بقلع شجرة عجز عنها الضعفه وقوة رسوخ الشجرة فيؤخره
الى السنة القابلة وهو يعلم ان الشجرة تزداد كل يوم رسوخا وقوته تزداد كل يوم قصورا ونقصانا و
ذلك غاية الجهل الرابع ان يعد نفسه بالعفو والكرم وذلك غاية الحمق ابرزه الشيطان في معرض الدين قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله سبحانه
وتعالى الخامس ان يكون والعياذ بالله شاكا في امر الاخرة وقد ذكرنا علاجه في خاتمة الاخلاق الذميمة

علاج توبہ کی کہولنا گرہ اصرار کا ہی اسلیے کہ نہین مانع توبہ سی مگر اصرار اور نہین باعث اصرار پر مگر غفلت اور شہوت اور یہہ ایک بیماری دلکی ہی اور اسکی علاج مثل علاج بیماریون بدنکی سی لیکن یہہ بیماری بہت ہی بیماریون بدنون سی بسبب تین چیزونکی ایک یہہ کہ یہہ بیماری جسمی نہین پہچانا صاحب اسکا کہ وہ بیماری اور یہہ مثل بیماری برص کی ہی اوس شخص کی موہنہ پر جسکی پاس آئینہ نہین سو وہ اوسکی علاج نہین کرتا اسلیے کہ وہ اوسکو نہین پہچانتا اور اگر خبر کری اوسکو غیر اوسکا بہت ہے کہ نہ سچ مانے اوسکو دوسرے یہہ کہ انجام اس بیماریکا نہین دیکہا آدمی نی اور نہین تجربہ کیا اوسکا پس سلیم تو دیکہتا ہی اوسکو کہ وہ بہروسا کرتا ہی بندگی عفو پر اور کوشش کرتا ہی دوا مین بیماری بدن کی نہایت کوشش اور تیسری بیماری جو لا دوا ہی گم ہونا طبیبون کا ہی اسلیے کہ طبیب جانتا ہوتا ہی اور عمل کرتا ہی اور تحقیق بیمار ہوئے عالم اسوقت مین ایسی بیمار کہ مشکل پڑی اونکو علاج اپنی نفسون کی اسلیے کہ بیماری ہلاک کرنیوالی محبت دنیا کی ہی اور یہہ غالب ہوئی عالمون پر اور مضطر ہوئی باز رہنی مین ڈر الی سی خلق کی دنیا سی تا نہ کہلجای فضیحت اونکی اور صلح کرلی توجہ کرنی پر اوپر دنیا کی اور اوسکی کہینچنی مین اور اوسپر مواظبت کرنیمین سو اس سبب سی عام ہوئے بیماری اور منقطع ہوئی دوا اور مشغول ہوئے طبیب طرح طرح کی بہکانی مین سو کاشکی وہ اگر نہ سنوارتی تو نہ بگاڑتے اور کاشکی وہ چپکی رہتی اور نہ بولتی بلکہ ہو گیا ہر ایک مانند پتہر سخت کی جو منہ مین جنگل کی ہو نہ یہہ آپ پی اور نہ چہوڑی پانی کہ پی اوسکو غیر اوسکا اور مجمل گفتگو اسکی علاج مین یہہ ہے کہ دیکہی تو سبب مین اصرار کی اور یہہ سبب راجع ہوتا ہی پانچ سببون کیطرف ایک یہہ کہ وہ دکہنہ جسکا وعدہ کیا گیا ہی نہین ہی نقد اور طبیعت آسان جانتی ہی اوسی جسکا نہ پکڑا جائیگا فی الحال اور علاج اسکی یہہ ہے کہ دہیان کرے تو یا معلوم ہو کہ جو چیز آنی والی ہی وہ نزدیک ہے اور دور وہ ہے جو نہین آنی والی اور موت بہت نزدیک ہے ہر کسی سی اوسکی جوتی کی تسمہ سی سو کیا جانتا ہی اوسی شاید وہ اوسکے آخر ایام مین ہو یا آخر سال مین اوسکی عمر سی پہر دہیان کری کہ وہ کیونکر رنج اوٹہاتا ہی سفرون مین سوار ہوتا ہے اندیشون مین اس ڈرسی کہ آگی محتاج ہوجاوت دوسری یہہ کہ شہوتون اور لذتون نی پکڑ لیا ہی اوسکی گلی کو فی الحال اور نہین قدرت رکہتا اوسکی اوکہیڑنی پر اور علاج اسکی یہہ ہی کہ دہیان کری کہ اگر کہی اوس سے کوی طبیب نصرانی کہ پینا ٹہنڈی پانی کا ضرر کریگا اوسی اور ہانکی گا موت کی طرف اور حال یہہ ہی کہ یہہ پانی لذیذتر چیزونکا ہے

نزدیک اوسکی کیونکر چھوڑ دیتا ہی اوسی سن چالی کر اونکا اوسکا رسول بہت بچا ہی سبب سی اور ہمیشہ رہنا الم مین
بہت سخت ہی بیمار ہوکر مرنی سی سوچا ہی کہ تھہراوی اپنی جی پر یہہ بات کہ جب شاق اور دشوار ہی اوسپر چھوڑنا
لذتوں کا تھوڑی دن تو کیونکر نہ دشوار ہوگا اوسپر ملا رہنا آگ سی اور جدائی فردوس سی اور اوسکی نعمتوں سی ہمیشہ
کو تیسری یہہ کہ وہ دیر کرتا ہی توبہ مین روز بروز اور علاج اسکی یہہ ہی کہ دہیان کرے تو معلوم ہو کہ بنا سعادت
اور شقاوت کی خاتمہ پر ہی اور وہ خاتمہ پر جو اوسکی اختیار مین نہین ہی نادانی تجی ہی سو وہ کہان سی جانتا ہی کہ باقی رہیگا
یہانتک کہ توبہ کریگا اور تحقیق اکثر چیخ دوزخیون کی دیر لگانی سی توبہ مین ہوگی اسلیئے کہ اونہون نی دیر لگائی یہانتک
کہ ناگاہ آگئی اونکو بیماری جسنی ہانکدیا اونکو موت کیطرف کیونکہ اور نہین دیر لگاتا مگر اسلیئے کہ وہ عاجز ہی روکہرنی
شہوت سی فی الحال پہر اگر منتظر ہی ایسی دنکا جسمین سہل ہوگا اوسکو روکہرنا شہوت کا سو ایسا نہین پیدا کیا گیا ہرگز بلکہ
کہاوت اسکی مثل کہاوت اوس شخص کی ہی کہ حکم کیا گیا اوکہیڑنی ایک درخت کا سو عاجز آیا اوس سی سبب اپنی ناتوانی کی
اور قوت مضبوطی درخت کی سو چھوڑ رکہا اوسکو اگلی برس تک اور وہ جانتا ہی کہ درخت یا وہ بڑہتا ہی ہر دن مضبوطی مین
اور قوت اسکی برہتی ہی ہر دن قصور اور نقصان مین اور یہہ نہایت جہالت ہی چوتہی یہہ کہ وعدہ دی اپنی نفس کو
ساتھہ عفو اور بخشش کے اور یہہ نہایت حماقت ہی جسکو ظاہر کیا شیطان نی مقدمہ مین دین کی فرمایا آنحضرت صلعم نی عقلمند
وہ ہی جو حساب لے اپنی نفس کا اور عمل کری اوسکی لیئ جو بعد موت کی ہی اور احمق وہ ہی جو تابع کری اپنی نفس اوسکی خواہش
کا اور آرزو رکہی اللہ سی یعنی عفو اور کرم کی پانچوین یہہ کہ ہو شیار اللہ کے تنگ کرنیوالا امر آخرت کی اور ہمیشہ فکر کرے
اسکی علاج خاتمہ مین اخلاق ذمیمہ کی **فصل** التوبة عن الذنوب کلها مهمة واجبة وعن الکبائر اهم ولا اصرار
علی الصغائر ایضا کبیرة فلا صغیرة مع اصرار ولا کبیرة مع رجوع واستغفار وتواتر الصغائر عظیم
التاثیر فی تسوید القلب وهو کتواتر قطرات الماء علی الحجرة فانه یحدث فیها حفرة لا محالة مع لین
الماء وصلابة الحجر وتعظم الصغیرة باسباب احدها ان یستصغرها العبد ویستهین بها فلا یعتد بها
قال بعضهم الذنب الذی لا یغفر قول العبد لیت کل شیء عملته مثل هذا الثانی السرور بها والتبجح بها و
اعتداد التمکن منها نعمة حتی ان المذنب لیفتخر فیقول ما رأیتنی کیف سمته وکیف مزقت عرضه وکیف
خدعته فی المعاملة وذلک عظیم التاثیر فی تسوید القلب الثالث ان یتهاون بستر الله علیه ویظن ان ذلک
لکرامته عند الله ولا یدری ان ذلک لکونه ممقوتا وقد امهل لیزداد اثما فیکون فی الدرک الاسفل
الرابع ان یجاهر بالذنب ویظهره او یذکره بعد فعله وفی الخبر کل الناس معافا الا المجاهرون الخامس ان یصدر
الصغیرة من عالم یقتدی به فذلک عظیم لانه یبقی بعد موته وطوبی لمن مات وماتت معه ذنوبه ومن سن
سنة سیئة فله وزرها ووزر من عمل بها وروی ان بعض علماء بنی اسرائیل تاب عن ذنوبه وبدعته فاوحی الله
تعالی الی نبی زمانه ان ذنبک لو کان فیما بینی وبینک لغفرته لک ولکن کیف بمن اضللت من عبادی فادخلتهم
النار وعلی الجملة فلا باعث علی التوبة الا الخوف الصادر عن البصیرة والمعرفة فلنذکر فضیلة الخوف

توبہ سب گناہوں سی ضرور واجب ہے اور گناہ کبیرہ سی بہت ضروری اور اصرار یعنی جمار ہنا صغیرہ پر بھی کبیرہ ہی

پس نہین باقی رہتا صغیرہ ساتہہ اصرار کی یعنی اصرار کرنیسی صغیرہ کبیرہ ہوجاتا ہی اور نہین ہی کبیرہ ساتہہ رجوع
اور استغفار کی یعنی استغفار کرنیسی کبیرہ معاف ہوجاتا ہی اور متواتر ہونیمین صغیرہ کو بڑی تاثیر ہی سیاہ کرنیمین
دلکی اور وہ مثل ہی دریی گرتی قطرون پانی کی ہی پتہر پر اسلیی کہ یہہ پیدا کردیتا ہی پتہر مین گڈہا بالضرور باوجود
اسکی کہ پانی نرم ہی اور پتہر سخت اور بڑا کردینا صغیرہ کا کئی سببسی ہی ایک یہہ چہوٹا جانی اوسی بندہ اور نا
کری اوسکی سونہ غم کری اوسکی سببسی کہا بعض اونکی نی ایسا گناہ جو نہین بخشا جاتا یہہ گناہ بندہ کا ہی کاشکی ہر خیر
جو کی مینی ہوتی مثل اوسکی دوسرے خوش ہونا اوس سی اور شادمان ہونا ساتہہ اوسکی اور شمار کرنا قوت پانی کو اوسپر
نعمت یہانتک کہ گنہگار فخر کرتا ہی اور کہتا ہی تونی نہین دیکہا مجہی کیونکر گالی دی مینی اوسی اور کیونکر لی آبرو
کیا مینی اوسکو اور کیونکر فریب دیا مینی اوسی معاملہ مین اور اسکو بڑی تاثیر ہی سیاہ کرنیمین دلکی تیسری یہہ سببسی
کری سبب چہپانی اللہ کی گناہ کو اوسپر اور گمان کری کہ یہہ اوسکی کرامتسی ہے اللہ کی نزدیک اور نہ جانا کہ یہہ ہی سبب
ہوتی ہلیکی دشمن اور مہلت دی تا کہ بڑہی گناہ پس پہونچی کی طبقہ مین چوتہی یہہ کہ کہول کر کری گناہ اور ظاہر
کری اوسکو یا ذکر کری اوسکا بعد اوسکی کرنی کی اور حدیث مین آیا ہی کہ سب آدمی معاف کئی جاوینگی مگر ظاہر
کرنیوالی گناہ کی پانچوین یہہ کہ صادر ہو صغیرہ اوس عالم سی جسکی پیروی کرتی ہین سو یہہ بڑا گناہ ہی اسلیی کہ باقی
رہتا ہی پیچہی موت اوسکیکی اور خوشحالی ہو اوس شخص کو جو مرا اور مری اوسکی ساتہہ گناہ اوسکی اور جسنی نکالا کوئی
طریقہ برا سو اوسکو گناہ ہی اوسکا اور گناہ اوسکا جسنی کیا اوسکو اور روایت ہی کہ بعض علما بنی اسرائیل نی توبہ
کی اپنی گناہون سی اور اپنی بدعت سی سو وحی بہیجی اللہ نی طرف پیغمبر زمانہ کی اوسکیکی اگر ہوتا گناہ تیرا درمیان
اوسکی جو میری اور تیری درمیان ہی تو بخشتا مین اوسکو تیری لیی لیکن کیونکر ہی بات اون لوگونکی جنکو گمراہ
کیا تونی میری بندون مین سو داخل کیا مینی اونکو آگ مین اور بالجملہ نہین ہی کچہہ باعث توبہ پر مگر ڈر جو صادر
ہوتا ہی عقل اور معرفت سی سو ہمکو چاہیی ذکر کرنا ڈر کی فضیلت کا **الاصل الثانی فی الخوف** اصل دوسری بیچ بیان
ڈر کی قد جمع اللہ سبحانہ وتعالی للخائفین الہدی والرحمۃ والعلم والرضوان وناہیک بہ فضلا فقال ہدی
ورحمۃ للذین ہم لربہم یرہبون وقال تعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وقال سبحانہ وتعالی
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک لمن خشی ربہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الحکمۃ مخافۃ اللہ
وقال من خاف اللہ سبحانہ خافہ کل شیء ومن خاف غیر اللہ خوفہ اللہ تعالی من کل شیء وقال صلی اللہ علیہ وسلم
قال اللہ عز وجل وعزتی وجلالی لا اجمع علی عبدی خوفین ولا اجمع لہ امنین فاذا امننی فی الدنیا اخفتہ
یوم القیمۃ واذا خافنی فی الدنیا امنتہ یوم القیمۃ تحقیق جمع کیی اللہ پاک نی ڈرنیوالی کی لیی ہدایت اور رحمت
اور علم اور رضا اور تجہکو بس ہی اتنی بزرگی فرمایا راہ کی سوجہ اور مہر اونکی لیی جو اپنی رب سی ڈرتی ہین اور فرمایا
ڈرتی وہی ہین اوسکی بندون مین جنکو سمجہہ ہی اور فرمایا اللہ اونسی راضی اور وہ اوس سی راضی یہہ ملتا ہی اوسی
جو ڈرا اپنی رب سی اور فرمایا آنحضرت نی سر حکمت کا ڈرنا اللہ سی ہی اور فرمایا جو کوئی ڈری اللہ سی ڈری اوس سے
ہر چیز اور جو کوئی ڈری غیر اللہ سی ڈراوی اوسکو اللہ ہر چیز سی اور فرمایا آنحضرت نی کہ کہا اللہ زبردست بزرگ نی

قسم میری عزت اور جلال کی مین نہین جمع کرتا ہی بندی پر دو خوف اور نہین جمع کرتا اوسکی لئی دو امن پس جب
کہ امن مین تہا مجہسی دنیا مین ڈراؤن گا مین وسکو دن قیامت کی اور جب کہ ڈرتا رہا مجہسی دنیا مین امن
دونگا مین اوسی دن قیامت کی **فصل** اعلم ان حقیقۃ الخوف ہو تالم القلب واحتراقہ بسبب توقع
مکروہ فی الاستقبال و قد یکون ذلک الخوف من جریان ذنوب و قد یکون الخوف من اللہ لمعرفۃ صفاتہ
التی توجب الخوف لا محالۃ وہذا اکمل واتم لان من عرف اللہ سبحانہ وتعالی خافہ بالضرورۃ ولذلک قال اللہ
سبحانہ وتعالی انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وقد اوحی اللہ سبحانہ وتعالی الی داود خفنی کما تخاف السبع
الضاری ولذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اخوفکم باللہ سبحانہ وتعالی واعلم ان الواقع فی مخالب السبع
انما لا یخاف اذا لم یعرف السبع فان علم ان من صفۃ السبع ان یہلکہ ولا یبالی بہ وان ترکہ لم یکن
لرقتہ وشفقتہ علیہ فانہ احقر عندہ من ان یشفق علیہ فلا بد وان یخاف وللہ المثل الاعلی ولکن من عرف
انہ لو اہلک العالمین لم یبال ولم ینقص من ملکہ ولو اہلک من عبادہ فی الدنیا وعرضہم لانواع
العذاب ولم یاخذہ رقۃ وشفقۃ فان ذلک محال علیہ فلا بد وان یخاف فمعرفۃ الجلال والعزۃ والاستغناء
تورث الہیبۃ بالضرورۃ وہذا اکمل انواع الخوف وافضلہ جان کہ حقیقت خوف کی دکہہ پانا دل کا اور
اوسکی سوزش ہی بسبب آرزو مکروہ کی آئندہ مین اور کبہی ہوتا ہی یہہ خوف بسبب ہونے گناہوں کی اور کبہی
ہوتا ہی خوف اللہ کی بسبب پہچاننی اوسکی صفتونکی جو سبب ہوتی ہین خوف کا بالضرورۃ اور یہی بات پوری اور
تمام تر ہی اسلئی کہ جو کوئی پہچانیگا اللہ کو ڈریگا اوس سی بیشک اور اسی لئی فرمایا اللہ صاحب نے ڈرتی وہی ہین
اوسکی بندونمین جنکو سمجہہ ہی اور وحی کی اللہ پاک نی طرف حضرت داؤد کی تو ڈر مجہسی جیسی تو ڈرتا ہی درندہ
ضرر پہنچانیوالی سی اور اسی واسطی فرمایا آنحضرت نی مین بہت ڈرنی والا ہون تم مین ساتہہ اللہ کی اور جان
کہ جو گرفتار ہوا پنجہ مین درندہ کی سو اوسکی نہین کہ نہین ڈرتا اوس سی جبتک نہین پہچانتا درندہ کو پہر اگر
معلوم ہو جاوی کہ تحقیق درندہ کی عادت سی ہی یہہ کہ ہلاک کری اوسکو اور کچہہ پروا نکری اور اگر چہوڑ دی اوسکو تو
نہین بسبب رقت اور مہربانی سی اوسپر اسلئی کہ وہ بہت حقیر ہی نزدیک اوسکی اسبات سی کہ شفقت کری وہ اوسپر
پس ضرور ہی یہہ کہ ڈری اوس سی کی لئی بہت صفتین بڑی اور لیکن جو کوئی پہچانی یہہ بات کہ اگر وہ ہلاک کری ساری
جہان کو نہ پروا کری اور نہ کم ہو اوسکی ملک سی کوئی چیز اور کتنی ہلاک کر دالی اوسنی اپنی بندونسی دنیا مین اور
ستانی لی گیا اونکو طرح طرح کی عذابونکے اور نہ ہوئی اوسکو رقت اور شفقت سو یہہ محال ہی اوسپر پس ضرور ہوا
یہہ کہ ڈری پس پہچاننا جلال اور عزت اور بی پروائی اوسکی سبب ہوتا ہی ہیبت کا بالضرور اور یہہ کامل تر ہی قسمون مین
خوف کی اور افضل اونکا **فصل** فی علاج الخوف وتحصیلہ علی رتبتین احدہما معرفۃ اللہ سبحانہ
وتعالی فانہا توجب الخوف بالضرورۃ فان الواقع فی مخالب السبع لا یحتاج الی علاج لیخاف ان کان
بصیرا بالسبع ومن عرف جلال اللہ سبحانہ وتعالی واستغناءہ وانہ خلق الجنۃ وخلق لہا اہلا وخلق
للنار وخلق لہا اہلا وانہ نعت السعادۃ والشقاوۃ فی حق کل احد صنف وعلا لا ... ذلک

لا یتصور تغیرہ ولا یصرفہ عن تنفیذ قضائہ الازلی صارف وھو لا یدری ما الذی سبق بہ القضاء
فی حقہ ولا یدری ما الذی یختم بہ ویحتمل عندہ ان یکون مقضیا لہ بشقاوۃ الابد فھذا لا یتصور
لا یخاف تامن عجز حقیقۃ المعرفۃ فعلاجہ النظر الی الخائفین ومشاھدۃ احوالھم وسماع ذلک فان احوف
خلق اللہ سبحانہ وتعالی الانبیاء علیھم السلام والاولیاء والعلماء واھل البصیرۃ واعظم الخلق امنا
الغافلون الاغنیاء الذین لا یمتد نظرھم لا الی السابقۃ ولا الی الخاتمۃ ولا الی معرفۃ جلال اللہ وھذا
کما ان الصبی لا یخاف الحیۃ ما لم ینظر الی ابیہ یخافھا ویھرب منھا ویرتعد فرائصہ اذا رآھا فینظر الیہ
فیقلدہ ویستشعر خوفہ وان لم یعرف بالحقیقۃ صفۃ الحیۃ وقد قال صلی اللہ علیہ لما جائنی جبرئیل قط
الا وھو یرتعد فرقا من النار وقیل لما ظھر علی ابلیس ما ظھر طفق جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام
یبکیان فاوحی اللہ الیہما ما لکما تبکیان قالا یا رب ما نامن مکرک فقال اللہ تعالی ھکذا کونا لا تامنا
مکری وقیل لما خلق اللہ النار طارت افئدۃ الملئکۃ عن اماکنھا فلما خلق بنی آدم عادت وکان
ازیز قلب ابراھیم صلوات اللہ علیہ یسمع فی الصلوۃ من مسیرۃ میل وبقی داود اربعین یوما ساجدا
لا یرفع راسہ حتی نبت المرعی من دموعہ وقال الصدیق رضی اللہ عنہ لطایر لیتنی مثلک یا طایر ولم
اخلق وقال ابوذر وددت لو انی شجرۃ تعضد وقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا وددت لو انی کنت نسیا
منسیا وقد حکینا اقوال الخائفین فی کتاب الخوف فلیتامل القاصی عن ذروۃ المعرفۃ احوال الانبیاء
والاولیاء والعارفین لیعلم انہ احق بالخوف منھم واذا تامل ذلک بالحقیقۃ غلب خوفہ دوا ڈر کی
اور اوسکا حاصل کرنا دو وضع پر ہی ایک پہچاننا اللہ کا اسلیی کہ وہ سبب ہوتا ہی ڈر کا بالضرور سو جو پہنچا بیچ مین
درندہ کی نہین محتاج ہوتا طرف علاج کی تاکہ ڈرے اگرچہ پہچانا درندہ کو اور جو کوئی پہچانیگا اللہ کو اور اوسکی
بی پرواہی کو اور یہہ کہ اوسنے پیدا کی بہشت اور پیدا کئی اوسکی لیی لوگ اور پیدا کی دوزخ اور پیدا کئی اوسکی لیی لوگ
اور اوسنے لکہا سعادت اور کمبختی کو ہر کسی کی حق مین بیچ اور انصاف کے راہ سی اور نہین ہو سکتا تغیر اسمین
اور نہین پہیر سکتا اوسکو جاری ہونی حکم اوسکی سی کوئی پہیرنیوالا اور نہین جانتا کس چیز کر حکم ہو چکا ہی اوسکے
حق مین اور نہین جانتا کس چیز پر خاتمہ ہوگا اسکا اور محتمل ہی اسکی نزدیک یہہ کہ حکم کیا گیا اوسکی لیی شقاوت ابد کا
سو یہہ نہین ہو سکتا کہ نہ ڈری یا اسلیی کہ عاجز ہی معرفت کی حقیقت سے سو اسکی دوا دیکہنا ہی ڈرنیوالون کیطرف اور
دیکہنا اونکی حوال کا یا اوسکا سننا اسلیی کہ بہت بڑی ڈرنی والی اللہ کی مخلوق مین پیغمبر ہین اور اولیا اور عالم اور عقل والے
ہین اور بڑی نڈر خلق مین غافل لوگ ہین ایسی تونگر جنکی نظر نہین دراز ہوتی نہ طرف سابق کی اور نہ طرف خاتمہ کی اور نہ
اللہ کی جلال کی معرفت کیطرف اور یہہ ایسی بات ہی جیسی لڑکا نہین ڈرتا سانپ سی جب تک نہ دیکہی اپنی باپ کو
کہ ڈرتا ہی اور بہاگتا ہی اوس سی اور کانپتی ہین گین اوسکی گردن کی اوسکی دیکہنی سی سو یہہ لڑکا اوسکو
دیکہتا ہی اور اوسکی پیروی کرتا ہی اور پاتا ہی اوسکا ڈر اگرچہ نہ پہچانی حقیقت مین صفت سانپ کے اور فرمایا
انحضرت نی نہین آئی میری پاس جبرئیل مگر وہ لرزتی تہی ڈر سی دوزخ کی اور کہا گیا ہی جب ظاہر ہوئی

شیطان سی وہ بات جو ظاہر ہوئی یعنی نافرمانی خدا کی اور مردود ہونا اوسکا درگاہ سی تب لگی جبرئیل اور میکائیل رونی سو وحی کی اللہ نی اون دونو کیطرف کہ تم دونو کیون رونی ہو بولی ای رب ہم نہین امن مین تیری مکر سی فرمایا اللہ صاحب نی تم دونو یون ہی بی خوف امن مین ہو میری مکر سی اور کہا گیا ہی کہ جب پیدا کیا اللہ نی آگ کو اوڑ گئی دل فرشتون کی اپنی جگہون سی پہر جب پیدا کیا بنی آدم کو تو پہری یہان اور تہی آواز خروش دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنی جاتی نماز مین ایک کوس پہر کی راہ سی اور پڑی رہی حضرت داؤد چالیس دن سجدی مین کہ نہین اوٹہایا سر اپنا یہانتک کہ اوگی گہاس بہوس اونکی آنسوون سی اور کہا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی ایک وڑلی جانور سی کاشکی ہوتا مین تجہہ جیسا ای اوڑنی جانور یا نہ پیدا ہوتا اور کہا ابوذر نی یعنی دوست رکہا یہہ کہ ہوتا مین ایک درخت جو کاٹا جاتا اور کہا عائشہ نی یعنی دوست رکہا یہہ کہ ہوتی مین بہولی بسری اور بہتی حکایت کی ہی اونکی باتون کی جو ڈرتی ہین کتاب الخوف مین سو چاہئی کہ سوچی وہ شخص جو قاصر ہی بلندی معرفت سی انبیا اور اولیا اور عارفون کی احوال مین تا معلوم ہو کہ یہہ زیادہ مستحق ہی ڈرنی کا اونکی نسبت سی جب اسکو سوچیگا سا حقیقت کی غالب ہوگا ڈر اوسکا **فصل** الخوف سوط یسوق العبد الی السعادة ولا ینبغی ان یفرط بحیث یورث القنوط فذلک مذموم بل اذا غلب ینبغی ان یمزج الرجاء به ثم ینبغی ان یغلب الخوف الرجاء ما دام العبد مقارنا للذنوب واما المطیع المتجرد لله تعالی فینبغی ان یعتدل خوفه ورجاءه مثل عمر رضی الله عنه حیث قال لو نودی لیدخل الجنة جمیع الخلق الا رجل واحد لخفت ان اکون ذلک الرجل ولو نودی لیدخل النار جمیع الخلق الا رجل واحد لرجوت ان اکون ذلک الرجل واما اذا قارب الموت فالرجاء وحسن الظن ینبغی ان یغلب قال صلی الله علیه وسلم لا یموتن احدکم الا وهو حسن الظن بربه والرجاء یخالف التمنی فانه لم یزرع ولا یحصد من لا یتعهد الارض ولا یبث البذر ثم ینتظر الزرع فهو متمنی مغرور ولیس براج اما الراجی من تعهد الارض وسقاها وبث البذر وحصل کل سبب یتعلق باختیاره ثم بقی یرجو ان یدفع الله سبحانه وتعالی الصواعق والقواطع وان یمکنه من الحصاد بعد الانبات ولذلک قال الله سبحانه وتعالی ان الذین آمنوا والذین هاجروا وجاهدوا فی سبیل الله اولئک یرجون رحمة الله وعلی الجملة فثمرة الرجاء الترغیب فی الطلب وثمرة الخوف الترغیب فی الهرب ومن رجا شیئا طلبه ومن خاف شیئا هرب منه واقل الدرجات فی الخوف الحمل علی ترک الذنوب والاعراض عن الدنیا والا یحمل علی ذلک فهو حدیث نفس وخواطر لا وزن لها کرقة النساء ولا ثمرتها بل الخوف اذا اثمر الزهد فی الدنیا فلنذکر الزهد ومعناه. ڈر ایک کوڑا ہی کہ ہانکتا ہی بندی کو طرف سعادت کی اور نہین لایق ہی کہ اتنی زیادتی کری کہ سبب ہو نا امیدی کا سو یہہ مذموم ہی بلکہ جب غالب ہو تو لایق ہی کہ ملاوی امید کو اوسکی ساتہہ ان لایق ہی کہ غالب ہو خوف امید پر جب تک کہ ہو بندہ نزدیک گناہون سی اور لیکن جو فرمان بردار فرا اللہ کی لئی ہی پس اوسکو لایق ہی کہ برابر رکہی اپنی ڈر اور امید کو مثل حضرت عمر رض کی جیسا کہ کہا اگر پکارا جاوی کہ داخل ہوں جنت مین سب مخلوق مگر ایک آدمی البتہ ڈروں مین کہ ہوں مین یہہ آدمی اور اگر

بیچ ڈالا جاوی یا داخل ہووی زمین مین سب شی ملکر ایک دمی تو امید رکہون مین کہ ہوان مین یہہ ادمی اور لیکن سب قریب
ہو موت سو امید اور شاید گمان لایق ہی کہ غالب ہو فرمایا آنحضرت نی نہ مری کوئی تم مین مگر وہ شاید گمان ہو ساتھ
رب اپنی کی اور امید مخالف ہی تمنا کی اسلئی کہ جو کوئی نہین خبر گیری کرتا زمین کی اور نہین پہیلاتا بیج کو پہر تمنا رکہتا
ہی اپنی کی سو وہ تمنا والا مغرور ہی اور امیدوار نہین لیکن امیدوار وہ ہی جو کوئی جوتی بوئی زمین کو اور پانی دی
اوسکو اور پہیلاوی بیج کو اور حاصل کری ہر وہ سبب جو متعلق ہی اوسکی اختیار سی پہر امید رکہی اللہ سی آفت کی رد
کرنی کی کڑاکون اور کاٹنی والون کو اور یہہ کہ قدرت دی اوسکو لونی کی اچہی اوگنی کی اوسکی واسطی فرمایا اللہ صاحب
نی جو لوگ ایمان لائی اور جنہون نی ہجرت کی اور لڑی اللہ کی راہ مین وہ امیدوار ہین اللہ کی مہر کی اور اللہ
بخشنی والا مہربان ہی اور حاصل کلام کا یہہ ہی کہ پہل امیدواری کا رغبت کرنا ہی طلب مین اور پہل ڈرنا کا رغبت
کرنا ہی بہاگنی مین اور جو کوئی امید رکہیگا کسی چیز کی طلب کریگا اوسکو اور جو کوئی ڈریگا کسی چیز سی بہاگیگا اوس
سی اور بہت کم درجون مین خوف کی ارادہ کرنا ہی گناہون کی چہوڑنی کا اور پہرتا دنیا ہی اور جو چیز کہ نہین پہنچ
کرتی اسپر سو وہ بات جی اور دلون کی ہی اوسکا کچہہ رتبہ نہین مشابہ ہی عورتون کی رقت کی اور اوسکا کچہہ نفع نہین
بلکہ خوف جب تمام ہو جاتا ہی تو پہل دیتا ہی زہد کا دنیا مین سو ہم لائق ہی کہ ذکر کرین زہد اور اوسکی معنی کا

فصل الاصل الثالث فی الزہد

اصل تیسری بیان مین زہد کی وقد قال اللہ سبحانہ وتعالی ولا تمدن
عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم زہرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنہم فیہ ورزق ربک خیر وابقی
وقال سبحانہ وتعالی من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا وما لہ
فی الاخرۃ من نصیب وقال سبحانہ وتعالی فی حق قارون فخرج علی قومہ فی زینتہ ثم قال سبحانہ وتعالی
وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر فبین ان الزہد من ثمرات العلم وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اصبح وہمہ الدنیا شتت اللہ علیہ امرہ وفرق علیہ ضیعتہ وجعل فقرہ بین عینیہ ولم
یاتہ من الدنیا الا ما کتب لہ ومن اصبح وہمہ الاخرۃ جمع اللہ تعالی لہ ہمہ وحفظ علیہ ضیعتہ وجعل غناہ فی
قلبہ واتتہ الدنیا وہی راغمۃ ولما سئل صلی اللہ علیہ وسلم عن قول اللہ سبحانہ وتعالی فمن یرد اللہ ان یہدیہ
یشرح صدرہ للاسلام وعن معنی الشرح فقال النور اذا دخل القلب انشرح لہ الصدر وانفسح قیل ہل لذلک
من علامۃ قال نعم التجافی عن دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل النزول وقال استحیوا
من اللہ حق الحیاء قیل انا نستحیی قال فلم تبنون ما لا تسکنون وتجمعون ما لا تاکلون فقال صلی اللہ علیہ وسلم
من زہد فی الدنیا ادخل اللہ الحکمۃ قلبہ وانطق بہا لسانہ وعرفہ داء الدنیا ودواءہا واخرجہ منہا سالما
الی دار السلام وقال لا یستکمل العبد حقیقۃ الایمان حتی ان لا یعرف احب الیہ من ان یعرف وحتی یکون قلۃ الشیء
احب الیہ من کثرتہ وقال صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبد خیرا زہدہ فی الدنیا ورغبہ فی الاخرۃ وبصرہ
بعیوب نفسہ وقال ازہد فی الدنیا یحبک اللہ وازہد فیما ایدی الناس یحبک الناس وقال من اراد ان
یوتیہ اللہ علما بغیر تعلم وہدی بغیر ہدایۃ فلیزہد فی الدنیا فرمایا اللہ صاحب نی نہ پسار اپنی آنکہین اوس

تیرے پر جو برتنی کو دی ہی اون بہانت بہانت کے لوگونکو رونق دنیا کی جسمی دیکر جانچنے کو اور تیرے رب کی دی روزی
بہتر ہی اور دیر رہنی والی اور فرمایا اللہ صاحب نے جو کوئی چاہتا ہو آخرت کی کہیتی بڑہا دین ہم اوسکو اوسکی کہیتی اور جو
کوئی ہو چاہتا دنیا کی کہیتی اوسکو دین ہم کچہہ اوسمین سی اور اوسکو نہین آخرت مین کچہہ حصہ یعنی دنیا کی واسطی جو محنت
کری موافق قسمت کے ملی پہر اوس محنت کا فائدہ آخرت مین نہین اور فرمایا اللہ صاحب نے جس مین قارون کی پہر نکلا اپنی
قوم کی سامنی اپنی ٹہاٹ سی پہر فرمایا اللہ صاحب نے اور بولی جنکو ملی تہی بوجہہ کی خرابی تمہاری اللہ کا دیا ثواب
بہتر ہی پس ظاہر ہو کہ زہد علم کی پہلون مین سی ہی اور فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی صبح کری اور ہو قصد اوسکا دنیا
پریشان کریگا اللہ اوسپر کام اوسکا اور پراگندہ کریگا اوسپر اسباب اوسکا اور کریگا اوسکی محتاجی درمیان دونو آنکہون
اوسکی کی اور نہین آویگا اوسکی پاس دنیا سی مگر وہ نا ہی جتنا لکہدیا اوسکی لئی اور جو کوئی صبح کری اور ہو قصد
اوسکا آخرت جمع کریگا اللہ اوسکی لئی قصد اوسکا اور نگاہ رکہیگا اوسپر اسباب اوسکا اور کریگا اوسکی تونگری اوسکی دل مین
اور آویگی اوسکی پاس دنیا اور وہ ذلیل ہوگی اور جسوقت پوچہی گئی آنحضرتؐ اس قول سی اللہ پاک کی فمن یرد اللہ ان
یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام یعنی سو جسکو اللہ چاہی کہ راہ دی کہول دی اوسکا سینہ حکم برداری کو اور معنی سی لفظ شرح
کی جو آیت مین وارد ہی فرمایا نور جبکہ داخل ہوتا ہی دل مین کہل جاتا ہی سینہ اور کشادہ ہو جاتا ہی اور کہا گیا کچہہ
اسکی پہچان بہی ہی فرمایا ہان کنارہ پکڑنا غرور کی گہر یعنی دنیا سی اور رجوع کرنا ہمیشگی کی گہر یعنی آخرت کی طرف
اور طیار ہو رہنا مرنی کیلئی اور فرمایا شرماؤ اللہ سی حق شرمانی کا کہا گیا کہ ہم شرماتی ہین فرمایا نہ ایسا ہو جسمین نہین
رہتی اور جمع کرلی ہو جو نہین کہاتی اور فرمایا آنحضرتؐ نے جو کوئی زہد کری دنیا مین داخل کری اللہ حکمت اوسکی دل مین
اور گویا کری ساتہہ اوسکی زبان اوسکی اور معلوم کرادی اوسکو عیب دنیا کی اور دوا اوسکی اور نکالی اوسکو دنیا سی سلامت
طرف بہشت کی اور فرمایا نہین پورا کرتا بندہ حقیقت ایمان کی یہانتک کہ ہو نہ پہچاننا دوست تر طرف اوسکی پہچاننی سے
یعنی اگر اوسکا حال کسیکو معلوم نہو تو بہلا اوسکو خوش آوی اسبات سی کہ معلوم ہوا اوسکا حال کسی کو اور یہانتک ہو کم ہونا
چیز کا دوست طرف اوسکی محبت ہونے سی چیز کی اور فرمایا آنحضرتؐ نے جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ کسی بندی کی نیکی کا زاہد کرتا ہے
اوسکو دنیا مین اور راغب آخرت مین اور بینا کر دیتا ہی وسکی ساتہہ عیبون نفس اوسکی کی اور فرمایا زہد کر دنیا مین دوست
رکہیگا تجہکو اللہ اور زہد کر اوس چیز مین جو لوگون کی ہاتہہ مین ہی یعنی مال دوست رکہینگی تجہکو لوگ اور فرمایا جسکا ارادہ
کند ہوا اوسکو علم بغیر سیکہنی کے اور ہدایت بغیر ہدایت کئی جاوی کی سو چاہیی کہ زہد کری دنیا مین ف فرمایا آنحضرتؐ نے
جب دیکہو تم بندہ کو کہ دیا گیا زہد یعنی بی رغبتی دنیا مین اور کم سخن ہے سو نزدیک ہو اوس کے پس اوسکو حکمت سکہائی جاتی ہے
یعنی اچہی کام اور سچی بات اور حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے نہین ہی زہد یعنی بی رغبتی دنیا مین ساتہہ حرام کرنی حلال
کی یعنی ساتہہ ترک کرنی لذات اور شہوات کی اور نہ ساتہہ ضائع کرنی مال کے لیکن بی رغبتی دنیا مین یہہ ہے کہ نہووی تو
ساتہہ اوس چیز کے کہ تیری ہاتہہ مین ہے زیادہ اعتماد کرنیوالا اوس چیز سی جو ہاتہہ مین اللہ کی ہی اور نہ یہہ ہی کہ ہووی تو
ثواب مین مصیبت کی جب پہنچی وہ تجہکو بہت راغب بہ نسبت اوسکی کہ اگر نہ پہنچی وہ تجہکو یعنی مسلمان جب گمان کرتا ہی اور دنیا
مین اوسکی عوض گرفتار مصیبت ہوتا ہی اور اوسپر صبر کرتا ہی تو آخرت مین ثواب پاتا ہی اور اگر اوسکی عوض یہان

مصیبت نہیں ہو یعنی تو دلگنا باقی رہتا ہی اور آخرت میں وصلی نزاملی کی تحصیل ہے ہوا گر رغبت تیری مصیبت
میں سبب ثواب منی کی زیادہ ہو تیری رغبت سے مصیبت کی نہونی میں **فصل** الزهد حقيقة واصل وثمرة

اما حقيقته فهي عزوف النفس عن الدنيا وانزواؤها طوعا مع القدرة عليها واصلها العلم والنور الذي
يقذف في القلب حتى ينشرح به الصدر ويتضح فيه ان الآخرة خير وابقى وان نسبة الدنيا الى الآخرة اقل
من نسبة خزفة الى جوهرة وثمرتها القناعة من الدنيا بقدر الضرورة وهو قدر زاد الراكب فالاصل
نور المعرفة ويثمر حال الانزواء ويظهر على الجوارح بالكف الا عن قدر الضرورة في زاد الطريق والضروري
من زاد الطريق مسكن وملبس ومطعم واثاث اما المطعم فله طول وعرض اما طوله فبالاضافة
الى الزمان واقصى درجاته الاقتصار على دفع الجوع في الحال فاذا دفعه غدوة لم يدخر شيئا للعشاء
واوسطه ان يدخر شيئا لشهر الى اربعين يوما فقط وادناه ان يدخر لسنة فان جاوز ذلك خرج عن
جميع ابواب الزهد الا ان لا يكون له كسب ولا يأخذ من الايدي كداود الطائي فانه ملك عشرين دينارا
فامسكها وقنع بها عشرين سنة فذلك لا يبطل مقام الزهد ودرجته في الآخرة الا عند من شرط
التوكل في الزهد واما عرضه فاقله نصف رطل واوسطه رطل واعلاه مد والزيادة عليه تبطل رتبة الزهد
واما الجنس فاقله ما يقوت ولو النخالة واوسطه خبز الشعير واعلاه خبز البر غير منخول فان نخل فهو تنعم
لا زهد واما الادام فاقله الخل والبقل والملح واوسطه الادهان واعلاه اللحم وذلك في الاسبوع مرة
او مرتين فان دام لم يكن صاحبه زاهدا قالت عائشة رضي الله عنها وعن ابيها وصلى على بعلها وبئس
باغضوها كان يأتي اربعون ليلة وما يوقد في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مصباح ولا نار وقيل
ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ قدم المدينة ثلثة ايام من خبز البر واما الملبس فاقله ما يستر العورة و
يدفع الحر والبرد واعلاه قميص وسراويل ومنديل من الجنس الخشن ويكون بحيث لو غسل ثوبه لم يجد
غيره فان كان صاحب قميصين لم يكن زاهدا قال ابو بردة اخرجت عائشة كساء ملبدا وازارا غليظا
فقالت قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذين وصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في خميصة لها
علم فلما سلم قال شغلني النظر الى هذه اذهبوا بها الى ابي جهم الحديث وكان شراك نعله وقد
اخلق فابدل بسير جديد فلما سلم عن صلوته قال اعيدوا الشراك الخلق فاني نظرت اليه في الصلوة
وكان قد احتذى نعلين جديدين فاعجبه حسنهما فخر ساجدا وقال اعجبني حسنهما فتواضعت لربي
خشية ان يمقتني ثم خرج بهما فدفعهما الى اول مسكين رآه وقد عد على قميص عمر اثنتا عشرة رقعة
بعضها من ادم واشترى علي في خلافته ثوبا بثلثة دراهم وقطع كمه من الرسغين وقال الحمد لله الذي
هذا من رياشه وقال بعضهم قومت ثوبي سفيان ونعله بدرهم واربعة دوانيق وقال علي رضي الله
عنه ان الله عز وجل اخذ على ائمة الهدى ان يكونوا في مثل ادنى احوال الناس ليقتدي بهم الغني ولا يزري
بالفقير فقره واما المسكن فادناه ان يقنع بزاوية مسجد او رباط كاهل الصفة واعلاه ان تطلب

لنفسه موضعا خاصا وهي حجرة اما بشراء او باجارة بشرط ان لا يزيد سعته على قدر الحاجة ولا يرفع بناءه ولا يهتم بتخصيصه في الآثار من رفع بناءه فوق ستة اذرع ناداه مناد الى اين يا افسق الفاسقين ومات رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يضع لبنة على لبنة ولا قصبة على قصبة وقال عبد الله بن عمر مر بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نعالج خصا فقال ان الامر اعجل من ذلك واتخذ نوح عليه السلام بيتا من خص فقيل لو بنيت فقال هذا كثير لمن يموت وقال صلى الله عليه وسلم من بنى فوق ما يكفيه كلف ان يحمله يوم القيامة الا ما اكن من حر و برد واما اثاث البيت ففيه ايضا درجات وادناها حال عيسى عليه السلام اذ لم يكن معه الا مشط وكوز فرأى انسانا يمشط باصابعه فرمى المشط ورأى آخر يشرب بيديه فرمى الكوز واوسطه ان يستعمل من الجنس الخسيس واحدا في كل غرض ويجتهد ان يستعمل واحدا في اغراض كان عمير بن سعد وهو امير حمص ما معك من الدنيا فقال معي عصاي اتوكأ عليها واقتل بها حية ان لقيت ومعي جرابي احمل فيه طعامي ومعي قصعتي آكل فيها واغسل راسي وثوبي ومعي مطهرتي احمل فيها شرابي ووضوئي فما كان بعد هذا من الدنيا فهو تبع لما معي فقال صدقت وقال الحسن ادركت سبعين من الاخيار ما لاحدهم الا ثوبه وما وضع احدهم بينه وبين الارض ثوبا وكان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه وسادة من ادم حشوها ليف وعباءة مثنية فهذه سير الزهاد في الدنيا فمن حرم هذه الزينة فلا اقل من ان يتحسر على فواتها ويجتهد ان يكون قربه منهم اكثر من قربه من المتنعمين في الدنيا زہد کی لئی ایک حقیقت ہی اور ایک اصل اور ثمرہ لیکن حقیقت اوسکی سو یہہ ہو منہہ پہیرنا نفس کا ہی دنیا سی اور گوشہ پکڑنا اوسکا خوشی سی باوجود قدرت ہونی کی اوسپر اور اصل اوسکی علم اور نور ہی جو حاصل کرتا ہی دلمین یہانتک کہ کہل جاتا ہی بسبب اوسکے سینہ اور ظاہر ہوتی ہی اوسمین یہہ بات کہ تحقیق آخرت بہتر اور باقی ہی اور نسبت دنیا کی طرف آخرت کی کمتر ہی نسبت ٹہیکری سی طرف جوہر کی اور ثمرہ یعنی پہل اوسکا قناعت ہی دنیا سی بقدر ضرورت کے اور بقدر توشہ سوار کی پس اصل تو معرفت کا ہی اور پہل دیتا ہی یہہ نور وقت گوشہ گیری کے اور ظاہر ہوتا ہی ہاتہہ پاون وغیرہ پر باز رہنی سی مگر بقدر ضرورت کی توشہ راہ مین اور ضروری توشہ راہ سی مسکن یعنی رہنی کی جگہہ اور ملبس یعنی کپڑا پہنی کو اور مطعم یعنی کہانا اور اثاث یعنی گہر کا اسباب ہی لیکن مطعم سو اوسکی لئی ایک لنبان اور ایک چوڑان ہی لیکن لنبان اوسکی سو بہ نسبت زمانی کی ادنی کمتر درجہ اوسکی اکتفا کرنا ہی دور کرنے بہوک پر فی الحال پس جسوقت کہ دور کری بہوک دوپہر کی نہ ذخیرہ کری کوئی چیز شام کی لئی اور اوسط اسکی یہہ ہی کہ ذخیرہ کری کوئی چیز ایک مہینی کی لئی چالیس دن تک فقط اور کمتر اسکا یہہ ہی کہ جمع کری ایک سال کی لئی سو اگر تجاوز کری اس سی نکلجائیگا سب دائرہ زہد سی مگر یہہ کہ نہو اوسکی لئی کچہہ کسب اور نہ لی ہاتون سی شغل داود طائی رحمۃ اللہ کی کہ وہ مالک ہوئی بیس دینار کی سو بند کر رکہا اوسکو اور قناعت کی ساتہہ اوسکی بیس برس تک پس یہہ نہین باطل کرتا مقام زہد کو اور اوسکی درجی کو آخرت مین مگر نزدیک اوس شخص کے جسنی شرط کیا توکل زہد مین اور لیکن لنبان اوسکا سو کمتر اوسکا آدہا رطل ہی اور اوسط اوسکا ایک رطل ہی اور اعلی اوسکا ایک مد ہی جو ادہ پاو کم سیر بہر کا ہوتا ہی

آج کل کے پیمانہ کی موافق اور اوسپر زیادتی کہودیتی ہی رتبہ زہد کا اور لیکن جنس سو کمتر اوسکا وہ ہی جسمین جینا رہی اگرچہ بہوسی ہو اور اوسط اوسکا روٹی جو کی ہی اور اعلی اوسکا روٹی گیہون کی ہی بغیر چہنی ہوئی کی سوا اگر چہانا اوسکا تو وہ چین ہی اور نہین زہد اور لیکن سالن سو کمتر اوسکا سرکہ ہی اور ساگ اور نمک اور اوسط اوسکا روغن فی الناہی اور اعلی اوسکا گوشت ہی اور یہہ ایک ہفتہ مین ایکبار یا دو بار پس اگر ہمیشگی کے تو ہوگا صاحب اوسکا زاہد اور کہا عائشہ نی گذرتین ہمپر چالیس راتین اور نہ روشن کیا جاتا گہر مین آنحضرت کی چراغ اور نہ آگ اور کہا گیا ہی کہ نہ سیر ہوے آنحضرت جب سی آئی مدینہ مین تین دن گیہون کی روٹی سی اور لیکن لباس سو کمتر اوسکا وہ ہی جو چہپاوے شرمگاہ کو اور دور کری گرمی سردی کو اور اعلی اوسکا ایک قمیص اور ایک ازار اور ایک عمامہ ہی موٹی کپڑی کی قسم سے اور ہو اوسط جیسا کہ اگر دہووی اپنی کپڑی کو نہ پاوی سوا اوسکی پس اگر ہو صاحب دو قمیص کا تو ہوگا زاہد کہا ابو بردہ نی نکالی عائشہ نے ایک کملی ملبدیعنی بلند مانند نمد کی اور ایک ازار موٹی اور کہا وفات پائی رسول اللہ نی ان دو مین اور نماز پڑہی آنحضرت نی ایک چادر مین جسمین کچہہ خطوط تہی پہر جب سلام پہیرا فرمایا مجہکو مشغول کردیا دیکہنی نی اسکیطرف سو اسکو لیجاؤ ابی جہم کی پاس اور پرانا ہوگیا تہا تسمہ آنحضرت کی جوتی کا سو بدلا آنحضرت نی نئی تسمہ سی پہر جب سلام پہیرا اپنی نماز سی فرمایا پہر اوسی پرانی تسمہ کو لگادو سو تحقیق مینی دیکہا اوسکیطرف نماز مین اور پہنی آنحضرت نی دو جوتیان نئی سو خوش آیا آپ کو اچہا ہونا اونکا سو گر پڑی سجدہ مین اور فرمایا خوش آئی مجہکو خوبی ان دونوکی سو فروتنی کی مینی اپنی رب کی اس ڈرسی کہ بیزار ہو مجہسی پہر نکلی پہنی ہوی اون دونو کو سو دی ڈالا اونکو پہلی مسکین کو جسکو دیکہا اور شمار کئی حضرت علی نے قمیص پر حضرت عمر کی بارہ پیوند بعض اونمین کا چمڑی کا تہا اور خرید کیا حضرت علی نی اپنی خلافت مین ایک کپڑا تین درہم کو اور کاٹین دونو آستین اوسکی اور کہا تعریف ثابت ہی اوس اللہ کو جسکی نعمت سی یہہ ہی اور کہا بعض اونکی نی قیمت کئی گئی دونو کپڑی سفیان کی اور جوتی اونکی ایک درہم اور چار دانگ کو اور کہا علی رضی اللہ عنہ نی تحقیق اللہ پاک نی عہد لیا ہدایت سی یہہ کہ ہون مانند ادنی حالون کی تا پیروی کرین اونکی تونگر اور نہین عیب کری فقیر کو محتاجی اوسکی اور لیکن مسکن سو ادنا اوسکا یہہ ہی کہ قناعت کری بموجب ایک روایت کے مسجد یا مسافرخانہ پر مثل اہل صفہ کی اور اعلی اوسکا یہہ ہی کہ طلب کری اپنی نفس کے لئی ایک جگہہ خاص اور یہہ ایک حجرہ ہو خواہ مول لیکے سی خواہ اجرت سے اس شرط سی کہ ہو زیادہ کشادگی اوسکی قدر حاجت سے اور نہ بلند کری بنا اوسکی اور نہ کوشش کری اوسکی گچ کرنیمین اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی بلند کری بنا مکان کی چہہ گز سی زیادہ پکارتا ہی اوسکو ایک پکارنیوالا کہانتک ای بڑی فاسق فاسقون کی یعنی تو ای کہانتک بلند کریگا اور وفات پائی آنحضرت نے اور نرکہی اینٹ پر اینٹ اور بانس پر بانس اور کہا عبداللہ بن عمر نی گذری ہمپر رسول اللہ اور ہم کر رہی تہی گچ سو فرمایا کہ تحقیق موت اس سے جلد تر ہی اور اختیار کیا نوح علیہ السلام نی ایک گہر نرکل کا پس کہا گیا کاش بناتا تو گہر سو فرمایا یہہ بہت ہے مرنیوالی کو اور فرمایا آنحضرت نی جو کوئی بناوی زیادہ کفایت سی تکلیف دیا جائیگا اوسکی اوٹہانیکی دن قیامت کے اور فرمایا ہر بنا وبال ہی اپنی صاحب پر دن قیامت کے مگر اوسقدر جتنا چہپاوی گرمی جاڑی کو اور لیکن اسباب گہر کا سو اوسمین بہی درجی ہین ادنا اوسکا حال عیسی علیہ السلام کا ہی اسلئی کہ نہ تہا ساتہہ اونکی کچہہ مگر ایک کنگہی اور کوزہ پس دیکہا ایک آدمی کو کنگہی کرتی ہوے

انگلیون سی سو پہینک دیا لنگی کو اور دیکہا ایک اورکو کہ پیتا ہی پانی اپنی ہاتہہ سی سو پہینکدیا کوزہ کو اور واسطی اوسکا
یہہ ہی کہ استعمال کری جس شی سی ایک چیز بر غرض مین اور کوشش کری آدمی کہ استعمال کری ایکہی کو
سب غرضون مین کہا عمر نی عمیر بن سعید سی اور وہ تہی امیر حمص کے کیا ہی پاس تیری دنیا سی کہا میری ساتھ
میرا عصا ہی جسپر ٹیکتا ہون اور مارتا ہون اوس سی سانپ کو اگر دیکہہ پاؤن اور میری ساتہہ میرا توشہ دان ہی اوسمین
رکہتا ہون کہانا اپنا اور میری ساتہہ میری رکابی ہی اوسمین کہاتا ہون اور دہوتا ہون اپنا سر اور اپنا کپڑا اور
میری ساتہہ میرا لوٹا ہی اوسمین رکہتا ہون اپنا پانی اور اپنا وضو سو جو کچہہ ہوا اسکی بعد دنیا سی سو وہ پیرو ہی
اوسکا جو میری ساتہہ ہی پس فرمایا عمر نی سچ کہا تو نی اور کہا حسن نی پایا مینی ستر آدمیونکو نیکون مین سی نہ تہا
ایک کی پاس ہی اونمین سی مگر ایک کپڑا اور نہ رکہا ایک نی اونمین سی درمیان اپنی اور درمیان زمین کی ایک
کپڑا اور تہا بستر آنحضرت کا جسپر سوتی تہی ایک تکیہ چمڑی کا جسکا بہراؤ پوست خرمی کا تہا اور تہی ایک عبا دوتہ
کی اور عبا نام ایک جامہ کا ہی جسکو پشم سی بناتی ہین سو یہہ ہی سیر زاہدون کی دنیا مین سو جو کوئی حرام کری
اس زینت کو سو نہین کمتر اس سی کہ حسرت کریگا اوسکی فوت پر اور کوشش کریگا یہہ کہ ہو قرب اوسکا اونسی زیادہ
اوسکی قرب سی ساتہہ چین والون کی دنیا مین فـ فرمایا آنحضرت نی نہین ہی واسطی ابن آدم کی حق سوا
ان چیزون کی گہر کہ رہی اوسمین اور کپڑا کہ ڈہانکی اوس سی ستر اپنا اور خشک روٹی یعنی بغیر سالن کی اور پانی
اور حدیث مین آیا ہی کہ سوئی آنحضرت بوریی پر پس اوٹہی اور حال یہہ تہا کہ نشان پڑگئی تہی اونکی بدن مین
سو کہا ابن مسعود نی ای رسول اللہ کاش تم حکم کرتی ہمکو یہہ کہ بچہاتی ہم واسطی تمہاری اور کرتی یعنی وہ چیز
جو باعث لذت اور آرام کی ہوتی یعنی چین کی چیزین پس فرمایا کیا ہی مجہکو ساتہہ دنیا کی اور نہین مین
ساتہہ دنیا کی مگر مانند سوار کی کہ سایہ لیا نیچی درخت کے پہر چلا گیا اور چہوڑ گیا اوسکو اور فرمایا آنحضرت نی لائق
رشک کی میری دوستون مین سی نزدیک میری البتہ مومن سبکبار ہی یعنی کم مال والا اور کم عیال والا
صاحب بڑی حصہ کا نماز سی اچہی عبادت کی رب اپنی کے اور فرمان برداری کی اوسکی بیچ پوشیدگی مین اور تہا غیر مشہور
لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتہہ انگلیون کی اور تہا رزق اوسکا بقدر حاجت کی سو صبر کیا اوسپر
پہر نقد کیا حضرت نی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی یعنی اونگلی پر اونگلی ماری بقصد تعجب اور تقلیل کے جیسی ویسی پر کہتی ہین ماری ہیت
پہر فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہوئین رونی والیان اوسکی کم رہی میراث اوسکی کہا ابو ہریرہ نی کہ تحقیق
دیکہی مینی ستر صحابی صفہ والی کہ نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ اوسپر چادر ہو اور یا تہمت فقط تہمت تہا اور یا
فقط کملی کہ جنکو باندہی تہی گردنون اپنی مین پس بعضی اونمین سی وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلی تک اونکی اور
بعضی اونمین سی وہ تہی کہ پہونچتی ٹخنون تک پس اکہٹا کرتا اوسکو ساتہہ ہاتہہ اپنی کی واسطی مکروہ جاننی اسبات
کہ معلوم ہو ستر مگاہ اوسکا فـ چند آدمی فقرا مہاجرین سی تہی کہ گہر رکہتی تہی اور مال اور اولاد نہین اور ہمیشہ
اونکا توکل تہا اونکی صفہ مسجد آنحضرت مین گذارتی اور صفہ ایک جگہہ پٹی ہوی سایہ دار آنحضرت کی مسجد مین تہی اور وہ
ستر آدمی تہی کبہی کم ہوجاتی اور کبہی زیادہ ہوتی تہی اللہ کی مہمان کہلاتی تہی جہاد کیا کرتی اور اکثر یاد

مشغول رہتی اور قرآن شریف پڑہا کرتی اور حدیثین یاد کرتی اور آنحضرتؐ کو جناب باری کیطرف سی یہہ حکم تہا کہ تم اونکی
پاس بیٹہا کرو اور آنحضرتؐ فرماتی کہ مین بیکسون کی ہون ف آیا ہی کہ آنحضرت نکلی ایکدن اور ہم بعضی اصحاب ساتہہ اونکی
تہی پس دیکہا ایک گنبد بلند سو فرمایا کیا ہی یہہ عرض کیا آپ کی اصحاب نے یہہ فلانی شخص کا ہی انصار مین سی پس چپ رہی
حضرت اور رکہا اس قصہ کو اپنی دلمین یہانتک کہ جب آیا بنانیوالا اوسکا پس سلام کیا اوسنی حضرت پر لوگون مین سو منہہ
پہیر لیا حضرتؐ نی اوس سی کیا اوسنی کئی بار یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ کو آنحضرتؐ مین اور اعراض کو اوسنی
پس شکوہ کیا اسکا طرف یارون آنحضرتؐ کی اور کہا قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ غصہ دیکہتا ہون آنحضرتؐ کو کہا یارون
نی نکلی آنحضرتؐ سو دیکہا تیرا گنبد پس پہر اوہ شخص طرف گنبد اپنی کی سو ڈہا دیا اوسکو یہانتک کہ برابر کر دیا اوسکو ساتہہ زمین
کی پس نکلی آنحضرتؐ ایکدن سو نہ دیکہا اوسکو پس فرمایا کیا ہوا وہ گنبد عرض کیا صحابہ نی کہ شکوہ کیا ہمسی اوسکی بنانے
والی نے آپ کی موتہہ پہیرنیکا سو خبر دی ہمنی اوسکو سو اوسنی ڈہایا اوسکو پس فرمایا آنحضرتؐ نی آگاہ ہو تحقیق ہر بنا
وبال ہی اوسکی بنانیوالی پر مگر جو ضروری **فصل** الزھد علی درجات احدھا ان یزھد ونفسه مائلة
الی الدنیا ولکنه یجاھدھا وھذا متزھد ولیس بزاھد ولکن بدایة الزھد التزھد الثانیة ان
تنفر نفسه عن الدنیا ولا تمیل الیھا لعلمه ان الجمع بینھا وبین نعیم الاخرة غیر ممکن فتسمح نفسه بترکھا
کما تسمح نفس من یبذل درھمًا لیشتری جوھرًا وان کان الدرھم محبوبا عندہ وھذا زھد الثالثة
ان لا تمیل نفسه ولا تنفر عنھا بل یکون وجودھا وعدمھا عندہ بمثابة واحدة ویکون المال عندہ
کالماء وخزائن الله تعالی کالبحر فلا یلتفت قلبه الیه رغبة ونفورا وھذا ھو الاکمل لان الذی یبغض
شیئا فھو مشغول به کالذی یحبه لذلک ذم الدنیا عند رابعة العدویة فقالت لولا قدرھا
فی قلوبکم ما ذممتموھا وحمل الی عائشة مائة الف درھم فلم تنفر عنھا ولکن فرقته فی یومھا فقالت
خادمتھا لو اشتریت بدرھم لحما تفطرین علیه فقالت لو ذکرتنی لفعلت فھذا ھو الغناء وھو
اکمل من الزھد ولکنھا مظنة غرور الحمقی اذ کل مغرور یستشعر من نفسه ان لا علاقة لقلبه مع الدنیا
وعلامة ذلک ان لا یدرک التفرقة بین ان یسرق جمیع ماله او یسرق مال غیرہ فما دام یدرک التفرقة
فھو مشغول ف زہد کی کئی درجی ہین ایک یہہ کہ زہد کری اور جی اوسکا خواہش کرتا ہو دنیا کیطرف لیکن وہ کوشش مین
ڈالتا ہی اوسی اور یہہ متزہد ہی یعنی بہ تکلف زہد کرتا ہی اور زاہد نہین لیکن شروع زہد کا تزہد ہی یعنی بہ تکلف زہد کرنا
دوسری یہہ کہ نفرت کری اوسکا جی دنیا سی اور نہ میل کری اوسکی طرف اسلئی کہ وہ جانتا ہی کہ جمع درمیان دنیا
اور درمیان نعمت آخرت کی ممکن نہین ف ہم خدا خواہی وہم دنیائی دون ✽ این خیال است ومحال است وجنون
سو جرأت کرتا ہی اوسکا جی اوسکی چہوڑنی پر جیسی کہ جرأت کرتا ہی جی اوس شخص کا جو خرچ کرتا ہی ایک درہم تو خرید
کری ایک جوہر اگرچہ ہو درہم دوست نزدیک اوسکی اور یہہ زہد ہی تیسری یہہ کہ نہ میل کرتی جی اوسکا اور نہ نفرت
کری اوس سی بلکہ ہو وجود اور عدم اوسکا نزدیک اوسکی برابر اور ہو مال نزدیک اوسکی مثل پانی کی اور
اللہ کا خزانہ مانند دریا کی نہیں التفات کری دل اوسکا اوسکیطرف رغبت اور نفرت کی راہ سی اور یہہ بہت کامل ہے

اسلئی کہ جو شخص دوست رکھتا ہی کسی چیز کو اور رہتا اوسمین مشغول ہی مانند اوس شخص کے ہی جو دوست رکھتا ہی اوسی اور
اسواسطی جب مذمت کی ایک قوم نی دنیا کی نزدیک رابعہ عدویہ رحمہا اللہ کی کہا اگر نہوتی اوسکی قدر تمہاری دلونمین
تو نہ مذمت کرتی تم اوسکی اور بھیجی گئی عائشہ پاس سو ہزار درہم سو تفرقہ کئے اوسی دن لیکن جلد کیا اوسکو اوسی دن
پس کہا اونکی لونڈی نی کاش تو مول لیتی ایک درہم کا گوشت افطار کرتی اوسپر کہا اگر یاد دلاتی تو مجھکو تو البتہ
مین کرتی سو یہہ تونگری ہی اور یہہ کامل تر زہد ہی لیکن یہہ ملگیا انہی ہمتون کی عزت کی اسلئی کہ ہر مغرور
جانتا ہی یہ جب تک یہہ کہ نہین ہی علاقہ اوسکی دلکو دنیا سی اور پہچان اوسکی یہہ ہی کہ نہین پاتا فرق درمیان اسکی
کہ چوری جاوی سب مال اوسکا یا چوری جاوی مال اوسکی غیر کا سو جب تک پاتا ہی فرق پس وہ مشغول ہی اوسکی ساتھ

فصل کمال الزهد هو الزهد فی الزهد بان لا یعتد به ولا یراه منصبا فان من ترک الدنیا وظن
انه ترک شیئا فقد عظم الدنیا اذ الدنیا عند ذوی البصائر لا شیء وصار کمن منعه عن دار الملک کلب
علی بابه والقی الیه لقمة خبز وشغله به ودخل دار الملک وجلس علی سریر الملک فالشیطان کلب علی باب الله
والدنیا کلها اقل من لقمة بالاضافة الی الملک اذ اللقمة لها نسبة الی الملک اذ تفنی بامثالها والاخرة لا یتصور
ان تفنی بامثال الدنیا لانه لا نهایة لها کمال زہد کا زہد مین زہد کرنا ہی یون کہ نہ شمار کری ساتھ اوسکی اور نہ دیکھی اوسکو
حقیقت اسلئی کہ جو کوئی ترک کری دنیا کو اور گمان کری کہ اوسنی چھوڑا ایک چیز کو سو تحقیق بڑا جانا دنیا کو اسلئی کہ دنیا
نزدیک عقلوالون کی کچھ چیز نہین اور دنیا والا مثل اوس شخص کی ہی کہ منع کیا اوسکو گھرسی بادشاہ کی کتی نی جو
اوسکی دروازی پر رہتا اور ڈالا اوس شخص نی اوسکی طرف ایک نوالہ روٹی کا اور اوسکو مشغول کیا ساتھ اوسکی اور
داخل ہوا گہر مین بادشاہ کی اور بیٹھا بادشاہ کی تخت پر پس شیطان کتا ہی اللہ کی دروازی پر اور سب دنیا کمتر ہی نوالہ
سی بہ نسبت بادشاہ کی اسلئی کہ نوالہ کو نسبت ہی بادشاہ کی طرف اسلئی کہ فنا ہوتا ہی ساتھ امثال اپنی کی اور آخرت نہین
ہوسکتا کہ فنا ہو ساتھ امثال دنیا کی اسلئی کہ اوسکی نہایت نہین

فصل الزهد باعتبار الباعث علیه
علی درجات احدها ان یکون باعثه الخوف من النار وهذا زهد الخائفین والثانیة وهو اعلی منه ان یکون
باعثه الرغبة فی نعیم الاخرة وهو زهد الراجین والعبادة علی الرجاء افضل منها علی الخوف لان
الرجاء یقتضی المحبة والثالثة وهی اعلاها ان یکون الباعث علیه الترفع عن الالتفات الی ما سوی الحق
تنزیها للنفس عنه واستحقارا لما سوی الله وهذا زهد العارفین وهو الزهد المحقق وما قبله معاملة
اذ نزل صاحبه عن شیء عاجلا لیعتاض عنه اضعافه آجلا زہد باعتبار سبب کی کئی درجون پر ہی ایک یہہ کہ ہو سبب
اوسکا ڈرنا آگ سی اور یہہ زہد ڈرنیوالون کا ہی اور دوسرا جو اعلای ہی اوس سی یہہ کہ ہو سبب اوسکا رغبت کرنا نعمت
مین آخرت کی اور یہہ زہد ہی امیدوارون کا اور بندگی کرنا امید پر بہتر ہی اوس بندگی سی جو ڈر سی ہو اسلئی کہ امید
چاہتی ہی محبت کو تیسری اور یہہ اعلا اوسکا ہی یہہ کہ ہو سبب اوسپر بلند ہونا التفات سی طرف ماسوی حقتعالی کے
واسطی پاک کرنی نفس اور حقیر جاننی ماسوی اللہ کے اور یہہ زہد عارفونکا ہی اور یہی ہی زہد ثابت درجہ اوسکی پہلی ہی وہ
معاملہ ہی اسلئی کہ چھوڑتا ہی صاحب اوسکا ایک چیز حاضر کو تا عوض لی اوسکا دونا اوسکی آگی یعنی دنیا کو چھوڑا آخرت

لینے

یعنی پاتی **فصل** الزهد باعتبار ما فيه الزهد على الدرجات وكماله الزهد في كل ما سوى الله
سبحانه وتعالى في الدنيا والآخرة ودونه الزهد في الدنيا خاصة دون الآخرة ثم يدخل فيه كل
ما فيه حظ وتمتع في الدنيا من مال وجاه وتنعم ودون ذلك ان يزهد في المال دون الجاه او في بعض
الاشياء دون بعض وذلك ضعيف لان الجاه الذ واشهى من المال والزهد فيهما زهد باعتبار
اون چیز کی جسمین زہد ہوتا ہی کئی درجون پر ہی اور کمال اوسکا زہد ہی ہر ماسوی اللہ مین جو دنیا اور آخرت مین ہی
اور کم اس سی زہد ہے دنیا مین خاص کر نہ آخرت مین پہر اسمین داخل ہی ہر وہ چیز جسمین مزا ہی اور برتنا ہے
دنیا مین مال اور جاہ اور چین ہی اور کم اس سی یہہ ہی کہ زہد کری مال مین نہ جاہ مین یا بعضی چیزون مین اور بعضی مین نہین
اور یہہ ضعیف ہی اسلیٔی کہ جاہ لذیذتر اور مرغوب تر ہی مال سی اور زہد اوسمین دشوار ہی **فصل** الزهد ان
ينزوي عن الدنيا طوعا مع القدرة عليها اما ان تزوت الدنيا عنك وانت راغب فيها فذلك
فقر وليس بزهد ولكن للفقير ايضا فضل على الغني لانه منع عن التمتع بالدنيا قهرا فهو افضل ممن
تمكن من التمتع بها حتى الفها واطمان اليها ولم يتجاف قلبه عنها فيعظم عليه الالم والحسرة عند الموت
وتكون الدنيا كانه جنة وتكون الآخرة كانها سجن اذ الفقير يشتهي الخلاص عن الامها والفقر من
اسباب السعادة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله سبحانه وتعالى يحمي عبده الدنيا وهو يحبها كما يحمي احدكم
مريضه الطعام والشراب وقال صلى الله عليه وسلم يدخل فقراء امتي الجنة قبل اغنيائها بخمس مائة عام وقال صلى الله عليه وسلم
خير هذه الامة فقراؤها وقال اذا رايت الفقر مقبلا فقل مرحبا بشعار الصالحين واذا رايت الغنى مقبلا فقل ذنب
عجلت عقوبته وقال موسى عليه السلام يا رب من احباؤك من خلقك حتى احبهم لاجلك فقال كل فقير فقير اعلم
ان الفقير ان كان قانعا بما اعطى غير شديد الحرص على الطلب فالجنة قريب من درجة الزهد وقال صلى الله عليه وسلم طوبى
لمن هدي الى الاسلام وكان عيشه كفافا وقنع به وقال صلى الله عليه وسلم احب العباد الى الله تعالى الفقير القانع واوحى الله سبحانه وتعالى الى اسمعيل
صلوات الله عليه اطلبني عند المنكسرة قلوبهم قال عليه السلام ومن هم قال سبحانه الفقراء الصادقون وعلى الجملة انما يعظم ثواب الفقر عند القناعة
والصبر والرضا والصبر على الفقر مبدأ الزهد ولا يتم هذه المقامات الا بالصبر زہد یہہ ہی کہ گوشہ پکڑی دنیا سی ساتہہ
خوشی کی باوجود قدرت کی اوسپر لیکن یہہ بات کہ گوشہ گیر ہو دنیا تجہہ سی اور تو اوسمین راغب ہو سو یہہ محتاجی ہی زہد
نہین لیکن فقیر کو بہی بزرگی ہی تونگر پر اسلیٔی کہ باز رکہا گیا ہی برتنی سی دنیا کی ساتہہ ناخوشی کی سو وہ بہتر ہے
اوس شخص سی جو قادر ہی برتنی پر اوسکی یہانتک کہ آشنا ہوا اوسکا اور مطمئن ہوا اوسکی طرف سے اور نہ کنارہ پکڑا اوسکی
دل نی دنیا سی سو بہت ہوتا ہی اوسپر دکہہ اور افسوس وقت موت کے اور ہوتی ہی دنیا جیسی بہشت اور ہوتی ہی آخرت
جیسی قیدخانہ اسلیٔی کہ فقیر چاہتا ہی رہائی اوسکی دکہون سی اور فقر ہی اسباب سعادت سے فرمایا آنحضرت صلعم نی اللہ پاک نگاہ
رکہتا ہی اپنی بندی کو دنیا سی اور وہ اوسکو چاہتا ہی جیسی نگاہ رکہتا ہی ایک تم مین کا اپنی بیمار کو کہانی پینی
سی اور فرمایا آنحضرت صلعم نی داخل ہونگی فقیر میری امت کے بہشت مین پہلی تونگرون کی پانسو برس اور فرمایا آنحضرت صلعم نی
بہتر لوگ اس امت کے اوسکی فقیر ہین اور فرمایا جب دیکہی تو محتاجی کو آتا ہوا سو کہہ خوش ہو واسطی طریقہ صالحین کے اور جب

دیکھی جو تونگری کو اونکا ہوا سو یہہ گناہ دی کہ جلدی آئی سی حضرت کی سکل اور کہا موسی علیہ السلام نی ای رب کون
لوگ ہین دوست تیری تیری خلق مین سی کہ دوست رکہون مین اونکو تیری لئی فرمایا ہر فقیر اقرار جان کہ فقیر اگر ہو
قناعت کرنیوالا آپ سی کہ جو دی گئی نہ بہت حرص والا طلب سو اوسکا درجہ قریب ہی زاہد کی درجی کی اور
فرمایا آنحضرت نی خوش حالی ہو اوس شخص کی لئی جو ہدایت کیا گیا اسلام کیطرف سو ہی معیشت اوسکا بقدر کفایت کی
اور اوسنی قناعت کی ساتھہ اوسکی آمد فرمایا آنحضرت نی بہت دوست بندون مین اللہ کیطرف فقیر قناعت کرنیوالا
ہی اور وحی کی اللہ نی طرف اسمعیل علیہ السلام کی طلب کر تو مجھکو نزدیک شکستہ دلون کی کہا وہ کون ہین فرمایا
فقیر صابر ہین اور حاصل کلام کا یہہ ہی کہ بڑا ہوتا ہی ثواب فقر کا نزدیک قناعت اور صبر اور رضا کی اور صبر کرنا فقر پر اعانت
زہد کا اور نہین تمام ہوتی یہہ مقامات مگر ساتھہ صبر کے **الاصل الرابع فی الصبر** اصل چوتھی بیان مین صبر کی
قال سبحانه وتعالى واصبروا ان الله مع الصابرين وجمع للصابرين بين امور لم يجمعها لغيرهم فقال اولئك
عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون وقال سبحانه وتعالى ولنجزين الذين
صبروا اجرهم باحسن ما كانوا يعملون وقال سبحانه وتعالى انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب وقال
سبحانه وتعالى وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا وكانوا باياتنا يوقنون وذكر الله سبحانه وتعالى
الصبر في القرآن في نيف وسبعين موضعا وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفقراء الصبر هم
جلساء الله سبحانه وتعالى يوم القيمة وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبر نصف الايمان وقال عليه الصلوة
والسلام من افضل ما اوتيتم اليقين وعزيمة الصبر ومن اعطى حظه منهما لم يبال بما فاته من قيام الليل
وصيام النهار وقال صلى الله عليه وسلم الصبر كنز من كنوز الجنة وسئل عن الايمان فقال هو الصبر وقال
عيسى صلوات الله عليه انكم لا تدركون ما تحبون الا بصبركم على ما تكرهون فرمایا اللہ صاحب نی صبر کرو
بیشک اللہ ساتھہ صبر والون کی اور جمع کیا صبر والونکی لئی درمیان اون کامون کی جنکو جمع کیا واسطی غیر کی
سو فرمایا ایسی لوگ وہین پر شاباشین ہین اپنی رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر اور فرمایا اللہ صاحب نی
اور ہم بدلی مین دینگی صبر کرنیوالون کو حق بہتر کامون پر جو کرتی تہی اور فرمایا اللہ سبحانہ نی صبر کرنیوالون ہی کو
ملتا ہی نیک ان گنتا اور فرمایا اللہ صاحب نی اور کئی ہمنی اونمین سردار جو راہ چلاتی ہماری حکم سی جب وہ ٹہری ہی اور تہی
ہماری باتون پر یقین کرتی بس ذکر کیا اللہ نی صبر کا قرآن مین ستر جگہہ اور فرمایا آنحضرت نی فقیر صبر کرنیوالی ہمنشین ہونگی
اللہ کی دن قیامت مین اور فرمایا آنحضرت نی صبر آدہا ایمان ہی اور فرمایا بہتر اوس چیز کا جو تم دی گئی یقین ہی اور ارادہ
صبر کا اور جو کوئی دیا گیا حصہ اون دونون سی نہ پروا کری اوسکی جو فوت ہوا اوسکو رات کی نماز سی اور دن کی روزہ سی
اور فرمایا آنحضرت نی صبر ایک خزانہ ہی بہشت کی خزانون سی اور پوچہی گئی ایمان سی سو فرمایا صبر ہی اور کہا عیسی علیہ السلام
نی تم نہین پاتی جو دوست رکہتی ہو مگر بسبب صبر تمہاری کی اوپر جسکو نا پسند رکہتی ہو **ف** فرمایا آنحضرت نی عجب ہی
واسطی حال مومن کی کہ تحقیق سب کام اوسکی لئی بہتر ہین اور نہین یہہ کسیکی لئی مگر مومن ہی کی لئی کہ اگر پہنچی
اوسکو خوشی شکر کری سو یہہ ہی بہتر اوسکی لئی اور اگر پہنچی اوسکو ضرر صبر کری سو یہہ ہی بہتر اوسکی لئی **فصل**

فصل حقیقة الصبر ثبات باعث الدین فی مقابلة باعث الهوی وهو من خاصیة الآدمی الذی
هو المرکب من شوب ملکیة وبهیمیة لان البهیمة لم تسلط علیها الا دواعی الشهوة والملک لم یسلط علیه الشهوة
بل جرّد للشوق الی مطالعة جمال الحضرة الربوبیة والابتهاج بدرجة القرب منها فهم یسبحون اللیل والنهار لا یفترون
ولیس فیهم داعیة الشهوة فلم یتصور الصبر للملک ولا للبهیمة بل الانسان سلط علیه جندان متطاردان احدهما
من حزب الله وملائکته وهو العقل وبواعثه والثانی من جنود الشیطان وهی الشهوة والغضب ودواعیهما وبعد
البلوغ یظهر باعث الدین والعقل اذ یحمل علی النظر الی العواقب ویستعد لقتال جند الشیطان فان ثبت باعث
الدین فی مقابلة باعث الهوی حتی غلبه فقد حصل مقام الصبر اذ لا یتصور الصبر الا عند تعارض الباعثین
علی التناقض وذلک کالصبر علی شرب الدواء البشع اذ یدعو الیه داعی العقل ویمنع منه داعیة الشهوة وکل
من غلبت شهوته لم یقدر علیه ومن غلب عقله صبر علی مرارته لینال الشفاء وشطر الایمان تمامه یتم بالصبر ولذلک
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصبر نصف الایمان لان الایمان یطلق علی المعارف والاعمال جمیعا وسایر
الاعمال فی طرفی الکف والاقدام والتزکیة والتحلیة لا یتم الا بالصبر لان جملة اعمال الایمان علی خلاف باعث
الشهوة فلا یتم الا بثبات باعث الدین فی مقابلته ولذلک قال الصوم نصف الصبر لان الصبر تارة یکون فی
مقابلة داعی الشهوة وتارة فی مقابلة داعی الغضب والصوم هو کسر داعیة الشهوة

حقیقت صبر کی قیام ہے سبب دین کا مقابلہ مین سبب خواہش نفس کی اور وہ خاصیت سی ہے آدمی کے جو بنا ہی آمیزش ملکیت اور بہیمیت سے اسلئی کہ بہیمیت پر نہین غالب ہوتی اوسپر مگر اسباب شہوت کے اور فرشتہ پر نہین غالب ہوئی شہوت بلکہ وہ خالی ہے واسطی شوق کے طرف دیکھنی جمال بارگاہ ربوبیت کی اور طرف خوش ہونیکی ساتھہ درجہ نزدیکی کی اوس سی سو وہ پاکی بولتی ہین دن رات اور نہین تھکتی اور نہین اونمین داعیہ شہوت کا پس نہین ہوسکتا صبر فرشتے کی لئی اور نہ جانورون کی لئی بلکہ انسان پر غالب ہین دو لشکر جنگی ایک اونمین ایسا اور اوسکی فرشتون کی گروہ مین سی ہی اور وہ عقل اور اوسکی اسباب مین اور دوسرا شیطان کی لشکر سی ہی اور وہ شہوت اور غضب ہے اور اسباب اون دونو کی اور بعد بالغ ہونیکی ظاہر ہوتا ہی باعث دین اور عقل کا اسلئی کہ اوٹھاتی دیکھنی طرف انجام کی اور شروع کرتا ہی لڑنا لشکر سی شیطان کے سو اگر ٹھہر رہا باعث دین کا مقابلہ مین باعث خواہش کی یہانتک کہ غالب ہوا اوسپر پس تحقیق حاصل ہوا مقام صبر کا اسلئی کہ نہین ہوسکتا صبر مگر وقت جھگڑنی دو باعث کے مخالفت پر اور یہہ مثل صبر کرنی کی ہی پینی پر کڑوی دوا کی اسلئی کہ بلاتا ہی اوسکی طرف داعی عقل کا اور منع کرتا ہی اوس سی داعی شہوت کا اور ہر وہ شخص جسپر غالب ہوئی شہوت اوسکی نہ قادر ہوگا اوسپر اور جو کوئی غالب ہے اوسپر عقل اوسکی صبر کریگا اوسکی تلخی پر تا حاصل ہو شفا اور جز ایمان کا تمام ہونا ساتھہ صبر کی اور اسیلئی فرمایا آنحضرت نی کہ صبر آدہا ایمان ہی اسلئی کہ ایمان بولا جاتا ہی معرفت اور اعمال سب پر اور سب عمل ہین دو طرفون کف مین اور پیش اور پاکی اور آراستگی نہین تمام ہوتی مگر ساتھہ صبر کی اسلئی کہ سب اعمال ایمان کے برخلاف باعث شہوت کی ہین سو نہ تمام ہونگی مگر ساتھہ قیام باعث دین کی مقابلہ مین اوسکی اور اسیواسطی فرمایا آنحضرت نی روزہ آدہا صبر ہی اسلئی کہ صبر کبھی ہوتا ہی مقابلہ مین داعی شہوت کی اور کبھی مقابلہ مین داعی غضب کے

اور روزہ توڑنا دور کی شہوت کو **فصل** الصبر له ثلثة درجات بحسب ضعفه وقوته الدرجة العليا ان تقهر
داعية الهوى بالكلية حتى لا يبقى لها قوة للمنازعة وتوصل اليها بدوام الصبر وطول المجاهدة وهؤلاء الذين
قيل فيهم ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا واياهم ينادى المنادى يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى
ربك راضية مرضية الدرجة السفلى ان تعجز عن داعية الهوى ويسقط منازعة باعث الدين ويغلب
الهوى ويسلم القلب لجند الشيطان فهم الذين قال فيهم ولكن حق القول مني لاملان جهنم الاية وعلامة هؤلاء شيئان احدهما
ان يقول انا مشتاق الى التوبة ولكنها تعذرت علي فلست اطمع فيها وهذا هو القانط وهو الهالك
الثاني ان لا يبقى فيه ايضا شوق الى التوبة ولكن يقول الله كريم رحيم ومستغن عن توبتي ولا يضيق الجنة
الواسعة والمغفرة الشاملة عني وهذا المسكين قد صار عقله اسير شهوته فلا يستعمل الا في استنباط
حيل قضاء الشهوة فصار عقله كمسلم اسير في الكفار يستسخرونه في رعاية الخنازير وحفظ الخمور وحملها
على العنق والظهر الى بيوتهم فانظر كيف يكون حال العبد اذا اخذ عزا ولا ذللك وسلم الى الخل على
حتى استرقه واستسخره وفي مثل هذا يكون تدوم هذا الغافل المنهمك على الله سبحانه وتعالى نعوذ بالله منه
الدرجة الوسطى ان لا يفتر عن المحاربة ولكن يكون الحرب بينهما سجالا تارة له اليد وتارة عليه اليد وهذا من
المجاهدين الذين خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا عسى الله ان يتوب عليهم وعلامة هذا ان يترك من الشهوات
ما هي ضعيف ويعجز عما هي اغلب وربما يغلبها في بعض الاوقات دون بعض وهو في جميع الاحوال متحسر على عجزه
ومتشمر للمعاودة الى مجاهدته وقتاله وذلك هو الجهاد الاكبر فهما اتقى وصدق بالحسنى فسنيسره الله
سبحانه وتعالى لليسرى وبالجملة فقد قصر على البهيمة انسي لا يقاوم قوة عقله شهوته وقد امد بالعقل وحرم
عنه البهيمة ولذلك قال الله سبحانه وتعالى اولئك كالانعام بل هم اضل صبر کی لئی تین درجے ہین موافق قوت اور
اوسکی ضعف کی درجہ اوپر کا یہہ ہی کہ اوکھیڑ ڈالے خواہش ہوی کو بالکل یہانتک کہ نہ باقی رہی اوسکی لئی قوت جہگڑی
کی اور توصل کری طرف اوسکی ساتہہ ہمیشہ صبر اور درازی کوشش کے اور یہہ وہ لوگ ہین جنکی حقمین کہا گیا تحقیق جنہوں نے
کہا رب ہمارا اللہ ہی پہر سیدہی رہی اور اونہین کو پکاریگا پکارنیوالا یہہ کہکر ای جی جین پکڑی پہر چل اپنی رب
کیطرف تو اوس سے راضی ہو وہ تجہہ سی راضی درجہ نیچے کا یہہ ہی کہ عاجز ہو داعی ہوی سی اور ساقط ہو جای جہگڑا
باعث دین کا اور غالب ہو ہوی اور مسلم ہو جای دل لشکر شیطان کی لئی اور یہہ وہی ہین کہ جنکی حقمین لیکن
ٹہیک ٹہری میری کہی بات کہ مجکو بہرنی ہی دوزخ جنون سی اور آدمیون سی اکہٹی اور اوسکی پہچان دو چیزین ہین
ایک یہہ کہ کہی مین مشتاق ہون توبہ کیطرف لیکن وہ دشوار ہی مجہپر سو مین نہین طمع کرتا اوسمین پس یہہ ناامید
ہی اور ہلاک ہونیوالا دوسری یہہ کہ باقی رہی اوسمین شوق توبہ کا لیکن کہی اللہ بخشش والا رحم والا ہی اور بی پروا ہی
میری توبہ سی اور نہ تنگ ہوگی بہشت جو کشادہ ہی اور بخشش جو شامل ہی مجہہ سی پس اس مسکین کے عقل قید ہو گئی
اوسکی شہوت کی سو نہین صرف کرتا اوسی مگر مستنبط کرنیمین سی برلانی شہوت کی سو ہو گئی عقل اوسکی مثل ایک مسلمان
کی جو قید ہو درمیان کافرون کی قید کیا اوسکو واسطی چرانی سورون کی اور نگہبانی شرابون کی اور اوسکی

لادی کی لبی گردن اور پشت پر اونکی گہرون تک سو دیکہہ کیونکر ہوگا حال بندی کا جسوقت کہ گرفتار کیا ایک بہت
عزیز کو بادشاہ کی اولاد سی اور سونپ دیا اوسکو طرف بہت بُری دشمنون اوسکی کی یہانتک کہ بندہ بنایا اوسکو اور
قید کیا اوسکو اور مقتل اوسکی حال مین ہوگا انا اس غافل کا جو منہمک ہے اسلئے پر یعنی غرق ہی شہوتون مین بندگی
پناہ اس سی درجہ درمیان کا یہہ ہی کہ نہ بہاگی لڑای سی لیکن ہو لڑای درمیان اون دونوکی ہو نوبت کبہی اوسکو
غلبہ ہو کبہی اوسپر غلبہ ہوا اور یہہ اون کوشش کرنیوالون سی ہی جنہون نی ملا دیا عمل نیک اور دوسرا برا قریب
ہی کہ اللہ توبہ قبول کرلی اونکی اور پہچان اسکی یہہ ہی کہ چہوڑدی شہوتون سی جو ضعیف ہے اور عاجز ہوا اون سی
جو غالب ہی اور اکثر ہی کہ وہ غالب ہوتی ہی اوسکی بعضی وقتون مین نہ بعضی وقتون اور وہ ہر حال مین حسرت
کرتا ہی اپنی عاجزی پر اور مستعد ہوتا ہے واسطی رجوع کرنیکی طرف اوسکی مجاہدہ اور لڑای کی اور یہہ وہی بڑا جہاد ہے دین
اور جبکہ دُور رکہیگا اور سچ جانی کا پہلی بات کو سوا اوسکو سمجہ سمجہ پہچاوی گا اللہ تعالی مین اور بالجملہ تحقیق کہٹ گیا جانور سی
سی وہ آدمی کہ نہین مقابلہ کرتی جسکی قوت عقل اوسکی شہوت سی اور تحقیق مدد کیا گیا ساتہہ عقل کی اور دور کیگئی
اوس سی حیوانیت اور اسیکو واسطے فرمایا اللہ صاحب نے وہ جیسی جانور بلکہ اونسی زیادہ گمراہ **فصل** اعلم ان الحاجة الی الصبر
عامة فی جمیع الاحوال لان جمیع ما یلقی العبد فی هذه الحیوة الدنیا لا یخلو عن نوعین فانه اما یوافق هواه
او یخالفه فان وافق هواه کالصحة والسلامة والثروة والجاه وکثرة العشیرة فما احوجه الی الصبر معها
فانه ان لم یضبط نفسه طغی واسترسل فی التنعم واتباع الهوی ونسی المبدی والمنتهی ولذلک قال الصحابة
بلینا بفتنة الضراء فصبرنا وبلینا بفتنة السراء فلم نصبر ولذلک قیل الصبر علی البلاء کل مؤمن ولا یصبر
علی العافیة الا صدیق ومعنی الصبر فیها ان لا یرکن الیها ویعلم ان کل ذلک ودیعة عنده تسترجع علی القرب
وان لا ینهمک فی الغفلة والتنعم ویؤدی حق شکر النعمة وذلک مما یطول النوع الثانی ما یخالف الهوی
وذلک اربعة اقسام الاول الطاعات والنفس تنفر عن بعضها بمجرد الکسل کالصلوة وعن بعضها بالبخل کالزکوة
وعن بعضها بهما جمیعا کالحج والجهاد فالصبر علی الطاعة من الشدائد ویحتاج المطیع الی الصبر فی ثلثة احوال
احدها اول العبادة بتصحیح الاخلاص والصبر علی شوائب الریاء ومکاید النفس وغرورها الثانیة حال العمل
کیلا یتکاسل عن تحقیق ادابها وسننها ویدوم علی شرط الادب مع حضور القلب ونفی الوساوس الثالثة
بعد الفراغ لیصبر عن ذکره وافشائه للتظاهر به ریاء وسمعة وکل ذلک من الصبر الشدید علی النفس القسم الثانی
المعاصی وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المجاهد من جاهد الهوی والمهاجر من هجر السوء والصبر عن المعاصی
اشد لا سیما عن معصیة صارت عادة مالوفة اذ یتظاهر فیه علی باعث الدین جندان جند الهوی و
جند العادة فان انضم الی ذلک سهولة فعل وخفة المؤنة فیه لم یصبر عنها الا الصدیق وذلک کمعاصی اللسان
فانه هین سهل کالغیبة والکذب والمراء والثناء علی النفس ویحتاج فی دفع ذلک الی اشد انواع الصبر
القسم الثالث ما لا یرتبط باختیار العبد ولکن له اختیار فی دفعه وتدارکه کالاذی الذی ینال من غیره
بید او لسان فالصبر علی ذلک بترک المکافات تارة یجب وتارة یستحب قال بعض الصحابة ما کنا نعد

ایمان الرجل بما اذا لم یصبر علی الاذی قال الله سبحانه وتعالی ولنصبرن علی ما اٰذیتمونا وقال سبحانه
وتعالی ودع اذٰیہم وتوکل علی الله وقال ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون فسبح بحمد ربک
القسم الرابع ما لا یدخل اوله واخره تحت الاختیار کالمصائب موت الاعزة وهلاک الاموال والمرض وذهاب
بعض الاعضاء وسائر انواع البلاء والصبر علیه من اعلی المقامات قال ابن عباس رضی الله عنهما الصبر فی القرآن
علی ثلث مقامات صبر علی اداء الفرائض فله ثلثمائة درجة والصبر علی محارم الله سبحانه وتعالی وله ستمائة
درجة وصبر فی المصیبة عند الصدمة الاولی وله تسعمائة درجة وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله
سبحانه وتعالی اذا ابتلیت عبدی ببلاء فصبر ولم یشکنی الی عواده ابدلته لحما خیرا من لحمه ودما خیرا
من دمه فان ابرأته ابرأته ولا ذنب له وان توفیته فالی رحمتی وقال علیه الصلوة والسلام خبرا عن
الله سبحانه اذا وجهت الی عبد من عبیدی مصیبة فی بدنه او ماله او ولده ثم استقبل ذلک بصبر
جمیل استحییت منه یوم القیمة ان انصب له میزانا او انشر له دیوانا وقال صلی الله علیه وسلم انتظار الفرج بالصبر عبادة
وقال من اجلال الله ومعرفة حقه ان لا تشکو وجعک ولا تذکر مصیبتک فقد عرفت انک لا تستغنی
عن الصبر فی جمیع احوالک ومنه یظهر انه شطر الایمان وشطر الاخر فیما یتعلق بالاعمال الشکر فقد قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم الایمان نصفان نصف صبر ونصف شکر وهذا باعتبار النظر الی
الاعمال والتعبیر بالایمان عنها ۔ جان تحقیق حاجت طرف صبر کے عام ہی سب حالون مین سلئی کہ سب او سچیز کا
جسکو دیکہتا ہی بندہ اس زندگی مین دنیا کی وہ نہین خالی دو طرح سی سلئی کہ وہ یا موافق سب ہے اوسکے
خواہش کے یا مخالف ہی اوسکی سو اگر موافق ہو اوسکی خواہش سے کے جیسی صحت اور
سلامتی اور ثروت اور جاہ اور کثرت بہائی بندونکی سو کیا بڑا احتیاج ہی وہ طرف صبر کی ساتہہ اسکی پس اگر وہ نہ روکے
اپنی جی کو تو سرچڑہ جاوی اور کہل کہیلی چین اور پیروی مین خواہش نفس کی اور بہولجاوی ابتدا اور انتہا اور اسی
واسطی کہا صحابہ نے مبتلا ہوئی ہم فتنہ مین ضرر کی سو صبر کیا ہمنے اور مبتلا ہوی ہم فتنہ مین خوشی کی سو نہ صبر ہوا ہمسے
اور اسیلیے کہا گیا ہی کہ صبر کرتا ہی ہر بلا پر مومن اور نہین صبر کرتا عافیت پر مگر صدیق اور معنی صبر کی عافیت مین یہ
مین کہ نہ میل کری اوسکیطرف اور جانی کہ یہہ سب امانت ہی پاس اوسکی پہر لیجائیگی عنقریب اور یہہ کہ نہ غرق ہو جاوی
غفلت اور چین مین اور ادا کری جو حق ہی شکر نعمت کا اور یہہ بیان او سمین ہی جسکا حال بہت ہی دوسری
قسم وہ ہی جو مخالف ہو خواہش کے اور اسکی چار قسمین مین پہلی قسم طاعات مین اور جی بہاگتا ہی بعض اوسکی سی
نری سستی کی سبب جیسی نماز اور بعض اوسکی سی بخل کی سبب جیسی زکوٰة اور بعضی اوسکی سی ان دونوں کی سبب جیسے
حج اور جہاد پس صبر طاعت پر سختیون سی ہی اور محتاج ہوتا ہی اطاعت کرنیوالا طرف صبر کی تین حال مین ایک اوسکا
شروع عبادت ہی ساتہہ صحیح کرنی اخلاص کے اور صبر کی میز شون پر ریا کی اور مکرون پر جی اور اوسکی عزور کی دوسرا
وقت عمل کے تو نہ سستی کری اوسکی ادا کرنی اور اوسکی سنت سی اور ہمیشگی کری شرط ادب پر ساتہہ حضور قلب اور دور
کرنی وسوسی کی تیسری بعد فراغت کی تو صبر کری اوسکی ذکر سی اور اوسکی کہولنی سی واسطی دکہانی ظاہر کرنیکی

دہان ستانی کا اور یہہ سب وسی صبر سی ہی جو سخت ہی پر دوسری قسم معاصی ہی گناہ ہین فرمایا آنحضرت
نی مجاہد وہ ہی جو کوشش کری خواہش نفس پر اور مہاجر وہ ہی جو چہوڑی برائی اور صبر گناہ سی بہت سخت ہی خصوصاً
اوس گناہ سی جسکی عادت ہو گئی اسلئی کہ ظاہر ہوتی ہین اوسمین باعث دین پر دو لشکر لشکر ہوی کا اور لشکر عادت کا
سوا کر مل اوس سی آسانی اوسکی فعل کی اور اوسکی محنت کی اوسمین جو صبر کریگا اوس ہی مگر صدیق اور یہہ مثل گناہ
زبان کی ہی اسلئی کہ وہ آسان اور سہل ہی جیسی غیبت اور جہوٹ اور دکہاوا اور تعریف اپنی کی اور محتاج ہوتا ہی
اسکی دور کرنیمین طرف بہت دشوار قسمون صبر کی قسم تیسری وہ ہی جسکو نہین لگاؤ بندی کی اختیار سی لیکن اسکو دفع کرسکتا ہی
اسکی دور کرنیمین اور اونکی تدارک مین جیسی دکہہ پانا ہی غیر کی ہات اور زبان سی سو صبر اسپر چہوڑنا بدلی کا ہی کبہی واجب
ہوتا ہی اور کبہی مستحب اور کہا بعض اصحاب نی نہین شمار کرتی ہم آدمی کی ایمان کو ایمان جبتک کہ وہ نہ صبر کرتا ستانی
پر اور فرمایا اللہ صاحب نے اور ہم صبر کرینگی اوپر جو ہمکو دیتی ہو اور فرمایا اللہ صاحب نے اور چہوڑ دی اونکی ستانیکو
اور بہروسا کر اللہ پر اور فرمایا اللہ صاحب نے اور ہم جانتی ہین کہ تیرا جی کڑہتا ہی اونکی باتون سی سو تو یاد کر خوبیان
اپنی رب کی قسم چوتہی وہ ہی کہ نہین داخل جسکا اول و آخر بیچ اختیار کی جیسی مصیبتین بسبب موت عزیزون کی اور
ہلاک ہونی مالون کی اور بیماری کی اور جاتی رہنی بعضی اعضا کی اور سب طرح کی بلا اور صبر اسپر بڑی مقامون سی
ہی کہا ابن عباس نی صبر قرآن مین تین جگہہ پر ہی صبر اوپر ادا کرنی فرضون کی سو اوسکی لئی تین سو درجی ہین
اور صبر اللہ کی حرام کی ہوئی چیزون پر اور اوسکی لئی چہہ سو درجی ہین اور صبر ہی مصیبت مین وقت پہلی صدمہ کی اور اوسکی
لئی نو سو درجی ہین فرمایا آنحضرت نی کہ کہا اللہ صاحب نے جب مبتلا کیا مینی اپنی بندی کو کسی بلا مین سو صبر کیا
اور نہ شکایت کی میری طرف اپنی پوچہنی والون کی بدل دیتا ہون مین گوشت بہتر اوسکی گوشت سی اور خون بہتر اوسکی
خون سی سو اگر اچہا کر دیا مینی اوسکو تو اچہا کر دیا مینی اوسکو اور اوسکو کچہہ گناہ نہین اور اگر وفات دی مینی
اوسکو تو طرف اپنی رحمت کی اور فرمایا آنحضرت نی خبر دیتی اللہ کیطرف سے جس وقت کہ متوجہ کیا مینی طرف
کسی بندی اپنی کی بندون مین سی کسی مصیبت کو اوسکی بدن یا مال یا اولاد مین پہر سامنی ہو وہ اس مصیبت کے
اچہا صبر لیکر شرم کرونگا مین اوس سی دن قیامت کے یہہ کہ کہڑی کرون مین اوسکی لئی ترازو اور پہیلاؤن اوسکی لئی
حساب کتاب اور فرمایا آنحضرت نی راہ دیکہنا خوشی کی ساتہہ صبر کی عبادت ہے اور فرمایا اللہ کی بزرگی اور اوسکی حق کے
معرفت سے ہی یہہ بات کہ نہ شکایت کری تو اپنی دردکی اور نہ ذکر کری تو اپنی مصیبت کا اسلئی کہ تو پہچان چکا کہ تو نہین
بی پروا ہی صبر سی سب اپنی احوالون مین اور اس سی ظاہر ہوا کہ صبر جز ہے ایمان کا اور دوسرا جز جو متعلق ہے
ساتہہ اعمال کی وہ شکر ہی یہین تحقیق فرمایا آنحضرت نی ایمان دو نصف ہین نصف صبر ہی اور نصف شکر اور یہہ
باعتبار نظر کے ہی طرف اعمال کی اور تعبیر کرنی ایمان کی اوس سی **الاصل الخامس فی الشکر** اصل پانچوین
بیان مین شکر کی قال اللہ تعالی وقلیل من عبادی الشکور وقد قال سبحانہ وتعالی لئن شکرتم
لازیدنکم وقال تعالی واشکروا لی ولا تکفرون وقال تعالی وسنجزی الشاکرین وقال تعالی ما یفعل اللہ
بعذابکم ان شکرتم وآمنتم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعم الشاکر بمنزلة الصائم

الصابر وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبكي في الحجرة فقالت عائشة رضي الله عنها وما يبكيك
وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال أفلا أكون عبدا شكورا وقال ينادي يوم القيمة ليقم الحمادون
فيقوم زمرة فينصب لهم لواء فيدخلون الجنة قيل ومن الحمادون قال الذين يشكرون الله على كل حال وقال
الحمد رداء الرحمن فرمایا الله صاحب نے تھوڑے ہین میرے بندوں مین حق ماننے والے اور تحقیق فرمایا الله صاحب نے
اگر حق مانوگے تو زور زیادہ دونگا تمکو اور فرمایا الله صاحب نے اور احسان مانو میرا اور ناشکری مت کرو اور فرمایا الله صاحب نے
اور ہم ثواب دینگے احسان ماننے والوں کو اور فرمایا الله صاحب نے کیا کریگا الله تمکو عذاب کرکر اگر تم حق مانو اور یقین کرو
فرمایا آنحضرت نے کھانیوالا جو شکر کرے حکم مین روزہ دار کے ہے جو صبر کرے اور تھے حضرت روتے اپنی نماز تہجد مین
سو کہا عائشہ نے کس نے آپکو رلایا اور تحقیق بخشدیا الله نے تمکو جو اگلے ہوا تمہارے گناہ ہیں اور جو پیچھے فرمایا کیا
نہوں مین بندہ شکر کرنیوالا اور کہا پکاریگا دن قیامت کے کھڑے ہو جائین حمادون پس کھڑا ہو جائیگا
ایک گروہ سو کھڑا کرینگے انکے لیے ایک نیزہ سو داخل ہونگے بہشت مین کہا گیا کون ہین حمادون فرمایا جو شکر کرتے
ہین الله کا ہر حال مین اور فرمایا تعریف و شکر چادر ہے رحمن کی

فصل اعلم ان الشكر من المقامات
العالية وهو اعلى من الصبر والخوف والزهد وجميع المقامات التي سبق ذكرها لانها ليست مقصودة
في نفسها وانما تراد لغيرها فالصبر يراد منه قهر الهوى والخوف سوط يسوق الخائف الى المقامات المقصودة
المحمودة والزهد هرب من العلائق الشاغلة عن الله عز وجل واما الشكر فمقصود في نفسه ولذلك
لا ينقطع في الجنة وليس فيها توبة وخوف وصبر وزهد فالشكر دائم في الجنة ولذلك قال الله سبحانه وتعالى
وآخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين وتعرف ذلك بان تعرف حقيقة الشكر وانه ينتظم من علم وحال وعمل
اما العلم فهو الاصل ويثمر الحال والحال يثمر العمل فهذه ثلثة اركان الركن الاول العلم بالنعمة
والمنعم مع العلم بان النعم كلها من الله سبحانه وتعالى وهو المتفرد بجميعها والوسايط كلهم مسخرون مقهورون
وهذه المعرفة وراء التقديس والتوحيد فانهما داخلان فيها بل الرتبة الاولى في معارف الايمان
التقديس ثم اذا عرفت ذاتا مقدسة فتعرف انه لا مقدس الا واحد وهو التوحيد ثم تعرف ان كل ما في
العالم فهو موجود من ذلك الواحد والكل نعمة منه فهذه خاصة وهو الحمد والى هذا الترتيب الاشارة بقول
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال سبحان الله فله عشر حسنات ومن قال لا اله الا الله فله عشرون حسنة
ومن قال الحمد لله فله ثلثون وهذا لان التقديس والتوحيد داخلان في الحمد وزيادة وهذه الدرجات
بازاء هذه المعارف واما حركة اللسان فتفضلها بحسب صدورها عن المعرفة وتجردها عن الاعتقاد في
القلب فان انضم اليه الغفلة انحط اجره واعلم انك اذا اعتقدت لغير الله تعالى دخلا في النعمة الواصلة اليك
لم يصح حمدك ولم يتم معرفتك وشكرك وكنت كمن يخلع عليه الملك وهو يرى ان للوزير دخلا في خلعة
الملك وفي ايصالها اليه وتيسيره فكذلك الاشتراك بالنعمة ويتوزع فرحك بالنعمة عليهما نعم لو رأيت النعمة
والخلعة واصلة اليك بتوقيع الملك بقلمه فذلك لا ينقص من شكرك لانك تعلم ان القلم مسخر له

لا دخل له في النعمة بنفسه فانك لا تلتفت قلبك الى الفرح بالقلم والشكر له وكذلك قد لا تلتفت الى الخازن
والوكيل الذي يعلم انهما مضطران الى العطاء بعد الامر مسخران لا دخل لهما بانفسهما في النعمة فكذلك من انفتحت
بصيرته علم ان الشمس والقمر والنجوم والارض مسخرات بامر الله تعالى كالقلم والقاعد والحبر في التوقيع وان قلوب
الخلق خزائن الله ومفاتيحها بيد الله فيفتحها بان يسلط عليه دواعي جازمة حتى يتيقن ان خيرها في البذل المشار
وعند ذلك لا يستطيع ترك البذل فيكون مضطرا الى الاختيار لما سلط عليه من دواعي الاختيار فانه لا يعطيك
احد شيئا الا لغرض نفسه ليستفيد به في الآجل ثوابا وفي العاجل ثناء وذكرا او غير ذلك وما لم يعلم ان
منفعته في منفعتك لا يعطيك فاذا هو ليس منعما عليك لانه يسعى لنفسه انما المنعم عليك من سخره
بتسليط هذه الدواعي عليه وقرر في نفسه ان غرضه منوط بالاداء والانعام فان عرفت الامور
كذلك كنت موحدا ويتصور منك الشكر بل هذه المعرفة هي عين الشكر قال موسى عليه السلام في مناجاته
الهي خلقت آدم صلوات الله عليه بيدك وفعلت ما فعلت فكيف شكرك فقال علم ان ذلك مني فكان معرفته
ذلك شكرا الركن الثاني الحال المثمرة من المعرفة وهي الفرح بالمنعم مع هيئة الخضوع والاجلال ومن يرسل
اليه بعض الملوك فرسا فيتصور ان يفرح به من ثلثة اوجه من حيث انه ينتفع بالفرس او من حيث يستدل به على
عناية الملك بشانه وانه سينعم عليه بما هو اعظم منه ومن حيث ان الفرس يكون مركبا له حتى يسافر الى حضرة الملك
ويخدمه والاول ليس من الشكر في شيء فانه فرح بالنعمة دون المنعم والثاني داخل في الشكر لكنه ضعيف بالاضافة
الى الثالث فكمال الشكر ان يكون الفرح بما انعم الله تعالى من نعمة لا بالنعمة من حيث هي نعمة بل بها من حيث انها وسيلة
اليه واذ بنعمته تتم الصالحات وعلامة هذا ان لا يفرح بكل نعمة شاغلة عن ذكر الله سبحانه وتعالى بل يغتم
به ويفرح بما يزوي الله تعالى عنه من شغل الدنيا وفضولها وهذا كمال الشكر فمن لم يستطع فعليه بالثاني
اما الاول ففرح بالنعمة لا بالمنعم وليس ذلك الشكر في شيء الركن الثالث العمل وذلك بان يستعمل نعمه
في محابه لا في معاصيه وهذا لا يقوم به الا من عرف حكمة الله تعالى في جميع خلقه وانه لماذا خلق كل شيء
وشرح ذلك يطول وقد ذكرنا طرفا منه في الاحياء وجملته ان يعلم مثلا ان عينه نعمة منه فشكره ان
يستعملها في مطالعة كتاب الله سبحانه وتعالى وكتب العلم ومطالعة السموات والارض ليعتبر بها ويعظم خالقها
وان يستر كل عورة يراها من المسلمين ويستعمل اذنه في سماع الذكر وما ينفعه في الآخرة ويعرض عن الاصغاء
الى الهجو والفضول ويستعمل اللسان في ذكر الله تعالى والحمد له واظهار الشكر منه دون الشكوى ومن سئل عن
حاله فان شكى فهو عاص لانه شكاية من ملك الملوك الى العبد ذليل لا يقدر على شيء وان شكر فهو مطيع
واما شكر القلب فاستعماله في الفكر والذكر والمعرفة واضمار الخير للخلق وحسن النية وكذلك في اليد
والرجل وساير الاعضاء والاموال وذلك مما لا يحصى جان کہ شکر مقامات عالیہ سے ہے اور یہ اعلیٰ ہے
صبر اور خوف اور زہد سے اور اون سب مقامات سے جنکا ذکر گذرا اسلئے کہ وہ نہیں ہیں مقصود اپنی نفس میں اوراد
لیجاتی ہیں اپنی غیر کی لیے پس صبر سے مراد توڑنا خواہش نفس کا ہے اور خوف کوڑا ہے جو ہانکتا ہے ڈرنے والے کو

طرف اون مقامات کی جو مقصود اور مسنون وہ ہین اور زہد بہاگنا ہی اون علاقون سی جو باز رکہتی ہین اسد پاک سی اور
لیکن شکر سو مقصود ہی اپنی نفس مین اور واسطی یہ ہی یہ نہین منقطع ہوگا جنت مین اور اوسمین توبہ اور خوف اور صبر اور
زہد نہین اور شکر ہمیشہ ہوگا بہشت مین اور واسطی فرمایا اسد صاحب نے کہ آخری پکار اونکی یہہ ہوگی کہ سب تعریف ثابت
ہی اسد کی لئی جو صاحب ہی ساری جہان کا اور تو پہچانی گا اسکو یون کہ پہچانی تو حقیقت شکر کی اور یہہ کہ وہ سنوارتا ہے
علم اور حال اور عمل سی لیکن علم ہی اصل ہی اور اوس سی نکلتا ہی حال کا اور حال سی ثمر ہوتا ہی عمل کا سو یہہ
تین رکن ہین رکن پہلا علم ساتہہ نعمت اور نعمت دینی والی کی ساتہہ علم اسبات کی کہ سب نعمتین اسد کی طرف سی
ہین اور وہ اکیلا ہی ساتہہ ان سبکی اور وسیلے جتنی ہین سب قید ہین اور زبردست ہین اور یہہ معرفت سوا تقدیس اور توحید
کی ہی اسلئی کہ یہہ دونو اوسمین داخل ہین بلکہ رتبہ پہلا معرفت مین ایمان کی تقدیس ہی پہر جب تونی پہچانا ذات پاک
کو سو پہچانیگا کہ نہین پاک مگر ایک ہی اور یہی توحید ہی پہر پہچانیگا تو کہ جو کچھہ جہان مین ہی سو وہ موجود ہی
اسی ایک سی اور سب اوسکی نعمت ہے خاص کر اور یہہ ہی حمد اور اس ترتیب کیطرف اشارہ ہی قول مین رسول اسد کی
کہ جو کوئی کہی سبحان اسد یعنی پاک ہی اسد اوسکو دس نیکیان ہین اور جو کوئی کہی لا الہ الا اسد یعنی نہین کوئی لائق
بندگی کی سوا اسد کی اوسکو بیس نیکیان ہین اور جو کوئی کہی الحمد لله یعنی سب تعریف ثابت ہی اسد کی لئی اوس کو تیس
ہین اور یہہ اسلئی کہ تقدیس اور توحید داخل ہی حمد مین اور زیادہ اور یہہ درجی مقامات مین ہین ان معرفتون کی اور لیکن
بلنا زبان کا سو برکی اوسکی موافق اوسکی صادر ہونی کی معرفت سی ہی تجدید اوسکی اعتقاد کی لئی دلمین پہر اگر مل گئی
اوس سی غفلت تو گیا اثر اوسکا اور جان کہ تحقیق تونی اعتقاد کیا کہ سوا اسد کی کسی اور کو بہی دخل ہی اوس نعمت مین جو
پہنچی تجہکو تو نہ درست ہوا تعریف کرنا تیرا اور نہ تمام ہوئی معرفت تیری اور شکر تیرا اور ہوا تو مثل اوس شخص کی کہ خلعت
دی اوسکو بادشاہ نی اور وہ سمجہتا ہی کہ وزیر کی لئی دخل ہی بادشاہ کی خلعت مین اور اوس خلعت کی پہچانی
مین اسکی طرف اور اوسکی آسانی اور میسر آنی مین سو یہہ شریک ہی نعمت مین اور منقسم ہوتی ہی خوشی تیری ساتہہ نعمت کے
اوسیر اگر دیکہی تو نعمت اور خلعت کو پہنچتا اپنی طرف ساتہہ فرمان بادشاہ کی جو اوسکی قلم کا لکہا ہو سو یہہ نہین کم کرتا
تیری شکر سی اسلئی کہ تو جانتا ہی کہ قلم اوسکی اختیار مین ہی نہین اوسکو کچہہ دخل نعمت مین اپنی نفس سی اور اسی لئی نہین التفات
کرتا دل تیرا طرف خوش ہونیکی ساتہہ قلم کی اور دوات کی اور اسیطرح کبہی نہین التفات کرتا خزانچی اور وکیل کیطرف
اسلئی کہ جانتا ہی کہ وہ دونو مضطر ہین طرف عطا کی بعد حکم کی مسخر ہین نہین دخل اون دونو کو ساتہہ نفس اپنی کے
نعمت مین اور اسیطرح جسکی کہل گئی عقل جانتا اوسی کہ تحقیق آفتاب اور چاند اور ستارے اور زمین قید ہین اسد کی حکم مین
مثل قلم اور کاغذ اور دوات کے فرمان مین اور یہہ کہ دل مخلوق کی خزانی ہین اسد کی اور اوسکی کنجیان اسد کی ہاتہہ مین ہین
سوا اوسکو کہولتا ہی جونسا کہ چاہی اور اوسپر مسلط کرتا اسبات کا یقینی یہانتک کہ اعتقاد کری کہ بہتری اوسکی خرچ کرنی مین ہی مثلا
اور اسوقت مین نہ کرسکیگا ترک خرچ کرنی کا بس ہوگا مضطر طرف خیرات کرنیکی اوس سبب سی کہ مسلط ہوئی اوسپر اسباب
خیال کی سو حال یہہ ہی کہ دیگا تجہکو کوئی چیز مگر اپنی نفس کے غرض کی لئی تا حاصل کری بسبب اوسکی ب تعریف دنیا و کار
اور آخرت کی کو ثواب اور سوا اسکی اور جبتک نہ جانیگا کہ نفع اوسکا تیری نفع مین ہی نہین دیگا تجہی سو وہ اپنی نعمت دینی والا

جبلکو سلئی کہ وہ خوش کرتا ہی اپنی نفس کے لئی نعمت دینی والا جبکو تو وہ ہی جسکو قید کیا ساتہہ غالب کرنی ان اسباب کی
اوپیر اور پہیر لیا اپنی جی مین کہ غرض اوسکی لگی ہی ساتہہ ادا اور انعام کی سو اگر پہچانا تونی کاموں کو اس طرح پر ہوا
تو توحید والا اور ہو سکتا ہی تجہسی شکر بلکہ یہہ پہچاننا ہی خود شکر ہی کہا موسی علیہ السلام نی اپنی مناجات مین
ای اللہ تونی پیدا کیا آدم کو اپنی ہاتہہ سی اور کیا تونی جو کیا سو کیونکر ہو سکی شکر تیرا فرمایا جانا کہ یہہ میری ہی کیا ہوا ہے
سو یہی معرفت اسباب کی شکر ہی رکن دوسرا حال ہی جو حاصل ہو معرفت سی اور وہ خوشی ہونا ہی ساتہہ نعمت دینی والی
کی ساتہہ صورت فروتنی اور اجلال کی اور جسکی طرف بہیجی کوئی بادشاہ گہوڑا سو ہو سکتا ہی کہ وہ خوش ہو بسبب اوسکی
تین طرح پر ایک تو یہہ سی کہ وہ نفع لیگا گہوڑے سی یا اس راہ سی کہ وہ سمجہیگا اس سی مہربانی بادشاہ اپنی حال پر اور یہہ کہ وہ
قریب ہی کہ انعام کری اوسپر جو بڑا ہوا اس سی یا اس راہ سی کہ ہو گہوڑا سواری اوسکی یہانتک کہ جاوی طرف درگاہ بادشاہ
کی اور خدمت کری اوسکی سو پہلی صورت نہین شکر ہی کسی چیز مین اسلئی کہ وہ خوش ہوا ساتہہ نعمت کے نہ ساتہہ نعمت
دینی والی کی اور دوسری داخل ہی شکر مین لیکن وہ بودی ہی بہ نسبت تیسری کی پس کمال شکر کا یہہ ہی کہ ہو خوشی
ساتہہ اوس چیز کی جو دی اللہ نی اپنی نعمت سے نہ ساتہہ نعمت کی اس راہ سی کہ وہ نعمت ہی بلکہ اس راہ سی کہ وہ وسیلہ
ہی اوسکی طرف اسلئی کہ اوسکی نعمت سی تمام ہوتی ہین عمل کام اور پہچان اسکی یہہ ہی کہ نہ خوش ساتہہ سرا اوس نعمت
کی جو غافل کری اللہ سی بلکہ غم کری اوسکی سبب اور خوش ہو ساتہہ اوس چیز کی جو لی لی اللہ نی اوس سی دنیا کے
شغل اور فضول سی اور یہی ہی کمال شکر کا سو جو کوئی نکر سکی سو اوسکو لازم ہی دوسری صورت لیکن اول سو وہ
خوشی ہی ساتہہ نعمت کے نہ ساتہہ منعم کی اور یہہ نہین شکر کسی چیز مین رکن تیسرا عمل ہی اور یہہ یون ہی کہ خرچ
کری نعمت کو اوسکی خوشی مین نہ اوسکی گناہوں مین اور نہین قیام کرتا ساتہہ اسکی مگر وہ شخص جسنی پہچانا اللہ کی
حکمت کو اوسکی سب مخلوق مین اور یہہ کہ اوسنی کس لئی پیدا کیا ہر چیز کو اور شرح اسکی دراز ہی او ذکر کیا ہمنی تہوڑا سا
اوسمین سی کتاب احیاء العلوم مین اور مجمل اوسکا یہہ ہی کہ جانی کہ آنکہہ اوسکی نعمت سے ہی اللہ کی طرف سی سو شکر اوسکا یہہ ہے
کہ صرف کری اوسکو دیکہنی مین کتاب اللہ کی اور کتابوں علم کی اور دیکہنی آسمان اور زمین کی تا عبرت پکڑی ساتہہ اوسکی
اور بڑا جانی اوسکی پیدا کرنی والی کو اور یہہ کہ چہپاوی ہر عیب کہ دیکہی اوسکو مسلمانوں سی اور صرف کری اپنی کان کو
سننی مین ذکر کی اور اوس چیز کی جو نفع دی آخرت مین اور پرہیز کری برائی اور بیہودہ کی سننی سی اور صرف کری زبان کو
اللہ کی یاد مین اور اوسکی تعریف مین اور ظاہر کرنی مین اوسکی شکر کی شکوہ کے اور جو کوئی پوچہا گیا اپنی حال سی پس شکایت کے
اوسنی سو وہ گنہگار ہی اسلئی کہ یہہ شکایت ہوئی ایک شاہنشاہ کی طرف ایک بندہ خوار کی جو کسی چیز پر قدرت نہین رکہتا
اور اگر اوسنی شکر کیا تو فرمان بری اور لیکن شکر دل کا سو اوسکا صرف کرنا ہی دہیان اور یاد اور پہچان اور نیکی کی چہپانی
مین خلق کی لئی اور اچہی نیت مین اور اسیطرح حال ہی ہاتہہ اور پاؤن اور سب اعضا اور اموال مین اور اسکا تو حصر نہین
ہو سکتا **فصل** اعلم انه انما یتمکن من کمال من شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه
یری فی کل شی حکمته وسره ومحبوب الله تعالی فیه ومن ینکشف له ذلک فعلیه باتباع السنة وحدود الشرع
فتحها اسرار الشکر ولیعلم انه لو نظر الی غیر محرم مثلا فقد کفر نعمة العین ونعمة الشمس وکل نعمة

لايتم النظر الا بها فان الابصار انما يتم بالعين ونور الشمس والشمس انما تتم بالسموات فكانه كفر نعمة الله سبحانه
وتعالى في السموات والارض وقس على هذا كل معصية فانها انما يمكن باسباب تستدعي وجود جميعها
خلق السموات والارض ولها غور عميق اشرنا اليه في كتاب الشكر من كتاب الاحياء فليكفك هٰهنا مثل
واحد وهو ان الله تعالى خلق الدراهم والدنانير لتكونا حاكمين في الاموال كلها لعل بها القيم ولولاهما
لتعذرت المعاملات اذ لا يدري كيف تشترى الثياب بالزعفران والدواب بالاطعمة فانه لا مناسبة بينهما
وانما يشتركان في روح المالية ومعيار مقدار رواجهما هو النقدان فمن كنزهما كان كمن حبس حاكمين
من حكام المسلمين حتى تعطلت الاحكام ومن اتخذ منهما آنية كان كمن استعمل حاكما من حكام المسلمين في الحياكة
والفلاحة التي يقدر عليها كل احد حتى تعطل الحكم وذلك اشد من الحبس ومن اربى فيهما او جعلهما مقصد
تجارته بالمصارفة بين جيدها ورديها كان كمن شغل الحاكم عن الحكم واتخذه مسخرة لنفسه ليحتطب له
ويكنس ويكسب له القوة وكل ذلك ظلم وتغيير لحكمة الله في خلقه وعباده ومعاداة لله تعالى في محابه
ومن لا ينكشف له بنور البصيرة هذه الاسرار عرف على لسان الشرع صورته دون معناه وقيل له الذين
يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله الآية وقال عليه السلام من شرب من اناء من ذهب
او فضة فكانما يجرجر في بطنه نار جهنم وقال تعالى الذين ياكلون الربوا لا يقومون الا كما يقوم
الذي يتخبطه الشيطان من المس فالصالحون يقفون على الحدود ولا يعرفون اسرارها والعارفون
اذا اطلعوا على الاسرار بانفسهم وشاهدوا شواهد الشرع ازدادوا نورا على نور والعميان الجاهلون يحرمون
الوقوف على الحدود والعثور على الاسرار جميعا فلا كعبيد اتقياء ولا كاحرار كرام وهم الذين قال فيهم
ولكن حق القول مني لاملان جهنم وقال سبحانه وتعالى افمن يعلم انما انزل اليك من ربك الحق كمن
هو اعمى وقال تعالى ومن اعرض عن ذكري فان له معيشة ضنكا الى قوله اتتك آياتنا فنسيتها
وكذلك اليوم تنسى وآيات الله تعالى حكمته في خلقه وقد القى الى الخلق على لسان الانبياء كما يفصله
حملة الشريعة من اولها الى آخرها وما من حد من حدود الشرع الا وفيه سر خاصية وحكمة يعرفها من يعرفها
وينكرها من يجهلها وسر ذلك تطويل فليطلب من كتاب الشكر ولا يتصور تمام الشكر الا ممن قام لله في حده
مخلصا لا داعية فيه لغيره فلنذكر الاخلاص والصدق جان کہ قادر ہوتا ہی پوری پوری شکر پر وہی جسکا کہول
دیا اللہ نے سینہ اسلام کے لیے سو وہ ہدایت پر ہی اپنے رب کے طرف سے دیکھتا ہی ہر چیز مین اوسکی حکمت اور اوسکا بہید
اور جو اللہ کا پیارا ہی اوسمین اور جسکو یہ بہید نکہلا اوسکو لازم ہی پیروی کرنا سنت کی اور شرع کی حدون کی جسکو کہولا
بہیدون کی شاکی اور جان کہ اگر وہ دیکھی طرف غیر محرم کی تو ہلا سواوسی کفران کیا آنکھ کی اور آفتاب کی نعمت
کا اور جو نعمت ہی نہین تمام ہوتی نظر مگر ساتھ اوسکی اسلی کہ دیکہنا نہین تمام ہوتا مگر ساتھ آنکھ کی اور نور آفتاب کا
اور خود آفتاب نہین تمام ہوتا مگر ساتھ آسمانون کی سو گویا اوسی کفران کیا اللہ کی نعمت کا جو آسمانون اور زمین مین ہی
اور اسی پر قیاس کر ہر گناہ کو اور یہہ کہ وہ ممکن ہی ساتھ اون اسباب کے کہ جیسا ہی پایا جانا اون سب اسباب کا

پیدا ہوئی آسمانون اور زمین کو اور اونکی ایک درمیان لہرچکا ہی اشارہ کیا ہمنی اوسکیطرف کتاب الشکر مین جو کتابون ہمارے ہی اور تجہکو بس ہی یہان ایک مثال اور وہ یہہ ہی کہ اللہ برتر نی پیدا کیا درہم اور دینار کو تا ہووی حاکم سب مالون مین وزن کیا جاوی ساتہہ اوسکی قیمتون کا اور اگر یہہ نہون تو پریشان ہوئی معاملی اسلئی کہ نہ معلوم ہوتا کہ کیونکر مول لیا جاوی کپڑا زعفران دیکر اور جانور کہاتا دیکر اسلئی کہ انکی درمیان مناسبت نہیں اور یہہ شریک ہین فقط روح مالیت مین اور ترازو اوسکی روحونکی اندازی کی وہ دو نقد ہین سو جسنی رکہہ چہوڑا ادن دو نونکو ہوا مثل اوس شخص کی جسنی قید کیا دو حاکمونکو جو ہین حکام ہی مسلمانون کی یہانتک کہ بیکار ہوی حکم اور جسنی لیا اون دونوسی برتن ہوا مثل اوس شخص کے جسنی کام لیا حاکم سی جو ہی حکام سی مسلمانون کی بنائی ور کہیتی مین جس پیر ایک قادر ہی یہانتک کہ بیکار ہوی حکم اور یہہ زیادہ سخت ہی قید سی اور جسنی فایدہ لیا اون دونو مین اور پہرایا اونکو مقصد اپنی سوداگری کا ساتہہ صرف کرنیکی درمیان اوسکی کہری اور کہوٹی کی ہو مثل اوس شخص کے جسنی بازر کہا حاکم کو حکم سی اور اختیار کیا اوسی ایک مسخرہ اپنی نفس کی لئی تو لکڑی جمع کری اوسکی لئی اور گہر صاف کری اور کسب کری اوسکی لئی روزی اور یہہ سب ظلم ہی اور بگاڑنا ہی اللہ کی حکمت کا جو اوسکی مخلوق مین اور بندو نمین ہی اور دشمنی ہی ساتہہ اللہ کی اوسکی پسند چیزون مین اور جسکی لئی نہین کہلتی ساتہہ نور عقل کی یہہ بہید پہچانا اوسنی شرع کی زبان پر اوسکی صورت کو نہ اوسکی معنی کو اور اوسکو کہا جائیگا جو لوگ گاڑ رکہتی ہین سونا روپا اور نہین اوٹہاتی اوسکو اللہ کی راہ مین اونکو خوشی سُنا دکہہ والی مار کی اور فرمایا آنحضرتؐ نی جو کوئی پی سونی چاندی کی برتن سی سو گویا وہ ملاتا ہی اپنی پیٹ مین آگ دوزخ کی اور فرمایا اللہ صاحب نی جو لوگ کہاتی ہین سود نہ اوٹہینگے قیامت کو مگر جسطرح اوٹہتا ہی جسکی حواس کہو دی جن نی لپٹ کر سو صالحین واقف ہوتی ہین حدون پر اور نہین پہچانتی اوسکی بہید اور عارف جب آگاہ ہوتی ہین بہیدون پر اپنی جیون سی اور دیکہتی ہین شرع کی گواہون کو زیادہ ہوتی ہین نور پر نور اور اندہی جاہل محروم رہتی ہین واقف ہوئی سی حدون پر اور آگاہ ہونی سی بہیدون پر سو وہ نہین ہی مانند بندون پر سنزا کی اور نہ مانند آزادون بزرگ کی اور یہہ وہی ہین کہ جنکی حق مین لیکن ٹہیک پڑے میری کہی بات کہ مجہکو بہرنی دوزخ جنون سی اور آدمیون سی کہٹی اور فرمایا اللہ صاحب نے بہلا جو شخص جانتا ہی کہ جو کچہہ اوترا تجہکو تیری رب سی تحقیق ہی برابر ہوگا اوسکی جو اندہا ہی اور فرمایا اللہ صاحب نے اور جسنی موہنہ پہیرا میری یاد سی تو اوسکو ملتی ہی گذران تنگی کی اور لاوینگے ہم اوسکو دن قیامت کے اندہا وہ کہیگا ای رب کیون اوٹہالایا تو مجہکو اندہا اور مین تو تہا دیکہتا فرمایا یون ہی پہنچی تہین تجکو ہماری آیتین پہر تو نی اونکو بہلا دیا اور اسیطرح آج تجہکو بہلا دینگی بہلا دینا یعنی عمل نکیا اور یقین نہ لایا اور اللہ کی قدرتین اونکی حکمت مین اوسکی مخلوق مین اور اوسنی القا کیا اوسی خلق کیطرف زبان پر نبیون کی جیسیکہ کہولا اوس سب کو شریعت نی اول سی آخر تک اور نہین کوئی حد حدود سی شرع کی مگر اوسمین بہید اور خاصیت اور حکمت ہی اوسکو پہچانتا ہے جو پہچانتا ہی اور اوسکا انکار کرتا ہی جو اوسکو نہین جانتا اور اسکا بہید دراز ہی سو طلب کر کتاب الشکر سی اور نہین ہو سکتا تمام شکر مگر اوس شخص سی جو کہڑا ہوا نزدیک اللہ کے لئی مخلص ہوکر نہین خواہش اوسمین اوسکی غیر کو سو ہمکو لایق ہے ذکر کرنا اخلاص اور سچ کا **الاصل السادس فی الاخلاص والصدق** اصل چہٹی بیان مین اخلاص اور سچ کی اعلان الاخلاص

حقيقة واصلا وكمالا فهذه ثلثة اركان واصلها النية اذ فيها الاخلاص وحقيقة نفي التوبيخ عن النية
وكماله الصدق جان كه اخلاص كے لئے ايك حقيقت ہے واصل ہے اور كمال ہے سو يہه تين ركن ہين اصل اوسكی نيت ہے
اسلئے كه اسمين ہوتا ہے اخلاص اور حقيقت اوسكی ہونا آميزش كا نيت مين اور كمال اوسكا سچ ہے الركن الاول النية
وقد قال الله تعالى ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه فمعنى النية ارادة وجهه
تعالى وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما الاعمال بالنيات الحديث وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملائكة
ترفع صحيفة عمل العبد فيقول الله سبحانه وتعالى القوها فانه لم يرد بها وجهي وان الملائكة ترفع صحيفة
عمل العبد فيقول الله سبحانه وتعالى اكتبوا له كذا كذا فيقول الملائكة انه لم يعمل شيئا منه فيقول الله سبحانه
وتعالى انه نواه انه نواه وقال صلى الله عليه وسلم الناس اربع رجل آتاه الله علما ومالا فهو يعمل بعلمه في ماله فيقول
رجل لو ان الله سبحانه وتعالى آتاني ما آتاه لعملت كما يعمل فهما في الاجر سواء ورجل آتاه الله مالا ولم يؤته علما
فهو يخبط بجهله في ماله فيقول رجل لو آتاني الله ما آتاه لعملت كما يعمل فهما في الاجر سواء ورجل آتاه الله مالا ولم يؤته علما
يخبط بجهله في ماله فيقول رجل لو ان لي ما آتاه لعملت كما يعمل فهما في الوزر سواء وقال من غزا ولا ينوي الا عقالا فله ما نوى وورد ان رجلا في بني اسرائيل مر بكثبان من رمل
في قحط فقال في نفسه لو كان هذا الرمل طعاما لقسمته بين الناس فاوحى الله سبحانه وتعالى الى نبيهم قل له ان الله
سبحانه وتعالى قد قبل صدقتك وشكر حسن نيتك واعطاك ثواب ما لو كان طعاما فتصدقت
به وقال عليه السلام اذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار فقيل ما بال المقتول قال اراد قتل
صاحبه وقال من تزوج امراة على صداق وهو لا ينوي اداءه فهو زان ومن ادان دينا وهو لا ينوي
قضاءه فهو سارق فرمايا الله تعالى نے اور مت ہانك اونكو جو پكارتے ہين اپنے رب كو صبح اور شام چاہتے ہين موںہہ
اوسكا اور معنی نيت كے اراده كرنا ہے الله پاك كی موںہہ كا فرمايا آنحضرت نے عمل ساتهه نيت كی ہين اور فرمايا آنحضرت نے
تحقيق فرشتے ليجاتے ہين كتاب بندے كی عمل كی سو فرماتا ہے الله پهينك دو اسے اوسنے نہين اراده كيا ساتهه
عمل كی ميری موںہہ كا اور تحقيق فرشتے ليجاتے ہين كتاب بندے كی عمل كی سو فرماتا ہے الله پاك لكهو اسكے لئے يہه اور يہه
كہتے ہين فرشتے اوسنے كچهه نہين كيا ہے اوس سے فرماتا ہے الله اوسنے اوسكی نيت كی تهی اوسنے اوسكی نيت كی تهی
اور فرمايا آنحضرت نے لوگ چار طرح كے ہين ايك وه آدمی جسكو ديا الله نے علم اور مال سو وه كرتا ہے اپنے علم سے كام
اپنے مال مين سو كہتا ہے ايك آدمی اگر ديتا مجهكو الله جو اوسكو ديا ہے تو كرتا مين جيسا يہه كرتا ہے سو يہه دونو نيك مين
برابر ہين اور ايك وه آدمی ہے جسكو ديا ہے الله نے مال اور نديا اوسكو علم سو وه بهٹكتا ہے بسبب اپنے جہالت كے اپنے مال
مين سو كہتا ہے ايك آدمی اگر ديتا مجهكو الله جو اوسكو ديا تو كرتا مين جو وه كرتا ہے سو يہه دونو پاپ مين برابر ہين اور
فرمايا آنحضرت نے جو كوئی لڑے اور نہو نيت اوسكی مگر صدقه سو اوسكے لئے وہی ہے جو نيت كی اور روايت ہے كه ايك
آدمی بنی اسرائيل كا گذرا ايك تودۂ ريت پر موسم قحط مين سو كہا اوسنے اپنے جی مين اگر ہوتا يہه تودا كهانا تو مين
اوسكو بانٹ ديتا لوگون مين پس وحی كی الله نے اونكی نبی كی طرف كه كہه اوس سے الله نے قبول كيا تيرا
صدقه كو اور اچهی نيت كے شكر كو اور ديا تجهكو اوتنا ثواب كه اگر ہوتا وه كهانا اور تو تصدق كرتا اوسكو اور فرمايا

آنحضرت نے جب ملین و مسلمان آپس میں اپنی تلواریں لیکر سو مارنیوالا اور مارا گیا دونو آگ میں ہیں کہا گیا یا حال
ہی مارے گئے کا یعنی وہ مارا ہی گیا اور پھر دوزخی ہوا اسکا کیا سبب ہے فرمایا اوسنی چاہا مارنا اپنی یار کا اور فرمایا
آنحضرت نے جو کوئی بیاہ کرے ایک عورت سے مہر پر اور اوسکی نیت ادا کرنیکی نہین سو وہ زنا کرنیوالا ہے اور جو کوئی
قرض لیوے کچھ اور اوسکی نیت نہین ادا کرنیکی سو وہ چور ہے **فصل** حقیقة النیة هی الارادة الباعثة
للقدرة المنبعثة عن المعرفة وبیانه ان جمیع اعمالك لا تصح الا بقدرة وارادة وعلم والعلم مهیج
الارادة والارادة باعثة للقدرة والقدرة خادمة للارادة بتحریك الاعضاء مثاله انه خلق
فیك شهوة الطعام الا انها قد تکون راکدة کانها نایمة فاذا وقع بصرك علی طعام حصلت المعرفة
بالطعام فانتهضت الشهوة للطعام فامتدت لیدك الیه وانما امتدت بالقوة التی فیها المطیعة
للاشارة الشهوة وانتهضت الشهوة لحصول المعرفة المستفادة من طلیعة الحس کما خلق فیك
شهوة الی الاشیاء الحاضرة خلق ایضا فیك میلا الی لذات الاجلة ینتهض ذلك المیل لاشارة المعرفة
الحاصلة من العقل والقدرة ایضا تخدم هذا المیل بتحریك الاعضاء والنیة عبارة عن المیل الجازم
والباعث للقدرة فالذی یغزو وقد یکون الباعث له میلا الی المال فذلك نیته وقد یکون
الباعث له میلا الی ثواب الاخرة فذلك نیته فاذا النیة عبارة عن الارادة الباعثة ومعنی
اخلاصها تصفیة الباعث عن الشوب حقیقت نیت کی ارادہ ہے جو اوٹھاتا ہے قدرت کو جو حاصل ہو
معرفت سے اور بیان اسکا یہہ ہے کہ سب اعمال تیرے نہین صحیح ہین مگر ساتھ قدرت اور ارادہ اور علم کے اور علم
اوٹھاتا ہے ارادہ کو اور ارادہ اوٹھاتا ہے قدرت کو اور قدرت خادم ہے ارادہ کی ساتھ ہلانے ہاتھ پاون
وغیرہ کی مثال اسکی یہہ ہے کہ تجھمیں پیدا کی ہے خواہش کہانے کی لیکن وہ کبہی ایسی سست ہوتی ہے کہ گویا وہ سوتی ہے
سو جس وقت پڑیگی نظر تیری کہانے پر حاصل ہوگی پہچان کہانے کی سو اوٹھیگی خواہش کہانے کی پس دراز ہوگا
ہاتھ اوسکیطرف اور دراز ہوتا ہے بسبب اوس قوت کی جو مطیع ہے اشارہ خواہش کے اور اوٹھی خواہش واسطے
حاصل کرنے پہچان کی جو حاصل ہوئی دیکھنے سے حس کی اور جسطرح کہ پیدا کی گئی تجھمین خواہش چیزوں حاضر کے
اسیطرح پیدا کی گئی تجھمین خواہش لذتون غائب کے اوٹھتی ہے یہہ خواہش ساتھ اشارہ پہچان کی جو حاصل ہوئی
عقل سے اور قدرت بھی خدمت کرتی ہے اس خواہش کی ساتھ جنبش دینے اعضا کی اور نیت عبارت ہے خواہش
مضبوط سے جو اوٹھاتی ہے قدرت کو کبہی ہوتا ہے باعث اوسکا خواہش مال کی سو یہہ نیت ہے اور کبہی ہوتا ہے
باعث اوسکا خواہش ثواب آخرت کی سو یہہ نیت ہے پس اب ہوئی نیت عبارت ارادہ اوٹھانیوالی سے اور معنی
اوسکی خلاص کے صاف کرنا باعث کا ہے آمیزش سے **فصل** اذا حصل العلم بباعث النیة فالنیة والعمل
لها تمام العبادة فالنیة احد جزئی العبادة لکنه خیر الجزئین لان الاعمال بالجوارح لیست
مرادة الا لتاثیرها فی القلب لیمیل الی الخیر وینفر عن الشر فیتفرغ للذکر والفکر الموصلین له الی الانس
والمعرفة اللذین هما سبب سعادته فی الاخرة فلیس المقصود من وضع الجبهة علی الارض وضع

الجبهة بل خضوع القلب ولكن القلب يتأثر باعمال الجوارح وليس المقصود من الزكوة ازالة الملك بل
ازالة رذيلة البخل وهو قطع علاقة القلب مع المال وليس المقصود من الاضحية لحومها ولا دماءها
ولكن استشعار القلب التقوى بتعظيم شعائر الله تعالى والنية عبارة عن نهوض القلب الى الخير فهو
متمكن من حدقة المقصود فهو خير من عمل الجوارح الذى انما يراد به سراية اثره الى محل المقصود وهو
القلب ولذلك يؤثر جميع اعمال القلب دون الجوارح اثرا وما عمل الجوارح دون حضور القلب هباء
ولا اثر له ومهما قصد معالجة المعدة فما يصل من الادوية بالشرب اليها انفع ولا محالة مما طلى به
ظاهر الصدر ليسرى اليها اثرها ولذلك اذا يسر اثر الطلاء الى المعدة كان باطلا وبهذا التحقيق يعرف
سر قوله صلى الله عليه وسلم نية المؤمن خير من عمله جب حاصل ہوا عمل باعث نیت کی سو نیت ور عمل ساتهہ اوسکے
پوری عبادت ہی پس نیت ایک جز ہی دو جزوں عبادت سی لکن یہہ بہتر ہی دو جزوں میں سے لئی کہ عمل ہاتهہ پاؤں مونہ
کی نہین مین مقصود مگر اسی لئی کہ وہ اثر کرتی ہین دل مین کہ میل کری دل طرف نیکی کی اور بہاگی بدی سی پس ہاتہ
ہو دل یاد اور دہیان کی لئی جو بہلائی مین طرف اللہ اور معرفت کے جو سبب ہین اوسکی سعادت کی آخرت مین سو
نہین ہی مقصود پیشانی رکہنی ہی زمین پر پیشانی رکہنا بلکہ فروتنی دل کی اور دل اثر قبول کرتا ہی اعمال سی اعضا کی
اور نہین ہی غرض زکوۃ سی دور کرنا ملک کا بلکہ غرض دور کرنا بری عادت بخل کا ہی اور وہ کاٹنا علاقہ دل کا ہی
مال سی اور نہین ہی غرض قربانی سی گوشت اور خون اوسکا لیکن آگاہ ہونا دل کا ساتهہ ڈراو کی ساتهہ تعظیم کرا
نشانیوں اللہ کی اور نیت عبارت ہی اوٹہنی سی خواہش دل سی جو نیکی کی طرف ہے سو وہ قادر ہی حدقہ مقصود سی پس وہ
بہتر ہی عمل جوارح سی جس سی ارادہ کیا جاتا ہی پہنچنا اثر کا محل مقصود کیطرف جو دل ہی اور اسی لئی اثر کرتے
ہین سب عمل دل کی نہ جوارح کی پورا اثر اور عمل جوارح کی بدون حضور قلب کے ایک غبار ہی جسکو اثر نہین اور جب
قصد کیا جای معالجہ معدہ کا سو جو چیز کہ پہنچتی ہی دواؤن کی پینی سی معدہ مین سو وہ زیادہ سودمند ہی
اوس چیز سی جس سی لیپ لیا جاتا ہی ظاہر سینہ کا تا پہنچی اوسکیطرف اثر اسکا اور اسی لئی جب نہین پہنچتا اثر
لیپ کا معدہ کیطرف ہوتا ہی وہ لیپ بیفائدہ اور اسی تحقیق سی پہچانیگا تو بہید آنحضرت کے قول کا جو یہہ ہی
کہ نیت مومن کی بہتر ہی اوسکی عمل سی **فصل** اذا عرفت فضل النية وانها محل حدقة المقصود فلتوفر
فيه فاجتهد ان تستكثر من النية فى جميع اعمالك حتى تنوى بعمل واحد نيات كثيرة فلو صدقت
رغبتك اهتديت بطريقه ويكفينا منه مثال واحد وهو ان الدخول فى المسجد والقعود فيه عبادة واحدة
ويمكن ان تنوى فيه ثمانية امور اولها ان تعتقد انه بيت الله سبحانه وتعالى وان داخله زائر الله تعالى فينوى
ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قعد فى المسجد فقد زار الله تعالى وحق على المزور اكرام زائره و
ثانيها انه المرابطة لقوله تعالى ورابطوا ومعناه انتظار الصلوة بعد الصلوة ثالثها الاعتكاف ومعناه كف السمع والبصر والاعضاء عن الحركات المعتادة
فانها نوع صوم قال صلى الله عليه وسلم رهبانية امتى القعود فى المساجد رابعها الخلوة ودفع الشواغل
للزوم السر فى التفكر فى الآخرة وكيفية الاستعداد لها خامسها التجرد للذكر او لسماعه واستماعه لقوله

صلی الله علیه وسلم من غدا الی مسجد یذکر الله سبحانه وتعالی او یذکر به کان کالمجاهد فی سبیل الله
سادسها ان یقصد افادة علم بتنبیه من یسیئ الصلوٰة ونهی عن منکر وامر بمعروف حتی یتیسر بسببه
خیرات ویکون شریکا فیها سابعها ان یترک الذنوب حیاء من الله تعالی بان تحبس نفسک فی بیته حتی تستحیی
منه ان تقارف ذنبا وقس علی هذا سایر الاعمال فباجتماع هذه النیات تزکوا الاعمال وتلحق باعمال المقربین
کما انه بنقیضها تلحق باعمال الشیاطین کمن یقصد من قعود فی المسجد التحدث بالباطل والتفکه باعراض
الناس ومجالسة اخدان الدنیا اللهو واللعب وملاحظة من یجتاز فیه من النساء والصبیان ومناظرة من ینازعه من الاقران
علی سبیل المباهات والمراياة باقتناص قلوب المستمعین لکلامه وما یجری مجراه وکذلک لا ینبغی ان یغفل
فی المباحات عن حسن النیة وفی الخبر ان العبد لیسال یوم القیمة عن کل شیٔ حتی عن کحل عینه ومن فتات
الطین باصبعیه وعن لمسه ثوب اخیه ومثال النیة فی المباحات ان من یتطیب یوم الجمعة یمکنه ان یقصد
التنعم بلذته او التفاخر باظهار ثروته او التزین للنساء والاخدان الفساد ویتصور ان ینوی اتباع
السنة وتعظیم بیت الله سبحانه وتعالی واحترام یوم الجمعة ودفع الاذی عن غیره بدفع الرایحة الکریهة
وایصال الراحة الیهم بالرائحة الطیبة وحسم باب الغیبة علیهم اذا شموا منه رائحة کریهة والی الفریقین
الاشارة بقوله صلی الله علیه وسلم من تطیب لله تعالی جاء یوم القیمة وریحه اطیب من ریح المسک ومن تطیب
لغیر الله جاء یوم القیمة وریحه انتن من الجیفة جب پہچانی تو نی بزرگی نیت کی اور یہہ بات کہ وہ اوترتی ہی
حد فقہ مقصود میں اور اثر کرتی ہی اوسمیں سو کوشش کر تو کہ بہت کیا کر تو نیت سب اعمال اپنی میں یہانتک کہ نیت کرے تو ایک
عمل میں بہت سی نیتیں پس اگر سچی ہوگی رغبت تیری سی ہدایت کیا جاویگا تو اوسکی راہ کی اور بس ہی تجھکو ایک مثال اور وہ یہہ ہے کہ داخل ہونا مسجد کا اور بیٹھنا تو اوسمیں ایک عبادت ہی اور ہوسکتا ہے
کہ نیت کیجیو ساتھہ اوسکے ساتہ نیتوں کی پہلا اسکا یہہ ہے کہ اعتقاد کریتو کہ یہہ گہر ہی اسد کا اور داخل ہونی والا اوسکا زیارت کرنیوالا ہی اسد کا
سو یہہ نیت کری فرمایا آنحضرتؐ نی جو کوئی بیٹھی مسجد میں اوسنی زیارت کی اسد کی اور حق ہی زیارت کئی گئی پر
بزرگی کرنا اپنی زیارت کرنیوالی کی اور دوسرا امر نیت مرابطہ کی ہی بحکم اسد صابی لگی رہو اور معنی اسکی انتظار کرنا
نماز کا ہی پیچھی نماز کی تیسرا امر اعتکاف ہے اور معنی اسکی روکنا کان اور آنکہہ اور عضا کا ہی اون حرکتوں سی جنکی عادت
ہو رہی ہی سو یہہ ایک قسم کا روزہ ہی فرمایا آنحضرتؐ نی رہبانیت میری امت کی بیٹھنا مسجدوں میں ہی چوتہا
امر تنہائی ہی اور دور کرنا شغلوں کا واسطی لازم ہونی یہہ کی فکر آخرت میں اور کیفیت طیار ہونیکی اوسکی لئی
پانچواں امر خالی ہونا ہی واسطی ذکر کی اور اوسکی سننی سنانی کی لئی بحکم فرمانی آنحضرتؐ کی جو کوئی جاوی مسجد کیطرف
اسد کی یاد کو یا اوسکی یاد دلانی کو ہوگا مانند جہاد کرنیوالی کی اسد کی راہ میں چہٹا امر یہہ ہی کہ قصد کری فایدہ
دینا علم کا واسطی تنبیہہ کرنی اوس شخص کے جو بری طرح پڑہتا ہی نماز اور منع کرنی خلاف شرع سی اور حکم ساتھہ
نیکی کی یہانتک کہ میسر ہو اوسکی سبب سے بہتریات اور ہو شریک اوسمیں ساتواں امر یہہ ہی کہ چہوڑدی گناہوں کو
شرما کر اسد سی یوں کہ روکی اپنی جی کو اپنی گہر میں یہانتک شرماوی اسد سی کہ چہوڑی گناہ اور قیاس کر اسپر
سب عمل سو جمع ہونیسی ان نیتوں کی پاک ہوجاتی ہیں اعمال اور ملجاتی ہیں ساتہہ اعمال مقربین کی جیسا کہ

اوسکی خلاف سی بچائی ہین ساتہہ اعمال شیاطین کے مانند اوس آدمی کی جو ارادہ کری بیٹہنی کی مجلسین بیہودہ
باتین کرنا اور خوش طبعی کرنا ساتہہ غرضون دنیا کی اور ہمنشینی کرنا کہیل کود والون کی اور دیکہنا اونکا جو آتی ہین
اوسمین عورتون اور لڑکون سی یا مناظرہ کرنا اوس سی جو جہگڑی اپنی ہمسرون مین سی بطریق بڑائی اور دکہاوی کی
تا کہ شکار کری دل سننی والون کا اپنی باتون سی اور جو قایم مقام اوسکی ہی اور ایسی ہی نہین لائق ہی کہ غفلت
کری مباح ہین اچہی نیت سی یعنی جو چیزین مباح ہین اوسمین بہی نیت نیک کری حدیث مین آیا ہی کہ بندہ پوچہا
جائیگا دن قیامت کی ہر چیز سی یہانتک اوس سرمہ سی جو لگایا اپنی آنکہہ مین اور مٹی کی ریزون سی جو ملتی اپنی
انگلیون سی اور اپنی بہائی کی کپڑی چہونی سی اور مثال نیت کے مباح چیزون مین یہہ ہی کہ جو کوئی ستہرائی کرتا
ہی دن جمعہ کی ہو سکتا ہی اوسکو کہ ارادہ کری چین کا اوسکی لذت سی یا بڑائی کا اپنی ثروت ظاہر کرکی یا بناو
عورتون کی لئی اور فساد والون کی لئی اور ہو سکتا ہی کہ نیت کری پیروی سنت کے اور بڑائی اللہ کے گہر کی اور حرمت
دن جمعہ کی اور دور کرنا تکلیف کا اپنی غیر سی ساتہہ دور کرنی بدبو کی اور پہنچانی راحت کی لوگون کی طرف ساتہہ خوشبو کے
اور دفع کرنا دروازی غیبت کے اور جب سونگہی اوس سی بدبو اور رہین دونون فرق کی طرف اشارہ ہی قول مین آنحضرت کے
جو کوئی خوشبو لگائی اللہ کی لئی آئیگا دن قیامت کے اور خوشبو اوسکی پاکیزہ تر ہوگی مشک کی خوشبو سی اور جو کوئی
خوشبو لگائی واسطی غیر اللہ کی آئیگا دن قیامت کے اور بو اوسکی بدتر ہوگی مردار سی **فصل** اعلم ان النیة
لا تدخل تحت الاختیار ولا ینبغی ان تغتر فتقول بلسانک وقلبک نویت من الغد فی المسجد کذا وکذا
وتظن انک نویت اذ عرفت من قبل ان النیة هی الباعث المحرک الذی لولاه لم یتصور وجود العمل
والنیة المتکلفة کقول القائل نویت ان احب فلانا واعشقه واعظمه ونویت ان اعطش او اجوع واسبع
فان لکل هذه دواعی وصوارف وتحققها اسباب لا یتصور حصولها دون اسبابها وقول القائل نویتها دون
تحققها حدیث نفس لا نیة فمن وطئ لغلبة شهوة الوقاع من این ینفعه قوله نویت الوطی لحراثة الولد
وکثیر من المباهات بل لا تظفر بانبعاث هذه النیات من قلبک الا اذا قوی ایمانک وتمت معرفتک
لحقارة الحظوظ العاجلة وعظم ثواب الاخرة حتی اذا غلب ذلک علیک انبعثت منک الرغبة ضرورة
فی کل ما هو وسیلة الی الثواب الاخرة فان لم ینبعث فلا نیة لک ولمثل هذا توقف السلف فی جملة من الخیرات
حتی روی ان ابن سیرین لم یصل علی جنازة الحسن البصری وقال لم یحضرنی النیة وقیل لطاوس ادع لنا
فقال حتی اجد له نیة وقال بعضهم انا فی طلب النیة لعیادة رجل منذ شهر فما صحت لی بعد ومن عرف
حقیقة النیة علم انها روح العمل فلا یتعب نفسه بعمل لا روح له ویتحقق ان المباح قد یصیر افضل من العبادة
اذا حضرت فیه النیة فمن له نیة فی الاکل والشرب لیتقوی علی العبادة ولیس تنبعث نیته فی الصوم فی الحال
فالاکل اولی من من عن العبادة وعلم انه لو نام لعاد نشاطه فالنوم افضل له بل لو مل من التعبد علته
وحدیث مباح فی ساعته یرد نشاطه فذلک افضل من الصلوة مع الملال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان الله تعالی لا یمل حتی تملوا وقال ابو الدرداء انی لاستجم نفسی بشیء من اللهو فیکون ذلک عونا

على الحق وقال على رضى الله عنه روحوا القلوب فانها اذا كرهت عميت وهذه دقائق يستثقلها الظاهرون
من الفقهاء كما يستثقل الطبيب الضعيف معالجة المحرور باللحم والحاذق قد يامر به ليعيد قوة المريض
الضعيف حتى يحتمل الدواء النافع بعده جان کہ نیت نہین داخل ہی بیچ اختیار کی سو نہین لائق ہی کہ عذر
کرے تو پس کہی تو اپنی زبان یا دل سی کہ مین نیت کی مسجد مین بیٹہنی کی تو ن اور پڑہون اور تو گمان کری کہ تو ز
نیت کی اسلئی کہ تو پہچانچکا پہلی سی کہ نیت ہی باعث اور محرک ہی اگر وہ نہو تو نہ پایا جاوی عمل اور تکلف کے نیت
مانند قول قائل کی ہی کہ مینی نیت کی یہہ کہ چاہون مین فلانی کو اور عشق کرون اوس سی اور بڑا جانون
اوسی اور نیت کی مینی کہ پیاسا رہون یا بہوکا یا شکم سیر سو اس سبب کے لئی چاہنی والی ہین اور پہیرنی والی اور
اسکی ثابت ہونیکی لئی اسباب ہین کہ نہین ہو سکتا حصول اوسکا بدون اوسکی اسباب کے اور قول قائل کا کہ مینی
نیت کی بدون اوسکی تحقق کی ایک جی کی بات ہی اور نیت نہین پس جو کوئی صحبت داری کری بسبب غالب ہونی
شہوت جماع کی کہان نفع دیگا اوسکو یہہ قول اوسکا کہ مینی نیت کی جماع کی واسطی پیدا ہونی لڑکی کی اور واسطی
زیادتی اوس شخص کے جسکر فخر ہوتا ہی یعنی اولاد کی کثرت کی لئی بلکہ نہ قصدمند ہوگا تو سنا ہنہ او بہالی ان تینون
کی اپنی دل مین مگر اوس وقت ہو ایمان تیرا اور پوری ہو معرفت تیری بسبب حقارت اون لذتون کی جو موجود ہین اور
بڑی ہونی ثواب آخرت کی یہانتک کہ جب یہہ غالب ہو تجہپر او بہنیگی تجہکو رغبت بالضرور اوس خیر مین جو وسیلہ
ہی طرف ثواب آخرت کی سوا اگر نہ اوٹہی پس نہین ہی نیت تیری لئی اور اسی سبب سی توقف کیا اگلون نی ایک
تہوڑی سی نیکیون مین یہانتک کہ مروی ہی کہ ابن سیرین نی نہ نماز پڑہی جنازہ پر حسن بصری کی اور کہا نہین حاضر
ہوی مجہکو نیت اور کہا گیا طاؤس سی دعا کرو ہماری لئی کہا جب پاؤن اسکی لئی نیت اور کہا بعض اونکی نی
مینی طلب کی مینی نیت واسطی پرسش ایک آدمی کی ایک مہینہ بہر سی سو نہین صحیح ہوئی نیت اب تاب اور جو کوئی
پہچانیگا حقیقت نیت کی جانیگا کہ نیت روح عمل کی ہو نہ رنج مین ڈالیگا اپنی جی کو ایسی عمل کی لئی جسمین روح
نہین اور تمامیت ہوگا اوسکو کہ تحقیق مباح کبہی ہو جاتا ہی افضل عبادت سی جب حاضر ہو اوسمین نیت سو جبن کسی کے
نیت ہی کہانی پینی مین اسلئی کہ قوی ہو عبادت پر اور نہین ہوئی نیت اوسکی روزہ کی لئی ایسی کہانا اولی ہی
اور جو کوئی ملول ہو عبادت سی اور جانی کہ اگر وہ سو رہے تو پہر آوی خوشی اوسکی سو سو رہنا افضل ہی اوسکی لئی نماز
سی بلکہ اگر جانی کہ آسودگی ساتہہ خوش طبعی اور باتون صلح کی ایک ساعت مین پہیر دیگی اوسکی خوشی کو تو یہہ افضل
ہی اوس نماز سے جو ساتہہ ملال کی ہو فرمایا آنحضرت صلعم نی تحقیق الله نہین ملول ہوتا جب تک تم نہ ملول ہو اور کہا
ابو درداء نی مین آرام دیتا ہون بعد ماندگی کی اپنی جی کو کچہہ لہو سی سو یہہ ہوتا ہی مدد میری لئی حق پر اور کہا
علی نی راحت دو دلون کو اسلئی کہ وہ جب کراہت پاتی ہین اندہی ہو جاتی ہین اور یہہ باریکیان ہی جنکو گران جانتی ہین
ظاہری فقیہ جیسی گران جانتا ہی طبیب ضعیف معالجہ تپ والی کا ساتہہ گوشت کی اور حکیم حاذق حکم کرتا ہی اوسکا تا پہر آوی
قوت بیمار ضعیف کی یہانتک کہ وہ متحمل ہو دوا نفع والی کا بعد اوسکی الركن الثانى فى اخلاص النية فقد قال تعالى
وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين وقال تعالى الا الذين تابوا واصلحوا واعتصموا بالله

واخلصوا دینهم لله وقال تعالیٰ الا لله الدین الخالص وقال صلی الله علیه وسلم قال الله تعالیٰ الاخلاص سر من اسراری استودعته قلب من احببت من عبادی وقال علیه السلام لمعاذ اخلص العمل یجزک القلیل منه وقال ما من عبد یخلص العمل اربعین یوما الا ظهرت ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه کردوسرا
یا نہین خالص ہوئی نیت کے سو تحقیق فرمایا اللہ صاحب نے اور انکو حکم یہی ہوا کہ عبادت کرین اللہ کی نری کر کر اوسکی
واسطے بندگی اور فرمایا مگر وہ لوگ جنہون نے توبہ کی اور بہلی کام اور پکڑا ساتہہ اللہ کی اور نری کی بندگی
اللہ کی لیئی اور فرمایا سن رکھو اللہ ہی کی لیئی ہی بندگی نری اور فرمایا آنحضرت نے کہ کہا اللہ صاحب نے اخلاص
ایک بہید ہی میری بہیدون مین سی سونپتا ہون اوسکی دلکو جسکو دوست رکہتا ہون اپنی بندون سی اور فرمایا
آنحضرت نے معاذ سی خالص کر عمل بس ہوگا تجہکو تہوڑا اوس سی اور فرمایا نہین کوئی بندہ خالص کرتا عمل چالیس
دن تک مگر ظاہر ہوتی ہین چشمی حکمت کی اوسکی دلسی اوسکی زبان پر

فصل

حقیقة الاخلاص تجرد الباعث الواحد وبضاده الاشراک والشوب فان الباعثان وکل ما یتصور ان یمازجه غیره فان صفا عن کل شوب منه سمی خالصا وقد عرفت ان النیة هی الباعثة فمن لا یعمل الا للریاء فهو مخلص ومن لا یعمل الا لله فهو مخلص ولکن خصص الاسم بالحمل الجانبین بالعادة کالالحاد فانه میل ولکن خصص بالمیل الی الباطل وزوال الاخلاص بشوائب الریاء فقد ذکرناه ولکن قد یزول بالاغراض الاخر فان الصائم قد یقصد مع العبادة ان یستفید بالحمیة الحاصلة بالصوم ویقصد بالعتق ان یتخلص من مؤنة العبد وسوء خلقه ویحج لیصح مزاجه بحرکة السفر او یهرب من مشقة تعهد العیال او من ایذاء الاعداء او من التبرم بالمقام مع الاهل ویتعلم العلم لیسهل علیه طلب المال او یکون محروسا بعز العلم عن الظلم او یکتب مصحفا لیجود خطه ویحج ماشیا لیخف عنه مؤنة الکراء او یتوضأ لیتنظف او یتبرد ویغتسل لیطیب رائحته او یعتکف لیخف علیه کراء المسکن او یصوم لیخفف عن نفسه تعب الطبخ وشراء الطعام او یتصدق لیرفع عن نفسه ابرام السائل ویعود مریضا لیعاد اذا مرض فهذه الاغراض فی الفعل قد یتجرد وقد یشوب قصد العبادة شوبا خفیا فاذا خطر شیء من هذه الاغراض فی الفعل فقد ذهب الاخلاص وذلک عسیر جدا ولذلک قال بعضهم فی الاخلاص ساعة نجاة الابد لکن ذلک عسیر ولذلک قال ابو سلیمان الدارانی طوبی لمن صحت له خطوة واحدة لا یرید بها الا الله تعالیٰ وکان معروف الکرخی یضرب نفسه فقال یا نفس اخلصی وتخلصی
حقیقت اخلاص کے خالی ہونا باعث کا ہی جو ایک ہی اور مخالف ہی اوسکی شرکت اور وہ یہہ ہی کہ شریک ہون دو باعث
اور ہر وہ چیز کہ ہو سکتا ہو یہہ کہ ملی وس سی غیر اوسکا سو اگر صاف ہو ہر آمیزش اوسکی سی تو اوسکا نام خالص ہی اور تو
پہچان چکا کہ نیت ہی باعث ہی سو جو کوئی نہین عمل کرتا مگر ریا کی لیئی پس وہ مخلص ہی اور جو کوئی نہین عمل کرتا مگر اللہ کی
لیئی سو وہ مخلص ہی لیکن خاص ہوا نام ساتہہ ایک کی دو جانبون سی ساتہہ عادت کی مثل الحاد کی تو میل ہی لیکن
خاص ہی ساتہہ اوس میل یعنی خواہش کی جو باطل کی طرف ہو اور اخلاص زائل ہو جاتا ہی آمیزش سی ریا کی اور اوسکا
ذکر ہم کر چکی لیکن کبہی زائل ہوتا ہی ساتہہ اور غرضون کی ہی سو روزہ دار کبہی ارادہ کرتا ہی ساتہہ عبادت کے

پہر نفع لیوی سا تہہ اوس تنخی کی جو حاصل ہوی روزہ سی اور ارادہ کرتا ہی آزادگی کی زوال محنت غلام اور اوسکی بدخلقی سی اور رحم کرتا ہی تا درست ہو جاوی مزاج اوسکا ساتہہ حرکت سفر کی یا بہاگ جاوی مشقت سی خبرگیری عیال کی یا بستان سی دشمنون کی یا ملول ہوتا ایک جگہہ رہنی سی ساتہہ اہل کی اور سیکہی علم تا آسان ہو اوسپر طلب کرنا معاش کا یا ہو محفوظ بسبب عزت علم کی ظلم سی یا لکہی قرآن تا صاف ہو جاوی خط اوسکا اور رحم کری یا تو جلکر تا خفیف ہو جاوی محنت کرایہ کی یا وضو کری اسلئی صاف ہو جاوی یا ٹہنڈا ہو یا نہاوی تا خوشبودار ہو جاوی بو اوسکی یا اعتکاف کری اسلئی کہ ہلکا ہو جاوی اوسپر کرایہ گہر کا یا روزہ رکہی اسلئی کہ خفیف ہو جاوی اوسکی جی سی ماندگی پکانی کی اور مول لینی کہانی کی یا صدقہ کری تا دور کری اپنی جی سی ملول ہونا سائل کا یا عیادت کری بیمار کی اسلئی کہ عیادت کیا جاوی جب بیمار ہو سو یہہ غرضین کبہی خالی ہوتی ہین اور کبہی آمیزش ہوتی ہی قصد عبادت کی آمیزش خفیف جسوقت خطور کری کچہہ ان غرضون مین سی فعل مین سو تحقیق گیا اخلاص اور یہہ تو بہت مشکل ہی اور اسی لئی کہا بعض اونکی نی ایک ساعت کی اخلاص مین نجات ہمیشہ کی ہی لیکن یہہ مشکل ہی اور اسی لئی کہا ابو سلیمان دارانی نی خوشحالی ہی اوسکی لئی جسکا درست ہوا ایک قدم نہین ارادہ کرتا ساتہہ اوسکی مگر الله برتر کا اور کہی معروف کرخی مارتی اپنی جی کو سو کہتی ای جی اخلاص کر اور رہائی پا

فصل اعلم ان امتزاج هذه الشوائب على مراتب فانها قد تغلب وقد تكون مغمورة وقد تكون مساوية لقصد العبادة ولا يمحو اصل الثواب في المباحات مهما بقي شيء من ارادة وجه الله تعالى وله ثواب بقدر ذلك الشوب والباقي لا ثواب له اما اذا كان في عبادة امر بان يخلصها لله تعالى فان كان الشوب غالبا بطلت العبادة وان كان مساويا او مغلوبا بطل الاخلاص ولكن هل يتوقف انعقاد العبادة وحصول اصلها على انتفاء الشوائب كلها فيه نظر اشرنا اليه في الرياء وبطلت استقصاءه من كتاب الاحياء جان کہ ملنا ان آمیزشون کا کئی مرتبہ پر ہی اسلئی کہ کبہی وہ غالب ہوتی ہین اور کبہی مغلوب اور کبہی برابر ساتہہ قصد عبادت کی اور نہین محو ہوتا اصل ثواب مباحات مین جبتک باقی رہتا ہی کچہہ ارادہ بہی جو بہی اللہ کی مونہہ کا اور اوسکی لئی ثواب ہی بقدر اس آمیزش کی اور باقی کا کچہہ ثواب نہین لیکن اوسوقت کہ ہو عبادت مین امر ہوا کہ خالص کری اوسی اللہ کی لئی سو اگر ہی آمیزش غالب باطل ہوی عبادت اور اگر ہی برابر یا مغلوب باطل ہوا اخلاص لیکن یہہ بات کہ آیا موقوف ہی منعقد ہونا عبادت کا اور حاصل ہونا اوسکی اصل کا اوپر نہ ہونی سب آمیزشون کی سو اسمین تامل ہی ہمنی اشارہ کیا اوسکی طرف بیان ریا کی اور طلب کیا جاتا ہی استقصا اوسکا کتاب الاحیا سی الركن الثالث الصدق وهو كمال الاخلاص قال الله تعالى رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه الاية وقال عليه السلام ان الرجل ليصدق ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا وقال تعالى واذكر في الكتاب ابرهيم انه كان صديقا نبيا ويكفي فضيلة الصدق ان تدرك به درجة الصديقين واعلم ان للصدق مراتب ستة من بلغ في جميعها رتبة الكمال استحق اسم الصديق اولها الصدق في القول في جميع الاحوال ما تعلق بالماضي والمستقبل والحال ولهذا الصدق كمالان احدهما الحذر عن المعاريض ايضا فانه وان كان صدقا في نفسه

معهم خلاف الحق والحذر من الكذب تفهيم خلاف الحق وان يكتسب القلب صورة معوجة كاذبة بازاء
كذب اللسان واذا مال وجه القلب عن الصدق الى الاعوجاج لم يتجل الحق له على الصحة حتى لا يصدق رؤياه
ايضا وللمعاريض لا توقع في هذه المحظورة لانه صدق في نفسه لكن توقع في المحظور الثاني وهو تجهيل الغير
فلا ينبغي ان يفعل ذلك الا لغرض صحيح وكماله الثاني ان يراعي الصدق في الفاظه مع الله تعالى فاذا قال وجهت
وجهي وفي قلبه في تلك الحالة شيء سوى الله تعالى فهو كاذب واذا قال اياك نعبد وهو مع ذلك عبد الدنيا
او لنفسه او لغيره لم يمكنه تحقيق صدق في هذه الكلمة في القنية ولذلك قال عيسى عليه السلام يا عبيد الدنيا
وقال نبينا صلى الله عليه وسلم تعس عبد الدرهم والدينار الصدق الثاني في النية وهو ان يتمحض فيه داعية الخير
فاذا كان فيه شوب فات الصدق ويقال هذا صادق الحموضة وصادق الحلاوة اي محضها فيرجع هذا
المعنى الى نفس الاخلاص الصدق الثالث في العزم فان العبد قد يعزم الصدق فان رزق مالا وعلى
العدل ان رزق ولاية وعزمه تارة يكون مع ضعف وتردد وتارة يكون جزما قويا لا تردد فيه بالجزم
القوي يسمى عزما صادقا كما وجده عمر رضي الله عنه من نفسه حيث قال لان اقدم فتضرب عنقي احب الي
من ان اتامر على قوم فيهم ابو بكر رضي الله عنه ودرجات عزم الصدق تتباين في القوة وقد يتفاوت واقصاها
ان ينتهي الى الرضا بضرب الرقبة دون تحقيقه الصدق الرابع في الوفاء بالعزم فان النفس قد تسخو
بالعزم اولا ولكن عند الوفاء ربما تتوانى عن كمال التحقق لان المؤنة في العزم هين وانما الشدة
في التحقيق ولذلك قال الله سبحانه وتعالى رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه وقال تعالى ومنهم من عاهد
الله لئن اتانا من فضله لنصدقن ولنكونن من الصالحين فلما اتاهم من فضله بخلوا به وتولوا
وهم معرضون فاعقبهم نفاقا الاية الصدق الخامس في الاعمال بان يكون بحيث لا يدل على الشيء من الباطن
الا والباطن متصف به ومعناه استواء السريرة والعلانية فالماشي على هدو يدل على انه ذو وقار في الباطن
فان لم يكن كذلك في الباطن والتفت قلبه الى ان يخيل الى الناس انه ذو وقار فذلك رياء وان لم يلتفت
الى الخلق قلبه ولكنه غافل فذلك ليس برياء ولكن يفوت به الصدق ولذلك قال صلى الله عليه وسلم
اللهم اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي صالحة وقال عبد الواحد كان الحسن البصري
اذا امر بشيء كان من اعمل الناس به واذا نهى عن شيء كان من اترك الناس له ولم ار احدا قط اشبه سريرة
بعلانية منه الصدق السادس وهو اعلى ابواب الصدق في مقامات الدين كالخوف والرجاء والحب
والرضا والتوكل وغيرها فان لهذه المقامات اوائل تنطلق الاسم بها ولها حقائق وغايات اذ يقال
هذا هو الخوف الصادق وهي الشهوة الصادقة ولذلك قال الله تعالى انما المؤمنون الذين آمنوا
بالله ورسوله ثم لم يرتابوا وجاهدوا باموالهم وانفسهم في سبيل الله اولئك هم الصادقون وقال
تعالى ولكن البر من آمن بالله الى قوله اولئك الذين صدقوا فهذه الدرجات الصدق فمن تحقق في
جميعها فهو الصديق ومن له نصيب من بعضها فرتبته بقدر صدقه ومن جملة الصدق تحقق القلب

بان اللہ تعالیٰ ہو الرزاق والتوکل علیہ فلنذکرہ رکن تیسرا سچ ہی اور وہ کمال اخلاص ہی فرمایا اللہ صاحب
ان کتنی مردہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تہا اللہ سی اور فرمایا آنحضرت نی تحقیق آدمی سچ بولتا ہی اور ارادہ
کرتا ہی سچ کا یہانتک کہ لکہا جاتا ہی نزدیک اللہ کے بڑا سچا اور فرمایا اللہ صاحب نے اور مذکور کر کتاب مین ابراہیم کا
بیشک تہا وہ سچا نبی اور بس ہی بزرگی سچ کی اگر پالی تو بسبب اوسکی درجہ صدیقین کا جان کہ سچ لئی چہہ مرتبہ
ہین جو کوی پونہچی اون سب مین رتبہ کمال کو مستحق ہو صدیق کی نام کا پہلا مرتبہ سچ ہی باتون مین سب احوال مین
جو متعلق ہین ساتہہ گذشتہ اور آیندہ اور موجود کی اور سچ کی لئی دو کمال ہین ایک اوسمین کا بچنا ہی معاریض سی
یہی سلیئی کہ اگرچہ وہ سچ ہی اپنی نفس مین لیکن اوس سی سمجہا جاتا ہی خلاف حق کی اور بچنا جہوٹ سی یہہ ہی
سمجہا جانا خلاف حق کا ہی یعنی جہوٹ سی اسلیئی بچتی ہین جسمین خلاف حق نہ سمجہا جاوی اور یہہ کہ کسی دل ایک
صورت کہ جہولتی مقابلہ مین جہوٹ زبان کی اور جب میل کریگا موہنہ دل کا صحت سے طرف کجی کی نہین ظاہر ہوگا
اوسکی لئی حق صحت کر یہانتک کہ نہین سچی ہوگی اوسکی خواہش ہی اور معاریض نہین ڈالتی اس محذور مین لیکن
ڈالتی ہین دوسرے محذور مین اور وہ تا سجہی دوسرکی ہی سو نہین لایق ہکا کرنا مگر کسی غرض صحیح سی اور
دوسرا کمال اوسکا یہہ ہی کہ مرعی رکہی سچ اپنی باتون مین جو ساتہہ اللہ کی ہون پس جسوقت کہی جہت وجہی
یعنی کیا مینی اپنا موہنہ اللہ کیطرف اور اوسکی دلمین ہو اس حالت مین پہہوا اللہ کی سو وہ جہوٹا ہی اور جسوقت
کہی ایاک نعبد مین تجہی کو بندگی کرتا ہون اور وہ باوجود اسکی بندہ ہی دنیا کا یا اپنی جی کا یا اپنی غیر کا نہین
ہوسکیگا اوس سی ثابت کرنا سچ اس کلمہ کا دن قیامت مین پس اسلیئی کہا حضرت عیسی ؑ نی ای بندو دنیا کی
اور فرمایا ہماری حضرت ؐ نی ہلاک ہو بندہ دینار اور درہم کا دوسرا سچ نیت مین ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہوا اوسمین
نری خواہش نیکی کی سوا گر ہی اوسمین آمیزش تو فوت ہو سچ اور کہا جاتا ہی یہہ سچا اخلاص ہی اور سچی حلاوت
یعنی نرا اخلاص اور نری حلاوت سو پہرلی ہین یہہ معنی نری اخلاص کی طرف تیسرا سچ ارادہ مین ہی اسلیئی
کہ بندہ کبہی ارادہ کرتا ہی سچ کا اگر دیا جاوی مال اور انصاف کا اگر دیا جاوی حکومت اور ارادہ اوسکا کبہی ہوتا ہے
ساتہہ ضعف اور تردد کے اور کبہی ہوتا ہی جزم اور قوی جسمین تردد نہین ہو جزم قوی کا نام عزم صادق ہی جیسا پایا اوسکو حضرت عمر ؓ نی اپنی
جی مین چنانچہ فرمایا کہ اگر مین پیشقدمی کرون سو ملری جاوی گردن میری یہہ دوست ہے طرف میری اسباب سے
کہ حکم کرون مین اوس قوم پر جنمین حضرت ابوبکر ہون اور درجی ارادہ صدیقین کی قوت مین کیسے متفاوت ہوتی ہین اور
نہایت اوسکا یہہ ہی کہ منتہی ہو طرف رضا کی ساتہہ گردن ماری جانی کی بیدون اوسکی تحقیق کی جو تہا سچ
وفا کرنیمین عزم کی ہی اسلیئی کہ جی کبہی ہمت باندہتا ہی عزم پر پہلی بار لیکن وقت وفا کی اگر سستی کر جاتا ہی کمال
تحقق سی اسلیئی کہ محنت عزم مین آسان ہی اور شدت تحقق مین ہی اور اسلیئی فرمایا اللہ تعالیٰ نی اور بعضی اونمین وہ ہین
کہ عہد کیا تہا اللہ سی اگر دیوی ہمکو اپنی فضل سی تو ہم خیرات کرین اور ہو رہین ہم نیکی والون مین پہر جب دیا اونکو اپنی
فضل سی اوسمین بخل کیا اور پہر گئی ٹلا کر پہر اوسکا اثر رکہا نفاق اونکی دلمین جسدن تک اوس سی ملینگی کہ خلاف
کیا اللہ سی جو وعدہ دیا اور اسپر کہ بولتی تہی جہوٹ پانچوان سچ اعمال مین ہی اسطور پر کہ نہ دلالت کری کسی چیز پر

باطن سی مگر باطن موصوف ہو ساتہہ اوسکی اور معنی اسکی برابر ہونا چہپی اور کہلی کا ہی پس چلنی والا بلندی پر دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ وہ وقار والا ہی اپنی باطن مین سو اگر نہو وہ ایسا باطن مین اور متوجہ ہو دل اوسکا طرف اسباب کی کہ خیال کرین لوگ اوسی وقار والا پس یہہ ریا ہی اور اگر نہ التفات کری خلق کیطرف دل اوسکا لیکن وہ شاغل ہو سو یہہ ریا نہین لیکن فوت ہوتا ہی اس سی سچ اور اسیلیی فرمایا آنحضرت نی ای اللہ کر چہپا میرا بہتر میری کہلی سی اور کر میرا کہلا بہتر اور کہا عبد الواحد نی تہی حسن بصری جب حکم کرتی کسی چیز کا ہوتی بڑی عمل کرنیوالی لوگون سی ساتہہ اوسکی اور جب منع کرتی کسی چیز سی ہوتی بڑی چہوڑنی والی لوگون سی اوسکو اور نہین دیکہا مین کوئی کبہی کہ بہت مشابہ ہو چہپا اوسکا اوسکی کہلی سی زیادہ حسن بصری سی چہٹا سچ اور وہ اعلی درجی کا ہی سچ بولنا مقامات دین مین جیسی ڈر اور امید اور محبت اور رضا اور توکل اور سوا اونکی پس تحقیق ان مقامات کی لئی اوائل ہین کہ بولا جاتا ہی یہہ نام اوسپر اور انکی لئی حقیقتین اور نہایتین ہین اسلئی کہ کہا جاتا ہی کہ یہہ ہی سچا ڈر ہی اور یہہ وہی سچی خواہش ہی اور اسیلیی فرمایا اللہ صاحب نی ایمان والی وہ ہین جو یقین لائی اللہ پر اور اوسکی رسول پر پہر شبہ نلای اور لڑی اللہ کی راہ مین اپنی مال اور جان سی وہ جو ہین وہی ہین سچی اور فرمایا اللہ صاحب نی لیکن نیکی وہ ہی جو ایمان لاوی اللہ پر اور پچہلی دن پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور نبیون پر اور دیوی مال اوسکی محبت پر ناطے والون کو اور یتیمون کو اور محتاجون کو اور راہ کی مسافرون کو اور مانگنی والونکو اور گردن چہڑانی والونکو اور کہڑی رکہی نماز اور دیا کری زکوۃ اور پوری کرنیوالی اپنی قرار کو جب قول کرین اور ٹہرنی والی سختی مین اور تکلیف مین اور وقت لڑائی کی وہی لوگ ہین جو سچی ہوئی اور وہی بچاؤ مین آئی سو یہہ ہین درجی سچ کی سو جو کوئی کری یہہ سب پس وہ صدیق ہی اور جس کسی کی لئی بہرہ ہی بعض اسکی سی سو اوسکا رتبہ بقدر اوسکی سچ کی ہی اور منجملہ سچ کی ماننا دل کا ہی یہہ بات کہ اللہ ہی روزی دینی والا ہی اور بہروسا کرنا اوسپر سو ہمکو لائق ہی ذکر کرنا اوسکا **الاصل السابع فی التوکل** اصل ساتوین بیان مین توکل کی

قال اللہ تعالی وعلی اللہ فلیتوکل المومنون وقال تعالی وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین وقال تعالی ان اللہ یحب المتوکلین وقال ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ وقال الیس اللہ بکاف عبدہ وقال تعالی ان الذین تعبدون من دون اللہ لا یملکون لکم رزقا فابتغوا عند اللہ الرزق وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا وقال من انقطع الی اللہ تعالی کفاہ اللہ کل مؤنۃ ورزقہ من حیث لا یحتسب ومن انقطع الی الدنیا وکلہ اللہ الیہا وکان اذا اصاب اہلہ خصاصۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام قوموا الی الصلوۃ ویقول بہذا امرنی ربی فقال وأمر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسالک رزقا نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی فرمایا اللہ صاحب نی اور اللہ پر بہروسا چاہی ایمان والون کو اور فرمایا اللہ پر بہروسا کرو اگر ہو تم ایمان رکہتی اور فرمایا بیشک اللہ چاہتا ہی بہروسا کرنی والون کو اور فرمایا جو کوئی بہروسا کری اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہی اور فرمایا کیا اللہ بس نہین اپنی بندی کو اور فرمایا بیشک جنکو پوجتی ہو اللہ کی سوا مالک نہین تمہاری روزی کی سو تم ڈہونڈو اللہ کی ہان روزی

فرمایا آنحضرتؐ نے اگر تم بہروسا کرتے اللہ پر جو حق ہی اوسکی بہروسی کا تو روزی دیتا تمکو جیسی روزی دیتا ہی جانورونکو
صبح کو نکلتے ہین بہوکی اور شام کو جاتے ہین اپنی گہوسلون مین پیٹ بہری اور فرمایا جو کوئی چہوٹ آیا اللہ کیطرف
کافی ہوگا اوسکو اللہ ہر محنت مین اور روزی دیگا اوسکو جہان سی خیال نہو اور جو کوئی چہوٹ آیا دنیا کیطرف چہوڑ
دیتا ہی اوسی اللہ دنیا کی طرف اور تہی آنحضرتؐ جب پہنچتی اونکی گہروالون کو کچہہ حاجت فرماتے کہڑی ہو نماز کیطرف
اور کہتی اسی کا حکم کیا ہی مجہکو میری رب نے سو کہا اور حکم کر اپنی گہروالون کو نماز کا اور آپ قایم رہ اوسپر ہم نہین مانگتی تجہسی روزی
ہم روزی دیتی ہین تجہکو اور آخر بہلا ہی پرہیزگار کا۔ **فصل** حقیقة التوکل عبارة عن حالة تصدر عن التوحيد
ويظهر اثرها على الاعمال فهى ثلثة اركان المعرفة والحال والعمل الركن الاول المعرفة وهى الاصل واعنى بها التوحيد
فانه انما يتوكل على الله من لا يرى فاعلا سوى الله تعالى وكمال هذه المعرفة يترجمها قولك لا اله الا الله وحده
لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اذ فيه ايمان بالتوحيد وكمال القدرة والجود والحكمة
الذى به يستحق الحمد فمن قال ذلك صادقا مخلصا فقد تم توحيده وثبت فى قلبه الاصل الذى منه
ينبعث حال التوكل واعنى بالصدق فيه ان يصير معنى هذا القول صفة لازمة لذاته غالبا على قلبه لا يتسع لتقدير
غيره حقیقت توکل کی عبارت ہی ایک حالت سی جو صادر ہوتی ہی توحید سی اور ظاہر ہوتا ہی اوسکا اثر اعمال پر سو یہہ تین
رکن معرفت ہی اور حال ہی اور عمل ہی پہلا رکن معرفت ہی اور یہی اصل ہی اور مراد میری معرفت سی توحید ہی
اسلیئی کہ وہی توکل کرتا ہی اللہ پر جو نہین دیکہتا ہی اوسکی سوا فاعل اور کمال اس معرفت کا سو ترجمہ اوسکا یہہ قول تیرا ہے
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير نہین کوئی معبود بجز اللہ کی وہ تنہا ہی نہین کوئی
اوسکا شریک اوسیکا ملک ہے اور اوسیکو سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکہتا ہی اسلیئی کہ اسمین ایمان ہی ساتہہ
توحید کے اور کمال قدرت اور جود اور حکمت کی جسکو مستحق ہوتا ہی تعریف کا سو جو کوئی کہی اسکو سچ جانکر خالص ہو کر پس
تمام ہوئی توحید اوسکی اور ثابت ہوئی اوسکی دلمین اصل جس سی اوٹہتا ہی حال توکل کا اور مراد میری اسمین سچ ہونی
سی یہہ ہی کہ ہوں معنی اس قول کی ایک وصف لازم اوسکی ذات کی لیئی غالب اوسکی دل پر نہ گنجایش ہو واسطی تقریر
غیر اوسکی **فصل** هذا التوحيد له لباب وقشران فطبقاته اربعة كالجوز فان له لبابا كالدهن لب اللب والقشرة
العليا قشرة فالقشرة العليا القول للسان المجرد والثانية الاعتقاد بالقلب جزما وهو درجة
عوام الخلق ودرجة المتكلمين اذ لا يمتيزون عن العوام الا بمعرفة الحيلة فى دفع تشويش المبتدعة
لهذه الاعتقادات الثالث وهو اللب ان ينكشف بنور الله تعالى حقيقة هذا التوحيد وسره بالحقيقة
وذلك بان يرى الاشياء الكثيرة ويعلم انها جملتها صادرة عن فاعل واحد على الترتيب وذلك بان يعرف
سلسلة الاسباب وكيفية تسلسلها وارتباطها وان التسلسلة بمسبب الاسباب وصاحب هذا المقام بعد فى تفرقة
لانه يرى الافعال وكثرتها وارتباطها بالفاعل الرابعة وهى لب اللباب لا يرى فى الوجود الا واحدا ويعلم
ان الموجود بالحقيقة واحد وانما الكثرة فيه فى حق من يفرق نظره كالذى يرى من الانسان مثلا
رجله ثم يده ثم وجهه ثم راسه فيغلب عليه كثرة فان راى الانسان جملة واحدة لم يخطر بباله الاحاد

اذ كان لمدركه الشيء الواحد فلذلك الموحد لا يعرف نظره رؤية السموات والارض وسائر الموجودات
بل يرى الكل في حكم الشيء الواحد وهذا الغور يستدعي كشفه تطويلا فاطلبه من كتاب التوحيد والشكر
من الاحياء التفت على الموجبات منه والفناء في التوحيد انما يقع في هذا التوحيد وذلك بان تصير مستغرقا
بالواحد الحق حتى لا يلتفت قلبه الى غيره ولا الى نفسه فان نفسه من حيث هو نفسه غير الله تعالى وان لم
يتحقق له معنى الغيرية بنظر آخر واعتبار وجه آخر اس توحید کے بھی دو مغز ہین اور دو پوست سو اوسکی طبقے چار ہین
مانند جوز کی پس تحقیق اوسکی لئی ایک مغز ہی پھر روغن جو مغز اوسکی مغز کا ہی اور اوپر کا پوست اوسکی پوست کا پوست
ہی سو اوپر کا پوست کہنا زبان سی ہی اور دوسرا اعتقاد دلسی یقین جانکر اور یہہ درجہ عوام مخلوقات کا ہی اور درجہ
متکلمین کا اسلئی کہ وہ نہین ممتاز ہین عوام سی مگر ساتھ پہچانی حیلہ کی دور کرنیمین تشویش اہل بدعت کے ساتھ ان
اعتقادات کی تیسرا اور وہ مغز ہے یہہ کہ کھلجای ساتھ نور اللہ کی حقیقت ہی توحید کی اور اوسکا بھید حقیقت مین اور یہہ
یون ہی کہ دیکھی چیزون بہت کو اور جانی کہ یہہ سب صادر ہوئی ہین ایک فاعل سی موافق ترتیب کے اور یہہ یون ہی
کہ پہچان سلسلہ اسباب کا اور کیفیت اوسکی تسلسل کے اور لگاو پہلی سلسلہ کا ساتھ مسبب الاسباب کے اور صاحب اس مقام کا ہی
نکلا ہی تفرقہ مین ہی اسلئی کہ وہ دیکھتا ہی فعال اور اوسکی کثرت اور اوسکا ارتباط ساتھ فاعل کی جو تنہا اور روغن
مغز کا مغز ہی یہہ کہ نہ دیکھی وجود مین مگر ایک کو اور جانی کہ موجود حقیقت مین ایک ہی ہی اور کثرت اوسمین حق مین
اوس شخص کی ہی جو متفرق کرتا ہی اپنی نظر مانند اوس آدمی کی جو دیکھتا ہی آدمی سی مثلا پاون اوسکا پھر ہاتھ
اوسکا پھر منہہ اوسکا پھر پیٹ اوسکا سو غالب ہوتی ہی اوسپر کثرت اپس گر دیکھی آدمی کو ایک تو نہ خطور کرین اوسکی جسم
اجاد بلکہ ہوا مانند اوسکی جو ادراک کرتا ہی ایک چیز کا پس اسلئی موحد کی نظر کو نہین پریشان کرتا دیکھنا آسمانون اور زمین
اور سب موجودات کا بلکہ وہ دیکھتا ہی سب کو ایک چیز کی حکم مین اور اسکی لئی دہیان چاہئی اور اسکا کشف چاہتا ہی
درازی کو سو تو اوسکو طلب کر کتاب التوحید و شکر سی جو احیا سی ہی تا واقف ہو تو اشارون پر اوس سی اور فنا
ہونا توحید مین واقع ہوتا ہی اس توحید مین اور یہہ یون ہی کہ ہوجای مستغرق ساتھ واحد حق کی یہانتک کہ نہ التفات
کری دل اوسکا طرف اوسکی غیر کے اور نہ اپنی نفس کی طرف اسلئی کہ نفس اوسکا اس راہ سی کہ نفس اوسکا ہی غیر ہی اللہ
کا اگرچہ نہ ثابت ہون اوسکی لئی معنی غیریت کے ساتھ دوسری نظر کی اور دوسری اعتبار سی **فصل** حقیقۃ
التوكل انما يستدعي توحيد القول لا يستدعي الفناء في توحيد الذات بل المتوكل يجوز ان يرى الكثرة
في الاسباب والمسببات ولكن ينبغي ان يشاهد ارتباط السلسلة بعضها ببعض وان يعتقد ان ذلك يخفى عليك
فيما لا يدخل فيه اختيار الآدميين فانك ان رايت المطر سببا في النبات فتعلم ان المطر مسخر بواسطة
الغيم والغيم مسخر بواسطة الريح والمجرة الجبال وكذلك الجبال جمادات مسخرات الى ان ينتهي الى الاول
لا محالة وان كنت لا تعرف عدد الوسائط فلا يضرك ذلك وانما الذي يخفى عليك افعال الآدميين
فانك تقول من اعطاني طعاما فانما اطعمني باختياره فان شاء اعطى وان شاء منع فكيف لا اراه
فاعلا وانما مثلك في الالتفات اليه مثل النملة ترى سواد الخط على البياض يحصل من حركة القلم

فتضيف ذلك الى القلم اذ جل فهمك الصغيرة والضعيفة لا تصل الى الاصل ومنها الى اليد ومنها
الى القدرة المحركة لليد ومنها الى الارادة التي هي مسخرة لها ومنها الى المعرفة التي توقف انبعاث الارادة
والعزم عليها ومنها الى صاحب القدرة والعلم والارادة فكذلك انت تضيف افعال العباد الى ارادتهم
ومعرفتهم وقدرتهم اذ ليس يمتد نظرك الى القلم الذي به يسطر المعرفة في لوح قلوب العباد يقين ومنه
الى الاصابع التي بينها قلب العباد ومنها الى اليد التي خمرت طينة آدم عليه السلام ومنها الى القدرة التي بها يتحرك
اليد التي تخمر الطينة ومنها الى القادر الذي منه يبدو واليه يعود وذلك لانك لا تعرف معنى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الله خلق الادم على صورته ولا معنى قوله خمرت طينة آدم بيدي ولا معنى قوله علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم فانك لا تعلم
قلما الا من قصب ولا يدا ولا اصابع الا من لحوم وعظام ولا صورة الا للالوان والاشكال فان انكشف
لك ذلك علمت انك اذ رميت ما رميت ولكن الله رمى حيث سلط عليك دواعي جازمة ومعرفة حاكمة على
القطع بان نجاتك في الرمي مثلا حتى انبعثت القدرة التي انفردت ايضا بخلقها حادثة للارادة والمعرفة
حدثتها التسخير والاضطرار وعلمت انك مضطر الى عين الاختيار فتفعل ان شئت ولكن تشاء اذ شاء الله شئت
او ابيت وهذا لان فيه سر يحرك قاعدة الجبر والاختيار ويوهم تناقض التوحيد وتكليف الشرع وقد
شرحناه في كتاب التوحيد في التوكل وكتاب الشكر من كتب الاحياء فاطلبه ان كنت من اهله حقیقت توکل کی
چاہتی ہی توحید فعل کی اور نہیں چاہتی فنا کو توحید مین ذات کی بلکہ متوکل جائز ہی یہہ کہ دیکہی کثرت اور اسباب اور
مسببات لیکن لائق یون ہی کہ دیکہی ارتباط اسباب کا سلسلہ سا ہی اوسکی سبب کے اور میری نزدیک لوگ ان ہین کہ یہہ پوشیدہ ہی
تجہہ پر اور بخبر مین جنہین نہین اختیار آدمیون کا سو تو جسوقت دیکہیگا پانی کو سبب عید کی کا پس تو جانیگا کہ پانی مقید
ہی بواسطہ بادل کی اور بادل مقید ہی بواسطہ ہوا اور بخارون پہارون کی اور ایسی ہی پہاڑ جمادات مقید ہین یہانتک
کہ منتہی ہو طرف اول کی بالضرور اگرچہ تو نہ جانتا ہو شمار واسطون کا سو تجہکو یہہ نہ جاننا ضرر نہین کرتا اور تجہہ پر جو پوشیدہ
ہین وہ فعال ہین آدمیون کی اسلیئی کہ تو کہتا ہی جو کوئی مجہکو کہانا دیتا ہی سو وہ کہانا دیتا ہی اپنی اختیار سی اگر
چاہی دی اور اگر چاہی نہ دی سو کیونکر نہ جانون مین اوسکو فاعل ور شکل تیری اس التفات مین اوسکی طرف مثل چیونٹی
کی ہی دیکہتی ہی سیاہی خط کی سپیدی پر جو حاصل ہوتی ہی حرکت سی قلم کی سو اوسکو نسبت کرتی ہی قلم کیطرف اسلیئی
کہ چشم اوسکا جو چہوٹی ضعیف ہے نہین پہونچتی انگلی تک اور اوس سے ہاتہہ تک اور اوسی اوس قدرت تک جو ہلاتی ہی ہاتہہ
کو اور اوس سی اوس ارادہ تک جو مقید ہی اوسکا اور اوس سی اوس معرفت تک جسپر موقوف ہے اوٹہنا ارادی کا اور
مضبوط ہونا اوسکا اور اوس سی صاحب قدرت اور علم اور ارادہ تک سو ایسی ہی تو نسبت کرتا ہی بندونکی افعال کو اونکی
ارادی اور معرفت اور قدرت کیطرف اسلیئی کہ نہین جاتی نظر تیری طرف اوس قلم کی جسکر لکہی جاتی ہی معرفت لوح
دلمین اور اوس سی طرف اون انگلیون کی جنکی درمیان مین ہی دل بندونکا اور اوس سی طرف اوس ہاتہہ کی جسنی خمیر
کیا خاک آدم کا اور اوس سی طرف اوس قدرت کی جسکر ہلتا ہی ہاتہہ جو خمیر کرتا ہی خاک کا اور اوس سی طرف اوس قادر کی
جس سی شروع ہوا اور اوسیکی طرف پہریگا اور یہہ اسلیئی کہ تو نہین پہچانتا معنی آنحضرتؐ کی قول کی کہ اللہ برتر نی پیدا کیا آدم کو

ایسی صورت پر اور نہ معنی اس قول کی کہ تمیز کیا یعنی خاک آدم کا اپنی تہہ سی اور نہ اس قول کی سکہایا یا سبب قلم کی اور
سکہایا آدمی کو جو نجانتا تہا اسلیے کہ تو نہیں جانتا قلم کو مگر ایک بیتہا اور ضروری اور نہ انگلیوں کو مگر گوشت اور ہڈی
اور نہ صورت کو مگر رنگ اور شکلیں سو اگر کہلجای تری لیے یہہ تو جانیگا کہ تو لی نہیں پہنکی مٹی خاک کی جس وقت کہ
پہینکی تہی لیکن اللہ نی پہینکی اس راہ سی کہ غالب تجہہ پر سبب جازم کی اور معرفت کو جو حکم کرتی ہی بالیقین اسباب پر
کہ نجات تیری پہینکنی میں ہی مثلا پیاس تنگ اور ہا یا تو لی اوس قدرت کو کہ منفرد ہی تو اوسکی پیدا کرنے میں خادم واسطے
ارادی کی اور مصرفت خادم ہے تسخیر اور اضطرار کی اور جانا تو لی کہ تو مضطر ہی طرف نری اختیار کی سو کری تو اگر چاہی
لیکن تو چاہی اگر چاہی سو چاہی تو یا نچاہی تو اور آمین ایک بہید ہی جو ملا تا ہی قاعدہ جبر اور اختیار کا اور وہم دلاتا ہی
مخالف توحید اور تکلیف شرع کی اور ہم نی شرح کی اوسکی کتاب التوحید والتوکل اور کتاب الصبر میں جو کتب احیاء سی ہی سو تو اوس کی
طلب کر اوسکو اگر ہی تو اوسکے اہل سی **فصل لا یکفی الایمان بتوحید الفعل والذات فی اثبات حالة التوکل حتی ینضاف**
الیه الایمان بالرحمة والجود والحکمة اذ به یحصل الثقة بالوکیل الحق وهو ان تعتقد جزما او ینکشف لک بالبصیرة
ان الله تعالی لو خلق الخلایق کلهم علی عقل اعقلهم بل علی اکمل ما یتصور ان یکون علیه اجمل العقل ثم زادهم اضعاف
ذلک علما وحکمة ثم کشف لهم عواقب الامور واطلعهم علی اسرار الملکوت کما هی ولطایف الحکمة ودقایق الخیر
والشر ثم امرهم ان یدبروا الملک والملکوت کما دبره بالحسن مما هو علیهم لم یمکنهم ان یزیدوا او ینقصوا منه جناح
بعوضة ولم یستصوبوا التبدیل دفع مرض وعیب ونقص وفقر وضر وتجمل وکفر ولا ان یغیروا اتمه الله من رزق
واجل وقدرة وعجز وطاعة ومعصیة بل شاهدوا جمیع ذلک عدلا محضا لا جور فیه وحقا صرفا لا نقص
فیه واستقامة تامة لا فطور ولا تفاوت فیه بل کلما یرون نقصا فیه تهیئة لکمال آخر اعظم منه وما ظنوا ضررا
فتحته نفع اعظم منه لا یتوصل الی ذلک النفع الا به وعلموا قطعا ان الله تعالی حاکم جواد رحیم لم یبخل علی الخلق
اصلا ولم یدخر فی اصلاحهم امرا وهذا الآن بحر آخر فی المعرفة بحر اطرافه امواجه سر القدر الذی منع من ذکره
المکاشفون ویتحیر فیه الاکثرون ولا یعقلها الا العالمون ولم یدرک تاویله الا الراسخون وانما حظ العموم
ان یعتقدوا ان کل ما یصیبهم لم یکن لیخطئهم وان ما یخطئهم لم یکن لیصیبهم وان ذلک واجب الحصول بحکم
المشیة الازلیة وانه لا راد لحکمه ولا معقب لقضائه بل کل صغیر وکبیر مستطر وحصوله بقدر معلوم منتظر
نہیں بس ہی ایمان ساتہہ توحید فعل و ذات کے اوپہا نہیں حالت توکل کی جبتک کہ زیادہ ہو اوسپر ایمان ساتہہ رحمت اور بخشش
اور حکمت کی اسلیے کہ بسبب اسکے حاصل ہوتا ہی اعتماد ساتہہ وکیل حق کی اور وہ یہہ ہے کہ اعتماد کری مضبوط یا کہلجای تیرے
لیے عقل سی یہہ بات کہ اگر اللہ تعالی پیدا کرتا سب مخلوقات کو موافق عقل بڑی عقل والی کی اونمین بلکہ کامل تر اوس چیز
پر کہ ہو سکتا ہو اوسپر جمال عقل کا پہر زیادہ کرتا اونکو دو چند اسکی علم اور حکمت پہر کہولتا انکی لیے انجام کاموں کے
سو آگاہ کر دیتا انکو بہیدوں پر ملکوت کے اور باریکیوں پر حکمت کی اور دقیقوں پر خیر اور شر کے پہر حکم کرتا اونکو کہ
انتظام کریں ملک اور ملکوت کا البتہ نہ انتظام کر سکتی بہتر اوس سی جس پر وہ ہے اور نہ ہو سکتا اونسی یہہ کہ زیادہ کریں
یا گہٹا دیں اوس سی برابر بازو مچہر کی اور نہ صواب کرتی البتہ دور کرنیمیں بیماری اور عیب اور نقصان اور محتاجی

اور گزند اور جہالت اور کفر کی اور نہ متغیر کر سکتی قسمت اللہ کی روزی اور موت اور قدرت اور عاجزی اور فرمان بری
اور نافرمانی سی بلکہ دیکہتی اس سبب سی نرا انصاف جسمین نہین ظلم اور نرا حق جسمین نہین نقصان اور پورا استحقاق
جسمین فتور اور تفاوت نہین بلکہ جب دیکہتی کچہہ نقصان سو مرتبط ہوتا اوسکی ساتہہ ایک کمال اور جو اوس سی بڑا ہے
اور نہ گمان کرتی اوس سی ضرر سو اوسکی پہنچی ایک نفع اوس سی بڑا ہی نہین متصل ہوتا ساتہہ اس نفع کی مگر بسبب اوسکی
اور جانتی یقینا کہ بیشک اللہ حکمت والا بخشش والا رحم والا ہی اوسنی نہین بخل کیا خلق پر ہرگز اور نہین رکہہ چہوڑا اونکی
سنوارنی مین کوئی امر اور یہان ایک دریا اور ہی معرفت کا ہلاتی ہین اوسکی موجین او سقدر کی بہید کو کہ منع کی گئی
جسکی ذکر سی کشف والی اور حیران رہی اوسمین بہت سی اور نہین جانتی اوسکو مگر علم والی اور نہین پاتی تاویل اوسکی
مگر جو مضبوط ہین علمون مین اور نصیب عالم لوگون کی یہہ ہی کہ اعتقاد کرین ایسا کہ جو کچہہ پہنچتا ہی اونہین نہین
ہو سکتا کہ وہ نہ پہنچی اونکو اور جو کچہہ نہین پہنچا اونکو نہین ہو سکتا کہ پہنچی اونہین اور اسکا تو ہونا واجب ہے
بحکم خواہش ازلی کی اور حال یہہ ہی کہ نہین کوئی پہیرنیوالا اوسکی حکم کا اور نہ دیر لگانی والا اوسکی فرمان مین
بلکہ ہر چہوٹا بڑا لکہا ہوا ہی اور حصول اوسکا ایک وقت مقرر پر انتظار کیا جاتا ہی الرکن الثانی حال التوکل معناہ ان
تكل امرك الى الله تعالى وتثق به قلبك وتطمئن بالتفويض نفسك ولا تلتفت الى غير الله تعالى اصلا ويكون
مثالك مثال من وكل في خصومة في مجلس القاضي من علم انه اشفق الناس عليه واقواهم على الكشف لباطل ولعرفهم
واحرصهم عليه فانه يكون ساكنا في نفسه مطمئن القلب غير متفكر في حيل الخصومة وغير مستعين
بايجاد الناس لعلمه بان وكيله حسبه وكافيه وكالته في غرضه وانه لا يقاومه غيره فمن تحققت معرفته بان
الرزق والاجل والخلق والامر بيد الله تعالى وهو متفرد به لا شريك له وان جوده وحكمته ورحمته لا نهاية
لها ولا توازيها رحمة غيره وجوده اتكل بالضرورة قلبه عليه وانقطع نظره عن غيره فان لم ينقطع فلا يكون
ذلك الا لاحد امرين احدهما ضعف اليقين بما ذكرناه وضعف اليقين انما يكون لتطرق الشك اليه او
لعدم استيلائه على القلب فان الموت يقينا لا شك فيه ولكنه اذا لا يستولي على القلب فهو كشك
لا يقين فيه الامر الثاني ان يكون القلب في الفطرة ضعيفا جبانا والجبن والجراة غرائز والجبن يوجب ان
تكون النفس مطيعة للاوهام التي لا شك في بطلانها حتى يخاف الانسان ان يبيت مع الميت في فراش
او بيت مع علمه بان الله تعالى لا يحييه وان قدرته عليه كقدرته على ان يقلب القلم في يده حية هو لا يخاف
ذلك بل قد يشتبه العسل بالعذرة فيتعذر عليه تناوله مع علمه بانه تشبيه كاذب ولكن ذلك يجبر النفس يجبر
وطاعته للاوهام وقل ما يخلو الانسان عن شيء منه وان ضعف فلذلك لا يبعد ان يحصل اليقين التام
بحيث لا يخالجه ريب ومع ذلك فيفزع الناس الى الاسباب ركن دوسرا حال توکل کا ہی معنی اوسکی یہہ ہین کہ سپرد کرنا تو
اپنا کام اللہ کی طرف اور اعتماد ہونی تیری دلکو اوسپر اور ٹہکانی ہو جاوی سپرد کرنی سی تیرا اور نہ التفات کری طرف غیر اللہ کی
ہرگز اور ہو مثال تیری کہاوت اوس شخص کی جو وکیل کری کسی جہگڑی مین قاضی کی مجلس مین جسکو جانی کہ وہ بہت
مہربان ہی لوگون مین اوسپر اور زور آور تری اوسکا کہولنی پر باطل کی اور بڑا پہچاننی والا ہی اور بڑا حریص ہے

اوسمین کا اوسپر سوہ ادمی ہوگا ٹہرا ایسی ہی یقین اور ہمکانہ دل ہین درمیان اونکا حیلون مین جہگڑی کی دور ہو
مدد چاہی کا کسی آدمی سی اسلئی کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکا وکیل بس ورکافی ہی اور سکا اوسکی غرض مین نہین اور
اوسکی غیر اوسکا سو جسکی معرفت ثابت ہوئی اسبات پر کہ روزی اور موت اور مخلوق اور حکم اسیکی ہاتہہ مین ہی اور وہ
اللہ اکیلا ہی ساتہہ اسکی نہین کوئی اوسکا شریک اور یہہ کہ اوسکی بخشش اور حکمت اور رحمت کے نہایت نہین اور نہین اوسکی برابر
رحمت اور بخشش اوسکی غیر کی بہروسا کریگا بالضرور دل اوسکا اللہ پر اور منقطع ہوگئی نظر اوسکی اوسکی غیر سی ہو اگر نہ منقطع ہو نظر
اپس سبب اسکا ایک وا ہمہ ہی بلکہ تو ضعف یقین کا سبب اوسچیز کی جسکا ذکر کیا ہی اور ضعف یقین کا ہوتا ہی
بسبب تشکک جانی کی اوسکی طرف یا اسلئی کہ وہ غالب نہین دل پر بس تحقیق ہوتے مین شک نہین لیکن جب وہ غالب نہو دل پر
تو وہ مانند شک کے ہی نہین یقین اور ہمین دوسرا امر یہہ ہی کہ ہو دل پیدایش ہی سی ضعیف اور نامردی اور نامردی اور
جرت مخالف ہین اور نامردی تو ثابت کرتی ہی ہوا نفس کا مطیع اون وہمون کا جنکی باطل ہونیمین شک نہین یہانتک کہ
ڈرتا ہی آدمی اس بات سی کہ سووی مردی کی ساتہہ ایک بستر پر یا گہر مین باوجود اسکی کہ وہ جانتا ہی کہ اللہ اوسکو زندہ
نہین کریگا اور اوسکی قدرت و سیر مثل اوسکی قدرت کی ہی اسبات پر کہ کردی قلم کو اوسکی ہاتہہ مین سیاہی اور وہ ڈرتی
اپس ہی بلکہ کبہی مشابہ ہوجاتا ہی شہد ساتہہ پلیدی کی تو مشکل ہوتا ہی اوسپر کہانا اوسکا اور وہ جانتا ہی کہ تشبیہہ
جہوٹی ہی اور لیکن یہہ ہوتا ہی بسبب نامردی نفس کے اور اوسکی طاعت وہمون کی لئی اور کمتر خالی ہوتا ہی آدمی اوس
سی اور اگرچہ ضعیف ہو سو اسلئی کہ یہہ دور نہین کرتا حاصل ہو یقین ساتہہ توحید کی اسطور پر کہ نہ لگی اوسکو شک اور باوجود
اسکی فارغ ہوتا ہی دل طرف اسباب کے **فصل** اذا عرفت ان التوکل عبارة عن حالة للقلب فی الثقة بالوکیل
الحق وقطع الالتفات الی غیره فاعلم ان له فیه ثلث درجات الحد لها ما ذکرنا وهو کالثقة بالوکیل فی الخصومة
بعد اعتقاد کماله فی الهدایة والقدرة والشفقة والثانیة وهی اقوی منه تضاهی حالة الصبی فی ثقته
بامه وفزعه الیها فی کل ما یصیبه وذلک لثقته بشفقتها وکفالتها لکنه فی توکله فان عن توکله فانه
لیس یحصله بفکر وکسب وان کان لا یخلو توکله عن نوع ادراک واما التوکل علی الوکیل بالخصومة کالمکتسب
بالفکر والنظر الثالثة وهی الاعلی ان تکون بین یدی الله تعالی کالمیت بین یدی الغاسل الا کالصبی فانه
یزعق بامه ویتعلق بذیلها بل هذا کالصبی علم وان لم یزعق بامه فانها تطلبه وان لم یتعلق بذیلها فهی
تحمله وان لم یسألها فهی تبتدی بارضاعه فیکون هذا الشخص فی حق الله تعالی اسقط الاختیار لعلمه
بانه یجری القدر فلا یبقی فیه متسع لغیر الانتظار لما یجری علیه وهذا المقام یابی الدعاء والسؤال ولا یمنع
الدعاء فی المقام الثانی الا فی التعلق بالوکیل فقط وفی الاول یمنع التدبیر والتعلق بغیره ولکن لا یمنع
بالطریق الذی رسمه الوکیل وسنه له وامره به جب پہچانا تونی کہ بیشک توکل عبارت ہی حالت دل سی اعتماد کرنیمین
وکیل حق پر اور قطع کرنیمین التفات کے اوسکی غیر سی ہوجان کہ اوسمین تین درجی ہین ایک وہ جسکا ہمنی ذکر کیا
اور وہ مانند اعتماد کی ہی وکیل پر جہگڑی مین بعد اعتقاد کمال اوسکی کی ہدایت اور قدرت اور مہربانی مین اور دوسرے
جو قوی تر ہی اوس سی مشابہ ہی لڑکی کی حالت سی اوسکی اعتماد کرنیمین اپنی ماپر اور اوسکی زاری کرنیمین اوسکی طرف

پر اوس چیز مین جو پونہچتی ہی اوسکو اور یہہ اسلئی کہ وہ لڑکا اعتماد رکہتا ہی اوسکی شفقت اور کفالت پر لیکن وہ اپنی
تکلف مین بیخبر ہی پس توکل سی اسلئی کہ وہ توکل نہین حاصل ہوا اوسکو فکر اور کسب سے اگرچہ نہین خالی ہی توکل اوسکا
[illegible] کے سمجہنے سے اور لیکن توکل کرنا وکیل پر جہگڑی مین مانند اوسکی ہی جو حاصل کری فکر اور نظر سے
اور تیسری جو اعلی ہی یہہ کہ ہو سامنے اللہ کی مانند مردی کی ہاتہہ مین نہلانے والی کی نہ مانند لڑکی کی اسلئی کہ وہ پکارتا
ہی اپنی ماکو اور لٹکتا جاتا ہی اوسکی دامن سی بلکہ یہہ مانند اوس لڑکی کی ہی جو جانتا ہی اپنی ماکو اگرچہ نہ پکاری اپنی
ماکو سو وہ بلاتی ہی اوسکو اور اگرچہ لٹکی اوسکی دامن سی سو یہہ اوٹہالیتی ہی اوسی اور اگر وہ تہکی تو یہہ شروع کرلیتی ہی
دودہ پلانا اوسکا سو بہی یہہ آدمی حق مین اللہ برتر کی ساقط اختیار سی اسلئی کہ وہ جانتا ہی کہ اللہ ہی جاری کرتا ہی حکم
سو نہ باقی رہی اوسمین گنجایش بغیر انتظار کے اسلئی کہ وہ جاری ہوتا ہی اوس پر اور یہہ مقام مخالف ہی دعا اور سوال کے
اور نہین منع دعا دوسری مقام مین مگر تعلق مین ساتہہ نرمی وکیل کی اور اول مین منع ہی تدبیر ساتہہ تعلق کے
ساتہہ غیر کی لکن نہین منع اوس طریق سی جسکو ٹہرا وکیل لی اور طریق مقرر کیا اوسکو اوسکی لئی اور اوسکو حکم کیا اوسکا

الركن الثالث في الاعمال وقد يظن الجهال ان شرط التوكل ترك الكسب وترك التداوي والاستسلام
للمهلكات وذلك خطأ لان ذلك حرام في الشرع والشرع قد اثنى على التوكل وندب اليه فكيف ينال ذلك
بمحظور وتحقيقه ان سعي العبد لا يعدو اربعة اوجه وهو طلب ما ليس بموجود من النفع او حفظ الموجود او
دفع الضرر كيلا يحصل وقطعه كي يزول الاول طلب النافع واسبابه ثلثة اما مقطوع به واما مظنون
ظنا ظاهرا يوثق به واما موهوم اما المقطوع به فمثاله ان لا يمد اليد الى الطعام وهو جائع ويقول هذا
سعي وانا متوكل ويريد الولد ولا يواقع اهله او يريد الزرع ولا يبث البذر في الارض وهذا جهل لان سنة الله
تعالى لا تتغير وقد عرفت ان ارتباط هذه المسببات بهذه الاسباب من السنة التي لا تجد لها تبديلا فانما التوكل
فيه بامرين احدهما ان يعلم ان الطعام واليد والبذر وقدرة التناول وجميع ذلك من قدرة الله سبحانه وتعالى
والثاني ان لا يتكل عليها بقلبه بل على خالقها وكيف يتكل على اليد وربما يفلج في الحال ويهلك الطعام
وذلك تحقيق قولك لا حول ولا قوة الا بالله والحول هي الحركة والقوة هي القدرة فاذا كان هذا حالك
فانت متوكل وان سعيت واما المظنون فكاستصحاب الزاد في البوادي والاسفار فليس تركه شرط التوكل بل هي
سنة الاولين بل يكون الاعتماد على فضل الله تعالى بدفع السارق وابقاء الزاد والحيوة والقدرة على التناول
الثالثة الموهوم وذلك كالاستقصاء في حيل المعيشة واستنباط دقائق الامور فيه وذلك ثمرة الحرص فقد يحمل
على اخذ الشبهة وكل ذلك يناقض التوكل والدليل عليه ان النبي صلى الله عليه وسلم وصف المتوكلين
بانهم لا يكتوون ولا يسترقون ولم يصفهم بانهم لا يسكنون الامصار ولا يكتسبون فما نسبته الى الاسباب
نسبة الرقية والكي فهما من شرط التوكل الفن الثاني من تدبير الاسباب الادخار والمتوكل ان ورث مالا
فادخره لسنة فما فوقها بطل توكله وان قنع بقوت يومه وفرق الباقي فهو تمام التوكل وان ادخر لاربعين
وما قال سهل التستري بطل توكله فلا ينال المقام المحمود الذي وعد المتوكلين وقال ابراهيم الخواص لا يبطل

واتفقوا على ان الزيادة عليه يبطل الا اذا كان معيلا فله ان يدخر قوت عياله السنة كذلك فعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم في حق عياله وفي حق نفسه كان لا يدخر غدا لعشائه ولا شك ان طول الامل
يناقض التوكل ومهما قلت مدة الادخار كانت الرتبة اعظم ولكن سنة الله تعالى جارية بتكرار الارزاق عند
تكرر السنة فالادخار لاكثر من سنة غاية الضعف وليس من التوكل في شيء فاما ادخار الكوز واثاث البيت
فذلك جائز لان سنة الله لم تجر بتكررها كتكرر الارزاق ويحتاج اليه في كل وقت وليس كثوب الشتاء
فانه لا يحتاج اليه في الصيف فادخاره على خلاف التوكل قال صلى الله عليه وسلم في فقير دفن يحشر يوم القيمة
ووجهه كالقمر ليلة البدر ولولا خصلة كان كالشمس الضحى كان اذا جاء الشتاء ادخر حلة الصيف
للصيف الفن الثالث في مباشرة الاسباب الدافعة كالفرار من السبع ومن الجدار المائل ومجرى السيل او دفع
المرض بالادوية وذلك الضد الادخار جائز فاستنبطه بالقياس الى ما ذكرناه وقد فصلناه في الاحياء

رکن تیسرا بیان اعمال کی گمان کرتی ہین جاہل لوگ کہ تحقیق شرط توکل کی چہوڑنا کسب کا اور ترک کرنا دوا دارو کا
اور گردن رکہنا واسطی بلا کیونکہ ہی اور یہہ گمان انکا خطا ہی اسلیی کہ یہہ حرام ہی شرع مین اور شرع نی ثنا کی ہی
توکل کی اور مستحب بتایا اوسکو سو کیونکر پاینگا اسکو ساتہہ ممنوع کی اور تحقیق اسکی یہہ ہی کہ کسی بندی کی نہین تجاوز
کرتی چار طرح سی اور وہ طلب کرنا اوس چیز کا ہی جو نہین موجود نفع سی یا نگاہ رکہنا موجود کا یا دور کرنا ضرر کا نہ حاصل ہو
یا کاٹنا اوسکا تا زائل ہو پہلی طلب کرنا نافع کا ہی اور اوسکی اسباب تین ہین یا یقینی ہی یا گمان ہی تجربہ کا جو اثر کرتا
ہی اوسکو یا وہم ہی لیکن یقینی سو اوسکی مثال یہہ ہی کہ نہ چلاوی ہاتہہ کہانی کیطرف اور وہ بہوکا ہو اور کہی کہ یہہ
کسی ہی اور مین متوکل ہون یا چاہی لڑکی کو اور نہ جماع کری اپنی عورت سی یا چاہی کہ کہیتی کو اور نہ ڈالی بیج سو یہہ
جہل ہی اسلیی کہ طریقہ اللہ کا نہین بدلتا اور تجکو پہنچا دیا کہ ربط ان مسببات کا ساتہہ ان اسباب کے کہ اوس طریقہ سی ہے
کہ تسمیہ پایا تو اوسکی لیی تبدیل اور توکل اسمین دو امر سی ہی ایک یہہ کہ جانی کہ ہاتہہ اور کہانا اور بیج اور قوت کہانی کی
بسبب اسکی قدرت سی ہی دوسری یہہ کہ نہ بہروسا کری اوسپر اپنی عقل ہی بلکہ اوسکی پیدا کرنیوالی پر اور کیونکر
بہروسا کری ہاتہہ پر اور بعضی ہی کہ فالج زدہ ہو جاتی ہی اور ہلاک ہو جاتی کہانا اور یہہ تحقیق ہی اس تیری
[illegible] ولا قوة الا بالله ہی سو حول حرکت ہی اور قوت قدرت ہی پس جب ہو یہہ حال تیرا سو تو متوکل ہی
[illegible] کی ہی جنگلون اور سفرون مین سو نہین چہوڑنا اسکا شرط توکل
[illegible] مہمانی پر وہ نہین چہوڑون کی اور بیابانی رہنی مین توشہ اور
سو یہہ [illegible] ہی جیلو نہین معاش کی اور نکالنا
اور کبہی حاصل ہوتا ہی یقین [illegible] سو یہہ منافی ہی توکل کی
[illegible] کا یون کہ وہ نہین [illegible] دیتی اور افسون کرالی اور نہ وصف
[illegible] سو نہین نسبت [illegible] طرف مسببات کی لسنت افسون اور
[illegible] دوسرا اپنا نہین [illegible] کی متوکل اگر وارث ہو

ابو
تحمل [illegible]
یا نہ تجری الله
الله علق في المقام الله
بالطريق الذي رسمه الوكيل
وکیل حق پر اور منقطع کر نہین التفات
اور وہ مانند اعتماد کی ہی وکیل پر جسکو غیر
جو قوی تر ہی اوس سی مشابہ ہی لڑکی کی جانب

مال کا سو جمع کری وسکو ایکسال کی لئی اور جو اوسکی ویر ہی تو باطل ہو جاوی توکل اوسکا اور اگر جمع کری چالیس دنکی لئی تو کہا سہل تستری نی کہ باطل ہو توکل اوسکا سو نہین پونہچیگا اس مقام محمود کو جسکا وعدہ ہی توکل والون سی اور کہا ابراہیم خواص نی نہین باطل ہوتا توکل اوسکا اور سب اتفاق ہی کہ زیادتی اسپر باطل کر دیتی ہی توکل کو مگر جبکہ ہو عیال والا اوسکو درست ہی کہ جمع کری قوت اپنی عیال کا سال بہر کی لئی ایسا ہی کیا ہی آنحضرتؐ نی اپنی عیال کی حقین اور حقیقتین اپنی جی کی نہین جمع کرتی کہانا چاشت کا اپنی شام کی لئی اور نہین شک ہی کہ درازی امید کی مخالف ہی توکل کے اور جتنی کم ہوگی مدت جمع کی اوتنا ہی رتبہ بڑا ہوگا لیکن طریقہ اللہ کا جاری ہی ساتہہ مگر ہولی روزی کی وقت مکرر ہولی سال کی سو جمع کرنا زیادہ ایکسال سی بنہایت ضعف ہے اور نہین ہین کچہہ توکل لیکن جمع کرنا کوزون کا اور گہر کے اسباب کا سو یہہ جائز ہی اسلئی کہ طریقہ اللہ کا نہین جاری ہی ساتہہ مکرر ہولی اوسکی کی وقت مکرر ہولی روزی کی یعنی ہر سال نی بین قوت بہی نیا ہوتا ہی اور اسباب گہر کا اور برتن وغیرہ ہر سال قوت کی ساتہہ نئی نہین ہولی تو اسکا جمع کرنا جائز ہی اور آدمی محتاج ہوتا ہی اوسکیطرف ہر وقت بخلاف گرمی کی کپڑی کی اسلئی کہ نہین محتاج ہوتا اوسکیطرف جاڑی مین سو اوسکا جمع کرنا خلاف توکل کے ہی فرمایا آنحضرتؐ نی حق مین ایک فقیر کی جو دفن کیا گیا کہ وہ اوٹہیگا دن قیامت کے اور موہنہ اوسکا مانند ماہ شب چہاردہم ہوگا اور اگر نہوتی یہہ خصلت تو ہوتا مانند آفتاب چاشت کے تہا جب اون گرمی جمع کرتا کپڑی جاڑی کی موسم سرما کی لئی فن ثیر ا بیان مین نزدیکی اون اسباب کے جو دافع ہین جیسی بہاگنا محل درندون سی اور دیوار سی جو گرنی والی ہو اور نالی ندی سی اور دور کرنا بیماری کا دواؤن سی اور آگی لئی بہی درجی ہین سو تو اوسکو نکال لی موافق اوسکی قیاس کے جسکا ہمنی ذکر کیا اور تفصیل کے ہمنی اوسکی احیاء العلوم مین **فصل** اعلم ان ترک الادخار محمود لمن غلب یقینہ وقوی قلبہ اما الضعیف الذی یضطرب قلبہ لو لم یدخر لیتفرغ للعبادۃ فالافضل لہ ان یدع طریق المتوکلین ولا یحمل نفسہ ما لا یطیقہ ففساد ذلک فی حقہ اکثر من صلاحہ بل یعالج کل واحد بحسب حالہ وقوتہ وقد ینتھی القوۃ الی ان یجوز السفر فی البوادی من غیر زاد وذلک لمن یصبر عن الطعام اسبوعا ویقنع بالحشیش فان ذلک لا یعوز غالبا فی البادیۃ فاما الضعیف اذا فعل ذلک فھو ملق بنفسہ فی التھلکۃ والقوی ان حبس نفسہ فی جبل لیس فیھا حشیش ولا یجتازھا الناس فذلک اصطلام لان الاخلاق سنۃ اللہ فی خلقہ وانما جاز لہ ذلک فی البوادی لان سنۃ اللہ جاریۃ بانھا لا تخلو عن الحشیش وقد یجتازھا الادمیون فاما القوی کان ھالکا ان لم یدر فلم یکن بدان یعطیک قلبہ ان سافر فی البادیۃ متکلا بلطیف صنع اللہ علیہ وعلیہ وغیرہ فلا ضعف النقاط الاسباب الجلیۃ الواضحۃ

جان کر ترک کرنا ادخار کا اچہا ہی اوسکی لئی جسکا یقین غالب ہو اور دل قوی لیکن ضعیف جسکا دل مضطرب ہی اگر وہ جمع کری تو فارغ ہو عبادت کی لئی سو افضل اوسکو یہہ ہی کہ چہوڑ دی طریقہ توکل والون کا اور بار کری اپنی جی پر اوسکی اوسکو طاقت نہو اسلئی کہ فساد اوسکا اوسکی حق مین زیادہ ہی اوسکی صلاح سی بلکہ کری ہر کوئی موافق اپنی حال اور قوت کی اور کبہی منتہی ہولی ہی قوت یہانتک کہ جائز ہوتا ہی سفر جنگلون مین بغیر توشہ کی اور یہہ اوسکی لئی ہی جو صبر کرتا ہی کہانی سی ایک ہفتہ تک اور قناعت کرتا ہی گہاس پتی پر سو یہہ اوسکو نہین عاجز کرتا جنگل مین غالبا لیکن ضعیف جب کری ایسا سو وہ گنہگار ہی ڈالتا ہی اپنی جی کو ہلاکت مین اور قوی اگر بند کری اپنی جی کو

غارمین پہاڑکی جسمین گہاس پہوس ہی نہو اور نگذری وہان آدمی سو یہہ بہی حرام ہی اسلئی کہ اوسنی خلاف کیا
اللہ کی طریقہ کا جو اوسکی مخلوق مین جاری ہی اور یہہ جائز ہو اوسکی لئی جنگلون مین اسلئی کہ طریقہ اللہ کا جاری
ہی یون کہ جنگل نہین خالی ہوتا گہاس سی اور اوس راہ گذرتی ہین آدمی سو جب توسے ہوا تو ہوگا ہلاک اوسکا نادر ہونا
اس سبب سی گنہگار ہوا اوسکو چاہی کہ سفر کری جنگل مین بہروسا کرکی اللہ پر اور اوسکی لطیف کاریگری پر اور التفات نکری
التفات اوسکا اون اسباب پر جو کہلی ظاہر ہین **الاصل الثامن فی المحبة** اصل آٹہوین بیان مین محبت کے قال اللہ تعالی یحبہم ویحبونہ
وقال تعالی ان کان اباؤکم وابناؤکم الی قولہ احب الیکم من اللہ ورسولہ الآیة وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما
وقال علیہ السلام احبوا اللہ تعالی لما یغذوکم بہ من نعمہ واحبونی لحب اللہ وقال ابوبکر الصدیق من ذاق من خالص محبة اللہ تعالی منعہ ذلک
عن طلب الدنیا واوحشہ من جمیع البشر وقال الحسن من عرف اللہ احبہ ومن عرف الدنیا زہد فیہا والمؤمن لا یلہو حتی یغفل فاذا تفکر حزن
فرمایا اللہ صاحب نے اللہ اونکو چاہتا ہی وہ اوسکو چاہتی ہین فرمایا اللہ صاحب نے تو کہہ اگر تمہاری باپ اور بیٹی اور بہائی
اور عورتین اور برادری اور مال جو کمائی ہین اور سوداگری جسکی بند ہونیسی ڈرتی ہو اور حویلیان جو پسند رکہتی ہو
تمکو عزیز ہین اللہ سی اور اوسکی رسول سی اور لڑنی سی اوسکی راہ مین تو راہ دیکہو جبتک بہیجی اللہ حکم اپنا فرمایا آنحضرت نے
نہین مومن ہوتا ایک تم مین کا جبتک ہو اللہ اور رسول اوسکا دوست طرف اوسکی ماسوا اون دونوسی اور فرمایا
آنحضرت نے دوست رکہو اللہ کو بدلی اوسکی کہ غذا دیتا ہی تمہین اپنی نعمت سی اور دوست رکہو مجہکو بسبب محبت اللہ کی
اور کہا ابوبکر صدیق نے جسنی چکہا خالص اللہ کی محبت کو باز رکہی اوسکو یہہ چکہنا دنیا کی طلب سے اور وحشت دلاوی اوسکو
سب آدمیون سی کہا حسن نے جسنی پہچانا اللہ کو دوست رکہیگا اوسکو اور جسنی پہچانا دنیا کو بی رغبتی کریگا اوس مین اور
مومن نہین لہو کرتا جبتک کہ غافل ہو سو جب دہیان کرتا ہی غمگین ہوتا ہی **فصل** اعلم ان اکثر المتکلمین انکروا محبة اللہ
تعالی واولوہا وقالوا لا معنی لہا الا امتثال الامر والا فہما لا یشبہ شیئا ولا یشبہہ شیء ولا یناسب طباعنا بوجہ
کیف نحبہ وانما یتصور منا ان نحب من ہو من جنسنا وہؤلاء محرومون لجہلہم بحقایق الامور وقد کشفنا الغطاء
من ہذا فی کتاب المحبة من کتاب الاحیاء فطالعہ لتصادف فیہ امرا یخلو الکتب عنہ کلہا واقتنع فی ہذا المختصر بمجرد اشارات
جان کہ اکثر متکلمین نی انکار کیا اللہ کی محبت کا اور اوسکی تاویل کی سو کہا اسکی کچہہ معنی نہین مگر بجالانا اوسکی حکمون کا
وگرنہ جو نہ مشابہ ہو کسی چیز سی اور نہ مشابہ ہو اوس سی کوئی چیز اور نہ مناسب ہو ساتہہ ہماری طبیعت کی کسی وجہ
سو کیونکر دوست رکہین ہم اوسکو اور نہین ہو سکتا کہ ہم دوست رکہین وہ کہ جو نہین ہماری جنس سی اور یہہ لوگ
یعنی متکلمین محروم ہین اپنی جہالت کے سبب ساتہہ حقیقتون امورکی اور ہمنی کہولدیا پردا اس کا کتاب المحبة مین کتاب احیاء
سو تو اوسکو دیکہہ پاوی گا اوس مین وہ بہید جس سے کتابین خالی ہین اور قناعت کر اس مختصر مین ساتہہ اشارون اور
کنایونکی **فصل** اعلم ان کل لذیذ محبوب ومعنی کونہ محبوبا میل النفس الیہ فان قوی المیل سمی
عشقا ومعنی کونہ مبغوضا نفرة النفس عنہ لکونہ مولما فان قوی البغض والنفرة سمی مقتا واعلم ان الاشیاء
التی تدرکہا بالحواس وجمیع مشاعرک اما ان یکون موافقا لک ملائما وہو اللذیذ وتکون منافیا مخالفا
وہو المؤلم او لا مخالفة ولا موافقة وہو الذی لا الم فیہا ولا لذة وکل لذیذ محبوب ای للنفس المتلذذة

به ميل لا محالة اليه واعلم ان اللذة تتبع الادراك والادراك ادراكان ظاهر وباطن اما الظاهر فالحواس
الخمس فلا جرم لذة العين في الصور الجميلة ولذة الاذن في النغمات الموزونة الطيبة ولذة
الذوق والشم في المطعوم والروائح الملائمة الموافقة ولذة جملة البدن في ملامسة الناعم اللين وجملة
ذلك محبوبة للنفس لميل النفس اليها واما الادراك الباطن فهو للطيفة محلها القلب تارة يعبر عنها
بالعقل وتارة بالنور وتارة بالحس السادس ولا تنظر الى العبارات فتغلط بل قال النبي صلى الله عليه وسلم
حبب الي من دنياكم ثلث الطيب والنساء وقرة عيني في الصلوة فنعلم ان الطيب والنساء حظ الشم واللمس
والبصر والصلوة لا حظ فيها للحواس الخمس بل للادراك السادس الذي محله القلب ولا يدركها من لا قلب
له وان الله يحول بين المرء وقلبه ومن اقتصرت لذته على الحواس الخمس فهو بهيمة لان البهيمة تشاركه
فيها وانما خاصية الانسان التمييز بالبصيرة الباطنة فلذة البصر الظاهر في الصورة الجميلة الظاهرة ولذة البصيرة الباطنة في الصورة الجميلة الباطنة جان کہ ہر
لذیذ محبوب ہی اور معنی محبوب ہونیکی خواہش نفس کی ہی طرف اوسکی سو اگر قوی ہو خواہش نام رکھا جاتی عشق اور معنی
مبغوض ہونیکی نفرت نفس کی ہی اوس سی اسلیی کہ وہ دکھہ دیتی ہی سو اگر قوی ہو بغض اور نفرت نام رکھا جاتی مقت
اور جان کہ وہ چیزین کہ جنکو پاتا ہی تو اپنی حواس اور سب اپنی اگاہیون سی وہ یا ہین موافق اور ملائم تیری لیی
تو وہ لذیذ ہی یا ہین منافی اور مخالف تیری سو وہ مولم ہی یعنی دکھہ دیتی ہین یا نہ موافق اور نہ مخالف ورنہ وہ ہی
جسمین نہ دکھہ ہی نہ لذۃ اور ہر لذیذ محبوب ہے یعنی نفس کی لیی ساتہہ اوسکی ایک خواہش ہی بالضرور اور جان کہ لذت
تابع ہوتی ہی ادراک کی اور ادراک دو ہین ایک ظاہر ایک باطن لیکن ظاہر سو حواس خمسہ ہین پس ضرور لذت آنکہہ کے
صورتون خوب مین ہی اور لذت کان کی اون نغمون مین جو موزون اور خوش ہون اور لذت چکہنی اور سونگہنی کی
کہانی اور خوشبوون مین ہی جو ملایم اور موافق ہون اور لذت تمام بدن کی چہونی مین جسم نرم کی ہی اور یہ سب
محبوب ہین نفس کی طرف یعنی نفس کو میل ہی اوسکی طرف اور لیکن ادراک باطن کا سو وہ ایک لطیفہ کی لیی ہی جسکا محل
دل ہی کبھی تعبیر کرتی ہین اوس سی ساتہہ عقل کے اور کبھی ساتہہ نور کی اور کبھی ساتہہ حس ششم کی یعنی اوسکو چہٹا حواس
کہتی ہین اور تو مت دیکہہ عبارتون کی طرف سو غلطی مین پڑی تو بلکہ فرمایا آنحضرت نے کی محبوب ہین طرف میری تمہاری
دنیا سی تین چیزین خوشبو اور عورتین اور ٹہنڈک میری انکہہ کی نماز مین ہی سو جان تو کہ خوشبو اور عورتین نرا
سونگہنی اور چہونی کا اور آنکہہ کا ہی اور نماز مین کچہہ مزا نہین حواس خمسہ کو بلکہ چہٹی ادراک کی لیی جسکا محل دل ہے
اور اوسکو نہین پاتا جو دل نہین رکہتا اور بیشک الله بیچ ہی آدمی اور اوسکی دلمین اور جس کسی کے لذت کوتاہ ہوئی
حواس خمسہ پر سو وہ جانور ہی اسلیی کہ جانور شریک ہے اوسکا ان حواس مین اور خاصیت آدمی کی سبب تمیز کی ہی ساتہہ
بصیرت باطن کی سو لذت چشم ظاہر کے اچہی صورتون مین ہی اور لذت بصیرت باطن کے صورتون خوب باطن مین ہی پس
فصل لعلك تقول ما معنى الصور الجميلة الباطنة فاقول ما عندي انك تحس نفسك من حب الانبياء والصحابة والعلماء ولا تترك في
نفسك تفرقة بين الملك العالم العادل الشجاع الكريم العطوف على الخلق وبين الظالم الجاهل البخيل الفظ
الغليظ وما عندي انه اذا حكى لك شجاعة علي وسخاء عمر رضي الله عنه وصدق ابي بكر رضي الله عنه

لا تجد فی نفسك هزة وارتياحا وميلا الى هؤلاء والى كل موصوف بخلال الكمال من نبی و
صديق وعالم وكيف تنكر هذا وفی الناس من يتناهى تعصبه لارباب المذاهب وحبه لهم الى بذل
المال والنفس فی الذب عنهم وتجاوز ذلك حد العشق وانت تعلم ان حبك لهؤلاء ليس لصورهم الظاهرة
فانك لم تشاهدها ولو شاهدتها لم تستحسنها وان استحسنت ولو تشوهت صورهم الظاهرة وبقيت
صفاتهم المعنوية الباطنة لبقی حبك لهم واذا فتشت عن محبوبيتهم رجع بعد التفصيل الطويل الذی
لا يحتمله هذا الكتاب الى ثلث صفات العلم والقدرة والنزاهة عن العيوب اما العلم فكعلمهم بالله وملائكته
ورسله وكتبه وعجائب ملكوته ودقائق شريعة انبيائه واما القدرة فكقدرتهم على انفسهم بكسر شهوتها
وحملها على الصراط المستقيم وقدرتهم على العباد لسياستهم وارشادهم الى الحق واما النزاهة فكسلامة
بواطنهم عن عيب الجهل والبخل والحسد وخبائث الاخلاق واجتماع كمال العلم والقدرة مع حسن جميع الاخلاق
هو الحسن الباطن وهی الصورة الباطنة التی لا تدركها البهيمة ومن فی مثل حالها بالبصر الظاهر ثم اذا احببت
هؤلاء لهذه الصفات وعلمت ان النبی صلى الله عليه وسلم كان اجمعهم لهذه الخصال كان حبك له اشد بالضرورة
فادفع نظرك الآن من النبی صلى الله عليه وسلم والانبياء عليهم السلام الى مرسل النبی وخالقه والمتفضل على الخلق ببعث
النبی صلى الله عليه وسلم والانبياء عليهم السلام لتعلم ان بعثة الانبياء حسنة من حسناته ثم انسب قدرة الانبياء
وعلمهم وطهارتهم الى علم الله وقدرته وقدسه لتعلم ان لا قدوس سوى الواحد الحق وان غيره لا يخلو
عن نقص وعيب بل العبودية اعظم انواع النقص فای كمال لمن لا قوام له بنفسه ولمن لا يملك لنفسه موتا
ولا حيوتا ولا رزقا ولا اجلا وای علم لمن يشكل عليه صفات باطنة فی مرضه وصحته بل لا يعلم جميع جوارحه
الباطنة وتفصيلها وحكمتها بالتحقيق فضلا عن ملكوت السموات والارض وانسب هذا الى العلم الازلی المحيط
بمعلومات لا نهاية لها الذی لا يعزب عنه مثقال ذرة فی السموات والارض والى قاهر جبار السموات والارض الذی
لا يخرج من جود عن قبضة قدرته فی وجوده وبقائه وانسب نزاهته من العيوب الى قدسه لتعلم انه لا قدس
ولا قدرة ولا علم الا للواحد الحق وانما الغير تهمته القدر الذی اعطاه فلا يحيطون بشیء من علمه الا بما شاء وما
اوتيتم من العلم الا قليلا فانظر الآن هل يمكنك ان تنكر هذه الصفات المحامد محبوبة او تنكر ان الموصوف
بكمال الجلال هو الله تعالى وانظر كيف تنكر حبه تعالى ذلك شايد تو كہی كيا معنی ہين صورتون خوش باطن كی سو كہتا ہون
جو پاس ميری ہی تو نہين كہتا اپنی جی مين محبت پيغمبرون كے اصحاب ورعلما كی اور نہين پاتا تو اپنی جی مين فرق
درميان بادشاه كی جو عالم انصاف والا بہادر بزرگ رحم والاخلق پر ہو اور درميان ظالم كی جو جاہل بخيل بدبخت
دل ہو اور جو ميری پاس ہی يہہ ہی كہ جب تجهكو حكايت كيجاوی علی رضی الله عنه كی بہادری كی اور حضرت عمر كی سياست
كی اور حضرت ابو بكر كی سچ كی تو نہين پاتا اپنی جی مين خوشی اور آرام اور ميل ايكطرف ورطرف ہر موصوف كی ساتهه صفت
كمال كی نبی اور صديق اور عالم سی اور كيونكر تو انكار كرتا ہی اسكا اور لوگون مين اوروه ہی كہ منتهی ہوتا ہی تعصب
اوسكا واسطی مذہب والون كی اور محبت اوسكی ساتهه انكی خرچ كرنين مال اور جان كی بازركهنی مين اونسی ہی

اور یہہ متجاوز ہی حد سی عشق کی اور تو جانتا ہی کہ محبت تیری ساتھہ انکی نہین ہی اونکی صورتون ظاہری کی لیے اسلیے
کہ تو نے اونہین نہین دیکھا اور اگر دیکھتا تو تو تہت ہی کہ ناپسند کرتا تو اونکو اور اگر پسند کرتا تو اور اگر قبیح جانتا تو
اونکی صورتون ظاہر کو اور باقی رہتین اونکی صفتین معنوی باطن کی تو باقی رہتی محبت تیری اونکی لیے اور جب تو تماشا
کرتا اپنی محبوب کو اوسنی رجوع ہوتا بعد اوس تفصیل درازکی جسکو نہین اوٹھا سکتی یہہ کتاب طرف تین صفتون کی علم اور
قدرت اور پاکی عیبون سی لیکن علم سو جیسی علم اونکا ساتھہ اللہ کی اور اوسکی فرشتون کی اور رسولون اور کتابون اور
عجائب ملکوت اوسکی اور باریکیان شریعت انبیا اوسکی کی اور لیکن قدرت سو جیسی قدرت اونکی اونکی نفسون پر توڑنے مین اوسکے
شہوت کی اور اوٹھانے مین اوسکی راہ سیدھے پر اور قدرت اونکی بندون اوسکی کی پرستی کی لیے اور اونکی راہ بتلانے کی لیے طرف
حق کی اور لیکن پاکی سو مثل سلامت ہونے باطن اونکی کی عیب سے نادانی اور بخل اور حسد اور بری اخلاق کی اور جمع ہونا کمال
علم اور قدرت کا باوجود خوب ہونے سب عادتون کی اور یہہ حسن باطن ہی اور یہہ صورت باطن ہی جسکو نہین پا سکتا
جانور اور اوسکی حالمین سی ظاہری آنکھہ سی پھر جب دوست رکھیگا تو انکو بسبب ان صفتون کی در جانیگا تو کہ تھی آنحضرت جامع تر
اولین کی واسطے ان خصلتون کے ہوگی محبت تیری ساتھہ اونکی بہت با مضبوط پھر تو اپنی نظر اس گھڑی آنحضرت اور نبیون
طرف بھیجنے والے نبی اور اوسکی پیدا کرنیوالی کی اور طرف مہربانی کرنیوالی کی خلق پر ساتھہ اوٹھانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور سب انبیا کی تا تجھکو معلوم ہو کہ مبعوث ہونا نبیونکا ایک نیکی ہی اوسکی نیکیون سی پھر نسبت کر انبیا کی قدرت اور اونکی علم اور طہارت
کو اللہ کی علم اور قدرت اور پاکی کیطرف تا تجھکو معلوم ہو کہ نہین کوئی پاک سوا ایک کے جو حق ہی اور یہہ اوسکا غیر نہین خالی
ہی نقصان اور عیب سے بلکہ عبودیت پر نقصان ہی ہو گیا کمال ہی اوسکی لیے جسکو نہین قوام اپنی نفس مین اور اوسکی لیے جو
نہین مالک اپنی نفس کی موت و زندگی اور رزق اور اجل کا اور کیا علم ہی اوسکی لیے جسپر مشکل ہین صفتین اوسکی باطن کی
اوسکی بیماری اور صحت مین بلکہ نہین جانتا سب جوارح باطن اپنی کو اور اوسکی تفصیل اور حکمت کو بالتحقیق نہ کہ ملکوت آسمانون اور
زمین کی اور نسبت کر اسکو اوس علم کی طرف جو ازلی اور محیط ہی ساتھہ معلومات کی جنکی نہایت نہین ایسا علم کہ نہین چھپا اوس سے
کوئی برابر ذرہ کی آسمانون اور زمین مین اور طرف قدرت پیدا کرنیوالی آسمانون اور زمین کے نہین باہر کوئی موجود اوسکی قبضہ
قدرت سی اپنی وجود اور بقا اور عدم مین اور نسبت کر اوسکی پاک ہونیکو عیبون سی طرف اوسکی قدس کی تا تجھکو معلوم ہو کہ نہین ہیں قدرت
اور قدرت اور علم مگر ایک ہی کی لیے جو حق ہی اور اوسکی غیر کی لیے اوتنا ہی جتنا اوسنی دیا اوسکو سو نہین احاطہ کر سکتی تم ساتھہ
کسی چیز کی اوسکی علم سی مگر جتنا اوسنی چاہا اور نہین دی گئی تم علم مگر تھوڑا سو خیال کر اس گھڑی کیا ممکن ہی تجھکو یہہ انکار
کرے تو کہ یہہ صفتین اور تعریفین محبوب حسین یا انکار کرے تو کہ موصوف ساتھہ کمال جلال کی اللہ ہی ہی اور خیال کر کیونکر انکار
کرے تو اوسکی محبت کا بعد اسکی **فصل** وان قصرت بصيرتك الباطنة عن ادراك الجلال والجمال والميل الى مطالعته
والفرح به والعشق له فلا تقصر عن الميل الى المنعم المحسن اليك فلا تكونن اقل من الكلب فانه يحب صاحبه الذى
يحسن اليه وتامل هل لاحد فى العالم اليك احسان سوى الله تعالى وهل لك حظ ولذة وتنعم فى شىء
وحرص على نعمة الا والله تعالى خالقها ومبدعها ومبقيها وخالق الشهوة اليها والتلذذ بها وتفكر فى
اعضائك ولطف صنع الله تعالى بك فيه لتحبه باحسانه اليك فتكون من عوام الخلق ان لم تقدر

ان تحبه بجماله وجلاله كما تحبه الملائكة لذلك ومثل قول رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله تعالى
لما يغذوكم به من نعمة واحبوني بحب الله وعند هذا نكون كالعبد السوء يحب ويعمل للاجر والنفقة
للاجر ومريد حبه وينقص بزيادة الاحسان ونقصانه وذلك ضعيف جدا بل الكامل حب الله تعالى لجلاله
وجماله ومحامد صفاته التي لا يتصور ان تشارك فيها ولذلك اوحى الله تعالى الى داود عليه السلام ان اود الاوداء
الي من عبدني لغير نوال لكن ليعطي الربوبية حقها وفي الزبور من اظلم من عبدني لجنة او نار لو لم اخلق جنة
ولا نارا الم اكن اهلا ان اطاع ومر عيسى عليه السلام بطايفة من العباد قد نحلوا فقالوا نخاف النار ونرجو
الجنة فقال مخلوقا خفتم ومخلوقا رجوتم ومر بقوم اخر كذلك فقالوا نعبده لحبه وتعظيما لجلاله فقال
وانتم اولياء الله حقا معكم امرت ان اقيم اگر نگاہ کرتا ہی تو اپنی بصیرت باطن کو دریافت کرتی ہی جلال اور جمال کی اور
خواہش ہی طرف اوسکی مطالعہ کی اور اوسکی خوشی ہی اور عشق اوسکی ہی سو ست کو تاہ کر تو میل ہی طرف اوسکی جو انعام اور
احسان کرتا ہی تجھپر پست ہو تو کمتر کتنی سی اسلئی کہ وہ دوست رکھتا ہی اپنی صاحب کو جو احسان کرتا ہی اوسکیطرف اور سوچ
کر کیا ہی کسی کا جہان مین تجھپر احسان سوا اللہ کے اور کیا ہی تجھکو مزا اور لذت اور چین کسی چیز مین اور حرص نعمت پر مگر اللہ
نے اوسکو پیدا کیا اور ظاہر کیا اور باقی رکہا اور پیدا کیا خواہش کو اوسکیطرف اور لذت کو ساتہہ اوسکی سو ہریان کر تو اپنی عقل
مین اور لطیف کاریگری اللہ مین جو ساتہہ تیری ہی اور مین تا اوسکو دوست رکہی تو بسبب اوسکی احسان کرنیکی تجہپر پس
ہوگا تو عوام خلق سی اگر نہین قدرت تجھکو اوسکی دوست رکہنی کی اوسکی جلال و جمال کے جہت جیسی اوسکو دوست رکہتی
ہین فرشتی اس سبب کر اور بجا لا قول انحضرت کا دوست رکہو اللہ کو اسلئی کہ وہ غذا دیتا ہی تمہین اپنی نعمت سے اور مجھکو دوست
رکہو اللہ کی دوستی سی اور اسوقت ہوگا تو مانند بری بندی کے جو دوست رکہتا ہی اور عمل کرتا ہی نیک اوس روزی کی لئی سو دوستی
بڑہتی گہٹتی ہی محبت تیری احسان کی زیادتی اور نقصان سی اور یہہ ضعیف ہی بالتحقیق بلکہ کامل یہہ ہی کہ دوست رکہی اللہ کو
اوسکی جمال اور جلال کی جہت کر اور اوسکی اور خوب خوب صفتون کر کہ نہین ہوسکتا کہ ہو کوئی شریک اوسکا اون صفتون
مین اور اسی واسطی وحی کی اللہ نی طرف داود علیہ السلام کے کہ بڑا دوست دوستون مین طرف میری وہ ہی کہ جو بندگی کری
میری بغیر بخشش کے لیکن تا دی ربوبیت کو حق اوسکا اور زبور مین ہی کون زیادہ ظالم ہی اوس سی جو بندگی کرے
میری بہشت اور آگ کی لئی اور اگر مین نہ پیدا کرتا بہشت اور دوزخ کو نہوتا مین لایق طاعت کے اور گذری عیسی علیہ السلام
ایک گروہ پر عابدونکی جنہون نی خلوت پکڑی تہی بولی ہم ڈرتی ہین آگ سی اور امید رکہتی ہین بہشت کے سو فرمایا
ایک مخلوق سی ڈری تم اور ایک کے امیدوار ہوئے تم اور گذری ایک قوم پر اسیطرح سی وہ بولی ہم بندگی کرتی ہین اوسکی محبت
اور اوسکی جلال کے تعظیم سے سو فرمایا تم ہو ولی اللہ کی سچی تمہاری ہی ساتہہ حکم کیا گیا مین ہی کا **فصل** العارف
لا يحب الا الله تعالى فان احب غيره فيحبه لله تعالى اذ قد يحب المحب عبد المحبوب واقاربه وبلده وثيابه وضيعته
وتصنيفه وكل ما هو بينه وبين المحبوب نسبة وكل ما في الوجود صنع الله وتصنيفه وكل الخلق عباده فان احب
الرسول احبه لانه رسول محبوبه وان احب الصحابة فلانهم محبوب رسوله ولانهم محبوه وعبيده والمواظبون
على طاعته وان احب طعاما فلانه يقوى مركبه الذي به يصل الى المحبوب اعني البدن وان احب الدنيا

فلانه زاده الی المحبوبیة وان حب النظر الی الاظهار والانوار والصور الجمیلة ولانها مشغفة محبوبة
وهی دلالات علی جماله وجلاله ومذکرات لصفات المحامد التی هی المحبوبیة فی ذاتها وان احبّ
المحسن الیه والمعلم ایاه علوم الدین فتحبه لانه واسطة بینه وبین محبوبه فی ایصال علمه وحکمته
الیه ویعلم انه الذی قبضه لتعلیمه وارشاده والانفاق علیه من ماله وانه لولا تسلیط الله الدواعی علیه
واضطراره بسلسلة البواعث والاغراض الی ارشاده والانفاق علیه لما فعل واعظم الخلق احسانا
علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ولله الفضل والمنة بخلقه وبعثته کما قال تعالی هو الذی بعث فی الامیین
رسولا منهم فما الرسول الا عبد له مسخر مبعوث محمول علی تبلیغ الرسالة بالاضطرار ولذلک قال ذلک
لا تهدی من احببت وتامل سورة الفتح وقول الله تعالی ورایت الناس یدخلون فی دین الله افواجا فسبح
بحمد ربک واستغفره انه کان توابا فقد انزله منزلة النظارة وقال اذا رایت عبادا الله تعالی یدخلون فی
دین الله فقال بحمد الله لا بحمدی وهو معنی التسبیح بحمد ربه واذ التفت قلبک الی نفسک وسعیک فاستغفر
لیتوب علیک واعلم انه لیس لک من الامر شیء ومن هنا نظر عمر رضی الله عنه حیث فصل کتاب خالد بعد فتحه
من خالد سیف الله المسلول علی المشرکین الی المحسن رضی الله عنه امیر المؤمنین فقال ان رضی الله للمسلمین بطر خالد الی
او یلتفت الی نفسه وسیما سیفا علی المشرکین ولو لاحظ الحق کما هو یعلم انه لیس ذلک لسعیه ولکن الله سبحانه فی ارادته
نصرة الاسلام فنصره بخطرة واحدة وهو خاطر عجیب یلقیه الله فی قلب کل کافر فیهزم فیظهر الله غیره
وبینهم ویعم الهزیمة فیظن خالد ومن هو مثل حاله انه اعلی کلمة الاسلام بنصرة الله تعالی وحدة سیفه ویطلع
عمر ومن هو فی مثل حاله من الصدیقین والاولیاء علی حقیقة الحال ویعلم حاجة خالد الی الاستغفار وان یسبح
بحمد ربه اذا رای ذلک کما امر به رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا الموجب للمحبة الا امران احدهما الاحسان والاخر غایة
الجلال والجمال بکمال العلم والقدرة والحول والحکمة والتقدیس من العیب والنقص والاحسان والاجلال والجمال
ولا قدس الا له وکل ما فی العالم من حسن واحسان فهو حسنة من حسناته مسوقة الی عباده بخطرة واحدة
یخلقها فی قلب المحسن وکل ما فی العالم من صورة بهیجة وهیئة جمیلة تدرک بعین او سمع او شم فاثر من آثار قدرته
التی هی بعض من جلاله وجماله فلیت شعری من عرف هذا بالمشاهدة المحققة والبرهان القاطع کیف
یتصور ان یلتفت الی غیر الله او یحب لغیر الله سبحانه عارف نہیں دوست رکھتا مگر اللہ کو پس اگر دوست رکھیگا اوسکے
غیر کو تو دوست رکھیگا اوسکو اللہ کی لئے اسلئے کہ کہتی ہی دوست رکھتا ہے دوست رکھنیوالا دوست کے بندی کو اور اوسکی نالی والونکو
اور اوسکی کپڑون کو اور اوسکی کہیتی اور باغ کو اور اوسکے تصنیف کو اور ہر اوس چیز کو کہ محبوب اور اوسکی درمیان نسبت ہے
اور ہر اوس چیز کا جو وجود مین ہی اللہ کی صنعت او تصنیف ہے اور سب خلق اوسکی بندی ہین سو اگر دوست رکھیگا رسول
کو تو دوست رکھیگا اسلئے کہ وہ رسول اوسکی محبوب کا ہی اور اگر دوست رکھیگا صحابہ کو تو اسلئے کہ محبوب اوسکی رسول کی ہین
اور اسلئے کہ وہ محبوب اور غلام ہین اوسکی اور ہمیشگی کرنیوالی ہین اوسکی طاعت مین اور اگر دوست رکھیگا کہانی کو تو اسلئے
کہ وہ قوی کرتا ہی اوسکی سواری کو جس سی پہنچتا ہی اپنی محبوب کیطرف یعنی بدن اور اگر دوست رکھیگا دنیا کو تو اسلئے

کہ وہ اوسکا توشہ ہی تو سکی محبوب کیطرف اور اگر دست رکہیگا دیکہنی کیطرف کلیون اور پہولون اور اچہی صورتون کی
تو اسلئی کہ وہ صنعت ہی اوسکی محبوب کے اور یہہ دلالت کرتیان ہین اوسکی جمال اور جلال پر اور یاد دلاتیان ہین ان
اوصاف محامد کو جو محبوب ہین اوسکی محبوب کی اپنی ذات مین اور اگر دوست رکہیگا اوسکو جو احسان کرتا ہی اوسکیطرف
اور سکہاتا ہی اوسکو علم دین کی تو دوست رکہیگا اوسکو اسلئی کہ وہ واسطہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان اوسکی محبوب کے
پوہنچنی مین اوسکی علم اور حکمت کے اوسکیطرف اور جان کر اوسنی مقرر کیا اسکو اسکی تعلیم اور ہدایت کی لئی اور خرچ کرنی
اپنی مال کی لئی اوسپر اور اگر نہ ہوتا غالب ہونا دواعی کا اوسپر اور اضطرار اوسکا ساتہہ سلسلہ بواعث اور اغراض کی تو نہ
اسکی ارادے کے اور خرچ کرنیکی اوسپر تو ملکرتا اور بڑی خلق سی ازروی احسان کے ہمپر رسول بہیجنی مین اور اللہ کی لئی ہی بزرگی
اور احسان اونکی پیدا کرنی اور مبعوث کرنیکی جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ نی وہی اللہ ہی جسنی بہیجا ان پڑہون مین ایک
رسول اونہین مین کا سو نہین رسول مگر بندہ اوسکا مقید کیا ہوا مبعوث ہی محمول ہی پہنچانی پر رسالت کی لا اضطرار اور اسی
واسطی فرمایا تو نہین ہدایت کر سکتا جسکو چاہی اور سورۃ الفتح مین اور اللہ کی اس قول مین اور دیکہی تو لوگون کو
داخل ہوتی ہین اللہ کی دین مین فوج فوج سو پاکی بول اپنی رب کی تعریف سی اور بخشش کے طلب کر اوس سی وہ ہی
توبہ قبول کرنیوالا سو نازل کیا اسکو منزلہ دیکہنی کے اور کہا جب دیکہی تو اللہ کی بندون کو داخل ہوتی ہین اللہ کی
دین مین سو کہہ بحمد اللہ یعنی تعریف اللہ کو ہی نہ بحمدی یعنی تعریف مجکو ہی اور یہہ معنی تسبیح کی ہین اپنی رب کے تعریف
مین اور اگر التفات کری دل تیرا تیری جی کیطرف اور تیری کوشش کیطرف سو اوس سی بخشش طلب کر تا تیری توبہ قبول
کرلی اور جان کہ نہین تجہکو حکم کچہہ اور اسی جگہہ سی دیکہا حضرت عمر نی طرف کتاب خالد کی جب پوہنچی اور وہ یہہ تہی
خالد کی طرف سی جو تلوار اللہ کی برہنہ ہی مشرکون پر طرف عمر رضی اللہ عنہ کی جو سردار ہین مومنون کی سو کہا حضرت
عمر نی کہ بیشک مدد اللہ کی جو مسلمان کی لئی ہوئی مدہوش کری خالد کو یعنی التفات کری وہ اپنی جی کی طرف اور
اوسکا نام رکہی سیفا علی المشرکین یعنی تلوار اللہ کی مشرکون پر اور اگر دیکہتا حق کو جیسا وہ ہی تو جانتا کہ یہہ نہین
ہوا اوسکی سبب سی لیکن اللہ کی لئی ایک بہید ہی ارادہ کرنی مدد اسلام کی سو مدد کی اوسکی ایک خطرہ سی اور یہہ
وہ ایک خطرہ رعب کا ہی جسکو ڈال دیتا ہی دلمین کافر کی سو بہاگ جاتا ہی اور دیکہتا ہی اوسکیطرف غیر اوسکا سو
بہاگ جاتا ہی اور عام ہوتی ہی شکست سو گمان کرتا ہی خالد اور جو کوئی اوسکی حال مین ہی کہ اوسنی بلند کیا کلمہ اسلام
کا اپنی دبدبہ اور تلوار کی تیزی سی اور مطلع ہوئی ہی عمر اور جو کوئی اوسکی حال مین ہی صدیقین اور اولیا سی حقیقت
حال پر اور جانتا ہی کہ خالد کو حاجت ہی استغفار کیطرف اور یہہ کہ پاکی بولی اپنی رب کی حمد مین جب دیکہی اسکو
جیسا کہ حکم کیا اسکا رسول اللہ نی سو اسکی ٹہری نہین موجب محبت کے لئی مگر دو امر ایک احسان ہی اور دوسرا نہایت
جلال اور جمال ساتہہ کمال جود اور حکمت اور علم اور قدرت اور پاکی کی عیب اور نقصان سی اور نہین احسان مگر اوسکیطرف
سی اور نہین جمال اور نہ جلال اور نہ قدس مگر اوسکی لئی اور جو کچہہ ہی جہان مین حسن اور احسان سی سو وہ ایک خوان
ہی اوسکی خوبیون جود سی اور سکو مانگتا ہی اپنی بندون کی طرف ایک خطرہ سی جسکو پیدا کرتا ہی دلمین احسان کی
والی کی اور سراوس چیز کا جو جہانتی نہین ٹی نکلین شکل اور اچہی صورت کی پائی جاتی ہی آنکہہ یا کان یا نگہی ہی

سو وہ ایک اثر ہی اوسکی آثار قدرت سی سو بعضی معانی ہین اوسکی جمال اور جلال کی سو کاشکی مین جانتا جسنی پہچانا
اسکو ساتھہ مشاہدہ حق کی اور دلیل یقینی کی کیونکر ہوسکتا ہی یہہ کہ التفات کری طرف غیر خدا کی اور دوست کہی غیر
اللہ کو **فصل** اعلم ان لذة العارف فی الدنيا من مطالعة جمال الحضرة الربوبية اعظم من كل لذة يتصور
ان يكون فی الدنيا سواها وذلك لان اللذة على قدر الشهوة وقوة الشهوة على قدر الملاءمة والموافقة مع
المشتهى وكما كان ان اوفق الاشياء للابدان الاغذية فاوفق الاشياء القلوب المعرفة فالمعرفة غذاء القلب
واعنى بالقلب الروح الربانى الذى قال تعالى قل الروح من امر ربى وقال تعالى ونفخت فيه من روحى فاضافه
الى نفسه وهذا الروح لا يكون للبهايم ولمن هو فی مثل حالهم من الانس بل تختص به الانبياء والاولياء ولذلك
قال تعالى وكذلك اوحينا اليك روحا من امرنا ما كنت تدرى ما الكتاب ولا الايمان والمعرفة اوفق
الاشياء لهذه الروح لان الاوفق بكل شیء خاصيته فی الصوت الطيب لا يوافق البصر لانه ليس من خاصيته
وخاصية الروح الانسانى معرفة الحقايق وكلما كان المعلوم اشرف كان العلم به الذ ولا اشرف من الله
تعالى عز وجل ولا اجل منه فمعرفته ومعرفة صفاته وذاته وعجايب ملكه وملكوته الذ الاشياء عند
القلب لان شهوة ذلك اشد الشهوات ولذلك يخلق آخرا بعد ساير الشهوات وكل شهوة تاخرت فهى
اقوى مما قبلها واول يخلق شهوة الطعام ثم يخلق شهوة الوقاع فيترك شهوة الطعام لاجلها ويستحقر
فيه ثم يخلق شهوة الرياسة والجاه ويستحقر فيه المنكح والمطعم ثم يخلق شهوة المعرفة التى هى استيلاء
على كل الموجودات فيستحقر فيه الجاه والرياسة وهى آخر شهوات الدنيا واقواها كما ان الصبى ينكر شهوة
الوقاع ويتعجب ممن يحتمل مؤنة النكاح لاجلها فاذا بلغ شهوة الوقاع اكب عليها وانكر شهوة الرياسة والجاه
ولم يبال بفواتها فی قضاء شهوة الفرج وكذلك المشغوف بشهوة الجاه والرياسة ينكر لذة المعرفة اذ لم يخلق
فيه بعد شهوتها وقد ينتهى شدة شرهه على الجاه الى مرض قلبه حتى لا يقبل شهوة معرفة الله تعالى اصلا كما يفسد مزاج
المريض فيسقط شهوته للغذاء حتى يموت وقد ينعكس طبعه فتشتهى الطين والاشياء المضرة المهلكة فهو
مقدمات الموت وكذلك مرض القلب قد ينتهى الى حد يستكره المعرفة ويبغضها ويبغض اهلها والمقبلين عليها
ولا يدرك الا لذة الرياسة والمطعم والمنكح وذلك هو الميت الذى لا يقبل العلاج وفی مثله قال تعالى انا جعلنا على قلوبهم اكنة ان
يفقهوه وفی آذانهم وقرا وان تدعهم الى الهدى فلن يهتدوا اذا ابدا وقيل فيهم اموات غير احياء وما يشعرون ايان يبعثون
جان کہ لذت عارف کی دنیا مین دیکھنی سی اسد کی جمال کی بڑی ہی ہر لذت سی کہ ہوسکتی ہو دنیا مین سوا اوسکی
اور یہہ اسلیی ہی کہ لذت بقدر خواہش ہوتی ہی اور قوت خواہش کی بقدر ملائمت اور موافقت کی ہوتی ہی ساتھہ
خواہش کی گئی چیز کی اور جیسی بہت موافق چیزون مین بدنونکی لئی غذائین ہین ایسی ہی بہت موافق چیزونمین
دلون کی لئی معرفت ہی سو معرفت غذا ہی دل کی اور مراد ہماری دل سی وہ روح ربانی ہی جسکو فرمایا اسد صاحب نے
تو کہہ روح حکم ہی میری رب کا اور فرمایا کہ اور پھونکی مینی اوسمین روح اپنی سو نسبت کیا اوسکو حق تعالی نی اپنی جی کیطرف
اور یہہ روح نہین ہوتی جانورون کو اور جو کوئی حال مین جانور کی ہی آدمیون مین سی بلکہ خاص ہوتی ہین

ساتہہ اسکی روح نی اور دل کی اور ایسی شرایا اسرار کی اور ایسی ہی اچہی ہتی معرفت تیری روح اپنی علم سی تو
بجانتا تہا کیا ہی کتاب اور نبا ایمان اور معرفت موافق ترین چیزون سی ہی روح کی لئی اسلئی کہ جو صفت موافق
ہی کسی چیز سی وہ اوسکا خاصہ ہی سوا آواز خوش تہین موافق ہی آنکہہ کی اسلئی کہ یہہ اوسکا خاصہ نہین اور خاصہ
روح انسانی کا معرفت حقیقتون کی ہی اور جب ہوگا معلوم شرف ہوگا اوسکا علم بہت لذیذ اور نہین کوئی
اشرف اللہ سی اور بزرگ تر اوس سی سوا اوسکی معرفت ور اور اوسکی ذات و صفات و عجائب ملک اور ملکوت
کی لذیذ ترین چیزون سی ہی نزدیک دل کی اسلئی کہ اسکی خواہش سخت ترین خواہشون کی ہی اور اسلئی پیدا
ہوتی ہی پیچہی سب خواہشونکی اور جو خواہش پیچہی ہوتی ہی سو وہ قوی تر ہوتی ہی اوس خواہش سے جو پہلی
اوسکی ہی اور سب سے پہلی پیدا ہوتی ہی خواہش کہانی کی پہر پیدا ہوتی ہی خواہش جماع کی سو چہوٹ جاتی
خواہش کہانی کی اوسکی محبت سی اور حقیر ہو جاتی ہی پہر پیدا ہوتی ہی خواہش ریاست اور جاہ کی اور اسمین حقیر
ہو جاتی ہی خواہش نکاح اور کہانی کی پہر پیدا ہوتی ہی خواہش معرفت کی جو غلبہ ہی سب موجودات پر سو
اسمین حقیر ہوتی ہی خواہش جاہ و ریاست کی اور یہہ خواہش معرفت کی پیچہی ہی دنیا کی شہوتون سی اور قوی تر
ہی اونکی جیسی لڑکا انکار کرتا ہی خواہش جماع کا اور عجب کرتا ہی اوس سی جو اوٹہاتا ہی محنت نکاح کی جماع
کی سبب سے جب پہونچتی ہی خواہش جماع کی سرنگون ہو جاتا ہی اوس سے یعنی حریص ہوتا ہی اور انکار کرتا ہی شہوت
ریاست اور جاہ کو اور کچہہ پرواہ نہین کرتا اوسکی موت ہو جاتی سی برائی مین شہوت فرج کی سو ایسی ہی جو
نفیس ہی خواہش جاہ و ریاست مین انکار کرتا ہی معرفت کے لذت کا اسلئی کہ اوسمین پیدا ہی نہین ہوئی ابہی
تک اوسکی خواہش اور کبہی ہوتی ہی سستی اور حرص کے جاہ پر طرف بیماری اوسکی دل کی یہانتک کہ نہین
قبول کرتا خواہش معرفت اللہ کو ہر گز جیسی کہ فاسد ہو جاتا ہی مزاج بیمار کا سو ساقط ہو جاتی ہی خواہش غذا کے
یہانتک کہ مر جاتا ہی اور کبہی ہوٹ جاتی ہی طبیعت اوسکی ہو جاہتا ہی مٹی اور وہ چیزین جو نقصان اور ہلاک
کرنیوالی ہین اور حقیقہ مہرین موت کی اور ایسی ہی بیماری دلکی کبہی منتہی ہوتی ہی اوس حد تک کہ مکروہ جانتا
معرفت کو اور بغض رکہتا ہی اوس سے اور اوسکی لوگون سی اور جو توجہ کرتی ہین اوسکی طرف اور نہین پاتا مگر لذت ریاست
کی اور کہانی کی اور نکاح کی اور یہہ تو مردہ ہی جو نہین قبول کرتا علاج اور ایسی ہی کی حق مین کہا ہی حق تعالی
نے ہمنی کی ہی اونکی دلون پر اوٹ کہ اوسکو نہ سمجہین اور اونکی کانون مین بوجہ اور جو تو اونکو بلاوی راہ پر
تو ہرگز نہ آوین راہ پر اوس وقت کبہی اور اونمین ہین مردی نہ زندی اور اونکو خبر نہین کب جلائی جاوینگی

فصل هذه المعرفة وان عظمت لذتها فلا نسبة لها الى اللذة التى الى وجه الله سبحانه وتعالى
الكريم فى الدار الآخرة وذلك لا يتصور فى الدنيا السر لا يمكن الا كشفه ولا ينبغى ان تفهم من النظر
ما تفهمه العوام والمتكلمون فيحتاج فى تمرينه الى الجهة ومقابلة فذلك نظر من افئدة القصور
فى بحبوحة عالم الشهادة حتى لم تتجاوز المحسوسات التى هى مدركات البهائم لكن ينبغى ان تفهم ان
الحضرة الربوبية ينطبع صورتها وترتيبها العجيب على ما هو عليه من البهاء والعظمة والجلال والمجد

فی

فی قلب العارف کما ینطبع مثال الصورة العالم المحسوس فی دماغک فکانک تنظر الیه وان غمضت عینیک
وان فتحت العین وجدت الصورة المبصرة مثل الصورة المتخیلة قبل فتح العین لا یخالفها فی شیٔ
الا ان الابصار فی غایة الوضوح بالنسبة الی التخیل فکذلک ینبغی ان تعلم ان فی ادراک ما لا یدخل فی
الحس والخیال ایضا درجتان متفاوتات فی الوضوح غایة التفاوت ونسبة الثانیة الی الاول کنسبة
الابصار الی التخیل فیکون الثانی غایة الکشف فیسمی لذلک مشاهدة ورویة والرویة لم تسم رویة
لانها فی العین اذ لو خلق فی الجبهة لکانت رویة بل لانها غایة الکشف وکمال تغمیض الاجفان حجاب
عن غایة الکشف فی المبصرات فکدورة الشهوات وشواغل هذا القالب المظلم حجاب عن غایة المشاهدة
ولذلک قال لن ترانی وقال سبحانه وتعالی لا تدرکه الابصار وهو یدرک الابصار فاذا ارتفع هذه
الحجاب بالموت انقلبت المعرفة بعینها مشاهدة ویکون مشاهدة کل واحد علی قدر معرفته فلذلک
تزید لذة اولیاء الله فی النظر علی لذة غیرهم ولذلک یتجلی الله لابی بکر خاصة ویتجلی للناس عامة
ولذلک لا یراه الا العارفون لان المعرفة بذر النظر بل هی التی ینقلب من هذه کما ینقلب التخیل
بصرا فلذلک تقتضی مقابلة وجهة وشرح هذا طویل فاطلبه من کتاب المحبة من کتب الاحیاء

اس معرفت کی لذت اگرچہ بڑی ہی لیکن نہین اسکو نسبت اوس لذت سی جو ہوگی دیکہنی سی طرف ہو یہہ اللہ پاک کی کہ ہوگی جنت مین
اور یہہ لذت نہین ہوسکتی دنیا مین ایک بہید کی سبب سی جسکا کہنا اسجگہہ نہین ہوسکتا اور تجکو لایق نہین تو
سمجہی نظر سے جو سمجہتی ہین تمام اور متکلم لوگ سو محتاج ہو تو اوسکی تقریر مین طرف جہت و مقابلہ کی پس یہہ تو نظر اوسکی
ہی جسکو بہلا دیا حضور نی درمیان مین عالم شہادت کی یہانتک نہ بڑہا وہ اون محسوسات سی جو مدرکات جانورون
کی ہین لیکن تجہکو لایق ہی کہ سمجہی تو کہ بیشک خدا کی صورت اور اوسکی ترتیب عجیب پر وہ ہی نور اور بزرگی اور جلال اور بزرگی کے
منطبع ہوتی ہی دلمین عارف کے جیسی منطبع ہوتی ہی صورت عالم محسوس کے تیری دماغ مین گویا تو اوسکو دیکہتا ہے
اگرچہ بند کری تو دونو آنکہین اپنی اور اگر کہولی تو آنکہہ تو پاوی تو صورت مبصرہ کو مثل ایک صورت خیال کے پہلی کہولنی
آنکہہ کی کچہہ مخالفت نہین اسکو ساتہہ اوسکی مگر یہہ کہ ابصار یعنی دیکہنا نہایت وضوح مین ہی بہ نسبت تخیل یعنی خیال کے
سو ایسی ہی تجہکو لایق ہی یہہ بات جاننا کہ بیشک دریافت کرنی مین اوس چیز کی جو نہین داخل حس اور خیال مین بہی
دو درجی ہین متفاوت وضوح مین نہایت تفاوت کر کی اور نسبت پہلی درجی کی دوسرے کیطرف جیسی نسبت ابصار کی
تخیل کیطرف سو ہی دوسرا نہایت کشف اسلیی اوسکا نام مشاہدہ اور رویت ہے اور رویت کا نام رویت نہین اسلیی کہ وہ آنکہہ
مین ہی اور اگر وہ پیدا کی جاتی پیشانی مین تو ہوتی رویت بلکہ اسلیی کہ وہ نہایت کشف ہے اور جیسی کہ بند کرنا پلکون کا
حجاب ہی غایت کشف سے مبصرات مین سو کدورتین شہوات کی اور شغل اس قالب تاریک کے حجاب ہین غایت مشاہدہ سی اور اسلیی
فرمایا اللہ صاحب نے تو نہین دیکہہ سکیگا مجہی اور فرمایا نہین پا سکتین اوسکو بینائیان بلکہ وہ پالیتا ہی بینائیون کو سو
جب اوٹہہ گیا یہہ حجاب موت سی ہوگی یہہ معرفت بعینہ مشاہدہ اور ہوگا مشاہدہ ہر کسی کا بقدر اوسکی معرفت کی پس
اسلیی زیادہ ہوتی ہی لذت اولیاء اللہ کی نظر مین اونکی غیر کی لذت پر اور اسلیی ظاہر ہوگا اللہ پاک ابی بکر کی لیی

خاص کر اور ظاہر ہوگا لوگون کی کی عام اور اسیکی نہین دیکھتی وسایہ مگر عارف اسکی معرفت سچ ہی نظر کا بل یہ
وہ ہی کہ جو ہوجاتا ہی مشاہدہ جیسی ہوجاتا ہی خیال ابصار پس اسیواسطی نہین چاہتا مقابلہ اور جہت کو اور اسکا
بہنہ بہت طویل ہی تو اوسکو طلب کر کتاب المحبۃ سی جو کتب احیا سی ہی **فصل** لوکان لک معشوق وانت تراہ من
وراء ستر رقیق فی وقت الاسفار فی حالۃ ضعف العشق وفی حالۃ اجتمعت علیک وتحت ثیابک عقارب
وزنابیر تلدغک وتشغلک فلا یخفی ان لذتک من مشاہدۃ معشوقک تضعف فلو اشرقت الشمس دفعۃ وارتفع
الستر الرقیق وانصرف عنک العقارب والزنابیر وہجم علیک العشق المفرط البلیغ فلا نسبۃ لہذہ اللذۃ
العظیمۃ التی تحصل الآن الی ما کان قبل ذلک فکذلک فافہم لا نسبۃ اللذۃ النظر الی لذۃ المعرفۃ بل ہی
اعظم منہا کثیرا والستر الرقیق فالبدن والعقارب شواغل الدنیا وغمومہا وشہواتہا وہجوم العشق شدۃ
الشہوۃ لانقطاع المضعفات والمنغصات عنہا واشراق الشمس ہی استعداد حدقۃ القلب لاحتمال تمام التجلی
فانہ فی ہذہ الحیوۃ لا یحتملہ کما لا یحتمل بصر الخفاش نور الشمس اگر ہو تیرا معشوق اور تو دیکھی اوسکو پیچھی
ایک پردہ باریک کی وقت سپیدہ صبح کے حالت مین ضعف عشق کی اور اوس حالت مین کہ جمع ہون تجھپر نیچے کپڑی
تیری کی بچھو اور بھڑ جو تجھکو کاٹین اور باز رکھین سو نہین پوشیدہ کہ لذت تیری دیکھنی سی معشوق کی ضعیف ہوسکے
پس اگر چمکا اوٹھی آفتاب یک بارگی اور اوٹھجاوی پردہ باریک اور پھر جاوین تجھسی بچھو اور بھڑ اور غالب ہو تجھپر بہت سا
عشق سو نہین نسبت اس لذت عظیم کو جو حاصل ہوئی اس گھڑی اوس حسن سے جو پہلی اسکی تھی پس ایسی ہی سمجھ کہ نہین نسبت
لذت نظر کو ساتھ لذت معرفت کے بلکہ یہہ اوس سی کہین بڑی اور پردہ باریک قالب تیرا ہی اور بچھو شغل دنیا کی اور
اوسکی غمہا اور شہوات میں اور ہجوم عشق کا شدت شہوت کی ہی واسطی منقطع کرنی تکلیفون اور تنگ عیشیون کی اوس سے
اور چمکنا آفتاب کا یہہ استعداد ہی چشم دلکی واسطی وہان تمام تجلی کی اسلیئی کہ وہ اس زندگی مین نہین اوٹھا سکتا
اوسکو جیسی نہین اوٹھا سکتی بینائی چمگادڑ کی آفتاب کی نور کو **فصل** انما ضعفت شہوۃ معرفۃ
اللہ تعالی الرحمۃ سائر الشہوات وانما خفیت معرفۃ اللہ تعالی مع جلائہا لشدۃ ظہورہا ومثالہ انک تعلم
ان اظہر الاشیاء المحسوسات منہا المبصرات ومنہا النور الذی یظہر کل الاشیاء ثم لو کانت الشمس دائمۃ
لا تغیب ولا یقع لہا ظل لکنک لا تعرف وجود النور وکنت تنظر الی الالوان فلا تری الا الحمرۃ والسواد
والبیاض واما النور فلا یدرکہ الا بان یغیب الشمس او یقع لہ حجاب فیما لہ ظل فیدرک باختلاف الحال
بین الظلمۃ والضیاء ان النور شی لم یعرض بالالوان فیصیر مبصرا بہ ولو تصور للہ تعالی غیبۃ او لانوار
قدرتہ حجاب عن بعض الاشیاء لادرکت من التفاوت ما یضطر معہ الی المعرفۃ ولکن الموجودات
کلہا متساوقۃ فی الشہادۃ لخالقہا بالوحدانیۃ من غیر تفاوت تخفی الامر لشدۃ جلائہ ولو تصور انقطاع انوار
قدرتہ عن السموات والارض لانہدت وانمحقت فادرک فی الحال من التفاوت ما یضطر الی المعرفۃ
بالقدرۃ والقادر وہذا المثال ما ذکرناہ ونحتہ اسرار وفیہ مواقع غلط فلیجتہد لعلک تقف علی اسرار
ولا ترتبک فی مواقع غلط فمنہ غلط من قال انہ فی کل مکان وکل من نسبہ الی مکان او جہۃ فقد

وضل ورجع غايته نظره الى الصرف في محسوسات البهايم وليجاوز الاجسام وعلايقها واول درجات الايمان
مجاوزتها فيه ليصير الانسان انسانا فضلا من ان يصير مومنا ضعیف ہو گئے خواہش اللہ کی معرفت کی بسبب زحمت
سب شہوات کی اور مخفی ہوئی معرفت اللہ کی باوجود اوسکی جلی ہونیکی بسبب شدت ظہور اوسکی کے اور مثال اوسکی یہہ ہے کہ تو
جانتا ہی کہ بہت ظاہر چیزوں میں محسوسات ہیں اور اونمیں سی مبصرات ہیں اور اونمیں سی وہ نور ہیں جنسی ظاہر ہوتی
ہی ہر چیز پہر اگر آفتاب ہو ہمیشہ نہ غروب ہو اور نہ پڑی اوسکا سایہ تو تو نہ پہچانی نور کو اور تو دیکہی طرف رنگوں کے
سو نہ دیکہی تو طرف سرخی اور سیاہی اور سپیدی کے اور لیکن نور سو نہیں پاتا تو اوسکو مگر اسطرح پر کہ غایب ہووے آفتاب اور واقع
ہو اوسکو حجاب اوس چیز سی جسکی لئی سایہ ہی سو پاویگا تو اختلاف احوال سی درمیان تاریکی اور روشنی کی کہ بیشک نور ایک
چیز ہی دوسری جو عارض ہوتی ہیں رنگوں کو سو ہوتی ہی بصر اوسکے سبب سے اور اگر متصور ہو اللہ کی لئی غیبت اور اوسکے
انوار قدرت کی لئی حجاب بعضی چیزوں سی البتہ پالی تو تفاوت سے وہ چیز کہ مضطر ہوتا ہے تو اوسکی ساتہہ طرف معرفت کے لیکن
سب موجودات جب برابر ہوئی گواہی دینی میں اپنی خالق کی ساتہہ وحدانیت کی بغیر فرق کی پوشیدہ ہوا امر بسبب
شدت جلا اوسکیکی اور اگر متصور ہو انقطاع اوسکی انوار قدرت کا آسمانوں اور زمین سی تو ویران ہو جاوی اور
مٹ جاوی اور پالی تو فی الحال تفاوت سی وہ چیز جو مضطر ہوتی ہی طرف معرفت کی ساتہہ قدرت اور قادر کی اور
یہہ ایک مثال ہی جو ذکر کی ہمنی اور اسکی نیچی بہید ہیں اور اونمیں موقع غلطی کی ہیں سو تو کوشش کر شاید تو واقف
ہو جاوی اوسکی بہیدوں پر اور نہ شک کر بیچ اوسکی مواقع غلط میں سو اوس سی ہی غلطی اوس شخص کے جسنی کہا
کہ وہ اللہ ہر مکان میں ہی اور جس کسی نی اوسکو نسبت کیا ہی طرف مکان اور جہت کے سو وہ خوار ہوا اور گمراہ ہوا
اور پہیری نہایت نظر اوسکی طرف تصرف کی جو محسوسات بہایم میں ہی اور نہ بڑہی اجسام اور اوسکی علایق سی اور اول
درجوں ایمان میں تجاوز اوسکا ہی آمین ہو جاتا ہی آدمی آدمی نہ یہہ کہ ہو جاوی مومن **فصل** اعلم ان المحبة
علامات كثيرة يطول احصاؤها ومن علامتها تقديم امر الله تعالى على هوى النفس وذلك بالورع
ورعاية حدود الشرع ومن علامتها الشوق الى لقاء الله تعالى والخلو عن كراهة الموت الا من حيث يشوق
الى زيادة المعرفة فان لذة المشاهدة بقدر كمال المعرفة فالمعرفة بذر المشاهدة فيختلف لا محالة باختلافها
ومن علاماتها الرضاء بمواقع قدر الله تعالى فلنذكر معنى الرضاء حتى لا يغير الانسان بما يصادف
من نفسه من خطرات تخطر فيظن انها حقيقة الحب لله تعالى فان ذلك عزيز جدا

المحب الله

جان کہ محبت کی لئی بہت نشانیاں ہیں دراز ہی شمار اوسکا اور اوسکی نشانیوں سی ہی مقدم کرنا اللہ کی حکم کا
خواہش نفس پر اور یہہ ہوتا ہی ساتہہ پرہیزگاری اور رعایت حدود شرع کی اور اوسکی نشانیوں سی ہی شوق اللہ کے
دیدار کا اور خالی ہونا موت کی مکروہ جاننی سی مگر اسطرح سی کہ مشتاق ہو طرف زیادتی معرفت کی اسلیے کہ لذت مشاہدہ کے
بقدر کمال معرفت کے ہی اسلیے کہ وہ بیج ہی مشاہدہ کا سو مختلف ہوگا بالضرورۃ اوسکی اختلاف سے اور اوسکی نشانیوں سی
ہی راضی ہونا ساتہہ موقعوں اللہ کی حکم کی سو چاہی کہ ذکر کریں ہم معنی رضا کی یہانتک کہ نہ غرور کری آدمی ساتہہ
اوس چیز کی جو پاتا ہی اپنی جی میں اون خطروں سی جو منحظور ہوتی ہیں سو گمان کرتا ہی اوسکو حقیقت اللہ کے

محبت کی سو یہہ تو نا دہی ہی تحقیق الاصل التاسع فی الرضا بالقضاء اصل نوین بیان مین راضی ہونیکے
ساتھہ حکم اسکی قال الله تعالیٰ رضی الله عنہم ورضوا عنہ وقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا احب الله تعالیٰ
عبدا ابتلاہ فان صبر اجتباہ وان رضی اصطفاہ وقال اعبد الله تعالیٰ بالرضا فان لم تستطع ففی الصبر
علی ما تکرہ خیر کثیر وقال لطائفۃ ما انتم فقالوا مؤمنون فقال ما علامۃ ایمانکم فقالوا نصبر عند البلاء
ونشکر عند الرخاء ونرضی بمواقع القضاء فقال مؤمنون ورب الکعبۃ وفی روایۃ انہ قال حکماء علماء
کادوا من فقہہم ان یکونوا انبیاء ومما اوحی الله تعالیٰ الی داود علیہ السلام ما لاولیائی والہم بالدنیا ان الہم
یذہب حلاوۃ مناجاتی من قلوبہم یا داود ان محبتی من اولیائی ان یکونوا روحانیین لا یغتمون
وقال نبینا صلی الله علیہ وسلم قال الله تعالیٰ انا الله لا الہ الا انا من لم یصبر علی بلائی ولم یشکر
علی نعمائی ولم یرض بقضائی فلیطلب ربا سوائی وقال خلقت الخیر وخلقت لہ اہلا وخلقت الشر وخلقت لہ اہلا فطوبی لمن
خلقتہ للخیر ویسرت الخیر علی یدیہ وویل لمن خلقتہ للشر ویسرت الشر علی یدیہ وویل لمن قال لم وکیف
واوحی الله تعالیٰ الی داود علیہ السلام یا داود ترید وارید وانما یکون ما ارید فان سلمت لما ارید کفیتک
ما ترید وان لم تسلم لما ارید اتعبتک فیما ترید ثم لا یکون الا ما ارید فرمایا اللہ صاحب نے خوش ہوا اللہ ان سے
اور خوش ہوی وہ اللہ سی اور فرمایا آنحضرت صلعم نے جب دوست رکہتا ہی اللہ کسی بندی کو مبتلا کرتا ہی اوسی سو اوسنی اگر
صبر کیا تو قبول کر لیتا ہی اوسی اور اگر راضی رہا تو برگزیدہ کرتا ہی اوسی اور فرمایا بندگی کر اللہ کی ساتھہ رضا کے
سو اگر تجھہ سی نہو سکی پس صبر کرنا بیچ مکروہ پر بہت بہتری ہی اور فرمایا ایک گروہ سی کون ہو تم بولی ہم مومن ہین
پس فرمایا کیا نشان ہی تمہاری ایمان کی بولی ہم صبر کرتی ہین بلا پر اور شکر کرتی ہین وقت کشائش کے اور راضی
ہین ساتھہ مواقع حکم کی فرمایا تم مومن ہو قسم رب کعبہ کے اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حکما جو علما ہین نزدیک ہی
کہ ہو جاوین اپنی سمجھہ سی انبیا اور منجملہ اوسکی جو وحی کی اللہ نے طرف داود علیہ السلام کی یہہ ہی کہ کیا ہی میری
اولیا کو غم دنیا کا بیشک غم لیجاتا ہی مزا میری مناجات کا اونکی دلون سی ای داود دوستی میری لیا ہین وہ مین جو میری
ہی والی نہ غم کرین اور فرمایا ہماری حضرت صلعم نے کہا اللہ تعالیٰ نے مین ہون اللہ معبود نہین کوئی معبود مگر مین سو
جو کوئی صبر نکری میری بلا پر اور نہ شکر کری میری نعمت کا اور نہ راضی ہو میری حکم سی سو طلب کری کوئی صاحب سوا میرے
اور فرمایا مینی پیدا کیا بہلائی کو اور پیدا کیی اوسکی لئی لوگ اور پیدا کی برائی اور پیدا کیی اوسکی لئی لوگ سو خوش حال
ہوا وسکو جسکو پیدا کیا بہلائی کی لئی اور آسان کر دیا مینی بہلائی کو اوسکی ہاتون پر اور خرابی ہوا وسکی جسکو پیدا کیا
برائی کی لئی اور آسان کر دیا برائی کو اوسکی ہاتون پر اور خرابی ہی اوسکی جسنی کہا کسلیی اور کیونکر اور وحی کی
اللہ تعالیٰ نے داود کیطرف کہ ای داود تو چاہتا ہی اور مین بہی چاہتا ہون اور ہونا وہی ہی جو مین چاہتا ہون
سو اگر مانا تو نے جو مینی چاہا بس کر دونگا مین تجھکو جو تو چاہتا ہی اور اگر نمانا تو نے جو مینی چاہا ماندگی مین
ڈالونگا تجھکو اوس مین جو چاہتا ہی تو پہر وہی ہوتا ہی جو مین چاہتا ہون **فصل** قد انکر الرضاء جماعۃ
وقالوا لا یتصور الرضاء بما یخالف الہوی وانما یتصور الصبر فقط وانما اوتوا من انکار المحبۃ ونحن

تحقق ان الرضاء بالبلاء وما يخالف الطبع والهوى يتصور من ثلثة اوجه احدها ان يدهشه
فرط الحب عن الاحساس بالالم وذلك مشاهد فى حب المخلوقين وفى غلبة الشهوة والغضب حتى ان
الغضبان تصيبه الجراحة فلا يحس بها فى الحال وحتى ان الحريص تصيبه شوكة فى رجله فلا يحس بها ثم اذا
سكن حرصه وظفر بمراده عظم المه واذا تصور ان ينغمر اليسير بحب يسير تصور ان ينغمر الالم الكثير بحب كثير
قوى بالغ فان كل واحد من الحب والالم يقبل الزيادة والشدة ومهما تصور مثل هذا فى عشق يرجع الى
الميل الى صورة مركبة من لحم ودم مشحونة بالاقذار والخبائث واما يدرك بعين ظاهر يغلب عليها الغلط
حتى يرى الكبير صغيرا والبعيد قريبا والقبيح جميلا فكيف لا يتصور فى ادراك جمال الحضرة الربوبية
والجلال الازلى الابدى الذى لا يتصور انقطاعه ونقصانه المدرك بالبصيرة الباطنة التى هى اصدق
واوضح عند اهلها من البصر الظاهر ومن هذا الاصل قول الجنيد قلت لسرى السقطى هل يجد المحب الم البلاء
قال لا قلت وان ضرب بالسيف قال وان ضرب بالسيف سبعين ضربة وقال بعضهم احببت كل شئ بحبه حتى
لو احب النار احببت دخول النار وقال عمر بن عبد العزيز ما بقى لى فرح الا فى مواقع قدر الله سبحانه وتعالى
ومات لبعض الصوفية ولد صغير ثلثة ايام فقيل له لو سالت الله تعالى ان يرده عليك فقال اعتراضى عليه
فيما قضى اشد على من ذهاب ولدى الوجه الثانى فى الرضاء ان يحس بالالم ويكرهه بالطبع ولكن يرضى
بعقله وايمانه لمعرفته بجزالة ثواب البلاء كما يرضى المريض بالم الفصد وشرب الدواء لعلمه بانه سبب الشفاء
حتى انه ليفرح بمن يهدى اليه الدواء وان لم يكن فيه شفاء وكذلك يرضى التاجر بمشقة السفر وهو خلاف
طبعه وهذا ايضا يشاهد مثله فى الاعراض الدنيوية فكيف ينكر فى السعادة الاخروية روى ان امراة
فتح الموصلى عثرت وانقطع ظفرها فضحكت فقيل لها اما تجدين الوجع فقالت ان لذة ثوابه ازالت عن
قلبى مرارة وجعه فاذا من ايقن بان ثواب البلاء اعظم مما يقاسيه لم يبعد ان يرضى به الوجه الثالث ان الله
تعالى تحت كل عجوبة لطيفة بل لطائف وذلك يخرج عن قلبه لم وكيف حتى لا يتعجب مما يجرى فى العالم
مما يظنه الجاهل تشويشا واضطرابا وميلا عن الاستقامة ويعلم ان تعجبه كتعجب موسى من خضر عليهما السلام
لما خرق سفينة الايتام وقتل الغلام واعاد بناء الجدار كما فى سورة الكهف ولما كشف الخضر عليه السلام
عن السر الذى اطلع عليه سقط التعجب بناء على ما اخفى عليه من تلك الاسرار وكذلك افعال الله تعالى مثاله ما حكى عن رجل
من الراضين انه كان يقول الخيرة فيما قدر الله تعالى فى كل ما يصيبه وكان فى بادية ومعه اهله وليس له الا حمار
يحمل خباءه وكلب يحرسهم وديك يوقظهم فجاء ثعلب واخذ الديك فحزن اهله فقال خيرة وجاء ذيب وقتل
الحمار فحزن اهله فقال خيرة ثم اصيب الكلب فيما فحزن اهله فقال خيرة فتعجب اهله من ذلك حتى اصبحوا
وقد سبى من حولهم واسترق اولادهم وكان قد عرف مكان بعضهم بصوت الديك وكان بعضهم بنباح
الكلب وكان بعضهم بنهيق الحمار فقال قد بان ان الخيرة فيما قدره الله تعالى فلو لم يهلكها الله تعالى
لهلكتم وهلكنا وروى ان نبيا كان يتعبد فى جبل وكان بالقرب منه عين فاجتاز بها فارس وشرب

ونسی عنده صرة فیها الف دینار فجاء آخر واخذ الصرة ثم جاء رجل فقیر ذو شیبة وحزمة حطب فقرب واستلقی لیستریح فرجع الفارس فی طلب الصرة فلم یرها فاخذ الفقیر وطالبه وعذبه فلم یجد عنده فقتله فقال النبی الٰہی ما هذا اخذ الصرة ظالم آخر وسلطت هذا الظالم علی هذا الفقیر حتی قتله فاوحی الله تعالی الیه اشتغل بعبادتك فلیس معرفة اسرار الملکوت من شانك ان هذا الفقیر کان قد قتل ابا الفارس فمکنته من القصاص وان ابا الفارس کان قد اخذ الف دینار من مال من اخذ الصرة فرددته الیه من ترکته فمن یقین بامثال هذه الاسرار لم یتعجب من افعال الله تعالٰی وتعجب من جهل نفسه ولم یقل لم وکیف ورضی بما دبر الله تعالٰی فی ملکوته وههنا وجه رابع ینشعب عن محض المعرفة بکمال الجود والحکمة وبکیفیة ترتیب الاسباب المتوجهة الی المسببات ومعرفة القضاء الاول الذی هو کلمح البصر ومعرفة القدر الذی هو سبب ظهور تفاصیل القضاء وانها رتبت علی اکمل الوجوه واحسنها ولیس فی الامکان احسن منها واکمل ولو کان وادخر لکان بخلا ینافی الجود وعجزا ینافی القدرة وینطوی تحت ذلك معرفة سر القدر ومن ایقن بذلك لم ینطو ضمیره الا علی الرضاء بکل ما یجری من الله سبحانه وتعالٰی وشرح ذلك یطول ولا رخصة فیه ایضًا فلنتجاوز تحقیق انکار کیا رضا کا ایک جماعت نے اور کہا نہین ہوسکتی رضا ساتھہ اوس چیز کے جو مخالف ہو خواہش نفس کے اور فقط صبر ہوسکتا ہی اور سوا اسکی نہین کہ انکار کیا انہون نے محبت کا اور ہم ثابت کرتی ہین اسی یون کہ تحقیق رضا ساتھہ بلا کی اور اوس چیز کی جو مخالف طبیعت اور خواہش کی ہو ہوسکتی ہی تین طرح سی ایک یہہ کہ مدہوش کردی اوسی زیادتی محبت کی معلوم کرنیسی دکہہ کی اور یہہ امر دیکہا گیا ہی مخلوق کی محبت مین اور شہوت اور غضب کے غلبہ مین یہانتک کہ پہنچتی ہی غضب والی کو جراحت یعنی زخم سو نہین پاتا اوسکو اوسوقت اور یہانتک کہ لگتا ہی پاؤن مین حریص کی کانٹا سو نہین دریافت کرتا اوسی پہر جب پہرتی ہی حرص اوسکی اور فتحیاب ہوتا ہی ساتھہ اپنی مراد کی تب درد اوسکا بڑا ہوتا ہی درد اور جب کہ متصور ہوکہ فرو جاوی درد تہوڑا ساتھہ محبت تہوڑی کی متصور ہے کہ فرو ہووی درد بہت ساتھہ محبت بہت قوی بالغ کی اسلیئی کہ ہر ایک محبت اور درد سی قبول کرتا ہی زیادتی اور شدت کو اور جب کہ متصور ہو شکل اسکی اوس عشق مین جو راجع ہوتا ہی طرف میل کی جو ہوتا ہی طرف ایک صورت کی جو مرکب ہے گوشت اور خون سی اور بہری ہوئی ہی نجاستون اور ناپاکیون سی اور وہ معلوم ہوتی ہی ظاہر کی آنکہہ سی جسپر غالب ہوتی ہی بہول چوک یہانتک کہ کبہی دیکہتی ہی بری کو چہوٹا اور دور کو نزدیک اور بدشکل کو خوبصورت سو کیونکر نہ متصور ہوگا یہہ پانا مین جمال حضرت ربوبیت کے اور اوس جمال ازلی ابدی کی کہ نہین ہوسکتا انقطاع اوسکا اور نقصان اوسکا جو معلوم ہوا ہی ساتھہ آنکہہ باطن کے جو بہت سچی اور ظاہر تر ہی نزدیک اوسکی اہل کی نسبت بصر ظاہر کی اور اسی اصل سی کہا ہی جنید نے کہ کہا مینی سری سقطی سے کیا پاتا ہی دوست دکہہ بلا کا کہا نہین کہا مینی اگرچہ مارا جاوی تلوار سی کہا اگرچہ مارا جاوی تلوار سی ستر بار اور کہا بعض اونکی نے مین چاہتا ہون ہر چیز جسکو وہ چاہتا ہی یہانتک کہ اگر چاہی آگ کو تو چاہون مین داخل ہونا آگ مین اور کہا عمر بن عبد العزیز نی نہین ہی میری لیئی خوشی مگر موقع مین اللہ کی تقدیر کی اور ضایع ہوگیا بعض صوفیہ کا ایک لڑکا چہوٹا تین دن کا سو کہا گیا اونسی کس طرح تم مانگتی اللہ سی یہہ بات کہ وہ پہیر دی اوسکو تمہاری طرف

کہا اعتراض ہیرا اللہ پر اوس باب مین جو کیا سخت نری مجہپر میری بیتی کی مرجانی سی وجہ دوسری رضا بہ ہی
کہ معلوم کری دکہہ کو اور مکروہ جانی اوسی طبیعت سے لیکن راضی ہو اوس سی بہ عقل اور ایمان کی سبب اصلی کہ وہ
جانتا ہی کہ بہت ہی ثواب بلا کا جیسی راضی ہوتا ہی بیمار دکہہ سی فصد کی او دوا کی پینی سی اسی کہ وہ جانتا ہی کہ وہ
دوا سبب ہی آرام کا یہانتک کہ وہ خوش ہوتا ہی اوس شخص سی جو بہیجی اوسکی پاس دوا اگرچہ نہو اوسمین شفا اور ایسی ہی
راضی ہوتا ہی سوداگر ساتہہ مشقت سفر کی اور وہ اوسکی طبیعت کے خلاف ہی اور مثل اسکی بہی دیکہا جاتا ہی اعراض
دنیویہ مین سو کیونکر انکار کیا جای مقدمہ مین سعادت تا خرویہ کی روایت ہی کہ فتح موصلی کی عورت کا ناخن کٹ گیا
سو گر پڑی اور ہنسی پس کہا گیا اوس سی تو نہین پاتی درد بولی کہ تحقیق لذت لی اوسکی ثواب کی دور کر دیا میرے دلسی
اوسکی تلخی درد کو سو اب جو یقین کریگا اسبات کا کہ ثواب بلا کا بڑا ہی اوس رنج سی جسکو پہنچتا ہی کچہہ دور نہین
اگر راضی ہو ساتہہ بلا کی وجہ تیسری یہہ ہی کہ تحقیق اللہ کی لئی بیچ ہر اعجوبہ کی ایک لطیفہ ہے بلکہ بہت سی لطیفہ مین
اور یہہ نکال دیتا ہی اوسکی دل سی گلی اور کیونکر کوئی یہانتک کہ نہین عجب کرتا اوس خیر سی جو جاری ہوتی ہی جہان مین
اون ہی سی جسکو گمان کرتا ہی جاہل تشویش اور اضطراب اور پہرنا استقامت سی اور جانتا ہی کہ تعجب جاہل کا مثل تعجب
موسیٰ کی ہی خضر سی جسوقت کہ پہاڑ ڈالا یتیمون کی کشتی کو اور مار ڈالا لڑکی کو اور بنادی جڑ دیوار کی جیسا کہ مذکور ہی
سورۃ الکہف مین اور ہر گاہ کہولدیا خضر نے وہ بہید جبپر مطلع ہوا تہا جاتا رہا تعجب ہونے کا اور نہا تعجب ہونے
کا اس سبب سی کہ پوشیدہ تہی اوپر اوسکی تینون بہید اور ایسی ہی ہوتی ہین کام اللہ تعالی کی مثال اسکی وہ ہے
جو حکایت کی گئی ہی ایک مرد سے جو تہا رضا والون سی کہ وہ کہتا تہا کہ بہتری اوسمین ہی جو مقدر کیا اللہ نی ہر اوس
چیز مین جو پہنچتی ہی اور وہ رہتا تہا ایک جنگل مین اور تہی اوسکی ساتہہ اہل اوسکی اور نہ تہا اونکی پاس مگر ایک گدہا
جسپر اپنا خیمہ لادتا تہا اور ایک کتا جو اونکی نگہبانی کرتا تہا اور ایک مرغ جو جگاتا تہا اونکو سو آئی ایک لومڑی اور
لیگئی مرغ کو سو غمگین ہوئی اہل اوسکی سو کہا اوسنی خیر ہی یعنی اسمین بہتری ہی اور آیا ایک گرگ سو مار ڈالا اوسنی گدہی کو
سو غمگین ہوئی اہل اوسکی پس کہا خیریت ہی پہر دیوانہ ہو گیا کتا اور مر گیا سو غمگین ہوئی اہل اوسکی سو کہا خیریت
ہی سو عجب کیا اوسکی اہل نی اس سی یہانتک کہ جب صبح کی تو دیکہا کہ غارت کی گئی جو اونکی آس پاس تہی اور
لیگئی اونکا اسباب اور پہچانا مکان بعض اونکی کا ساتہہ آواز مرغ کی اور مکان بعض اونکی کا ساتہہ آواز کتی کی اور
مکان بعض اونکی کا ساتہہ آواز گدہی کی پس کہا تحقیق تمنی دیکہا کہ بہتری اوسمین تہی جو مقدر کیا اللہ نے پس اگر نہ ہلاک
کرتا اونکو اللہ تو ہلاک ہو جاتی تم ہم اور روایت ہی کہ ایک نبی عبادت کرتی تہی ایک پہاڑ مین اور اوسکی نزدیک
ایک چشمہ تہا سو گذرا اوس سی ایک سوار اور پانی پیا اور بہول گیا وہان ایک تہیلی جسمین ہزار دینار تہی سو آیا دوسرا
آدمی اور اوٹہا لیا اوسنی تہیلی کو پہر آیا ایک فقیر اوسکی پشت پر تہا ایک گٹہا لکڑیون کا سو اوسنی پیا پانی اور
لیٹا آرام لینی کی لئی سو پہر اسوار تلاش مین تہیلی کی سو نہ دیکہا اوسی پس پکڑا فقیر کو اور طلب کیا اوس سی اور وہ کہا
اوسکو سو نہ پایا اوسکی پاس پس مار ڈالا اوسی سو کہا نبی نی ای اللہ یہہ کیا بات ہی لیا تہیلی کو ایک اور ظالم نی اور
غالب کر دیا اس ظالم کو اس فقیر پر یہانتک کہ اسنی مار ڈالا اوسکو پس وحی کی اللہ نی طرف اونکی کہ تو مشغول ہو

اپنی عبادت مین سستی کرتا نہین ہی پہچانتا ملکوت کی بہیدون کا تیرا کام اس فقیر کی مار ڈالا تہا سوار کی باپ کو سو حمزہ اوسکو مار ڈالا تہا سوار کی باپ کو سو حمزہ
اوسکو اور کر دیا قصاص پر اوسوار کی باپ لی تہی ہزار دینار مال سے اوس شخص کے جسکی تہیلی لی سو ہمنی پہیر دیا
اوسکیطرف اوسکی چہوڑی ہوئی مال سے سو جو کوئی یقین لائیگا اسطرح کے بہیدون پر نہین عجب کریگا الله کی کامون کے
اور عجب کریگا اپنی نفس کی جہل سے اور نہین کہیگا کسلیئی اور کیونکر اور راضی ہوگا الله کی تدبیر سے جو اوسکی بادشاہت مین ہی
اور یہان ایک قسم جو نہی ہی جو نکلتی ہی نری معرفت کے ساتہہ کمال جود اور حکمت کی اور ساتہہ کیفیت ترتیب اسباب کے
جو متوجہ ہین طرف مسببات کی اور پہچانی اوس اہل حکم کی جو مانند ملک مارن کی ہی اور معرفت اوس تقدیر کی جو سبب ہی
ظاہر ہونی تفاصیل قضا کا اور یہہ کہ وہ مرتب ہی کامل اور خوب تر وجہون پر اور نہین ممکن خوبتر اور کامل تر اوس سے
اور اگر ہوا اور بہت ہوتو ہوگا بخل جو مخالف ہی جود کی اور عجز جو مخالف ہی قدرت کی اور لپٹی ہی اوسکی نیچی معرفت تقدیر
کی بہید کی اور جو کوئی تعیین کری اسے نہین آئیگا اوسکا مگر رضا پر ساتہہ ہر اوس چیز کی جو جاری ہوتی ہی اسکے
طرف ہی اور شرح اسکی دراز ہی اور اوسکی بیان کی اجازت نہین سو بہکو لائق ہی تجاوز کرنا فصل لعلک
تقول کیف یجتمع بین الرضا بقضاء الله تعالی وبین بغض اهل الکفر والعصیان وقد تعبدنا به شرعا
وذلک مراد الله تعالی فیهم فاعلم ان طائفة من الضعفاء ظنوا ان ترک الامر بالمعروف من جملة الرضا
بالقضاء وسموه حسن الخلق وهو محض الجهل بل علیک ان ترضی وتکره جمیعا والرضاء والکراهة
متضادان اذا توارد علی شیء واحد من وجه واحد ولا یتناقض ان یقتل عدوک الذی هو عدو
وبدلک ولا تکرهه من حیث انه عدو عدوک ایضا فترضاه من حیث انه عدوک وتکرهه من حیث انه
عدو عدوک فکذلک للمعصیة وجهان وجه الی الله تعالی من حیث انه بقضائه ومشیته فهو من هذا
الوجه مرضی به ووجه الی العاصی من حیث انه صفته وکسبه وعلامة کونه ممقوتا من الله تعالی فهو من هذا
الوجه مکروه وقد تعبدنا الله تعالی ببغض من بغضه من المخالفین لامره فعلیک الرضا بما تعبدک به و
الامتثال له فلو قال لک محبوبک انی ارید ان امتحن حبک بان اضرب عبدک وارهقه الی ان یشتمنی فمن
یبغضه فهو محبی ومن احبه فهو عدوی فیمکنک ان تبغض اکراه عبده اذا شتمه مع انک تعلم انه
الذی اضطره الی الشتم وکان ذلک مراده منه فتقول ما فعله فی الشتم فارضی به من حیث انه
تدبیرک فی عبدک ومرادک ممن ردت لعباده واما شتمه من حیث هو صفته ودلالة عداوته فانی
ابغضه لانی احبک فابغض لا محالة من علیه علامة عداوتک وهذه دقیقة تزل فیه الضعفاء
تہا تو کہی فالدقیقہ شاید کہ تو کہی کیونکر جمع کرون مین درمیان رضا بالقضا اور درمیان بعض اہل کفر اور گناہ کی
مین حالانکہ ہمکو اوسکا شرع کی رو سے حکم ہی اور یہہ مراد الله کی ہی انمین سو جان کہ ایک گروہ کی ضعیفون مین سی گمان کیا کہ ترک
کرنا امر بالمعروف کا منجملہ رضا بالقضا کی ہی اور اوسکا نام حسن خلق رکہا ہی اور یہہ نرا جہل ہی بلکہ تجہکو لازم ہی
کہ راضی ہی تو اور مکروہ جانی تو سبکو اور رضا اور کراہت ایک دوسری کی مخالف مین جب وارد ہون ایک چیز پر
ایک وجہ سی اور نہین تناقض اگر ماری جاوی وہ جو دشمن ہی تیری دشمن کا سو راضی ہو تو اس راہ سی کہ وہ دشمن

ظاہر اور پوشیدہ ساتھہ صرف کرنی کوشش کی توسل مین طرف اسد کی پسندکے اوسکی بندون سی اور پہیری نگاہ
رکہی حکمون کی اور چہوڑنی منہیات کی **الاصل العاشر فی ذکر الموت** اصل دسوین بیان مین موت کی بیچ

واعلم ان المقامات التی ذکرناها لیست علی رتبة واحدة بل بعضها مقصودة لذاتها کالمحبة والرضا فانها اعلی المقامات
وبعضها مطلوبة لغیرها کالتوبة والزهد والخوف والصبر فالتوبة رجوع عن طریق البعد للاقبال علی طریق القرب والزهد ترک الشواغل عن
القرب والخوف سوط یسوق الی ترک الشواغل والصبر جهاد مع الشهوات القاطعة لطریق القرب وکل ذلک
غیر مطلوب لذاته بل للطریق القرب وذلک بالمعرفة والمحبة فانها مطلوبة لذاتها لا لغیرها ولکن لا یتم ذلک الا
بقطع حب غیر الله تعالی عن القلب فاحتیج الی الخوف والصبر والزهد لذلک ومن الامور العظیمة النفع فیه
ذکر الموت فلذلک اوردناه ولذلک عظم الشرع ثواب ذکره اذ به تتنغص الدنیا وتنقطع علاقة القلب عنها
قال الله سبحانه وتعالی قل ان الموت الذی تفرون منه فانه ملاقیکم وقال صلی الله علیه وسلم اکثروا ذکر
هادم اللذات وقال من کره لقاء الله تعالی کره الله لقاءه وقالت عائشة رضی الله عنها وعن ابیها وصلی
بعلها ونفس بها عنها یا رسول الله هل یحشر مع الشهداء احد قال صلی الله علیه وسلم نعم من یذکر الموت فی الیوم
واللیلة عشرین مرة ومر رسول الله صلی الله علیه وسلم بمجلس وقد استعلاه الضحک فقال صلی الله علیه وسلم
شوبوا مجلسکم بذکر مکدر اللذات قیل وما هو قال الموت وقال صلی الله علیه وسلم لو تعلم البهائم من الموت
ما یعلم ابن آدم ما اکلتم منها سمینا وقال علیه الصلوة والسلام کفی بالموت واعظا وقال صلی الله علیه وسلم
ترکت فیکم واعظین صامتا وناطقا الصامت الموت والناطق القرآن وذکر رجل عنده صلی الله
علیه وسلم واحسن الثناء علیه فقال کیف کان ذکر صاحبکم الموت قالوا ما کنا نکاد نسمعه یذکر الموت قال فان صاحبکم
لیس هنالک وقال رجل من الانصار یا رسول الله من اکیس الناس واکرم الناس فقال صلی الله علیه وسلم اکثرهم
للموت ذکرا واشدهم له استعدادا اولئک هم الاکیاس ذهبوا بشرف الدنیا وکرامة الآخرة

جان کہ وہ مقام جنکا ذکر کیا ہمنی نہین ہین ایک حال پر بلکہ بعضی اونمین سی مقصود بالذات ہین جیسی محبت اور رضا
کہ یہہ دونو بڑی مقام ہین اور بعضی اونمین سی مقصود اور کے لئی ہین جیسی توبہ اور زہد اور خوف اور صبر اسلئی کہ
توبہ پہرنا ہی دوری کی رستی سی متوجہ ہونی کی لئی نزدیکی کی رستہ پر اور زہد چہوڑنا شغلونکا ہی نزدیکی سی اور خوف ایک
کوڑا ہی جو ہانکتا ہی طرف چہوڑنی شغلون کی اور صبر جہاد ہی ساتہہ شہوتون کی جو کاٹتی ہین راہ نزدیکی کی
اور یہہ سب مقصود بالذات نہین بلکہ مقصود نزدیکی ہی اور یہہ ملتی ہی ساتہہ معرفت اور محبت کے اسلئی کہ یہہ دونو مقصود بالذات
ہین نہ اور کی لئی ولیکن یہہ نہین تمام ہوتی مگر جب کاٹی محبت غیر اللہ کی دل سی پس حاجت ہوگی خوف اور صبر اور زہد کی
اسکی لئی اور اون چیزون سی جو بڑا نفع کرتی ہین اس بات مین یاد کرنا موت کا ہی اسلئی ہم اوسکو لائی اور اسلئی بڑا ٹہرایا
شرع نی ثواب اوسکی یاد کا اسلئی کہ اسکی سبب سے تلخ ہوجاتی دنیا اور منقطع ہوجاتا ہی علاقہ دل کا دنیا سی فرمایا اللہ جل شانہ
نی تو کہہ وہ موت جس سی تم بہاگتی ہو سو وہ تم کو ملنی والی ہی اور فرمایا آنحضرت نی بہت یاد کرو لذتون کی ڈہانی
والی کو یعنی موت کو اور فرمایا جو برا جانی ملنا اللہ کا برا جانی اللہ ملنا اوسکا اور کہا عائشہ نی ای رسول اللہ کیا

اوسہی کا ساتہہ شہید دن کی کوئی فرمایا ہان جو یاد کرتا ہی موت کو دن رات مین بیس بار اور لذری حضرت
ایک مجلس مین تہا اوسمین ہنسی اور ہورہی تہی سو فرمایا ملاؤ اپنی مجلس کو ساتہہ اوسکی یاد کی جو مکدر کرتی ہی لذتونکو
کہا کیا وہ کیا ہی فرمایا موت اور فرمایا آنحضرتؐ نی اگر جانتی جانور موت کی حال سی جو جانتا ہی ابن آدم تو نکہاتو
تم اونمین سی فربہ یعنی ماری غم کی وہ دبلی ہوجاتین اور فرمایا آنحضرتؐ نی بس ہی موت نصیحت کرنیوالی اور فرمایا
آنحضرتؐ نی مینی چہوڑا تم مین دو نصیحت کرنیوالونکو ایک چپکا ہی ایک بولتا ہی چپکا موت ہی اور بولتا قرآن ہے
اور ذکر کیا ایک شخص کا آنحضرتؐ کی پاس اور اچہی طرح تعریف کی گئی اوسپر پس آپ نی فرمایا اور کیا حال ہی تمہاری
یار کا موت کی یاد کرنی مین بولی ہمنی نہین سنا اوسکو موت یاد کرتی ہوئی فرمایا بیشک تمہارا یار وہان نہین اور
کہا ایک آدمی نی انصار مین سی کون بڑا عقلمند ہے آدمیون مین اور بزرگ تر ہی آدمیون مین فرمایا جو اونمین
بہت یاد کرتا ہی موت کو اور بہت مستعد رہتا ہی اوسکی لئی وہی تو عقل والی ہین لیگئی بزرگی دنیا کی اور
بزرگی آخرت کی **فصل** اعلم ان الموت عظیم هائل وما بعده اعظم منه وفی ذکره منفعة عظیمة فانه
ینغص الدنیا ویبغضها الی القلب وبغضها راس کل حسنة کما ان حبها راس کل خطیئة وللعارف فی
ذکره فائدتان احدهما النفرة عن الدنیا والاخری الشوق الی الآخرة فان المحب لا محالة مشتاق ومعنی
الشوق فی المحسوسات استکمال الخیال بالترقی الی المشاهدة فان المشتاق الیه مدرک لا محالة بالخیال
وغائب عن الابصار فکذلک للعارف فیه معرفة کانها نظر من وراء ستر رقیق فی وقت الاسفار وضعف
النور فهو مشتاق الی استکمال ذلک بالتجلی والمشاهدة ویعلم ان ذلک لا یکون الا بالموت فلذلک لا یکره
الموت لانه لا یکره لقاء الله ولا سبب لاقبال الخلق علی الدنیا الا قلة الفکر فی الموت وطریق الفکر فیه
ان یفرغ الانسان قلبه عن کل فکر سواه ویجلس فی خلوة ویباشر ذکر الموت بصمیم قلبه ویتفکر
اولا فی اقرانه واشکاله الذین مضوا فیتذکرهم واحدا واحدا ویتذکر حرصهم واملهم ورکونهم الی الجاه
والمال ثم یتذکر مصارعهم عند الموت وتحسرهم علی فوات العمر وتضییعه ثم یتفکر فی اجسادهم
کیف تمزقت فی التراب وصارت جیفة یاکلها الدیدان ثم یرجع الی نفسه ویعلم انه کواحد منهم امله کاملهم
ومصرعه کمصرعهم ثم ینظر فی اعضائه وینظر کیف تتفتت والی حدقته کیف یاکله الدیدان
والی لسانه کیف یبلی ویصیر جیفة فی فیه فاذا فعلت ذلک تتنغص علیک الدنیا وکنت سعیدا لان السعید
من وعظ بغیره ولذلک قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایها الناس کان الموت فیها علی غیرنا کتب وکان
الحق فیها علی غیرنا وجب وکان الذین نشیع من الاموات سفر عما قریب الینا عائدون نبوئهم اجداثهم
ونأکل تراثهم کانا مخلدون بعدهم قد نسینا کل واعظة وامنا کل جائحة جان کہ موت ایک بڑی چیز ڈرانی
والی ہی اور جو اوسکی بعد ہی وہ اوس سی بڑا ہی اور اوسکی یاد مین ایک بڑا نفع ہی سو وہ تو تلخ کرتی ہی دنیا کو اور دشمن
کردیتی ہی اوسی دلکی طرف اور اوسکا بغض سر ہی ہر نیکی کا جیسی محبت اوسکی سر ہی ہر خطا کا اور عارف کی لئی
اوسکی یاد مین دو فائدہ ہین ایک نفرت دنیا سی دوسری شوق آخرت کی طرف اسلئی کہ دوست ضرور ہی

حیران ہوتا ہی اور سختی موت کی سکرات مین پڑا ہو خیال کا بہی ساتھہ ترقی کریگی مشاہدی کیطرف تو جسکو
جو مشتاق ہی اوسکیطرف .. دریافت کرتا ہی بالفعل ساتھہ خیال کی اور غائب ہی آنکہون سی سو ایسی سی گارف
لی معرفت ہے گویا اوسنی دیکہا ہی پیچہی سی ایک پردہ باریک کی وقت سفر کی اور ضعف فہم کی سو وہ مشتاق ہی طرف اسکی
پوری ہونگی ساتھہ تجلی اور مشاہدہ کی اور جانتا ہی کہ یہہ نہین ہونیکا مگر ساتھہ موت کی سو اسیلیی نہین برا جانتا موت کو
اسلیی کہ وہ نہین برا جانتا اللہ سی ملنی کو اور یہہ سبب نہین خلق کی رنجہ کا دنیا پر مگر کمی فکر کی موت مین اور طریق
فکر کا اسمین یہہ ہی کہ فارغ کری آدمی اپنا دل ہر اور فکر سی جز اوسکی سوا ہی اور بیٹھی خلوت مین اور کیا کری یاد
موت کی تہہ دل سی اور دہیان کری پہلی اپنی ہمعصرون مین اور اونکی شکلون مین جو گذر گئی سو اونکو یاد کری کیا
اکیلا اور یاد کری اونکی حرص اور آرزو کو اور اونکی میل کو جاہ اور مال کیطرف پہر یاد کری کہ وہ کہان جا پڑی وقت
مرنی کی اور اونکی حسرت کو فوت ہونی اور ضائع ہونی عمر پر پہر دہیان کری اونکی جسمون مین کہ کیونکر بہت گئی خاک
مین اور ہو گئی مردار جسکو کہاتی ہین کیڑی پہر پہیری اپنی جی کیطرف اور جانی کہ مین مثل ایک کی ہون اونمین سی
جسکی آرزو مثل اونکی آرزو کی ہی اور جسکی جگہہ جا پڑنی کی مثل جگہہ جا پڑنی اونکی سی پہر دیکہی اپنی اعضا مین
کیونکر پارہ پارہ ہو جاتی ہین اور اپنی حدقہ کیطرف کیونکر کہاتی ہین اوسکو کیڑی اور اپنی زبان کیطرف کیونکر پارہ
ہو جاتی ہی اور ہو جاتی ہی تر اوسکی مونہہ مین سو جب تو کریگا ایسا تلخ ہو جایگی سب تجہپر دنیا اور ہوگا تو نیکبخت
اسلیی کہ نیکبخت وہ ہے جو نصیحت پکڑی اپنی غیر سی اور اسیواسطی فرمایا آنحضرت نی ای لوگو گویا کہ موت دنیا مین ہماری
غیرون پر لکہی گئی اور گویا کہ حق دنیا مین ہماری غیر پر واجب ہوا اور گویا وہ لوگ جنکی مشایعت کرتی ہین ہم مردون مین
سی مسافر ہین جلدی سی پہر آئینگی ہماری طرف ہم اونکو جگہہ دیتی ہین اونکی قبرون مین اور ہم کہاتی ہین اونکی
میراث گویا ہم ہمیشہ رہینگی اونکی بعد تحقیق ہم بہول گئی ہر نصیحت اور امن مین ہوئی ہر مصیبت سے **فصل** اصل
الغفلة عن الموت طول الامل وذلك عين الجهل ولذا قال صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن عمر اذا
اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء فاذا امسيت فلا تحدث نفسك بالصباح وخذ من حيوتك لموتك ومن
صحتك لسقمك فانك يا عبد الله لا تدري ما اسمك غدا وقال صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اخاف على امتي
خصلتان اتباع الهوى وطول الامل واشترى اسامة وليدة الى شهرين بمائة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تعجبون من اسامة المشتري الى شهرين ان اسامة لطويل الامل والذي نفسي بيده ما طرفت عيناي الا ظننت
ان شفري لا يلتقيان حتى يقبض الله روحي ولا لقمت لقمة الا ظننت اني لا اسيغها حتى اغص بها من الموت ثم
قال يا بني آدم ان كنتم تعقلون فعدوا انفسكم من الموتى والذي نفسي بيده ان ما توعدون لآت وما انتم بمعجزين
وقال صلى الله عليه وسلم نجا اول هذه الامة باليقين والزهد ويهلك آخر هذه الامة بالبخل والامل وقال صلى
الله عليه وسلم اكلكم يحب ان يدخل الجنة قالوا نعم قال قصروا آمالكم واجعلوا آجالكم بين ابصاركم واستحيوا
من الله حق الحياء اصل غفلت کی موت سی درازی امید کی ہی اور یہہ نرا جہل ہی اور اسیلیی فرمایا آنحضرت نی عبد اللہ
ابن عمر سی جب صبح کری تو مت حدیث کر اپنی جی سی شام کی اور جب شام کری تو مت حدیث کر اپنی جی سی صبح کی

اور کی بی زندگی کی اپنی موت کی لیے اور اپنی سلامتی کی بیماری کی لیے سو بیشک تو ای عبد اللہ نہین جانتا
کیا ہی نام تیرا کل کی دن اور فرمایا آنحضرت نے تحقیق بہت خوف اوس چیز کا کہ ڈرتا ہون مین امت اپنی پر دو
عادتین مین پیروی خواہش نفس کے اور درازی امید کے اور خرید کی اسامہ نے ایک لونڈی دو مہینے کی لیے سو کو
پس فرمایا آنحضرت نے تم نہین عجب کرتے اسامہ سی جسنی مول لی دو مہینے کی لیے بیشک اسامہ دراز آرزو ہی ور
قسم ہی اوسکی جسکی ہاتھہ مین ہی جان میری کہ نہین ملتی دونو آنکھین میری مگر مین گمان کرتا ہون کہ دو جانب
اون آنکھون کی یکجا نہونگی کہ یہانتک کہ قبض کری اللہ میری روح اور نہین کہتا مین کوی لقمہ مونہہ مین مگر
گمان کرتا ہون مین کہ مین اوسکو نہین اوتارونگا حلق سی جبتک کہ گلی مین لون اوس لقمہ کو بسبب موت کے
پہر فرمایا ای بیٹو آدم کی اگر تم عقل ہی تو گنو اپنی جانون کو مردون مین سی اور قسم ہے اوسکی جسکی ہاتھہ مین
ہی جان میری جسکا تم وعدہ دی جاتی ہو وہ آنی والا ہی اور تم نہین ہرانی والی اور فرمایا آنحضرت نے نجات
پائی اگلون کی اس امت کی یقین اور زہد کی سبب اور ہلاک ہونگی پچھلی اس امت کی بسبب بخل اور امید کی اور فرمایا
آنحضرت نے کیا تم سب دوست رکھتی ہو داخل ہونا جنت کا بولی ہان فرمایا کوتاہ کرو اپنی امیدین اور کرو اپنی موت کو
اپنی آنکھون کی سامنی اور شرماؤ اللہ سی حق شرمانیکا **فصل** اعلم ان العارف الکامل المستغرق بذکر اللہ
تعالی هو مستغن عن ذکر الموت بل له حالة الفناء فی التوحید لا التفات له لا الی ماض ولا مستقبل
ولا الی حال من حیث انه حال بل هو ابن وقته یعنی انه کالمتحد بمذکوره لست اقول متحد بالذات
فلا تغفل فتغلط او تسیء الظن ولذلك يفارق الخوف والرجاء لانهما سوطان يسوقان العبد الى
هذه الحالة التي هو يلابسها بالذوق وكيف يذكر الموت وانما يراد ذكر الموت لينقطع علاقة قلبه
عما يفارقه بالموت والعارف قد مات مرة في حق الدنيا وفي حق كل ما يفارقه بالموت فانه قد ترفع وتنزه
عن الالتفات الى الآخرة ايضا فضلا عن الدنيا بل تمحض عليه ما سوى الله سبحانه وتعالى ولم
يبق له من الموت الا كشف الغطاء ليزداد به وضوحا لا ليزداد يقينا وهو معنى قول علي رضي الله عنه لو كشف
الغطاء ما ازددت يقينا فان الناظر الى غيره من وراء الستر لا تزداد برفع الستر يقينا بل وضوحا فقط
فان ذكر الموت يحتاج اليه من لقلبه التفات الى الدنيا ليعلم انه سيفارقها فلا يعتكف بهمته عليها و
لذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان روح القدس نفث في روعي احبب ما احببت فانك مفارقه
وعش ما شئت فانك ميت واعمل ما شئت فانك مجزي به جان کہ عارف کامل جو مستغرق ہی اللہ کی یاد مین وہ بی پروا ہی
موت کی یاد سی بلکہ اوسکو حالت فنا کی ہی توحید مین نہین التفات اوسکو طرف گذشتہ اور آیندہ کی اور نہ طرف موجود
کی اس راہ سی کہ وہ موجود ہی بلکہ وہ بیٹا اپنی وقت کا ہی اسکی یہہ معنی کہ وہ مانند متحد کی ہی ساتھہ اپنی مذکور
کی مین نہین کہتا کہ متحد بالذات ہی سو تو غفلت مت کر پس غلطی کرے تو یا بدگمانی ہو اور اسیلیے نہین چہوڑتا اوسکو ڈر
اور امید اسلیے کہ یہہ دونو دو کوڑی ہین جو ہانکتی ہین بندیکو طرف اسحالت کی جسکو یہہ ملابس ہی ساتھہ ذوق کے
اور کیونکر یاد کری موت کو اور سوا اسکی نہین کہ ارادہ کیا جاتا ہی موت کی ذکر کا تا منقطع ہو جاوی علاقہ اوسکی

دل کا اوس چیز سی جسکو چھوڑتا ہی ساتھہ موت کی اور عارف تمیز کرلیتا حق مین دنیا کی اور حق مین اوس چیز کی جسکو چھوڑیگا موت سی سو تحقیق وہ کبھی بلند اور پاک ہوتا ہی التفات کرنیسی طرف آخرت کی بہی نہ کہ دنیا سی بلکہ ملحوظ ہوتا ہی اوسپر ماسوا اللہ کی اور نہیں باقی رہتا اوسکی لئی موت سی مگر کہلنا پردہ کا تاکہ زیادہ ہو اوس سی وضوح جیسا کی کہ زیادہ ہو یقین اور یہی سی معنی مین حضرت علی کی قول کی اگر کہولدیا جای پردہ تو نہ زیادہ ہو یقین میرا کی کہ جو وہ کہتا ہی اوسکی غیر کیطرف پردی کی پیچھی سی نہیں زیادہ ہوتا پردی کی اوٹھہ جانی سی یقین بلکہ وضوح زیادہ ہوتا ہی فقط پس بیشک یہ موت کی محتاج ہوتا ہی اوسکیطرف وہ شخص جسکی دلکو التفات ہی دنیا کی طرف تاکہ معلوم ہو کہ وہ عنقریب اوسکو چھوڑیگا سو نہیں میٹھہ رہتا اپنی ہمت سی اوسکی اوپر اور اسیلئی فرمایا آنحضرت نی کہ بیشک جبرئیل نی پہونکی میری دل مین یہہ بات چاہ جسکو چاہی تو بیشک تو اوسکو چھوڑیگا اور جتنا رہ جتنا چاہی بیشک تو مریگا اور کر جو چاہی بیشک تو جزا دیا جائیگا ساتھہ اوسکی

فصل لعلك تشتهي ان تعرف حقيقة الموت وماهيته ولن تعرف ذلك ما لم تعرف حقيقة الحيوة ولن تعرف حقيقة الحيوة ما لم تعرف حقيقة الروح وهي نفسك وحقيقتك وهي اخفى الاشياء عنك ولا تطمع في ان تعرف ربك قبل ان تعرف نفسك ونعني بنفسك الروح التي هي خاصة الانسان المضاف الى الله تعالى في قوله تعالى قل الروح من امر ربي وفي قوله ونفخت فيه من روحي دون الروح الجسماني اللطيف الذي هو حامل قوة الحس والحركة التي تنبعث من القلب وتنتشر في جميع البدن في تجاويف العروق الضوارب فيفيض منها نور حس البصر على العين ونور السمع على الاذن وكذا ساير القوى والحواس كما يفيض من سراج نور على حيطان البيت اذا دير في جوانبه فان هذه الروح تشارك البهايم فيها وتمحق بالموت لانه بخار اعتدل نضجه عند اعتدال مزاج الاخلاط فاذا انحل المزاج بطل كما يبطل النور الفايض من السراج عند انطفاء السراج بانقطاع الدهن عنه وبالنفخ فيه وانقطاع الغذاء عن الحيوان يفسد هذه الروح لان الغذاء له كالدهن للسراج والقتل له كالنفخ في السراج وهذه الروح هي التي يتصرف في تعديلها وتقويتها علم الطب ولا تحمل هذه الروح المعرفة والامانة بل الحامل للامانة الروح الخاصة بالانسان ونعني بالامانة تقلد عهدة التكليف بان يتعرض لخطر الثواب والعقاب بالطاعة والمعصية وهذه الروح لا تموت ولا تفنى بل تبقى بعد الموت اما في نعيم وسعادة او جحيم وشقاوة فانه محل المعرفة والتراب لا ياكل محل المعرفة والايمان اصلا وقد نطقت به الاخبار وشهدت له شواهد الاستبصار ولم ياذن الشرع في ذكر تحقيق صفته اذ لا يحتمله الا الراسخون في العلم ولنذكره من عجايب الاوصاف ما لا يحتمله اكثر عقول الخلق في حق الله تعالى فلا نطنب في ذكر حقيقته وانظر تلويحا يسيرا من ذكر صفته بعد الموت

شاید تجہکو خواہش ہو پہچاننی حقیقت موت اور اوسکی ماہیت کی اور تو اسکو نہیں پہچانیگا جبتک نہیں پہچانیگا تو حقیقت زندگی کی اور نہیں پہچانیگا تو حقیقت زندگی کی جبتک نہیں پہچانیگا حقیقت روح کی اور یہہ روح جی تیرا ہی اور حقیقت تیری ہی اور یہہ بہت پوشیدہ چیزون سی ہی تجہہ سی اور تو مت طمع کر اسمین کہ پہچانی تو رب اپنی کو پہلی اس سی کہ پہچانی تو اپنی جی کو اور

مراد ہماری ہی یہی وہ روح ہی جو خاصہ ہی آدمی کا جو منسوب ہی اللہ برتر کی طرف اوسکی قول مین کہ کہہ روح حکم
ہی میری رب کا اور اوسکی اِس قول مین سو پہونکی مینی اوسمین اپنی روح نہ وہ روح جسمانی لطیف جو اوٹہانیوالی ہی
حس اور حرکت کی قوت کو جو نکلتی ہی دل سی اور پہیل جاتی ہی تمام بدن مین اندر رگون ہڑکنی والیون کی پس
پونہچتا ہی اوس سی نور حس بصر کا آنکہہ پر اور نور سمع کا کان پر اور اسیطرح پر تمام قوتین اور حواس جیسی کہ پونہچتا ہی
چراغ سی نور گہر دیوار پر جب پہرایا جاوی اوسکی طرفون مین سو اس روح مین تو جانور بہی شریک ہین اور یہہ تو مٹ
جاتی ہی مرنی سی اسلیٔی کہ یہہ ایک بخار ہی معتدل ہو گیا پکنا اوسکا وقت معتدل ہونی مزاج اخلاط کی پس جسوقت
کہ مختل ہو مزاج باطل ہو جاوی جیسی باطل ہو جاتا ہی وہ نور جو پونہچتا ہی چراغ سی وقت بجہنی چراغ کی بسبب ہو نی
تیل کی اوسمین اور اوسمین پہونکنا ر نیسی اور منقطع ہونا غذا کا جانور سی بگاڑ دیتا ہی اس روح کو اسلیٔی کہ غذا اوسکی
لیٔی مانند تیل کی ہی چراغ کی لیٔی اور قتل اوسکی لیٔی مانند پہونک مارنیکی ہی چراغ مین اور یہہ روح وہی ہی کہ تصرف
کرتا ہی اوسکی تعدیل مین اور تقویت مین علم طب کا اور نہین اوٹہانی یہہ روح معرفت اور امانت کو بلکہ اوٹہانیوالی
امانت کی ہی ایک روح خاص انسان کی لیٔی ہی اور مراد ہماری امانت سی اختیار کرنا ہی عہدہ تکلیف کا یون کہ تعرض
کری ساتہہ خطرہ ثواب اور عذاب کی بسبب بندگی اور گناہ کی اور یہہ روح نہین مرتی اور نہ فنا ہوتی بلکہ باقی رہتی ہی
بعد موت کی یا بہشت اور نیکبختی مین یا دوزخ اور بدبختی مین اسلیٔی کہ یہہ محل ہی معرفت اور ایمان کا اور مٹی نہین کہاتی
محل معرفت اور ایمان کو ہرگز گویا ہوئین ساتہہ اسکی حدیثین اور گواہی دی اسکی گواہون دانائی کی اور نہین
اجازت دی شرع نی اوسکی صفت کی تحقیق کی ذکر مین اسلیٔی کہ اوسکو نہین اوٹہا سکتی مگر وہی جو مضبوط ہین علم مین
اور کیونکر ذکر کیا جاوی اور اوسکی لیٔی عجائب اور اوصاف ہین جسکو نہین اوٹہا سکتین اکثر عقلین خلق کی اللہ تعالیٰ کی حکمتین
سو تو مت طمع کر اوسکی حقیقت کی ذکر مین اور منتظر رہ ایک تہوڑی سی اشارہ کا اوسکی صفت کی ذکر سی بعد موت کی

فصل هذه الروح لا تفنى البتة ولا تموت بل تتبدل بالموت حالها فقط وتبدل منزلها فترقى من منزلها الى
منزل والقبر في حقها اما روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النيران اذ لم يكن لها مع البدن علاقة سوى
استعمالها البدن في اقتناصها اوائل المعرفة بواسطة شبكة الحواس فالبدن آلتها ومركبها وشبكتها وبطلان
الالة والمركب والشبكة لا توجب بطلان الصائد نعم ان بطلت الشبكة بعد الفراغ فبطلانه غنيمة اذ يتخلص
من ثقله وحمله ولذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الموت تحفة المؤمن وان بطلت الشبكة قبل الصيد
عظم فيه الحسرة والالم ولذلك يقول المقصر رب ارجعون لعلي اعمل صالحا بل ان كان قد الف
الشبكة واحبها وتعلق قلبه بحسن صنعتها وصورتها وما يتعلق بها كان له من العذاب ضعفين
احدهما حسرة فوات الصيد الذي لا يقتنص الا بشبكة البدن والثاني زوال الشبكة مع تعلق
القلب بها والفه لها وهذا مبدأ من مبادي معرفة عذاب القبر از استقصيناه بحقيقته قطعا
یہہ روح نہین فنا ہوتی البتہ اور نہین مرتی بلکہ بدل جاتا ہی موت سی حال اوسکا فقط اور بدل جاتی ہی منزل

اوسکی سرح کی زرلی ہی ایک منزل ہی دوسری منزل کیطرف اور قبر اوسکی حق مین یا ایک باغ ہی بہشت کی باغونسی
یا ایک گڑہا ہی آگ کی گڑہون سی اگلی کہ نہ تہا اوسکو ساتہہ بدن کی کچہہ علاقہ سوا اوسکی استعمال کی بدن کو اوسکی
شکار کرنیمین اوائل معرفت کو بواسطہ دام حواس کی سو بدن آلہ اوسکا ہی اور اوسکی سواری ہی اور اوسکا جال ہی
اور باطل ہونا آلہ اور سواری اور جال کا نہیں سبب ہی باطل ہونی شکاری کا ہان اگر باطل ہو دام پیچھی فراغت کے
سو باطل ہونا اوسکا غنیمت ہی اسلئی کہ بار ہی بار ہی اوسکی گرانی اور بار ہی اوسکا اور اسیلئی فرمایا آنحضرت نی موت تحفہ ہی
مومن کا اور اگر باطل ہوجای جال پہلی شکار کی تو بڑی ہی حسرت اور غم ہوتا ہی اوسیلئی کہتا ہی قاصر ای رب مجہکو پہیر بہیجو
شاید مین کرون کچہہ بہلا کام پس کہ اگر ہی الوف جال سی اور جانتا ہی اوسی اور رنگ گیا دل اوسکا اوسکی اچہی کا رنگ
اور صورتمین اور جواہر کی تعلق ہی تو ہوگا اوسکو عذاب دونا ایک تو حسرت فوت ہونی شکار کی جو نہین ہوتا مگر بدن
کی جال سی اور دوسری زوال جال کا باوجود اوسکی کہ جی لگا ہی اوس سی اور مالوف ہوا ہی اوسکی ساتہہ اور یہ ایک
آغاز ہی مبادی معرفت عذاب قبر سی اگر غور کرلی تو اوسکو ثابت ہو تو یقینًا **فصل** لعلك تشتهي الاستقصاء

المفضي الى التحقيق فاعلم ان هذا الكتاب لا يحتمله فافهم منه باعوز يسير واقصر ان معنى الموت زمانة
البدن وانت تعرف ان معنى زمانة البدن خروجها عن طاعتك مع وجود شخصها لبطلان القوة التي
بواسطتها تستعمل اليد وهكذا ان الموت زمانة مطلقة في جميع الاعضاء لبطلان قواها فيسلب الموت منك
يدك ورجلك وعينك وساير حواسك وانت باق يعني بحقيقتك التي لها انت انت فانك الان الانسان الذي
كنت في الصبا ولعله لم يبق فيك شيء من تلك الاجسام بل انحل كلها وحصل بالغذاء بدلها وانت انت و
جسدك غير ذلك الجسد فان كان لك معشوق تفتقر فيه الى الحواس عظم عذابك بفراقك معشوقك و
جميع ملاذ الدنيا معشوق ولا ينال الا بالحواس ولا فرق في عذاب العاشق بين ان يحجب عنه معشوقه بين
ان تفقأ عيناه او يسلب هو عنه بان يحمل الى موضع حتى لا يراه فان المه من عدم الرؤية من احب اهله وماله
وعقاره وفرسه وجاريته وثيابه تالم بفراقها سواء سلبت هذه الاشياء عنه او سلب هو عنها بان يحمل
الى موضع آخر وحيل بينه وبينها فالموت يسلبك عن هذه الاشياء ويحول بينها وبينك فيكون عذابك بقدر
عشقك لها والموت يخلي بينك وبين الله تعالى ويقطع عنك هذه الحواس الشاغلة المشوشة فيكون لذاتك
في القدوم على الله تعالى بعد حبك له وانسك بذكره ولاجل هذا نبهك وقال الى نادیك اللازم فالزم بدلك
واجمع العبارات عن نعيم الجنة ان لهم فيها ما يشتهون واجمع العبارات لعذاب اهل الآخرة وحيل بينهم و
بين ما يشتهون ولا لذة الا الشهوة ولكن عند مصادفة المشتهى ولا مولم الا الشهوة ولكن عند مفارقة
المشتهى ولا ينبغي ان تغتر الآن فتقول ان كان هذا سبب عذاب القبر فانا في مامن اذ لا علاقة بين قلبي و
بين متاع الدنيا فان هذا لا تدركه في الحقيقة ما لم تطرح الدنيا وتخرج منها بالكلية فكم من رجل
باع جارية على ظن انه لا علاقة بينه وبينها فلما اخذها المشتري اشتعل من قلبه نيران المحبة
والفراق واحترق بها احتراقا ربما القى نفسه في الماء والنار ليقتل نفسه وتخلص منها فكذلك

يكون

فلذلک یکون حالک فی القبر فی کل ما تعلق به قلبک من الدنیا ولذلک قال احبب ما احببت فانک مفارقه وراء
هذا عذاب اعظم منه وهو حسرة الحرمان عن القرب من الله تعالی والنظر الی وجهه الکریم وینکشف بالموت
عظم قدر ما فات منه وان کان لا یعظم قدره عندک قبل الموت لان الموت سبب لانکشاف ما لم یکن ینکشف
قبله کما ان النوم سبب انکشاف الغیب بمثال او غیر مثال والنوم اخو الموت ولکنه دونه بکثیر فهذا عذابان
یتضاعفان علی کل میت کان غیر الله تعالی احب الیه من الله تعالی وکان انسه بغیر الله اکثر من انسه بالله وهما
ضروریان تعرفهما ان عرفت بالحقیقة الروح وبقاءه بعد الموت وعلایقه وما یضاده بالطبع وما یوافقه

شاید تجکو خواہش ہووی ایسی استقصا کے جو پہنچاوی تحقیق کیطرف سو جان کہ یہہ کتاب نہین اوٹہاسکتی اوسکو سو تو قناعت کر
اوس سی ایک تہوڑسی نمونہ پر اور سمجہہ کہ معنی موت کے بی حس ہونا بدن کا ہی اور تو جانتا ہی کہ معنی بی حس ہونی بدن
کی نکلنا اوسکا ہی تیری طاعت سی باوجود باقی رہنی شخص اوسکی کی سبب باطل ہونی اوس قوت کی جسکی واسطی کر استعمال
کرتا سی تو ہاتہہ اور سمجہہ رکہہ کہ بیشک موت بی حس ہونا ہی مطلق سب اعضا کا بسبب باطل ہونی اوسکی قوتون کی پس سلب
کریگی موت تجہسی ہاتہہ تیرا اور پاؤن تیرا اور آنکہہ تیری اور سب حواس تیری اور تو باقی ہی مراد میری وہ حقیقت تیری ہی
جسکر تو تو ہی بیشک تو اب وہ آدمی ہی جو تہا لڑکائی مین اور شاید نہین باقی تجہمین ان جسمون سی کوئی چیز بلکہ پہیل گئی سب
جسم اور حاصل ہوا غذا سی بدل اوسکا اور تو تو ہی ہی اور بدن تیرا سوا اس بدن کی ہی اگر ہو تیرا کوئی معشوق تجہمین محتاج
ہی تو طرف اپنی حواس کے برابر کہ ہو تجہکو اپنی معشوق کی جدائی سی اور سب لذتین دنیا کی معشوق ہین اور نہین ملتین
مگر حواس سی اور نہین کچہہ فرق دکہہ مین عاشق کے درمیان سبب جہپ جانی کے اوس معشوق اور درمیان سبب نکالی اوسکی آنکہہ یہانتک کہ نہ دیکہی سو بیشک
اوسکو دکہہ ہو گا نہ دیکہنی سی اور جو کوئی چاہی اپنی اہل اور مال اور زمین اور گہوڑی اور لونڈی اور کپڑی کو دکہہ پائی
اوسکی جدائی سی برابر ہی کہ چہین لیجائین یہہ چیزین اوس سی یا جدا کر لیا جاوی وہ ان چیزون سی اسطور پر کہ
لیجائین اوسکو کسی اور جگہہ اور کچہہ بیچ مین آ پڑی اسکی اور اوسکی درمیان سو موت جدا کریگی تجہکو ان چیزون سے
اور بیچ مین آ پڑی گی تیری اور اوسکی درمیان سو ہوگا دکہہ بقدر تیری عشق کی اوسکی ساتہہ اور موت تخلیہ کر دی گی
درمیان تیری اور درمیان اللہ برتر کی اور کاٹ دیگی تجہسی یہہ حواس جو مشغول و پریشان ہی سو ہو گی لذت
تیری نہین اللہ کی پاس بقدر تیری محبت کے اوسکی ساتہہ اور تیری انس کی اوسکی یاد کے ساتہہ اور اسلیئی آگاہ کیا
تجہکو اور کہا مین ہون چارہ تیرا لازم سو لازم پکڑ تو اپنا چارہ اور بہت پوری عبادت بہشت کے نعمتون کی حق مین
یہہ ہی کہ اونکی لیی وہان وہ ہے جو چاہین اور بہت پوری عبارت قیامت والون کی دکہہ کی حق مین یہہ ہی اور
اٹکاؤ پڑیگا اونمین اور جو اونکا جی چاہی اور نہین کوئی لذت مگر شہوت لیکن وقت پہر جانی چیز خواہش کے کی کی اور
نہین کچہہ دکہہ مگر شہوت لیکن اوسوقت جب جدا ہو خواہش کی گئی چیز اور تجہکو لایق نہین کہ تو اب غرور کری سو کہی
اگر ہی یہہ سبب عذاب قبر کا سو مین پناہ مین ہون اوس سی اسلیئی کہ نہین کچہہ علاقہ درمیان میری دل اور دنیا کی
متاع کی اسلیئی کہ تو اوسکو نہین پائیگا حقیقت مین جب تک کہ نہین چہوڑی گا دنیا کو اور نہین نکلیگا اوس سی
بالکل سو بہت سی آدمی ہین جنہون نی بیچا ایک لونڈی کو اس گمان پر کہ نہین کچہہ علاقہ درمیان اسکی اور

اوسکی پہر جب لی لیا اوسکو خریدار نی پہر کی اور بہا اوسکی دل سی شعلہ محبت اور جدائی کا اور جل گیا اس شعلہ سی اور
آخر ہی کر ڈالدیا اپنی جی کو یا آگ مین ڈالدی اپنی جی کو اور راہ لی پائی اوس سی سو اگر ظاہر ہوگا حال تیرا مرنی
پر اوس چیز مین جسکی ساتہہ سی تو لی تیرا دنیا سی اوس یلی کہا کر چاہ جسکو چاہی بیشک تو اوسکو چہوڑیگا اور اسکی بہی ایک
مراد کہہ سی بس سی بہی اور وہ حسرت محروم ہونیکی ہی نزدیکی سی اسد برتر کی اور نظر کرنا اوسکی تو بہت بزرگ کیطرف
اور کہل جائیگی مرنی سی بڑائی قدر اوس چیز کی جو اس سی فوت ہوگئی اگرچہ تہوڑی قدر اوسکی نزدیک تیری پہلی مرنیکی
اسلئی کہ مرنا سبب ہی کہلنی اوس چیز کا جسکا کہلنا نہ تہا پہلی مرنی کی جیسی کہ خواب سبب ہی کہلنی غیب کا ساتہہ مثال کی
یا غیر مثال کی اور خواب بہائی ہی موت کا لیکن وہ بہت کم ہی اوس سی سو یہہ دو دکہہ ہین دو دلی ہوتی ہین مردی
پر گویا کہ غیر اسد محبت دوست ہی اوسکی طرف اسد سی اور ہی انس اوسکا ساتہہ غیر اسد کی زیادہ انس سی اسد کی اور یہہ
دو ضرری ہین تو اون دونو کو پہچان تو اگر جان لی تو حقیقت مین روح کو اور اوسکی باقی رہنی کو بہی موت کی
اور اوسکی علاقون کی اور جو اوسکی مخالف طبیعت سی اور جو موافق ہی **فصل** لعلک تقول المشہور
عند اہل العلم ان الانسان یعدم بالموت ثم یعاد وان عذاب القبر یکون بنیران وعقارب
وحیات وما ذکرتہ یخالف ذلک فاعلم ان من قال ان الموت معناہ العدم فہو محجوب عن حضیض
التقلید ویفاع الاستبصار اما حرمانہ عن ذروۃ الاستبصار فلا تدرکہ ما لم تستبصر جمیعا واما حرمانہ
عن التقلید فتعرفہ بتلاوۃ الآیات والاخبار قال اللہ سبحانہ وتعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ الآیۃ ہذا فی السعداء واما الاشقیاء
فقد نادام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر لما قتلوا فکان یقول یا فلان یا فلان یذکر واحدا
واحدا من صنادیدہم فقد وجدت ما وعدنی ربی حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقیل یا رسول اللہ اتنادیہم وہم اموات فقال
صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لہذا الکلام منہم الا انہم لا یقدرون علی الجواب وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الموت القیامۃ من مات
فقد قامت قیامتہ واراد بہذہ القیامۃ الصغری والقیامۃ الکبری یکون بعدہ وشرح القیامۃ الصغری الی آخرہ فاطلبہ من کتاب الصبر
من کتاب الاحیاء والاخبار فی الدلالۃ علی بقاء ارواح الموتی وشعورہم بما یجری فی ہذا العالم ایضا کثیرۃ
شاید تو کہی کہ مشہور نزدیک اہل علم کی یہہ ہی کہ آدمی نیست ہو جاتا ہی مرنی سی پہر پہر آتا ہی اور یہہ کہ عذاب قبر کا
ہوتا ہی ساتہہ آگ اور بچہو اور سانپ کی اور جو تو نی ذکر کیا وہ اوسکی مخالف ہی سو جان رکہہ کہ جسنی کہا کہ موت کی
معنی نیستی کی ہین سو وہ آڑ مین ہی پستی تقلید سی اور بلندی دانائی سی لیکن محروم ہونا اوسکا بلندی دانائی
سی سو نہین پائیگا اوسکو جبتک کہ نہین دیکہیگا سبکو اور لیکن محروم ہونا اوسکا تقلید سی سو پہچانیگا اوسی تلاوت سی
آیتون اور حدیثون کی فرمایا اسد صاحب نی تو مت خیال کر اونکو جو ماری گئی اسد کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندی ہین
اپنی رب کی پاس روزی پاتی ہین خوش ہین جو اونکو دیا اسد نی اپنی کرم سی یہہ تو نیکبختون کی حق مین ہی اور لیکن
بدبخت سو پکارا اونکو آنحضرت نی دن بدر کی جب ماری گئی سو تہی کہتی ای فلانی ای فلانی ذکر کرتی ایک ایک کو
اونکی سرداروں مین سی بیشک مینی پایا جسکا وعدہ کیا تہا میری رب نی سچ سو کیا پایا تمنی جو وعدہ کیا تہاری

رب کی سچا ہیں کہا گیا ای رسول تم لیا آپ اونکو پکارتے ہیں اور وہ مردے ہیں سو فرمایا آنحضرت نے قسم اوسکی
جسکے ہاتھ میں ہے جان میری تم نہیں زیادہ سنتی میری کلام کو اونسی لیکن اونکو قدرت نہیں جواب دینی پر
اور فرمایا آنحضرت نے موت قیامت ہے سو جو کوئی مرا قایم ہوئی قیامت اوسکی اور ارادہ کیا آنحضرت نے اس سے قیامت
صغریٰ کو اور قیامت کبریٰ اوسکی بعد ہوگی اور شرح قیامت صغریٰ کی اگر تو ارادہ کرے تو طلب کر اسکو کتاب الصبر سے
کتابوں احیا سے اور حدیثین دلالت کرنیوالی باقی رہنے پر مردوں کی روح کی اور اونکی آگاہی پر جو جاری
ہوتا ہے اس عالم میں بہت ہیں **فصل** واما قولك ان المشهور من عذاب القبر التالم بالنيران والعقارب
والحيات فهذا صحيح وهو كذلك لكن اراك عاجزا عن فهم سره وحقيقته الا الى انبهك على انموذج
منه تشويقا لك الى معرفة الحقايق والتشمر للاستعداد لامر الاخرة فانه نبأ عظيم انتم عنه معرضون
فقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن في قبره في روضة خضراء ويرحب له في قبره سبعين ذراعا
ويضيء حتى يكون كالقمر ليلة البدر ثم قال اهل تدرون فيما ذا انزلت فان له معيشة ضنكا قالوا
الله ورسوله اعلم قال في عذاب الكافر في قبره يسلط عليه تسعة وتسعون تنينا اهل تدرون
ما التنين تسعة وتسعون حية لكل حية تسعة رؤس تنهسونه وتلحسونه وتنفخون في جسمه الى يوم يبعثون
فانظر الى هذا الحديث واعلم ان هذا حق على هذا الوجه شاهده ارباب البصائر ببصيرة اوضح من البصر
الظاهر والجاهل ينكره اذ يقول اني انظر في قبره فلا ارى ذلك اصلا فليعلم الجاهل ان هذا التنين
ليس خارجا عن ذات الميت اعني ذات روحه لا ذات جسده فان الروح هي التي تتالم وتتنعم بل كان معه
قبل موته متمكنا من باطنه لكنه لم يكن يحس بلدغه لخلل كان فيه لغلبة الشهوات فاحس بلدغه بعد الموت
وتحقق ان هذا التنين مركب من صفاته وعدد رؤسه بقدر عدد اخلاقه الذميمة وشهواته لمتاع
الدنيا واصل هذا التنين حب الدنيا وتتشعب عنه رؤس بعدد ما يتشعب عن حب الدنيا من الحسد
والحقد والرياء والكبر والشره والمكر وحب الجاه والمال والعداوة والبغضاء واصل ذلك معلوم
بالبصيرة وكذا كثرة رؤسه للدغ فاما انحصار عدده في تسعة وتسعين انما يوقف عليه بنور النبوة
فقط فهذا التنين متمكن من صميم فواد الكافر لا بمجرد جهله بالكفر بل لما يدعو اليه الكفر كما قال الله
سبحانه وتعالى ذلك بانهم استحبوا الحيوة الدنيا على الاخرة وقال اذهبتم طيباتكم في حيوتكم الدنيا
واستمتعتم بها الاية فهذا التنين لو كان كما تظنه خارجا عن ذات الميت لكان اهون اذ ربما تصور
ينحرف عنه التنين وينحرف عنه هو لا بل هو متمكن من صميم فواده يلدغه اللدغ الاعظم مما تفهم من
لدغ التنين وهو بعينه صفاته التي كانت معه في حيوته كما ان التنين الذي يلدغ قلب العاشق اذا باع
جاريته هو بعينه العشق الذي كان مستكنا في قلبه استكنان النار في الحجر وهو غافل عنه فقد تقلب
ما كان سبب لذته سبب المه وهذا سر قول رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هي اعمالكم ترد عليكم
وقوله تعالى يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بينها وبينه امدا

بعید وجدکم الله نفسه والله رؤوف بالعباد ثم قوله تعالى كلا لو تعلمون علم اليقين لترون
الجحيم اي ان الجحيم في باطنكم فاطلبوها بعلم اليقين لترونها قبل ان تدركوها بعين اليقين بل
هو معه قوله تعالى ويستعجلونك بالعذاب وان جهنم لمحيطة بالكافرين ولم يقل انها ستحيط بل قال هي محيطة
وقوله تعالى انا اعتدنا للظالمين نارا احاط بهم سرادقها وان يستغيثوا يغاثوا بماء كالمهل يشوي الوجوه
بئس الشراب وساءت مرتفقا ولم يقل يحيط بهم وهو معنى قول من قال ان الجنة والنار مخلوقتان فقد
انطق الله تعالى لسانه بالحق لعلك لا تطلع على سرها فنقول فان لم تفهم معنى القرآن كذلك فليس لك
نصيب من القرآن الا من قشره كما ليس للبهيمة نصيب من البر الا في قشره الذي هو التبن والقرآن
غذاء الخلق كلهم على اختلاف اصنافهم ولكن اغتذاءهم به على قدر درجاتهم وفي كل غذاء مخ ونخالة
وتبن وحرص الحمار على التبن اشد منه على الخبز المتخذ من اللب وانت شديد الحرص على ان لا تفارق درجة
البهيمة ولا تترقى الى رتبة الانسانية بل الملائكة فدونك والانشراح في رياض القرآن ففيه متاع لكم
ولانعامكم قول تیرا کہ تحقیق مشہور عذاب قبر سی دکھہ پایا ہی ساتھہ آگ اور بچھو اور سانپ کے سو یہہ درست ہی اور یون
ہی ہی لکن مین تجھکو دیکھتا ہون عاجز اوسکی بہید اور حقیقت کے سمجھنی سی لیکن مین آگاہ کرتا ہون تجھکو ایک نمونہ
پر اوس سی تیری شوق دلانی کی لئی طرف معرفت حقایق کی اور طیار ہونیکی لئی واسطی امر آخرت کی سو وہ ایک بڑی
خبر ہی تم اوس سی انکار رکھتی ہو تحقیق فرمایا آنحضرت نی مومن اپنی قبر مین ایک سبز باغ مین ہی اور کشادہ کردیتی
اوسکی لئی اوسکی قبر مین ستر گز اور چمکتا ہی یہانتک کہ ہوتا ہی مانند ماہ شب چہاردہم کی پہر فرمایا کیا تم جانتی ہو کسکی
حق مین اتری یہہ آیت کہ اوسکی لئی ہی عیش تنگ بولی الله اور اوسکا رسول دانا ہی فرمایا عذاب ہی کافر کی اوسکی
قبر مین مسلط ہوتی ہین اوسپر ننانوی تنین تم جانتی ہو کیا ہی تنین ننانوی سانپ ہین ہر سانپ کی نو سر
ڈستی مین اوسکو اور چاٹتی ہین اوسکو اور پہونک مارتی ہین اوسکی جسم مین اوٹہنی کی دن تک سو دیکھہ احمق شخص
کیطرف اور جان کہ یہہ حق ہی اس وجہ پر دیکھتی ہین اوسکو عقل والی اوس آنکھہ سی جو واضح تر ہی ظاہر کی آنکھہ
سی اور جاہل اسکا انکار کرتا ہی اسلئی کہ کہتا ہی کہ مین دیکھتا ہون اپنی قبر مین سو نہین پاتا یہہ کچہہ سو چاہی کہ جانی
جاہل کہ یہہ تنین نہین ہی باہر اوسکی ذات سی مراد ہماری ذات اوسکی روح کی ہی نہ ذات اوسکی جسم کے سو صحیح
ہی تو دکھہ پاتی ہی اور چین بلکہ تہا یہہ تنین پہلی مرنی اوسکی کی جاگیر اوسکی باطن مین لکن اوس سی نہو سکا کہ وہ
اوسکی ڈسنی کو معلوم کرتا بسبب اوس خلل کی کی جو اوس مین تہا شہوتون کی غلبہ سی سو معلوم کیا اوسکی ڈسنی کو بعد
مرنی کی اور چاہی کہ ثابت ہو کہ یہہ تنین مرکب ہے اوسکی صفتون سی اور شمار اسکی سرون کا بقدر شمار اوسکی اخلاق
ذمیمہ کی ہی اور اوسکی خواہشون کی واسطی متاع دنیا کی اور اصل اوس تنین کی محبت دنیا کی ہی اور اوس سی نکلتی
ہین سر اوسکی جتنی پیدا ہوتی ہی محبت دنیا سی اور حسد اور کینہ اور ریا اور غرور اور زیادتی اور مکر اور حب جاہ
اور مال اور دشمنی اور بغض سی اور اصل اسکی معلوم ہی ساتھہ عقل کی اور ایسی ہی کثرت اوسکی سرون کی جو دستی
ہین لیکن انحصار اوسکی شمار کا ننانوی مین اوسپر واقفیت ہوتی ہی فقط نور نبوت سی سو یہہ تنین مشکل ہے

تہ دل سے کافر کی نہ تری اوسکی جہل سے ساتھ کفر کی بلکہ بسبب اوس چیز کی جسکیطرف بلاتی کفر فرمایا اللہ صاحب نے
یہہ اسلئی کہ اونہون نی چاہا دنیا کی زندگی کو آخرت پر اور فرمایا ضایع کر چکے تم اپنی مزی دنیا کی جیتی اور اونکو برت
چکی اب آج سزا پاؤگی ذلت کی مار بدلا اوسکا جو تم غرور کرتی تہی ملک مین ناحق اور اوسکا جو تم بدچلنی کرتی تہی یعنی
جن لوگون نی آخرت نچاہی فقط دنیا ہی چاہی اونکی نیکیوں کا بدلا اسی دنیا مین مل چکا اور یہہ تینین اگر ہو مانند
گمان تیری کی باہر مردی کی ذات سی تو ہو بہت آسان اسلئی کہ ہوسکتا ہی کہ پہر جای اون سی تینین یا پہر جائے
یہہ اوس سی نہین بلکہ وہ تو جاگیری اوسکی تہ دل سی وہ چمٹا ہی پر اوڈستا اوس سی جو سمجہتا ہی تو سانپ کی دشمنی
سی اور یہہ بعینہ صفتین اوسکی ہین جو تہین ساتہ اوسکی اوسکی زندگی مین جیسی وہ تینین جو ڈستا ہی دل عاشق کا
جب وہ پہنچی اپنی لونڈی یہہ بعینہ وہ عشق ہی جو قرار پکڑ رہا تہا اوسکی دل مین مثل قرار آگ کی پتہر مین اور وہ اوس
سی غافل ہی ہوگیا جو سبب لذت کا تہا سبب اوسکی درد کا اور یہی بہید ہی آنحضرت کی فرمان کا یہہ تو تمہاری عمل
مین پہیری جاینگی تم پر اور اللہ صاحب کی فرمان کا اوس دن پاویگا ہر جی جو کیا بہتری سی حاضر اور جو کیا برائی سی
چاہیگا کاشکی ہوتی درمیان اوسکی اور اسکی ایک مدت دور دراز اور اللہ ڈراتا ہی تمہین آپ اور اللہ مہربان
ہی بندون پر بلکہ یہی بہید ہی اللہ تعالی کی فرمان کا کوئی نہین اگر جانو یقین کر جاننا بیشک تمکو دیکہنا دوزخ
یعنی دوزخ تمہاری باطن مین ہی سو اوسکو طلب کرو یقین جانکر جسمین تم دیکہو اوسکو قبل اسکی کہ پاؤ تم اوسکو
یقین کی آنکہہ سی بلکہ یہہ بہید ہی اللہ صاحب کے اس قول کا جلدی کرتی ہین عذاب کی اور بیشک دوزخ
گہیری ہوئی ہی کافرون کو اور یہہ نفرمایا کہ وہ گہیری گی بلکہ کہا کہ گہیری ہوئی ہی اور قول اللہ صاحب کا یہی کہی
ہی گنہگارون کی لئی آگ جو گہیر رہی ہین اونکو اوسکی قناتین اور اگر فریاد کرینگی تو ملیگا پانی جیسا پیپ بہون
ڈالی موہنہ کو کیا برا پینا ہی اور کیا برا آرام اور یہہ نکہا اونکو گہیری گی اور یہی معنی ہین اوس شخص کے قول کے
جسنی کہا بہشت اور دوزخ مخلوق ہین بیشک اللہ نی گویا کیا اپنی زبان کو ساتہ سچ کی اور شاید تو نہ مطلع ہو بہید پر
اوسکی جو ہمنی کہا سو اگر نہ سمجہی تو معنی قرآن کی سطر پر سو نہین تیری لئی قرآن سی کچہہ بہرہ مگر اوسکی پوست
ی جیسی ہین جانور کی لئی بہرہ گیہون سی مگر اوسکی پوست مین جو گہاس ہی اور قرآن غذا ہی تمام خلق
ن اوپر اختلاف اقسام اونکی لیکن غذا اونکی اوسکی ساتہ بقدر اونکی درجون کی ہی اور ہر غذا مین ایک مغز
اور ایک بہوسی اور گہاس ہوتی ہی اور حرص گدہی کی گہاس پر بہت زیادہ ہی نسبت اوس روٹی کی جو بنائی گئی
مغز سی اور تجکو بڑی حرص ہی چہوڑنی پر جانور کی درجہ کی اور تو نہین ترقی کرتا آدمیت کی درجہ پر بلکہ
شتون کی سو تمتیار کر تو چرنا قرآن کی باغون مین پس اوسمین برتنا ہے تمہارے لئی اور تمہارے جانورون کی لئی

فصل

قلت فہل یتمثل ہذا التنین لہ تمثلا یشاہدہ مشاہدۃ تضاہی ادراک البصر ام ہو تالم محض فی
کتالم العاشق اذا حیل بینہ وبین معشوقہ فاقول لا بل یتمثل لہ حتی یشاہدہ لکن تمثلہ روحانیا لا علی
یدرکہ من ہو بعد فی عالم الشہادۃ اذ نظر فی قبرہ فانہ ذلک من عالم الملکوت نعم العاشق المصاب
نام فیتمثل لہ حالہ فی المنام فربما یری حیۃ تلدغ صمیم قلبہ لانہ بعد لم ینعدم من عالم الشہادۃ قلیلا و

فيتمثل له حقائق الاشياء تمثلا محاكيا للحقيقة منكشفا اتم من الرؤيا في الملكوت والموت ابلغ في الكشف من النوم لانه اقطع لنوازع الحس والخيال وابلغ في تجريد جوهر الروح عن غشاوة هذا العالم فلذلك يكون ذلك التمثل تاما محققا دائما لا يزول فانه نوم لا يقظة منه فيقال لقد كنت في غفلة من هذا فكشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد واعلم ان المتيقظ بجنب النائم ان كان لا يشاهد الحية التي تلدغ النائم فذلك غير مانع من وجود الحية في حقه وحصول الالم به فكذلك حال الميت في القبر

اگر کبھی تو کیا ہو سکتی ہی اس تمثیل کی لیے کوئی مثال دیکھی ہو سکو ایسا دیکھنا جو مانند ہو دریافت کرنے آنکھہ کی یا وہ نزاد کبھی اپنی ذات مین مانند درد عاشق کی جب کچھہ حائل ہو درمیان اوسکی اور اوسکی معشوق کی سو مین کہتا ہون نہین بلکہ ہو سکتی ہی اوسکی لیے یہانتک کہ دیکھی اوسی لیکن مثال روحانی جو اوسطرح پر کہ پائی اوسی جو ابہی تک ہی عالم شہادت مین جب دیکھی اپنی قبر مین اسلیے کہ یہہ ہی عالم ملکوت سی ہان عاشق ہی کبھی سوجاتا ہی پہر ایک شکل بن جاتا ہی حال اوسکا خواب مین سو اکثر دیکھتا ہی ایک سانپ کہ ڈستا ہے اوسکی تہ دل کو اسلیے کہ وہ ابہی تک ہی خواب مین عالم شہادت سی کتر سو شکل بن جاتی ہی اوسکی لیے حقیقتین چیزون کی ایسی شکل جو حکایت کرتی حقیقت کے کہولدیتی ہی اوسکو عالم ملکوت اور موت زیادہ ہی کہولنی مین خواب سی اسلیے کہ وہ بہت دور کرنی والی ہی واسطی حس اور خیال کی اور بہت رسندہ ہے خالی کرنی مین جوہر روح کی پردہ سی اس جہان کی سو اسیطرح ہوتی ہی یہہ تمثیل پوری ثابت ہمیشہ جو زائل نہین ہوتی اسلیے کہ یہہ ایسی خواب ہی کہ نہین خبردار ہوگا اوس سی تین قیامت تک پس کہا جاویگا تو تہا غفلت مین اس سی سو کہولدیا ہمنی تجہسی تیری پردی کو سو نظر تیری آجکی دن تیز ہی اور جان کہ بیدار پہلو مین ہی سونی والی کی اگر نہ دیکھی اوس سانپ کو جو ڈستا ہی سونی والی کو سو یہہ نہین منع کرتا وجود سانپ سی اوسکی حق مین اور دکھہ کی حاصل ہونی مین سو ایسی ہی حال ہی مردی کا قبر مین

فصل

لعلك تقول قد ابدعت قولا مخالفا للمشهور منكرا عند الجمهور اذ زعمت ان انواع عذاب الآخرة ندركه بنور البصيرة والمشاهدة ادراكا مجاوزا حد التقليد للشرع فهل عندك ان كان كذلك حصر انواع العذاب وتفاصيله فاعلم ان مخالفتي للجمهور لا انكرها فكيف تنكر مخالفة المسافر للجمهور فان الجمهور يستقرون في البلد الذي هو مسقط رؤوسهم ومحل ولادتهم وهو المنزل الاول من منازل وجودهم وانما يسافر منهم الآحاد واعلم ان البلد منزل القالب والبدن واما منازل الروح فانها عوالم الادراكات فالمحسوسات منزلة الاول والمتخيلات منزلة الثاني والموهومات منزلة الثالث وما دام الانسان في المنزل الاول فهو دود وفراش فان الفراش ليس له الا الاحساس ولو كان له تخيل وحفظ للمتخيل بعد الاحساس لما تهافت على النار مرة بعد اخرى وقد تاذى بها اولا فان الطير وسائر الحيوانات اذا تاذت في موضع بالضرب نفرت منه ولم تعاوده لانه بلغ المنزل الثاني وهو حفظ المتخيلات بعد غيبتها عن الحس وما دام الانسان في هذا المنزل بعد فهو بهيمة ناقصة انما يحذر عن شيء تاذى به مرة وما لم يتاذ بشيء لا يدري انه يحذر منه وما دام

فی المنزل الثالث وهو الموهومات فهو بهيمة كاملة كالفرس مثلا فانه قد يحذر من الاسد اذا راه اولا وان لم يتاذ به قط فلا يكون حذره موقوفا على ان يتاذى به مرة بل الشاة ترى الذئب اولا فتحذره فترى الجمل والبقر وهما اعظم منه شكلا واهول منه صورة فلا تحذرهما اذ ليس من طبعهما ايذاؤها والى الان تشاركه البهائم ثم بعد هذا يترقى الانسان الى عالم الانسانية فيدرك اشياء لا تدخل فی حس ولا تخيل ولا وهم فيحذر به الامور المستقبلة ولا يقتصر حذره على العاجلة اقتصار حذر الشاة على ما يشاهده فی الحال من الذئب ومن ههنا يصير الحقيقة الانسانية والحقيقة هی الروح المنسوبة الى الله تعالى فی قوله ونفخت فيه من روحی وفی هذا العالم يفتح له باب الملكوت فيشاهد الارواح المجردة عن غشاوة القوالب واعنی بهذه الارواح الحقائق المحضة المجردة عن كسوة التلبس وغشاوة الاشكال وهذا العالم لا نهاية له اما عوالم المحسوسات والمتخيلات والموهومات فمتناهية لانها مجاورة للاجسام والملتصقة بها والاجسام لا يتصور ان تكون غير متناهية والسير فی هذا العالم مثاله الخيال المشی على الماء ثم الترقی منه الى المشی فی الهواء ولذلك لما قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان عيسى عليه السلام مشى على الماء فقال صلى الله عليه وسلم نعم لو ازداد يقينا لمشى فی الهواء واما التردد على المحسوسات فهو كالمشی على الارض وبينهما وبين الماء عالم يجری مجرى السفينة وفيهما يتولد درجات الشياطين حتى يجاوز الانسان عالم البهائم فينتهی الى عالم الشياطين ومنه يسافر الى عالم الملكوت وقد ينزل فيه ويستقر وبسعی وشرح ذلك يطول وهذه العوالم كلها منازل الهدى ولكن الهدى المنسوب الى الله سبحانه وتعالى يوجد فی العالم الرابع وهو عالم الارواح وهو قوله سبحانه وتعالى قل ان الهدى هدى الله ومقام كل انسان ومحله ومنزله فی العلو والسفل بقدر ادراكه وهو معنى قول علی رضی الله عنه ان الناس ابناء ما يحسنون فالانسان بين ان يكون دودا وحمارا وفرسا وشيطانا ثم يجاوز ذلك فيصير ملكا وللملائكة درجات فمنهم الارضية ومنهم السماوية ومنهم المقربون المرتفعون عن الالتفات الى السماء والارض القاصرون نظرهم الى جمال حضرة الربوبية وملاحظة الوجه خاصة وهم ابدا فی دار البقاء ملحوظهم هو الوجه الباقی وما عدا ذلك الى الفناء مصيره اعنی السماء والارض وما يتعلق بهما من المحسوسات والمتخيلات والموهومات وهو معنى قوله تعالى كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام وهذه العوالم منازل سفر الانسان ليترقى من حضيض درجة البهائم الى يفاع رتبة الملائكة ثم يترقى من رتبتهم الى رتبة العشاق منهم وهم العاكفون على ملاحظة جمال الوجه يسبحون الوجه ويقدسونه بالليل والنهار لا يفترون فانظر الان الى خسة الانسان وشرفه والى بعد مراقيه فی معراجه والى انحطاط درجاته فی تسفله وكل الادميين مردودون الى اسفل السافلين ثم الذين امنوا وعملوا الصالحات يترقون منها فلهم اجر غير ممنون وهم حمال الوجه الذين اليهم معنى قول الله تعالى انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فابين ان يحملنها

لان معنی الامانة العرض للتعهد والخطر والخطر علی سکان مکان الارض وهو لیهما بار ذلیس لهم مکان الترقی من المنزل الثالث ولاخطر علی الملٰئکة اذلیس لهم خوف الانحطاط الی الحضیض عالم البهائم وانظر الی الانسان وعجایب عوالمه کیف یعرج الی السماء العلو رقیا ویهوی الی الارض الحجارة هویا متقلدا هذا الخطر العظیم الذی لم یتقلده فی الوجود غیره فما مسکین کیف یهددنی بالعاقبة و تخوفنی بمجاوزة الجمهور ومخالفة المشهور وبذالک فخری وسروری. ان الذی تکرهونه منه داء ذالک فالذی نسیتم قلبی فاطوطومار الهذیان ولاتفقعنی بعلمهذا البیانات شاید توکہی کہ تحقیق تونی کہا لا ایک قول جو مخالف ہے مشہور کی اور نہ منظور ہی نزدیک جمہور کی اسلئی کہ تونی گمان کیا کہ اقسام عذاب آخرت کی پائی جاتی ہین ساتھ نور بصیرت کے اور مشاہدہ کی ایسا پایا جانا جو تجاوز ہی حد سی تقلید شرع کی سو کیا ہو سکتا ہی یہ بہی اگر موافق ہی صراحت عذاب اور اوسکی تفصیل کا سو جان کہ بیشک مخالفت میری ساتہہ جمہور کی مین اسکا انکار نہین کرتا سو کیونکر انکار کیا جاوی مخالفت مسافر کا جمہور سی اسلئی کہ جمہور رہتی ہین اوس شہر مین جو جگہہ اونکی پیدایش اور آفرینش کی ہی اور وہ ایک پہلی منزل ہی اونکی وجود کی منزلون سی اور اوس سی سفر کرتی ہین ایک ایک اور جان کہ شہر منزل ہی قالب و بدن کی اور لیکن منزلین روح انسانی کی سو وہ ادراک کی جاتون سی ہین سو محسوسات جلد منزل ہی اور تخیلات دوسری منزل اور موہومات تیسری منزل اور جبتک کہ ہی آدمی پہلی منزل مین سو وہ کیڑا اور پروانہ سی اسلئی کہ پروانہ اگ کو نہین اوسکی لئی مگر احساس اور اگر ہوتا اوسکی لئی تخیل اور یاد رکہنا تخیل کا پیچہی احساس کے تو نہ گرتا آگ مین بار بار اور حالانکہ ایذا پاتا ہی آگ سی پہلی بار سو بیشک پرندہ اور سب جانور جب ایذا پاتی ہین کسی جگہہ ساتہہ مار کی بہاگ جاتی ہین اوس جگہہ سی اور پہر نہین آتی اسلئی کہ یہہ پہنچ گئی ہین دوسرے منزل کو جو یاد رکہنا تخیلات کا ہی بعد اونکی غایب ہونیکی حس سی اور جبتک کہ ہی آدمی اس منزل مین ہی وہ ابہی تک جانور ناقص ہی اوسکا مرتبہ تو یہی ہی کہ بچی اوس چیز سی جس سی ایذا پائی ایک بار اور جبتک ایذا نہین پاتا کسی چیز سی نہین جانتا بچنا اوس سی اور جبتک ہی تیسری منزل مین جو موہومات ہی سو وہ جانور کامل ہی مانند گہوڑی کی مثلا اسلئی کہ وہ کبہی بچتا شیر سی جب اوسکو دیکہتا ہی پہلی بار اگرچہ نہ ایذا پاوی اوس سی کبہی سو نہین ہوتا بچنا اوسکا کچہہ موقوف اسبات پر کہ ایذا پائی اوس سی اکبار بلکہ بکری دیکہتی ہی گرگ کو پہلی بار سو سمجہتی ہی اوس سی پہر دیکہتی ہی اونٹ اور گائی کو اور یہہ دونو اوس سی بڑی مین صورت مین اور زیادہ ڈرانے والی ہین شکل مین سو نہین بچتی ان دونو سی اسلئی کہ نہین ان دونو کی طبیعت سی ایذا دینا اوسکو اور بہی شریک ہی انسان ہی جانور سی پس بعد اسکی ترقی کرتا ہی آدمی طرف عالم آدمیت کی پس دریافت کرتا ہی اون چیزونکو جو نہین داخل حس اور تخیل و وہم مین اور بچتا ہی اوسکی سبب سے اون چیزون سی جو آگی آنی والی ہین اور نہین کوتاہ ہوتا بچنا اوسکا سو جو پر متصل کرتا ہی یعنی بکری کی اوس چیز پر جسکو دیکہتی ہی اب گرگ سی اور یہان سی ہو جاتا ہی طرف حقیقت انسانی کی اور حقیقت انسانی وہ روح ہی جو منسوب ہی اللہ کیطرف اوسکی قول مین کہ پہونکی مینی اوس مین اپنی روح اور اسی روح کی بات مین الہجاتا ہی اوسکی لئی دروازہ ملکوت کا سو دیکہتا ہی روحون کو خالی تقالب کے

بردی کی اور مراد میری ان دونون سی نری شفقتین ہین جو خالی ہون لباس تلبس اور پردہ اشکال ہی اور
اس عالم کی کچہہ نہایت نہین لیکن عالم محسوسات و متخیلات اور موہومات کی سو وہ متناہی ہین اسلیے کہ وہ پردہ
ہین جسمون کی اور لگی ہوئی ہین اونسی اور جسم نہین ہو سکتا کہ ہون غیر متناہی اور سیر اس جہان کی سو مثال
خیالی اوسکی جیسی چلنا پانی پر پہر ترقی کرنا اوس سی جیسی چلنا ہوا پر اور اسی لیے جب کہا گیا آنحضرت سے کہ حضرت
عیسی چلے پانی پر فرمایا ہان سچ ہی اگر زیادہ ہوتا یقین چلتا ہوا پر اور لیکن تردد محسوسات مین سو جیسی چلنا زمین
پر اور اسکی اور درمیان اوسکی ایک جہان ہی قایم مقام کشتی کی اور اوسمین پیدا ہوتی ہین درجی شیطانونکی یہانتک
کہ تجاوز کر جاتا ہی آدمی عالم بہایم سی سو منتہی ہوتا ہی طرف عالم شیاطین کے اور اوس سی سفر کرتا ہی عالم ملکوت کیطرف
اور کبہی اوترتا ہی اوسمین اور ٹہرتا ہی اور سعی کرتا ہی اور شرح اسکی دراز ہی اور یہہ سب عالم منزلین ہین ہدایت
کی لیکن وہ ہدایت جو منسوب ہی اللہ کیطرف وہ پائی جاتی ہی چوتہی عالم مین اور وہ عالم ارواح کا ہی اور
وہ قول ہی اللہ صاحب کا کہ بیشک ہدایت اللہ کی ہدایت ہی اور مقام اور محل اور منزلت ہر آدمی کا بلندی
اور پستی مین بقدر اوسکی ادراک کی ہی اور یہہ معنی ہین حضرت علی کی قول کی کہ بیشک آدمی بیٹہی ہین اور اسکے
جسکو احساس کرتی ہین سو آدمی ہی درمیان اسکی کہ ہو کیڑا یا گدہا یا گہوڑا یا شیطان پہر تجاوز کر جاتا ہی اور اس سے
سو ہو جاتا ہی فرشتہ اور فرشتونکی لیے درجی ہین سو بعض اونمین سی زمینی ہین اور بعضی آسمانی اور بعضی مقرب
ہین جنکا درجہ بلند ہی التفات کرنے سی طرف آسمان اور زمین کی اور اونہون نے کوتاہ کر رکہا ہی اپنی نظر کو
طرف جمال حضرت ربوبیت کے اور دیکہنی مونہہ خدا کی خاص کر اور وہ ہمیشہ ہین گہر مین بقا کی اور ملحوظ اونکا وہی
مونہہ ہی جو ہمیشہ رہیگا اور جو اوسکی سوا ہی سو اوسکی راہ فنا کیطرف ہی مراد ہماری آسمان اور زمین ہی اور
جو اوسکی متعلق ہی محسوسات اور متخیلات اور موہومات سی اور یہی معنی ہین اللہ صاحب کے فرمانے کی جو کوئی اوسکے
اوپر ہی فنا ہوگا اور باقی رہیگا مونہہ تیری رب کا جو بزرگی بڑائی والا ہی اور یہہ جہان منزلین ہین آدمی کے
سفر کی تا ترقی کری پستی سی جانورون کی درجی کیطرف مکانون رتبہ فرشتون کی پہر ترقی کری اونکی
رتبہ سی طرف رتبہ عاشقون کی جو اونمین سی ہین اور وہی قناعت کرنیوالے ہین دیکہنی پر جمال وجہ کی
تسبیح کرتی ہین مونہہ کی اور اوسکی پاکی بولتی ہین دن رات اور نہین تہکتی سو دیکہہ اب طرف خست آدمی کے
اور اوسکی بزرگی کی اور طرف دوری جگہہ ترقی اوسکی اوسکی عروج مین اور طرف گہٹنی درجون اوسکی
اوسکی پستی مین اور سب آدمی پہینکی گئی ہین طرف نیچون سی نیچی کی پہر جو یقین لائے اور کین بہلائیان تو ان کی
کرتی ہین اوس سی سوا اونکو ہی نیک لی احسان اور وہ ہین جمال مونہہ کا اور اس سی سمجہی جاتی ہین
معنی اللہ صاحب کی قول کی یعنی ظاہر کیا امانت کو آسمانون اور زمین اور پہاڑون پر سو نہ مانا اونہون نے اوس کا بار اوٹہانا
اوسکا اسلیے کہ معنی امانت کی تعرض کرنا ہی واسطے عہدہ اور خطر کی اور نہین خطر یعنی اندیشہ اونپر جو رہتی ہین زمین
کی جگہہ پر اور وہ جانور ہین اسلیے کہ نہین ہو سکتا اونکے لیے ترقی کرنا اپنی منزل سی اور نہین خطر فرشتون پر
اسلیے کہ نہین اونکو خوف گہٹنی کا طرف پستی عالم بہایم کی اور دیکہہ آدمی اور اوسکی عجائب جہانون کیطرف

کیونکر چڑہ جاتا ہی طرف آسمان بلندی کی چڑہنی کر اور گر جاتا ہی طرف زمین حقارت کی گرنی کر اور وہ تقلید ہوتا
ہی اس بڑی خطر کا جسکا نہ تقلید کیا وجود مین اوسکی غرض سوای سکین تو کیونکر دہمکاتا ہی مجہی ساتہہ باقیت کے
اور ڈراتا ہی مجہی ساتہہ تجاوز جمہور کی اور مخالفت مشہور کی اور مین تو اوسی خوشی اور خورم ہون بیشک وہ چیز جو
مکروہ جانتی ہین مجہی سیکو میرا دل چاہتا ہی سو لپیٹ رکہہ طومار بیہودہ گوئی کا اور مت پریشان کر مجہی بعد
اس بیان کی **فصل** اما مطالبتک ایای بتفصیل عذاب الآخرة وذکر اصنافه فلا تطمع فی التفصیل
فذلک داعیة الی الاملال والتطویل واقنع بذکر الاصناف فقد ظهر لی بالمشاهدة ظهورا اوضح من المعاینة
ان اصناف عذاب الآخرة ثلثة اعنی الروحانی منها حرقة فرقة المشتهیات وخزی خجلة الفضیحات وحسرة
فوات المحبوبات فهذه ثلثة انواع من النیران الروحانیة یتعاقب علی روح من اثر الحیوة الدنیا الی ان ینتهی
الی مقاسات النیران الجسمانیة فان ذلک یکون فی آخر الامر فنحن الآن نشرح هذه الاصناف الصنف
الاول حرقة فرقة المشتهیات فصورته المستعارة من عالم الحس والتخیل التنین الذی وصف الشرع عدد
رؤسه وهی بعدد الشهوات ورذایل الصفات التی تلدغ صمیم الفواد لدغا مولما وان کان البدن بمعزل منه
فقدر فی الملک هذا ملکا مستولیا علی جمیع الارض متمکنا من جمیع الملاذ متمتعا بها ومستهترا بالوجوه
الحسان منها والکاعب مشغوفا بالامارة واستعباد الخلق بالطاعة مطاعا فیهم غافصه عدوه واسترقه
واستعمله علی ملاء من رعیته فی تعهد الکلاب وصار یتمتع بنعمه ویستمتع باهله وجواریه بین یدیه
ویتصرف فی خزاینه وذخایر امواله فیفرقها علی اعدایه ومعاندیه وانظر الآن هل تری علی قلبه تنینا
ذا رؤس کثیرة یلدغ صمیم قلبه وبدنه بمعزل منه وهو یرید ان یبتلی بدنه بامراض والالام لیتخلص منه
فتوهم هذا لغیر ما نسبتها قلیلة الا من لیه قلیلة من الحطمة التی فیها نار الله الموقدة التی لا تطلع علی
الافئدة اعدت لمن جمع مالا وعدده یحسب ان ماله اخلده واعلم ان عذاب کل میت بقدر رؤس هذا
التنین وعدد الرؤس بقدر المشتهیات فلهذا من کان افقر ومتعته بالدنیا اقل کان العذاب علیه اخف
ومن لا علاقة له مع الدنیا اصلا فلا عقاب علیه اصلا لیکن حساب لینا تیرا مجہہ ساتہہ تفصیل عذاب آخرت کے
اور ذکر اوسکی قسمون کا سو تو مت طمع کر تفصیل مین پس یہہ بلانی ہی طرف ملالت اور درازی کی اور قناعت کر
ذکر پر قسمون کی سو تحقیق ظاہر ہوا میری لئی مشاہدہ سے ایسا ظہور جو واضح تر ہی معاینہ سے کہ بیشک قسمین عذاب
آخرت کی تین ہین مراد میری اوس سی روحانی ہی سوزش جدائی چیزون خواہش کی گئی کی اور کہانا پشیمانی
چیزون رسوا کرنیوالیون کا اور حسرت فوت ہونی محبوب چیزون کی سو یہہ تین قسمین مین آگ روحانی سی متعاقب
ہوتی ہین روح پر دنیا کی زندگی کی اثر سی یہانتک کہ منتہی ہوتی ہی طرف پہنچنی آگ جسمانی کی سو یہہ ہوتا ہی
آخر کار کو سو اب تو اب شرح ان قسمون کی پہلی قسم سوزش جدائی مشتہیات کی ہی سو اوسکی صورت مستعارہ عالم
حس و تخیل سی وہ تنین ہی بیان کیا شارع نی شمار اوسکی سرون کا اور یہہ بعدد شہوتون اور بری صفتون
کی ہین ڈستا ہی تہہ دل کو جسمین دکہہ پہنچتا ہی اور اگرچہ ہی بدن اوس کے کنارہ پر سو تو ٹہرا ای اس عالم مین

ایک بادشاہ جو غالب ہو تمام روی زمین پر قادر ہو سب لذتون پر برتتا ہو اوسکو اور مدہوش ہو اچھی صورتون
مین مرا جاتا ہو اور نیز فریفتہ ہو ساتھہ امارت کی اور بندہ ہونمین خلق کی ساتھہ طاعت کے اطاعت کیا گیا
خلق مین غالب ہو اوسپر دشمن اوسکا اور بندہ بنا دی اوسکو اور استعمال کری اوسکا روبرو رعیت اوسکی کی
کتون کی کام مین اور ہو برتتا اوسکی نعمتون کو اور اور مزی اوڑاوی اوسکی اہل اور لونڈیون سی اوسکی سامنے
اور تصرف کری اوسکی خزانون اور اوسکی جمع کئی ہوئون مال مین سو متفرق کری اوسکو اوسکی دشمنون پر سو تو
دیکھہ اب کیا دیکھتا ہی تو اوسکی دل پر تینن سرون والا اوڑستا ہی اوسکی تہ دلکو اور اوسکا بدن اوس سی الگ
ہی اور وہ جانتا ہی کہ مبتلا ہو جاوی بدن اوسکا بیماریون اور دکھون مین تا رہائی پاوی اس سی سو گمان
کر اسکا سو بہشت کہ سونگھی گا تو اوس سی کمتر ایک تھوڑی ہی بو اوس روندلی والی سی جسمین ہی اللہ کی آگ
سلگائی وہ جو جہانک لیتی ہی دل تیار ہی اوسکی لئی جسنی سمیٹا مال اور گن گن رکھا خیال رکھتا ہی کہ
اوسکا مال سدا رہیگا اوسکی ساتھہ اور جان کہ عذاب ہر مردی کا بقدر سرون اس تینن کی ہی اور شمار سرونکا
بقدر خواہشون کی ہو سی لئی جو ہو بہت محتاج اور برتتا اوسکا دنیا مین بہت تھوڑا ہوگا اوسپر ہلکا اور جسکو
کچھہ علاقہ نہین دنیا سی ہرگز نہین اوسکو عذاب ہرگز الصنف الثانی خزی الخجالة المفضحات فقاس رجلا خسیسا
رذلا فقیرا عاجزا قربه ملک من الملوک ورفعه وقواه وخلع علیه وسلم الیه تیانه ملکه ومکنه من دخول
حریمه ومن جملة خزائنه اعتمادا علی امانته فلما عظمت علیه النعمة طغی وبغی وصار یختزل من خزائنه ویفجر
باهل الملک وبناته وسراياه وهو فی جمیع ذلک یظهر الامانة للملک ویعتقد انه غیر مطلع علی خیانته
فبینما هو فی غمرة فجوره وخیانته اذ لاحظ روزنة فرای الملک مطلعا علیه منها وعلم انه کان یطلع
علیه کل یوم لکن کان یغض عنه ویمهله حتی یزداد خبثا وفجورا فیزداد استحقاقا للنکال لیصب علیه
بالآخرة انواع العذاب فانظر الآن الی قلبه کیف یحترق بنار الخزی والخجالة وبدنه بمعزل منه
وکیف یود ان یعذب بدنه بکل عذاب ویکتم خزیه وکذلک انت تتعاطی فی الدنیا اعمالا هی متشبهة
ولتلک الاعمال ارواح وحقائق خبیثة قبیحة وانت جاهل بها معتقد حسنها فینکشف لک فی الآخرة
حقایقها فی صورها القبیحة فتخزی وتخجل خجلة تؤثر علیها الامابدیة فان قلت فکیف ینکشف ارواحها
وحقایقها فاعلم ان ذلک لا تفهم الا بمثال فخذ جملته مثلا ان یؤذن مؤذن فی رمضان قبل
الصبح فیری فی المنام ان بیده خاتما یختم به افواه الرجال وفروج النساء فیقول له ابن سیرین هذا رایته
لاذانک قبل الصبح فتامل الآن انه لما بعد بالنوم قلیلا عن عالم الحس انکشف له روح عمله لکن لما کان
بعد فی عالم التخیل لان النائم لا یزول تخیله فاری غشاوة الخیال بمثال متخیل وهو الخاتم والختم به
لکنه مثال دل علی روح العمل من نفس الاذان لان عالم المنام اقرب الی عالم الآخرة فالتلبیس فیه
اضعف قلیلا ولیس یخلو عن تلبیس ولاجله یحتاج الی التعبیر ولو قال لهذا المؤذن اما تستحیی ان تختم
افواه الرجال وفروج النساء فیقول معاذ الله ان افعل هذا ولئن اقدم فضرب عنقی احب الی من

ان تفعل هذه من تنكره لانه يجامع انه يعلم لان روحه قاصرة عن ادراك ارواح الاشياء وكذلك
لو اكلت لحما صبيا على اعتقاد انه لحم طير فقال لك قائل اما تستحيي ان تاكل لحم اخيك الميت فلان لقلت
معاذ الله ان افعل ولان اموت جوعا اهون على من ذلك فنظرت فاذا هو لحم اخيك الميت قد طبخ
وقدم اليك ولبس عليك فانظر كيف تخزى وتفتضح به وبذلك فى معزل من الله فكذلك يكون
المغتاب بنفسه فى الاخرة لان روح الغيبة تمزق اعراض الاخوان والتفكه بها وفى عالم الاخرة
ينكشف ارواح الاشياء وحقايقها وكذلك لو كنت ترمى حجارة الى الحائط فقال لك قائل اما تستحيى
ان تفعل ذلك والحجارة ترتد من الحائط وتقع فى دارك وتصيب حدقة اولادك فقد عميت احداقهم
كلها فقلت معاذ الله ان افعل ذلك فقال ادخل دارك فدخلت فاذا هو كذلك فانظر كيف
تخزى وتحترق قلبك بحسرة على عملك الذى ظننته هينا وهو عند الله عظيم وهذا روح حسدك
لاخيك فانك تحسده ولا تضره وينعكس عليك ويهلك دينك وينقل حسناتك الى ديوانه وهى
قرة عينك لانه سبب سعادة الابد وهى اعز من حدقة الولد فاذا انكشف لك هذه الروح فانظر كيف
تحترق بنيران الفضيحة وبذلك بمعزل عنه والقران كثيرا ما يعبر عن الارواح فلذلك قال فى الغيبة
ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتا وقال فى الحسد يا ايها الناس انما بغيكم على انفسكم فكذلك
من الامثال مثال الاذان والغيبة والحسد فقس عليه كل فعل نهاك الشرع عنه فذلك لقبح
روح الفعل وحقيقته وحسن ظاهره اى ظاهره حسن للبصر الظاهر وباطنه قبيح للبصيرة الباطنة الناظرة
من مشكوة نور الله تعالى عن هذا عبر الشرع حيث قال يعرض الدنيا يوم القيمة فى صورة عجوز
شوهاء زرقاء وصفتها كتب وكيت لا يراها احد الا ويقول اعوذ بالله منها فيقال هذه دنياكم
التى كنتم تتهالكون عليها فيصادفون فى نفوسهم من الخزى والفضيحة ما لو تزون النار عليه وان
اردت كيفية هذه الخجالة فاسمع حكاية رجل من ابناء الملوك وتزوج باجمل امرأة من بنات الملوك
فشرب تلك الليلة وسكر واخطأ باب الحجرة فخرج من الدار وضل فراى ضوء سراج فقصده
على ظن انها حجرته فدخل الموضع فراى جماعة نياما فصاح بهم فلم يجيبوا فظن انهم نيام فطلب العروس
فراى واحدة نائمة فى ثياب جديدة فظن انها العروس فضاجعها فاخذ يقبلها ويغشيها ويجعل
لسانه فى فمها ويمتص ريقها متلذذا بذلك فى سكره غاية التلذذ ويمسح بالرطوبات التى تصيبه من
جميع بدنها على ظن ان ذلك عطر ادخرته له فلما اصبح افاق فاذا هو فى ناوس المجوس واذا النيام
موتى وهذه عجوز شوهاء قريبة العهد بالموت عليها الحنوط وكفنها الجديد تصادف فى فمه وانفه
من رطوبات ريقها ومخاطها وعلى بدنه من قاذورات اسافلها فاذا هو من فرقه الى قدمه فى قاذوراتها
ثم تفكر فى عشقه اياها وابتلاعه ريقها فهجم على قلبه من الخزى ما يتمنى ان يخسف الله سبحانه وتعالى
بالارض حتى ينسى ما جرى عليه ولا يزال يعاوده ذكره ولا ينساه اصلا بل يجد ما عمله من سوء

تحضر انو دلوان بینہما و بینہ امدا بعیدا و یدرنہ بمعزل عن ہذہ المخازی والالام وہو فی عذاب الیم
من الغشیان والقئ و یذکر تلک المخازی و یحذر ان یطلع علیہ جد فتفتضح عفیفا خزینہ فاذا ہو بابیہ
و جمیع حشمہ قد جاؤا فی طلبہ واطلعوا علی جمیع مخازیہ فہذہ حال من تمتع بالدنیا ینکشف لہ کذلک
فی الآخرۃ روحہا و حقیقتہا وہو معنی قولہ تعالی و حصل ما فی الصدور ای یعرض علیہا حاصلہا و روحہا
و حقیقتہا و معنی قولہ تعالی یوم تبلی السرائر ای یکشف عن اسرار الاعمال و ارواحہا القبیحۃ والحسنۃ
و کما ان لذۃ الاطعمۃ جمیعا قذرا و نتن فالذ تنعمات الدنیا حاصلہا و سرہا فی الآخرۃ اقبح وافضح ولذلک
شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا بالطعام و عاقبتہا بالرجیع قسم دوسری رسوائی ہی پشیمانی مفضحات
کی سو ٹہرا ایک آدمی خسیس کمینہ محتاج عاجز مقرب کیا اوسکو ایک بادشاہ نی بادشاہون سی اور بلند کیا درجہ اوسکا
اور قوت دی اوسکو اور خلعت کی اوسپر اور سپرد اوسکو نیابت اپنی ملک کی اور قدرت دی اوسکو داخل ہونی کے
اپنی حریم مین اور سب اپنی خزانون کی اوسکی امانت پر اعتماد کرکی سو جب بڑی ہوئی اوسپر نعمت بہٹک گیا اور
بیحلی کی اور لگا قطع کرنی اوسکی خزانون سی اور فجور کرنی لگا بادشاہ کی اہل اور بیٹون سی اور اوسکی گہرون مین اور
وہ اس مین ظاہر کرتا ہی امانت بادشاہ کی لئی اور یہہ سمجہتا ہی کہ وہ نہین آگاہ میری خیانت پر سو اس دو عیان
مین کہ وہ تہا اپنی فجور اور خیانت کے زیادتی مین کہ دیکہا ایک روزن مین دیکہا بادشاہ کو آگاہ اپنی حال پراسر
خیانت وغیرہ سی اور جانا کہ وہ آگاہ ہوتا تہا مجہپر ہر دن لیکن چشم پوشی کرتا اور ڈہیل دیتا تاکہ زیادہ ہوتا باقی
اور فجور پس زیادہ ہو مستحق عذاب کا تاکہ گرائی جاوین اوسپر آخرت مین طرح طرح کی عذاب سو تو دیکہہ اب اوسکی
دلکیطرف کیونکر چلا جاتا ہی اگ سی رسوائی اور پشیمانی کی اور اوسکا بدن تو اوس سی الگ ہی اور کیونکر چاہتا ہے
کہ دکہہ پاوی اوسکا بدن ہر دکہہ سی اور چہپی رہی رسوائی اوسکی اور اسیطرح تو بھی ڈرلی کرتا ہی دنیا مین کام
جو تیری خواہش کی گئی ہین اور اون کامون کی لئی روحین ہین اور حقیقتین خبیث اور قبیح اور تو اوسکو
دوہاتا ہی اوسکو اچہا جانکر سو کہلجاویگی تجہکو آخرت مین اوسکی حقیقتین بری صورتون مین سو رسوا اور
پشیمان ہوگا تو ایسا کہ پاویگا تو اوسپر دکہہ بدن کی پس اگر کہی تو کیونکر کہلی مجہکو روحین اور حقیقتین اوسکے سو جان
کہ یہہ نہین سمجہیگا تو مگر مثال سی مجمل اوسکا یہہ ہی کہ اگر اذان دی اذان دینی والا رمضان مین پہلی صبح
کی سو دیکہی خواب مین کہ اوسکی ہاتہہ مین ایک انگوٹہی ہی مہر کرتا ہی اوس سی لوگون کی موہنہ اور عورتون
کی فرجین ہولہی اوسکو ابن سیرین یہہ تو لی دیکہا سبب اذان کہنی تیری کی صبح سی پہلی پس دیکہہ اب کہ وہ
ہرگاہ دور ہوا سونی سی تہوڑا سا عالم حس سی کہل گئی اوسپر روح اوسکی عمل کی لیکن ہرگاہ کہ تہا ابہی تک
عالم تخیل مین سلسلی کہ سونی کا تخیل زائل نہین ہوتا پس چہپا دیا گیا خیال کی پردی سی ساتہہ ایک مثال
خیالی کی اور وہ انگوٹہی اور مہر لگاتا ہی لیکن یہہ مثال زیادہ دلالت کرتی ہی عمل کی روح پر نفس اذان
سی اسلئی کہ عالم خواب کا بہت قریب ہی عالم آخرت سی سو قریب ہین بہت ضعیف کمتر ہی اور خالی نہین قریب سی
اور اسیکی لئی حاجت ہوتی ہی تعبیر کی اور اگر کہی ایک کہنی والا اس اذان دینی والی سی تجہکو شرم

نہین ای مہربانی سی مردون کی مونہہ اور عورتون کی فرج پر سو کہیگا اللہ کی پناہ کہ مین یہہ کرون اور اگر مین
کرون تو مارا جاتا میری گردن کا پیارا ہی مجہکو اسکی کرنی سی سو وہ اسکا انکار کریگا اسلیٔ کہ وہ اسکو نہین
جانتا باوجودیکہ وہ اوسی کرتا ہی اسلیٔ کہ اوسکی روح فاصلہ سے دریافت کرنی سی چیزون کی روحون کے
اور ایسی ہی اگر کہای تو ایک گوشت پاکیزہ اس اعتقاد پر کہ وہ گوشت ہی اور کسی جانور کا سو کہی تجہسی کوئی کیا
تجکو شرم نہین کہ تو کہاتا ہی گوشت اپنی فلانی بہائی کا جو مردہ ہی تو تو کہیگا اللہ کی پناہ کہ مین یہہ کرون
اگر مر جاٶن مین بہوک کی ماری تو تو انسان ہی مجہپر اس سی بس یہی تو سونا گاہ وہ تہا گوشت تیری بہائی مردہ
کا پکا ہوا اور آگی لایا ہوا تیری اور تجہپر پوشیدہ رہا پس یہہ کیونکر رسوا ہوگا تو اور فضیحت اور تیرا بدن اوسکی
دکہہ سی الگ ہے سو اسیطرح دیکہیگا غیبت کرنیوالا اپنی جی کو آخرت مین اسلیٔ کہ روح غیبت کی یہہ ہی کہ تو اپنی بہائی
کی آبرو کا اور شر الینا اوسکی ساتہہ اور عالم آخرت مین کہلجائین روحین چیزونکی اور اوسکی حقیقتین اور اسیطرح
اگر تو پہینکی ایک پتہر دیوار کیطرف سو کہی تجہسی کوئی کیا تجہکو شرم نہین جو تو ایسا کرتا ہی اور پتہر تو پہر آتا ہی دیوار
سی اور گرتا ہی تیری گہر مین اور لگتا ہی آنکہہ مین تیری اولاد کی سو اندہی ہوگئین آنکہین اون کے پیر تو
کہیگا معاذ اللہ مین یہہ کرون سو کہی جا اپنی گہر مین پس تو جائی سو ناگاہ یہی حال تہا جو اوسنی کہا تہا پہر دیکہہ
کیونکر رسوا ہوگا تو اور جلیگا دل تیرا حسرت سی اپنی کام کی جسکو تو نی آسان گمان کیا تہا اور وہ اللہ کی نزدیک
بڑا ہی بس یہہ روح ہی تیری حسد کے جو تو نی کیا اپنی بہائی پر سو تو اوسپر حسد کرتا ہی اور اوسکو ضرر نہین ہوتا اور
تجہی پر پہرتا ہی اور بلاک ہوتا ہی دین تیرا اور نقل ہوتی ہین تیری نیکیان اوسکی دیوان کیطرف اور یہہ نیکیان تہہرین
سبب تیری آنکہہ کی ٹہنڈک کی اسلیٔ کہ یہہ سبب ہین سعادت ابدی کے اور یہہ زیادہ عزیز نہین اولاد کی آنکہہ سی
پس جب کہلی تجہپر یہہ روح سو دیکہہ کیونکر جلیگا تو رسوائی کی آگ سی اور تیرا بدن اوس سی الگ ہی اور قرآن
اگر بتلاتا ہی روحون کو سو اسلیٔ فرمایا اللہ صاحب نے غیبت مین کیا خوش آتا ہی ایک تمہاری کو کہانا گوشت
اپنی بہائی کا جو مردہ ہوا اور کہا حسد مین ای لوگو تمہاری بغی کا ضرر تمہاری جیون پر ہی سو تجہکو کافی ہی مثالون سے
مثال اذان اور غیبت اور حسد کی سی پر قیاس کرلی ہر فعل کو جس سی شرع نی منع کیا سو یہہ ہی سبب بری ہونی کام
کی روح اور اوسکی حقیقت کی اور اچہی ہونی اوسکی ظاہر کی یعنی ظاہر اوسکا اچہا ہے ظاہر کی آنکہہ مین اور باطن اوسکا
برا ہی باطن کی بینائی مین جو دیکہتی ہی اللہ کی نور کی فانوس سی اور یہ سب کو بتلایا ہی شرع نی جیسا کہا عالم
کی جاوینگی دنیا دن قیامت کی صورت مین ایک بڑہیا بد صورت کبود چشم کے اور حال اوسکا ایسا اور ایسا ہوگا
نہین دیکہیگا اوسکو کوئی مگر کہیگا مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی اس سی سو کہا جائیگا یہہ ہی دنیا تمہاری جسپر تم
مری جاتی تہی سو باہم کی اپنی جیون مین رسوائی اور فضیحت ہے وہ کچہہ کہ اختیار کرین کی اوسپر آگ کو اور اگر تو
جانتا چاہی کیفیت اس پشیمانی کی سو سن لی ایک حکایت ایک آدمی کی بادشاہون کی بیٹون سی جسنی بیاہ کیا
ساتہہ ایک نہایت خوبصورت عورت کی بادشاہ کی بیٹیون سی کہ شرب پی اس رات مین اور مست ہوا اور بہول گیا
دروازہ حجرہ کا سو نکلا گہر سی اور بہٹک گیا پس دیکہی روشنی چراغ کی سو اوسکا ارادہ کیا اس گمان پر

کرو داوسکا تجره ہی سو داخل ہوا ایک جگہہ پس پایا ایک جماعت کو سوتا سو آواز دی اونکو پس جواب دیا اونہون نی
پس گمان کیا کہ یہہ سوئی ہین پس طلب کیا دلہن کو سو دیکہا ایک عورت کو سوتی اپنی کپڑون مین سو گمان کیا کہ یہی
دلہن ہی پس ہم بستری کی اوس سی سو شروع کی تو بہی لیٹی اوسکی اور ڈہانپ لیا اوسکو اور کی اپنی زبان اوسکی
مونہہ مین اور چاٹا اوسکی تہوک کو مزا لیتی ہوئی اسکا اپنی نشہ مین نہایت کا مزا اور پونچہا اوس تری کو جو پونچی
اوسکو تمام بدن اوسکی سی اس گمان پر کہ یہہ عطر ہی جو رکہا تہا اوسنی اسکی لئی پس جب صبح ہوئی ہوش مین آیا
سو وہ ناگاہ تہا مقبرہ مین مجوس کی اور ناگاہ ہونی والی مردی تہی اور یہہ ایک بڈہیا بدصورت قریب لی کی
ہی جس پر ہی حنوط یعنی وہ خوشبو جو مردی کی لئی بناتی ہین اور ایک کفن نیا پائی جاتی ہی اوسکی مونہہ اور ناک
مین رطوبتین اوسکی تہوک اور رینٹ کی اور اوسکی بدن پر ہین ناپاکیان اوسکی نیچی کی جسم کی سو وہ تو سرسی
پاون تلہ ہی ناپاکیون مین پہر دہیان کیا اپنی بیہوشی پر اوس پر اور اپنی نگلنی کو اوسکی تہوک کو سو ہجوم کیا
اوسکی دلپر رسوائی سی کچہہ ایسی چیز نی کہ اوسنی آرزو کی یہہ کہ دہنسا دی اوسکو اللہ زمین مین یہانتک کہ بہول
جاوی جو اوسپر گذرا اور ہمیشہ پہر پہر یاد کرتا ہی اوسی اور نہین بہولتا اوسکو بلکہ پاتا ہی جو کیا برائی سی جاسم
چاہتا ہی کہ تسکی ہوئی درمیان اوسکی اور اسکی ایک بڑی مدت اور اوسکا بدن الگ ہو اس رسوائیون اور
دکہون سی اور وہ ایک عذاب دائمی مین ہی جی سلانی اور قی سی اور یاد کرتا ہی ان رسوائیون کو اور
بچتا ہی اس سی کہ آگاہ ہو اوسپر کوئی سو دو لی ہوا اوسکی رسوائی سو ناگاہ اوسنی پایا اپنی باپ کو اور سب
حشم اوسکی کو کہ آئی اوسکی تلاش مین اور آگاہ ہوئی اوسکی سب رسوائیون پر سو یہہ حال اوسکا جو برئی دنیا
کو کہلجائی گی اوسکو یون ہی آخرت مین روح اور اوسکی اور یہہ ہین معنی اللہ صاحب کے قول کے اور تحقیق موجو سینو نمین
ہی یعنی ظاہر کیا جاوی اوسپر حاصل اوسکا یعنی اوسکی روح اور حقیقت اور معنی قول اللہ صاحب کی جسدن جانچی جاوین
بہید یعنی کہولی جاوین بہید عملون کی اور روحین اوسکی جو بری ہین یا اچہی اور جس طرح بہت لذیذ کہائی کی تی
بہت ناپاک اور بدبودار ہوئی ہی سو ایسی ہی بہت لذیذ نعمتون دنیا مین حاصل اور بہید اوسکا آخرت مین
بہت برا اور رسواتر ہوگا اور اسیلئی تشبیہ دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دنیا کی ساتہہ کہائی کی اور اوسکی
عاقبت کی ساتہہ قی کی الصنف الثالث حسرة فوات المحبوبات فقدر نفسك مع جماعة من قرانك دخلت
فی ظلمة فكان فيها حجارة لا ترى الوانها فقال اقرانك احمل من هذا ما تطيق فلعله يكون فيها ما
تنتفع بها اذا خرجنا من الظلمة فقلت ماذا اصنع بها اتحمل فی الحال ثقلها واكد نفسی فيها وانا لا اندری
عاقبتها ما هذا الا جهل عظيم فان العاقل لا يترك الراحة نقد المايتوقعه نسية ولا يستيقنه فاخذ
كل واحد من قرانك ما اطاق اخذه واعرضت عن ذلك تستحمقهم وتسخر بهم لانهم ينوؤن تحت اعبائه
وثقله وانت مرفه فی الطريق تعدو وتضحك عليهم فلما جاوز الظلمة نظروا فاذا هو جواهر ويواقيت
يساوی كل واحد الف دينار فاقبلوا على بيعها وتوصلوا بها الى النعمة والجاه واصبحوا ملوك الارض
فاخذوك واستسخروك لتعهد دوابهم لينفقون عليك كل يوم قدرا يسيرا من فضلات طعامهم

فكيف ترى اشتعال نيران الحسرة في قلبك وبدنك بمعزل عنه ولم يقول بالحسرة على ما فرطت يا ليتنا
نرد فنعمل فتقول لهم افيضوا علي مما افيض عليكم فيقولون لك هذا حرام عليك ان لم تكن تسخر منا فتضحك
علينا فلا بد ان نسخر اليوم منك كما سخرت منا فلا يزال ينقطع نياط قلبك من التسخر ولا ينفعك التسخر
ولكن تسلى وتقول الموت يخلصني من هذا فاعلم ان حال تارك الطاعات في الآخرة كذلك وينكشف له
ولكن لا تطمع في الموت الخلاص بل هي حسرة ابدية دائمة تتضاعف كل يوم وان كان البدن بمعزل عنها
وعنه العبارة بقول الله سبحانه وتعالى افيضوا علينا من الماء او مما رزقكم الله قالوا ان الله حرمهما على الكافرين
وذلك لانه يفيض على اهل المعرفة والطاعة من انوار الجمال الالوهية ما يحصل به من اللذة مبلغا لا يوازيه
نعم الدنيا بل يعطي آخر من يخرج من النار مثل الدنيا عشر مرات كما ورد به الخبر لا بمعنى تضاعف المقادير
بالمساحة بل تضاعف الارواح كما ان الجوهرة تكون عشر امثال فرس لا بالوزن والمقدار بل بروحها لم
اذ قيمته يكون عشر امثاله فاعلم ان تحريم تلك اللذات وافاضتها عليهم ليس من جنس تحريم البخيل نعمته على
عبيده بغضب واختيار حتى يتصور تغييره بل هو كتحريم الله سبحانه وتعالى على الابيض ان يكون اسود
في حال البياض وعلى الحار ان يكون باردا في حالة الحرارة وذلك لا يتصور فيه التبدل بل مثال ذلك
ان يقول للعالم الكامل رجل شيخ هرم من الجهال الذي كان بليدا في اصل الفطرة ولم يمارس قط علما
ولم يتعلم قط افض على قلبي من دقائق علومك فيقول ان الله حرمه على الجاهلين معناه ان الاستعداد
لقبوله انما يكتسب في الاصل وممارسة طويلة للعلم بعد تعلم اللغة والعربية وامور اخر كثيرة واذا بطل
الاستعداد وفات استحالة الاضافة كما يستحيل افاضة الحرارة على البرودة مع بقاء البرودة فلا
تظن ان الله يغضب عليك فيعاقبك انتقاما ثم تخدع نفسك برجاء العفو فتقول لم يعذبني وليس تضره
معصيتي بل يلزم العذاب من المعصية كما يلزم الموت من السم واعلم ان هذه الحسرة ايضا دائمة
لان منشاها تضاد صفتين لا يزول تضادهما ابدا مثاله الذي يعلق بخيط في عنقه
او رجله انما يتالم لتضاد الصفتين لا لصورة الحبل والتعليق لكن صفة الطبيعة تطلب الهوي
الى اسفل والمنع القهري بالحبل يمانع الصفة الطبيعية فيتولد الالم من تمانعهما فكذلك الروح الانساني
من العالم الروحاني الالهي بالاصل فطرته فله بحكم الطبع حنين وتشوق الى عالم العلو عالم الارواح والى
مرافقة الملأ الاعلى ولكن اغلال الشهوات وسلاسلها تجذبها الى اسفل السافلين وهي شهوات الدنيا
وهي صفة عارضة تهرب الصفة الطبيعية وتمنعها عن نيل مقتضاها والالم يتولد من بينهما
والنار ايضا انما تولم للمضادة فان الملائم للتركيب بقاء الاتصال والنار تضاد الاتصال بالتفريق بين
الاجزاء ولو لم تكن قد رأيت النار فحدثت بان شيئا لطيفا الينا يمس بدنك فيولمك لاستنكرته وقلت
شيء لا صلابة فيه فكيف يولم بالمس فاعلم ان المضاد يولم سواء كان بسبب خارج او داخل فان سم العقرب
يسعى في العضو ويولم لفرط برودته المضادة لحرارة البدن فلا تظن ان الآلام كلها يدخل من خارج

فان قلت ان العقرب بما لدغت من خارج فالم الى السن والى العين لا ينقص عنه وانما سببه انتشار
خلط داخل مضاد لمزاج العين والسن ويتبين ذلك بما هو من لدغ الحية والعقرب فالم التضاد الصفات
على القلب والى القلب بلا ما لا ينقص عن الم السن والعين ومثاله في اضعف الصفات ان البخيل مرائي اذا طلبت
عطية على ملا من الناس عند من يريد ان يعرفوه بالسخاء فيتألم قلبه لتضاد صفتين اذ البخل يتقاضى ان
لا يعطيه والحياء يتقاضاه ان يعطي وقلبه بين هاتين الصفتين كشخص ينشر بمنشار بين صفقتين فهذا
مثال حسرات الفوت وعظمها بقدر ما ينكشف من جلالة قدر الغايت فلا تعلم بالحقيقة في هذا العالم بل في
عالم الكشف فانه نبأ عظيم انتم عنه معرضون واعلم ان هذه الاصناف الثلاثة لها ترتيب فالصنف الاول
الذي يلقاه الميت المعذب هو حرقة فرقة المشتهيات وذلك تنائي حب الدنيا ولذلك اضيف ذلك الى
القبر وانما سبق هذا لان اغلب الاشياء على قلب الميت في الحال فراق ما يفوته في الدنيا من جاه ومال ومنصب
ونعيم بعد ذلك ينكشف له ارواح الاعمال وحقائقها اليقينية وذلك عند الانغمار التام في الموت وبعد العهد
بغشاوة صفات الدنيا وكل ما كان معانه في الموت اشد فهو للكشف اقبل فيفيض عند ذلك عليه خزي الفضيحة
ولذلك اضيف هذا الى القيمة لانه وسط بين منزل القبر وبين دار القرار ولذلك قال الله سبحانه وتعالى
يوم لا يخزي الله النبي والذين امنوا معه اي يوم القيمة واما حسرات فوات المحبوب فيستولي عليه اخرا عند القرار
في النار فيها ما يقول افيضوا علينا من الماء او مما رزقكم الله وذلك ان بعد العهد عن الدنيا ربما يخفف
عنه عذاب النزوع اليها وطول العهد بالكشف يوجب مرونة على خزي الافتضاح فان سورة عذاب الخزي
يكون عند هجوم الافتضاح ثم يالف الفضيحة والخزي الفا ما ثم عند فتورهما قليلا ينبعث حسرات الفوات
اذ يظهر جلالة الفائت ثم يبقى حسرة الفوات اخرا وشيئا ان يكون ذلك الاخر له وهذا كله تعرفه قطعا
اذا عرفت نفسك وعرفت انك لا تموت لكن يعمى عليك وتصم اذناك وتفلج اعضاؤك فاما الحقيقة
التي انت بها فلا تفنى بالموت اصلا بل تتغير حالك فقط ويبقى معك جميع معارفك وادراكاتك
الباطنة وشهواتك انما تزيل تعذبك بفراق وتخيب وافتضاحك بظهور ما ينكشف في تلك الحالة
وتحسرك على فوات ما تعرف عظم قدره بعد الموت لا قبله وهذا كله من قذفات العذاب الحسي البدني وذلك
ايضا حق ولهيبا معلوم كما ورد الشرع به فاقنع الان بهذا القدر فان هذا كلام يكاد يجاوز حد مثل
هذا الكتاب فلا بد وان يحرك سلسلة الحمقى والجاهلين ولكنهم اخس من ان يلتفت اليهم قال الله تعالى
فاعرض عن من تولى عن ذكرنا ولم يرد الا الحيوة الدنيا ذلك مبلغهم من العلم ولنقتصر على هذا ولنختم
بذلك اصول الاربعين لنختم به كتاب جواهر القران ومن طلب مزيدا على هذا فليطلبه من كتاب ذكر
الموت من كتب الاحياء فالغرض الاظهر من هذا الكتاب التلويحات مما لتشوق الى الاستقصاء
المذكور في ذلك الكتاب ففيه ينكشف اسرار علوم الدين ولا ينفر عن طلبه الا مشغوف بالدنيا لا يطلب
من العلوم الا ما يتخذه شبكة للحطام والة لكسب الحرام فلا يناسبه علوم ذلك الكتاب ولا يناسبه اصلا

تیسری قسم حسرت فوت ہونی محبوبات کی ہی سو پہر اوس شخص کو ساتہہ ایک جماعت کی ہی قران مین سی کہ تم
داخل ہوئی تاریکی مین سو تہی اوسمین پتہر نہین دکہائی دیتی رنگ اوسکی سو کہا تیری قران نی اوٹہائی ہین
سی جتنی طاقت ہو شاید ہوا اوسمین وہ جس سی نفع ہو جب تم نکلین تاریکی مین سی تو کہیگا مین کیا کرونگا اسکو
اوٹہاون مین بار اوسکا اور کوشش مین ڈالون اپنی جی کو اوسکی اوٹہائی مین اور مین نہین جانتا انجام اوسکا
یہہ نہین ہی مگر جہالت بڑی اسلئی کہ عاقل نہین چہوڑتا راحت کو جو نقد ہو توقع مین اوس چیز کی جو وہم ہو اور نہین
یقین کرنا اوسکا سو لیا ہر ایک نے تیری اقران مین سی جسکی لینی کی طاقت تہی اور تو پہر اس سی احمق بنا آیا ہوا
اونکو اور مسخرا کہتا ہوا اونکو اسلئی کہ وہ اوسکی بار اور بوجہہ کی نیچی اور تو خوشحال ہی راہ مین دوڑتا ہی اور ہنستا ہی
اوپر پہر جب جاتی رہی تاریکی دیکہا تو وہ جوہر تہی اور یاقوت ہی ہر ایک دانہ کا برابر ہزارون دینار کی سو توجہ
کی اونہون نی اوسکی پہنچنی پر اور توصل کیا ساتہہ اوسکی طرف نعمت اور جاہ کی اور صبح کی اور وہ تہی بادشاہ
زمین کی سو پکڑا اونہون نی تجہکو اور قید کیا اپنی جانورون کی کاروبار کی لئی تاکہ دین تجہکو ہر دن تہوڑا سا
اپنی کہانون کی بچی ہوئی سی سو کیونکر دیکہیگا تو پہر حسرت کی آگ کا اپنی دلمین اور تیرا بدن اس سی الگ ہی
اور کتنا کہیگا تو ای حسرت وسپر جو زیادہ لی کی مینی اور ای کاشکی مین پہیر جاتا تو عمل کرتا پس کہیگا تو اونکو
تو پہنچاؤ مجکو جو پہنچا تمکو کہینگی تجہہ سی یہہ تجہپر حرام ہی تو مسخراپن کرتا تہا ہمسی سو ہنستا تہا تو ہمپر سو ضرور ہی
کہ مسخرہ کرین ہم آجکی دن جیسی مسخرہ کیا تو نی ہمسی سو ہمیشہ کہتی کی رگ تیری دلکی اور نہین نفع دیگا تجہکو مسخرہ لیکن
تو تسلی دی اور کہی کہ موت رہائی دیگی مجہکو اس سی سو جان کہ حال ترک کرنیوالی طاعت کا آخرت مین ایسا ہی کہ اپنا
اوسکو اور تو مت طمع کر موت مین جو رہائی دی بلکہ یہہ ایک حسرت ہی ابدی دائمی دولت ہوتی ہی ہر دن اگرچہ بدن
اوس سی الگ ہی اور اسی سی ہی عبارت اللہ کی قول مین پہنچاؤ ہمکو پانی اور جو تمکو دیا اللہ نی بولینگی اللہ نی
حرام کیا ان دونو کو منکرون پر اور یہہ اسلئی کہ پہنچا ہی معرفت اور طاعت والون پر سو پہنچا ہی جمال کی نورون سی
وہ کچہہ جس سی حاصل ہوتی ہی وہ لذت کہ نہین اوسکی برابر جہان دنیا کا بلکہ دیا جائیگا اوس شخص کو جو نکلیگا آخر
دوزخ سی برابر دنیا کی دس بار جیسا حدیث مین وارد ہی نہ یعنی دونی کی اندازہ کی ساتہہ پاک کی بلکہ دونی ہونگی جیسی
جیسی کہ جوہر ہوتا ہی برابر دس گہوڑون کی نہ وزن اور مقدار مین بلکہ روح مالیت مین اسلئی کہ قیمت جوہر کی
ہوتی دس برابر اوسکی سو جان کہ حرام کرنا ان لذتون کا اور انکا پہچانا اونپر نہین ہی از قسم حرام کرنی آدمی کی
اپنی نعمت کو اپنی بندی پر غصہ سی یا اختیار سی یہانتک کہ ہو سکی تغیر اوسکا بلکہ یہہ مانند حرام کرنی اللہ کی ہی سیاہی
اسکا تکو کہ ہو سیاہ حالت سپیدی مین اور گرم پر یہہ کہ ہو سرد حالت گرمی مین اور اسمین تبدیل نہین ہو سکتی
بلکہ مثال اسکی یہہ ہی کہ کہی ایک عالم کامل سی ایک بدنما ستہیا یا ہوا اون جاہلون مین سی کہ ہی بلید اصل
پیدائش مین اور نہین استعمال کیا اوسنی کبہی علم کا اور نہ سیکہی لغت پوچہا میری دل پر باریکیان اپنی علم کی سو وہ
کہی کا بیشک اللہ نی اسکو حرام کیا جاہلون پر معنی اسکی یہہ ہین کہ بیشک استعداد اوسکی قبول کی حاصل ہوتی
ہی ساتہہ ذہانت اصلی کی اور استعمال دراز کی واسطی علم کی جیسی سیکہنی لغت اور عربیت کی اور بہت سی

کا ملی اور جب باطل ہوئی استعداد اور فوت ہوا محال ہونا اوسچی کا جیسی مثال ونہا ہی تو ہجا اگر ہی کا
ساتہہ باقی رہنی سردی کی سومت گمان کر تو کہ اللہ عضہ کریگا تجہپر سو عذاب دیگا تجہکو بدلا لینی کی لئی پہر فریب دیا
اپنی جی کو بخشش کے امید پر سو کہی تو نہ عذاب کریگا مجکو اور نہین ضرر کرلی اوسکو تجکلی پیری بلکہ لازم آتا ہی عذاب سکو
جیسی لازم آتی ہی موت زہر سی اور جان کہ یہہ حسرت بہی دائمی ہی اسلئی کہ منشا اوسکا مخالف ہی دو صفتون کی ہر
زائل ہونا تخالف اون دونو کا بہی مثال اوسکی یہہ ہی کہ جسنی لٹکایا ایک ناگی کو اپنی گردن مین یا اپنی پاؤن مین
دکہہ پاتا ہی بسبب مخالفت دو صفتون کی ساتہہ صورت ناگی اور لٹکانی کی لکن صفت طبعی اوسکی چاہتی ہی گرنی کو طرف
نیچی کی اور منع قہری جو ساتہہ ناگی کی ہی منع کرنی ہی صفت طبعی کو سو پیدا ہوتا ہے اسمین دکہہ اون دونو کی سبہ
سی سو اسیطرح پر روح انسانی عالم روحانی الہی سی ہی اپنی اصل پیدایش مین سو اوسکو بحکم طبعی کی ایک آرزو
اور شوق ہی طرف عالم علو کی جو عالم ارواح ہی اور طرف رفاقت کی ساتہہ ملأ اعلیٰ کی لیکن شہوتون کی طوقون
اور زنجیرون نی کہینچا اوسکو نیچی سی نیچی کیطرف اور یہہ شہوتین ہین دنیا کی اور یہہ ایک صفت عارضی ہی روکا اوسکو
صفت طبعی نی اور منع کیا اوسکو تو پہنچی ہی اوسکی خواہش کو اور دکہہ پیدا ہوتا ہی اون دونو کی درمیان سی
اور آگ بہی دکہہ دیتی ہی مخالف کو اسلئی کہ لائق ترکیب کی باقی رہنا اتصال کا ہی اور آگ مخالف ہی اتصال
کی جدائی کر دینی مین درمیان اجزا کی اور اگر تو نہ دیکہی آگ کو سو کہا جائی تجہکو یہہ کہ ایک چیز لطیف نرم چہولیے
تیری بدن کو پس دکہہ دی تجہکو تو انکار کری تو اوسکا اور کہی تو یہہ ایک چیز ہی جسمین سختی نہین سو کیونکر
دکہہ دیگی چہولنی سی اور جان کہ مخالف دکہہ دیتا ہی برابر ہی کہ ہو کسی سبب خارج سی یا داخل سی سو بیشک زہر
بچہو کا باقی رہتا ہی عضو مین اور دکہہ دیتا ہی بسبب زیادتی سردی اپنی کی جو مخالف ہے حرارۃ بدن کی سومت
گمان کر تو کہ سبب دکہہ داخل ہونی مین خارج سی پس اگر کہی تو چہونی تو خارج یعنی باہر ہی کاٹتا ہی سو جان کہ دکہہ
دانت اور آنکہہ کا کچہہ کم نہین اوس سی اور اوسکا سبب تو اوٹہنا ایک خلط داخل کا ہی جو مخالف ہی دانت
اور آنکہہ کی مزاج سی اور یہہ کچہہ آسان نہین کاٹنی سی بچہو اور سانپ کی اور جان کہ مخالف ہونا صفتون کا دلپر
دکہہ دیتا ہے دل کو جو نہین کم دکہہ سی دانت اور آنکہہ کی اور مثال اوسکی ضعیف تر صفتون مین یہہ ہی کہ بخیل
دکہاوی واسطی اوس سی مانگی جائی بخشش گروہ مین آدمیون کی نزدیک اوس شخص کے کہ چاہتا ہی تعریف
کرین اوسکی ساتہہ سخاوت کی سو دکہہ پاتا ہی دل اوسکا واسطی مخالف ہونی دو صفتون کی اسلئی کہ بخل چاہتا ہی
کہ نہ دی اور محبت جاہ کی چاہتی ہی کہ دی اور دل اوسکا درمیان ان دو صفتون کی مانند اوس شخص کی ہی جو کاٹا
جاتا ہی ارہ سی دو ٹکری سو یہہ ہی مثال حسرت فوت اور اوسکی بڑائی کی بقدر اوسکی جو کہلتی ہی بزرگی سی قدر فوت
ہونیوالی کی سومت جان تو اوسکو بالحقیقۃ اس عالم مین بلکہ عالم کشف مین اور یہہ تو ایک بڑی خبر ہی تم اوس سی
انکار رکہتی ہو اور جان کہ ان تینون قسمون کی لئی ترتیب ہی سو پہلی قسم جسکو دیکہتا ہی مردہ عذاب کیا گیا وہ
سوزش ہی جدا ہونی مشتہیات کی اور یہہ تینون ہی دنیا کی محبت کا اور اسلئی اسکو نسبت کیا ہی قبر کیطرف
اور یہہ اسلئی پہلی ہوا کہ اغلب چیزون کا مردی کی دیر فی الحال جدائی اوس چیز کی ہی جسکو چہوڑا دنیا مین جاہ

اور مال و منصب اور نعمت سی پہر اوسکی بعد کہلتی ہین وسکی لیٔی نہ جین علمون کی اور اوسکی حقیقتین بری ابیہہ
وقت پوری سوچ کی موتی ہین اور تہمی عہد کی ساتہہ پردہ صفات دنیا کی اور پردہ کہ موگا درمیان اوسکا موت
زیادہ سو وہ کہلنی کی لیٔی بہت متوجہ ہی سو پونہچیگی اسوقت اوپر رسوایٔی فضیحت کی اور اسیسی اسکو نسبت کیا ہی دنیا
کیطرف اسلیٔی کہ یہہ متوسط ہی درمیان دو منزلون کی جو قریب ہین دار القرار ہی اور اسیلیٔی فرمایا امام صاحب نی اوسپر
کہ نہ سوار کی امید پر ہو اور جو کوئی لالی ساتہہ اوسکی یعنی دن قیامت کی اور لیکن حسرت فوت ہونی محبوبات کی سو غالب
ہوا وسپر دوسرا وقت ٹہراو کی آگ مین سو اوسمین کہیگا پہنچاو مجکو پانی اور جو تمکو دیا اللہ نی اور یہہ یون ہوگا کہ وہ
عہد کی دنیاسی بہت ہی کہ ہلکا کردی اوس سی عذاب کو اور درازی عہد کی تاثیر کرتی ہی اوسکی وقت کو فضیحت
رسوائی اسلیٔی کہ غلبہ رسوائی کی عذاب کا ہوتا ہی وقت ہجوم لالی فضیحت کی پہر الوف ہوجاتی ہی فضیحت اور رسوائی
کچہہ الفت کرنی پہر وقت فتور اون دونون کی کتر اوٹہتی سی حسرت فوت ہونی کی اسلیٔی کہ ظاہر ہوتی ہی بزرگی فوت
کی ہان باقی رہتی حسرت فوت کی آخر اور لگتا ہی کہ نہودی اوسکی لیٔی کوئی آخر اور تو اسکو پہچانیگا ساتہہ یقین
کی جب کہ پہچانیگا تو اپنا جی اور پہچانیگا تو کہ نہین مریگا تو لیکن اندہی ہوجاینگی آنکہہ تیری اور بہری ہوجاینگی
کان تیری اور فالج ماریجاینگی تیری اعضا کو سو وہ حقیقت کہ تو جسکر تو ہی وہ نہین فنا ہوتی موت سی ہرگز بلکہ فقط
تیرا حال متغیر ہوجاتا ہی اور بدلی رہتی مین تیری ساتہہ سب معرفتین تیری اور تیری ادراک باطنی اور تیری شہوتین
سوا اسکی نہین کہ زیادہ ہوتا ہی دکہہ تیرا جدائی سی اوس چیز کی کہ جسکو چاہتا ہی اور فضیحت تیری ساتہہ ظاہر ہونی
اوس چیز کی جو کہلتی ہی اس حالت مین اور حسرت تیری فوت ہونی پر اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو بڑی قدر اوسکی بعد
موت کی نہ پہلی اوسکی اور یہہ سب مین عذاب جسمی بدلنی کی اور یہہ بہی حق ہین اور اونکی لیٔی ایک اندازہ مقرر ہی
جیسا وارد ہی شرع مین سو تو قناعت کر اب اسیقدر پر سو بیشک یہہ ایسا کلام ہی کہ لگتا ہی کہ بڑہ جاوی اس کتاب کی
حد سی سو ضروری اور یہہ کہ ہلایا جاوی سلسلہ احمقون اور جاہلون کا لیکن وہ بدتر ہین اس سی بہی کہ التفات
کیا جاوی اونکیطرف فرمایا امام صاحب نی اعراض کر اوس سی جو پشت پہیر گیا ہماری ذکر سی اور نہ ارادہ کیا
اس سی مگر دنیا کی زندگی کا یہہ ہی مقدار اونکی علم اور یہہ ہمکو لائق ہی اکتفا کرنا اتنی سی پر اور ہم ختم کرتی ہین ساتہہ اسکی
حصول اربعین کی تاتمام کرین ہم کتاب جواہر القرآن کو اور جسکو خواہش ہو اس سی زیادہ کی تو چاہی کہ طلب کری اوسکو
کتاب ذکر الموت سی کتب احیا ہی سو غرض جو ظاہر ہی اس کتاب سی ہشیاری ہین ساتہہ شوق دلانی کی کمال کیطرف
جو مذکور ہی اوس کتاب مین سو اوسمین تو کہلتی ہین بہید دین کی علمون کی اور نہین جہکتا اوسکیطرف سی مگر دین ہو
فریفتہ ہی ساتہہ دنیا کی نہین طلب کرتا علمون کو مگر وہ جو ہو دام وسیلی متاع دنیا کی اور ہتیار وسطی حاصل کرنی حرام
سوا اوسکی مناسب ہین علم اس کتاب کی اور نہ وہ مناسب اوسکی ہرگز **خاتمہ تنعطف علی الجمیع فی مناظرۃ النفس**
خاتمہ راجع ہوتا ہی سب مناظرہ مین نفس کی ف یعنی جو اصول ہو مذکور ہوئی اوسکیطرف شان خاتمہ کا مال یہی در
اسمین مناظرہ نفس کا مذکور ہی کہ جسکی تفصیل خود کتاب مین آتی ہی اعالم الاذن نہیناک وشوقناک فان اعرضت
عن الاصغاء واصغیت بظاهر قلبک کما اصغی الی الکلام الرسمی فقد خبث وخسر وظلمت

لانفسك ومن اظلم ممن ذكر بآيات ربه فاعرض عنها ونسي ما قدمت يداه وان صغيت صغاء ذي
فطنة وبصر حاذق وتذكرت تذكر من له قلب او القى السمع وهو شهيد فاخرج عن جميع ما يصدك
عن سلوك الصراط المستقيم ولا يصدك عنها الا حب الدنيا والغفلة عن الله سبحانه وتعالى واليوم الآخر
واجتهد وان تفرغ قلبك كل يوم ساعة عقيب صلوة الصبح وذلك عند صفاء الذهن فتفكر في
شانك وتنظر في مبدأك ومعادك وتحاسب نفسك وتقول لها اني مسافر تاجر وربحي سعادة
الابد ولقاء الله سبحانه وتعالى وخسراني شقاوة الابد والحجاب عن الله تعالى وراس مالي عمري وكل نفس
من الانفاس كنز من الكنوز وجوهرة من الجواهر اذ يصاد به سعادة الابد واي كنز اعظم من هذا
واذا فني العمر انقطعت التجارة وحصل الياس وهذا اليوم جديد قد امهلني الله تعالى فيه ولو توفاني
لكنت اشتهي ان يرجعني الى الدنيا لاعمل صالحا فاحسبي يا نفس انك توفيت ورجعت الى الدنيا يوما واحدا
فاجتهدي في هذا اليوم الواحد وانظري لنفسك فان لم تمهلي للغد فقد استوفيت ربحي هذا اليوم
ولم تتحسري وان امهلت فاستانفي للغد مثل ذلك ولا تحدثي نفسك بتمني العفو فان ذلك ظن قد يكذب
ولا ينفع التحسر ثم هب انه قد عفي عنك اليس قد فاتك ثواب المحسنين وناهيك به حسرة وندامة فاذا قالت
نفسك ماذا اعمل وكيف اجتهد فتقول اتركي ما يفارقك بالموت والزمي يدك اللازم وهو الله سبحانه
وتعالى فاطلبي الانس بذكره فاذا قالت فكيف اترك الدنيا وقد استحكمت علاقتها في قلبي فتقول اقبلي
على قطع علائقها من باطن القلب كما علمناك في الاصول العشر من المهلكات فلتنظر من غلب علاقة من
علائقها من حب مال وجاه او حسد او عداوة او شهوة بطن وفرج او غير ذلك من المهلكات وليس
الان تفكر في عظم آفتها واهلاكها اياك ثم تنبعث لمجاهدتها ومخالفة مقتضاها وقد تخلصت
منها وامدك الله بالمعونة والتوفيق وقدري يا نفس انك مريضة والعمدة الاحتماء وقد انباك طبيب
تظن صدقه ان ملاذ الاطعمة تضرك وان الادوية البشعة تنفعك الست تصبرين بقوله على مرارة الدواء
طمعا في الشفاء الست تصبرين على الكد والتعب في السفر طمعا في الاستراحة في المنزل فانت مسافرة ومنزلك
الآخرة والمسافرة لا تستريح وتحتمل التعب والكد فان استراح انقطع في الطريق وهلك ثم تقول يا نفس ما الذي
تطلبين من الدنيا ان طلبت المال ووجدت وهيهات فيكون في اليهود جماعة اغنى منك وان
طلبت الجاه ونلت وهيهات فيكون في اجلاف الاتراك وحمقى الاكراد من يستولي عليك ويكون جاههم
اعظم من جاهك فان كنت لا تدركين في آفة الدنيا وشدة عذابها في الآخرة وبلاياها افلا تترفعين
منها لخسة شركائها اوما تعلمين انك لو اعرضت عن الدنيا واقبلت عن الآخرة لكنت وحيد الدهر
فريد العصر لا يوجد في الاقاليم نظيرك وان طلبت الدنيا كان في اليهود والحمقى من يسبقك لها فان
الدنيا يسبقك لها حمقى عبيد فتفكري يا نفس وانظري لنفسك فلا ينظر لك احد غيرك وكذلك
لا تزال تناظر نفسك حتى تطاوعك على سلوك الصراط المستقيم الى الله سبحانه وتعالى فهذه المناظرة

اهمك ان كنت عاقلاً من مناظرة الحنفية والشافعية والمعتزلة وغيرهم فلم تعاديهم وتجادلهم
ولا يضرك خطاؤهم وبدعتهم وتترك اعدى عدوك بين جنبيك لا تنازعه ولا تناظره بل تساعده
على ما يطالبك به من شهواتك الباطلة فتستنبط بالفكر الدقيق الحيل لقضاء شهواتك هل هذا الا عين
الانعكاس والانتكاس فهل رايت قط رجلا يناهد تحت ثوبه حيات وعقارب قبلت عليه لتهلكه
واخذ المروحة ليدفع الذباب عن وجه غيره وهل يستحق من يفعل ذلك فاعلم ان هذا حالك في
اشتغالك بمناظرة غيرك واعراضك عن مناظرة نفسك وفي هذا المعرض ينكشف لك روح علماء يوم
تبلى السرائر كما نبهناك على كيفية مكاشفات الآخرة باسرار الاعمال وارواحها ولم تناظر نفسك
مدة طويلة لا تحليك لمناجاة ربك وذكره والاقبال عليه ثم طريقك مع النفس اذا خالفتك ان
تعاقبها بما يزجرها وتعلم انها كالكلب لا تتادب الا بالضرب فان اردت ان تتعلم طرق منازلتها
ومراقبتها ومحاسبتها ومعاقبتها فاطلبه من كتاب المحاسبة والمراقبة فان هذا الكتاب
لا يحتمله والله يوفقنا واياك بفضله وسعة جوده وجزيل كرمه ۞ جان کہ بیشک میں نے آگاہ کیا تجھکو اور
شوق دلایا تجھکو پس اگر اعراض کیا تو نے تو بھی سنی ہی اور سنا تو نے ظاہر کی طرح جیسی سنتا ہے تو کلام کسی کو سو
تحقیق زیان اور نقصان پایا تو نے اور ظلم کیا تو نے اپنی جی پر اور کون زیادہ ظالم ہی اوس شخص سی جسکو یاد
دلائی گئیں باتیں اوسکی رب کے سو اعراض کیا اوس سی اور بھول گیا جو آگی بھیجا اوسکی ہاتھوں نے اور اگر سنا تو نے
سنا عقل اور تیز نظر والی کا اور نصیحت پکڑی تو نے مثل نصیحت اوس شخص کی جسکو عقل ہی یا لگا وی کان دل لگا کر
سو نکل سب چیزوں سی جو روکی تجھکو چلنی سی راہ سیدھی کی اور تجھکو نہین روکتی مگر محبت دنیا کی اور غفلت اللہ کی یاد
اور بہل دل سی اور کوشش کر کہ خالی ہو دل تیرا ہر دن ایک ساعت بھر پیچھی نماز صبح کی اور بہلا وسوقت جب
صاف ہو ذہن سو دہیان کر اپنی حالت مین اور دیکھ آغاز اور پہرنے کی جگہ کو اور حساب لے اپنی جی کا اور کہہ
اوس سی کہ میں مسافر ہوں بیوپاری اور نفع میرا سعادت ابدی اور دیدار اللہ کا ہی اور گھاٹا میرا بدبختی ابدی
اور دوری اللہ سی اور سرمایہ میرا عمر ہی اور ہر دم دموں میں سی ایک خزانہ ہی خزانوں میں سی اور ایک موتی ہی
موتیوں میں سی ایسا کہ اوسی سی شکار کیجاتی ہی نیکبختی ہمیشہ کی اور کون خزانہ برابر ہی اس سی اور جب گزر
عمر چکی بیوپاری اور ملی ناامیدی اور یہ دن سخت ہی اللہ نے مجھکو اوس میں چھوڑ رکھا ہی اور اگر وفات دیتا
مجھی تو ہوتا میں خواہشمند اسکا کہ پھیری مجھکو دنیا کی طرف تو کروں بھلا کام سو خیال کر تو ای جی کہ تو نی
پائی اور پھرا تو دنیا کی طرف ایکدن کی لئی سو کوشش کر تو اس دن میں اور دیکھ اپنی جی کی طرف اگر نہ چھوڑا جاتا
کل کی لئی سو پورا کر چکتا تو نفع اسدن کا اور نہ حسرت کرتا تو اور اگر چھوڑا جاتا تو پورا کر کل کی لئی مثل اسکی
اور مت فریب دی تو اپنی جی کو ساتھ آرزو بخشش کے سو یہ تو ایک گمان ہی کبھی جھوٹ ہوتا ہی اور نفع نہیں
دیتی حسرت پھر نا کہ وہ بخشنہ ہی گا تجھسی کیا نہ فوت ہوا تجھسی ثواب نیکوکاروں کا اور کفایت ہی تجھکو اتنی
اور پشیمانی بس جب کہی جی تیرا میں کیا کروں اور کیونکر کوشش کروں سو کہہ چھوڑ دی جو تجھکو چھوڑتی مرا

اور نہ مل پاتا چارہ جو ناز ہی اور وہ اللہ پاک ہی سو طلب کر اس اوسکی بلا کی ساتھہ سو سبب ہی کیونکہ جو کوئی دین مین
شناسا ہو اور تو ضعیف ہو گیا علاقہ اوسکا بیری دین مین سو تو کہہ توجہ کر کاٹنی پر اوسکی علاقون کی تہ دل سی جیسا ہم
بتا چکی تجھکو دین مسائل مین ہلکات سی اور تلاش کر غالب تر علاقہ کو اوسکی علاقون سی محبت کے مال اور
جاہ یا حسد اور دشمنی اور شہوۃ شکم اور فرج کی اور سوا اوسکی ہلاک کرنیوالیون سی اور نہین ہی کچہہ چارہ مگر یہہ کہ
نظر کری تو اوسکی بری آفت مین اور اوسکی ہلاک کرنین تجھکو پہر تو اوٹہہ اوسکی کوشش مین اور اوسکی خواہش کے
مخالفت مین اور تو ڈالی پاؤنگا اوس سی اور مدد کریگا تیری اللہ ساتھہ اپنی مدد اور توفیق کی اور پہرا ای جی کہ تو
بیمار ہی اور عمر مدت پرہیز کی ہی اور تجھکو خبر دی طبیب نے گمان کرتا ہی تو اوسی سچا یہہ کہ لذیذ کہانا ضرر کرے
گی تجھکو اور بیشک دوائین کڑوی نفع دینگی تجھکو کیا تو صبر نکریگا اوسکی کہی پر تلخی پر دوا کی طمع سی شفا کی کیا
تو صبر نکریگا کوشش اور تہکنی پر سفر مین طمع سی آرام کی منزل مین سو تو مسافر ہی اور منزل تیری آخرت ہی اور
مسافر آرام نہین کرتا اور اوٹہاتا ہی تہکنی اور کوشش کو سو اگر آرام کری رہ جاوی راہ مین اور ہلاک ہووی اور کہہ
تو ای جی کیا طلب کرتا ہی دنیا ہی اگر طلب کرتا ہی تو مال کو اور ہوتا ہی اوسی اور کہان ملتا ہی سو مین یہود
مین ایک جماعت تو نگر زیادہ تجھسی اور اگر طلب کرتا ہی تو جاہ کو اور تو پہنچا اور کہان پہنچتا ہی سو ہی کمینون
مین ترکون اور احمقون مین اکثر کی وہ جو غالب ہین تجہپر اور ہی اونکی جاہ بڑی تیری جاہ سی سو تو اگر نہین
پایا آفت دنیا کی اور شدت اوسکی عذاب کے آخرت مین اور اوسکی بلا سو مت رغبت کر اوسمین بسبب شرکت اوسکی
کیا تو نہین جانتا کہ تو اگر پہر جاوی دنیا سی اور آوی آخرت کی طرف تو ہو تو ایک زمانہ کا اور یکتا ای روزگار نہ پایا جاوے
مانند تیرا اقلیمون مین اور اگر طلب کری تو دنیا کو تو ہی یہود اور احمقون مین وہ لوگ جو بڑہ گئی تجھسی ساتھہ اوسکی
سو مت کر کی ساتھہ دنیا کی تجہہ سی حمق سو دہیان کر تو ای جی اور دیکھہ اپنی نفس کی طرف سو نہین دیکھیگا تیری
طرف غیر تیرا اور ایسی ہی مشغول مناظرہ کرتا رہ اپنی جی سی یہانتک کہ کہانی تیرا چلنی پر راہ سیدہے کی جو ہی اللہ پاک
کی طرف سو یہہ مناظرہ بہت ضروری ہی تجھکو اگر ہی تو عقل والا مناظرہ سی حنفی شافعی معتزلی وغیرہم کی سو مت دہیان
دہر اونکا اور مت جہگڑ اون سی اور تجھکو ضرر نہین کرتی اونکی خطا اور بدعت اور چہوڑ دی جو بہت بڑا دشمن ہے
تیرا جو بیچ درمیان دو پہلو تیری کی جس سی تو جہگڑتا نہین اور مناظرہ کرتا نہین بلکہ تو مدد کرتا ہی اوسکی جسکو
وہ طلب کرتا ہی تجھسی تیری شہوتون باطل سی سو نکالتا ہی تو باریک فکر سی حیلی واسطی بر لانی اپنی شہوتون کی
نہین ہی یہہ مگر نرا انعکاس اور سرنگون ہونا سو کیا دیکھا تو نی کبہی ایسا آدمی کہ دیکھی اپنی کپڑی کی نیچی سانپ اور
پہوکر متوجہ ہووی اوپر اوسکی ہلاک کرنیکو اور اوسنی لیا پنکہا مکہی دور کرنیکو مونہہ سی اپنی غیر کی اور کہا احمق ہی
جو بیمار ہی سو جان کہ یہی حال تیرا ہی تیری مشغول ہونی مین ساتھہ مناظرہ غیر تیری کی اور اعراض تیرا اپنی جی کی
مناظرہ سی اور اس اعراض مین کہلجاوی تجھکو روح تیری عمل کی جسدن جانچی جاوین بہید جیسی کہ آگاہ کیا ہمنی
تجھکو کیفیت پر آخرت کی مکاشفون کی ساتھہ بہیدون اعمال اور اوسکی روحون کی اور جبتک کہ نہین مناظرہ کریگا تو
[illegible] کا ایک مدت دراز تک نہین خالی ہوگا تو اپنی رب کی مناجات اور ذکر کی لئی اور اوسپر توجہ کرنی کو

بہر راہ تیری ساتہہ نفس کے جب تیری مخالفت کری یہہ ہی کہ دلہہ دی تو اوسی ساتہہ اوسکی چیزکی جو ردّی اوسی امر جان کرده مانند کتی کی ہی نہین ادب پکڑتا مگر مار ہی سی سو اگر چاہی تو کہ جانی تو طریقہ اوسکی مناظرہ کا اور مراقبہ کا اور محاسبہ کا اور معاقبہ کا سو طلب کر اوسکو کتاب المحاسبۃ والمراقبہ سی سو یہہ کتاب وسکو کہین و تہائی اور اللہ صاحب توفیق دی ہمکو اور تجہکو اپنی مہر او بخشش کشاده اور کرم الہی سی خاتمۃ المترجم چون مدار کار بر خالقیت است صدیق حسن را امید بر معصیت بخشش الٰہی طلبگار بود کہ گناه پیش فرستاده باشند و غفرانش کسی را فرو پوشد کہ نقد عصیان سرمایہ این بود خداوندا تو نیک آگاہی کہ ما جز معصیان سرمایہ بدست نہ و غیر از شرمساری نقدی بکف نہ اگر بخشیدی ازان رہا شدم و اگر گرفتی بزبان رفتم این بگویم کہ شایستہ عفوم این میگویم کہ رحمت را امیدوارم ٥
اگر بکنگره بشد سیاکاری ما ❊ بود بعفو تو چشم امیدواری ما ❊ جمال عفو تو کی آمدی برون ز نقاب ❊ اگر نہ روی نمودی گناہگاری ما ❊ بآستان تو شرمندگان تو ایم ❊ کہ شب قرار ندارند آه و زاری ما ❊ اگر بہ پرده راز تو پرده دار شویم ❊ فرشتہ را نسزد جای پرده داری ما ❊ بخاک کوی تو در چشم مردمان خواریم ❊ بنزد اہل نظر عزت است خواری ما ❊ ز ابر لطف تو شد ناپدید گرد گناه ❊ ولیک شستہ نشد داغ شرمساری ما ❊ بعزت جبروت و بحرمت ملکوت ❊ رسیم گر نظر آری بخاکساری ما ❊ ز ریگ ترشح ابر کرم فرو شوی ❊ غبار جرم ز رخسار شرمساری ما ❊ منکہ از خود آگاه نیم کہ کیستم از کجا بیم از دیگران چہ خبر داشتہ باشم ہمہ حیرتم و ندانم کہ کار بچہ انجامد و مآل چون شود اگر گویم بی ثمری خود گویم کہ سبزم نبده خزان بودن از کجا بست و گر بی برگی خود گیرم کہ نخل خشکم لاله داغ آوردن چرا نیز درا کہ کار را بہ کارساز واگذارم و چون طائر تصویر مہر خموشی بر لب دہان نہم

قطعہ

جامی کہ نہ مرد خانقاه است و نہ دیر ❊ نی باخبر از وقت نہ آگاه ز سیر
ہم فاتحہ و ہم خاتمہ اش بسملہ تو لی ❊ فافتح بالخیر رب و اتمم بالخیر

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ ترجمہ کتاب مستطاب اربعین فی اصول الدین کہ حاوی اسرار دینیہ و جامع فوائد شرعیہ مرشد سالکان رشد و تفسیر ہادی برادر موسوم بہ عین الیقین تالیف فاضل جلیل حبر نبیل سلالۃ الاماجد الاکابر وارث المجد کابرا عن کابر سید ابو صدیق حسن خان قنوجی زادت برکاتہم در مطبع مصطفائی واقع دہلی قریب کشمیری دروازه اندرون حویلی کلان باہتمام کمترین خلایق محمد حسین خان عفر لہ الرحمن بتاریخ بست و پنجم شعبان ١٢٩٢ ہجری زیب الطباع پذیرفت فقط کاتب محمد ممتاز علی